Title Zujájat-ul- masábi...

Author Saíd Abdull...

Accession No. 24544

Call No. 297 A 11...

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	I... D...

Th...
Univ...
Srinag...

1. Overdue ...
anna per-da...
charged for eac...
kept after the du...

2. Borrowers will be he...
responsible for any dam-
age done to the book...
while in their possessi...

THE JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY.

DATE LOANED

Class No. 297 Book No. A 11 Z

Vol. 1 Copy

Accession No. 24544

207

من يطع الرسول فقد اطاع الله

وما اٰتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا واتقوا الله

شكرا لك يا من وفقنا لطبع **الجزء الاول** من الكتاب الجامع للاحاديث

النبوية النافع للبرية اعني

14721
ST 01
RO

زجاجة المصابيح

لابي الحسنات السيد عبد الله بن مولانا السيد

مظفر حسين الحيدرابادي الحنفي عاملهما الله

بلطفه الخفي وتجاوز عنهما بكرمه الوفي

قد انطبع في المطبع الشهير بتاج پريس

الواقع في حيدراباد الدكن (الهند)

كتبه محمد شفيع الدين بن سلطان (كوميرى)

297.124
A37T

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الطبعۃ الاولیٰ ۱۰۰۰

ف ۱۳۷۱

قطعۂ تاریخ

ہے یہ عبداللہ شاہ مدظلہ کی تالیف | متشرع ہیں جو فدائے نبیؐ
صاحبِ تقویٰ عابد و زاہد | واقفِ سرّ ہر خفی و جلی
بعد قرآنِ پاک کے سب پر | ہے فضیلت عیاں حدیثوں کی
ہے یہ سرمایۂ نجات کتاب | ایسی ابتک کسی نے بھی نہ لکھی
کارِ دشوار ہوگیا آسان | اس کو تائید کہتے ہیں غیبی
ہیں احادیث مندرج اسمیں | جن کی احناف کو ضرورت تھی
اس کڑی کو اٹھالیا آخر | تھی مدد سلسلے کے پیروں کی
ہوگئی پُر محنتِ حضرت | ہوگئی دل کی آرزو پوری
کام ان سے لیا ہے خالق نے | تھی یہ نعمت انہیں کے حصے کی
زہے آغاز اور خوشا انجام | ابتدا اچھی انتہا اچھی
سینہ پُر نور ہے مؤلف کا | کیفیت پوچھئے باطن کی
سرورِ کائناتؐ کے صدقے | اللہ اللہ رے کرم بخشی
ہے پسندِ حبیبؐ ربِ قدیر | کیوں نہ مقبولِ عام یہ ہوگی
اجر اس کا ضرور دے گا خدا | آپ نے دین کی یہ خدمت کی
ان کو اللہ دے حیاتِ خضر | بس غنیمت ہے آپ کی ہستی
ادباً اے علیم طبع کا سال | کہہ چراغِ زجاجۂ حنفی

۱۳۷۱ھ

گذارندہ
احقر العباد محمد علیم الدین علیم صدیقی نقشبندی جماعتی وظیفہ یاب
اول تعلقدار وقار آباد

بار اول ۱۰۰۰

۱۹۵۲ء

The J & K University Library
Acc. No. 24544
24-1-59
ALLAMA IQBAL LIBRARY
24544

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف زجاجۃ المصابیح

مؤلفہ حضرت مولانا ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب حیدرآبادی حنفی مدظلہ العالی

"جو مشکاۃ المصابیح کے اسلوب پر حنفی حضرات کے لیے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع اور مستند ذخیرہ ہے"

الحمد للہ کہ آج اس کتاب کی جلد اول شائع ہو رہی ہے۔ کتاب کی اصلی قدر و قیمت تو مطالعہ سے ہی ظاہر ہو سکے گی۔ تاہم بطور تعارف چند سطور ہدیۂ ناظرین ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مؤلف مدظلہ العالی نے مشکوٰۃ شریف کے بنظر غائر مطالعہ کے بعد اس امر کی شدید ضرورت محسوس فرمائی کہ جس طرح مشکاۃ شریف مسائل کے لحاظ سے شافعی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین مجموعہ ہے بالکل اسی طرح ان احادیث کو بھی یکجا کیا جائے جن پر فقہ حنفی کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اہل علم حضرات کی سعی مشکور فرمائے جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور بہترین انداز سے حنفی احادیث جمع فرمائیں لیکن مشکاۃ جیسی جامعیت میسر نہ ہوئی۔

ایسی عظیم الشان کتاب کی تالیف اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مؤلف موصوف کے حصہ میں رکھی تھی۔ چنانچہ مولانا ممدوح نے بتائید غیبی جس کا اظہار اسی زیر نظر کتاب کے دیباچہ میں فرمایا ہے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ پیش شدہ تالیف کی وجہ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے والے بخوبی اس امر سے واقف ہو جائیں گے کہ امام صاحب کا قول علاوہ حدیث کے کسی نہ کسی صحابیؓ یا تابعیؒ کے قول سے ماخوذ ہے اس لئے امام ممدوح پر اعتراض صحابیؓ یا تابعیؒ پر اعتراض کے مماثل ہے اور اس طرح یقیناً دنیا کے ایک بڑے حصہ کے

امام کی کوئی بات بے سند نہیں۔

کتاب ہذا میں مؤلف ممدوح نے حسب ذیل امور کا التزام رکھا ہے:۔

۱۔ صحیح بخاری کے طرز پر ہر بڑے عنوان کے بعد متعلقہ آیاتِ قرآنی کو جمع کیا گیا۔

۲۔ چونکہ اس تالیف سے مقصود اصلی مشکاۃ کے طرز پر احناف کے لئے حدیثوں کا ایک جامع ذخیرہ مہیا کرنا تھا۔" اس لئے کتاب و باب و عنوان" مشکاۃ ہی سے لئے گئے۔ البتہ فاضل مصنف مشکاۃ علیہ الرحمۃ نے عنوان میں جن مقامات پر فقہ شافعی کی رعایت رکھی ہے۔ اس کتاب میں بھی ان مقامات پر فقہ حنفی کی رعایت پیش نظر رہی۔

۳۔ مشکاۃ میں ایک مسئلہ کے متعلق احادیث تین فصلوں میں منتشر تھیں جس سے پڑھنے والے میں ایک تو کیفیت تسلسل کا برقرار رہنا اور دوسرے مسائل کا بیک نظر تلاش کرنا دشوار تھا۔ اس لئے ہر مسئلہ سے متعلقہ احادیث بلالحاظ فصل یکجا کئے گئے۔

۴۔ ظاہر ہے کہ فقہ حنفی ایک ناپیدا کنار سمندر ہے علامہ موصوف نے اس بحر ذخار سے انمول موتی چن لئے ہیں۔ ہر مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں اس وجہ سے اولاً قول مفتی بہ حاصل کیا گیا۔ ثانیاً اسکے موافق حدیث تلاش کی گئی۔ ثالثاً اس حدیث کی چھان بین کر کے رفع اعتراض کا موقع بہم پہونچایا گیا۔ اسی وجہ سے اکثر احادیث کے آخر میں تنقید رواۃ مذکور ہے۔

۵۔ فقہ حنفی پر اعتراضات کے مدلل جواب، احادیث کی صحیح تعبیر کے بعد حنفی مقاصد کی وضاحت، اور حسب ضرورت احادیث سے اور حنفی کتابوں کے حوالہ سے حاشیہ پر مسائل کا اندراج کامل احتیاط سے کیا گیا۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ پہلی جلد ہے جو (۵۹۰) صفحات پر کتاب الایمان سے شروع ہو کر باب الاعتکاف پر ختم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے اور بھی کئی اہم خصوصیات ہیں جو بوقت مطالعہ ظاہر ہوں گے۔ مختصر یہ کہ جس طرح مشکاۃ شافعی مذہب والوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کتاب حنفی حضرات کیلئے ایک بہترین اور نادر تحفہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

زجاجة المصابيح

من تأليف حضرة الفاضل الاجل ابی الحسنات السيد عبد الله شاه الحيدرآبادی الحنفی متعنا الله بحياته

بذل المؤلف العلام قصاری مجهوده فی جمع تلك الاحاديث وترتيبها التی منها تستنبط مسائل الفقه الحنفی وبها تؤيد (وحذا فی ذلك حذو مشكاة المصابيح) وذلل صعابها وانارغياهبها برويته الثاقبة وفكرته الغامضة حتی وجد ضالته المنشودة علی احسن مايرام فجعل الله امنيته ضاحكة متبشرة بالنجاح

فالحمد لله علی ان تيسر لنا ان ننشر جزأ اوّل من اجزاءها القيمة وسنذكر نبذة فيما يأتی من ميزاتها السامية تعريفا اياها الی القراء الكرام ليكونوا علی بصيرة منها علی ان جوهرها الساطع لا يستطاع تقدير قيمته الا بعد الوصول اليه والظفر به وكشف القناع عنه وهی هذه :-

ليكن القراء علی علم بان المؤلف الفاضل لما تفرغ لدرس المشكاة وعكف عليها واجال فكرته فی كيفية جمعها ونوعية تبويبها وتنسيقها وعرف انها خير ذخيرة من الاحاديث النبوية التی تؤيد مسائل الفقه الشافعی وتعضدها صمم بوخز شعوره علی ان يقفو اثرها ويتلو تلوها فی جمع تلك الاحاديث التی تأسس عليها الفقه الحنفی ولكم من سعی من قبل للقيام بهذه الخدمة الجلی والقی ما فيه وتخلی لما لكن لم يستطع ان يأتی بما يساوی المشكوة ويضاهيها قدرا وقيمة ولم يطق احد بعد ان يسد هذا الخلل ويرأب هذا الثأی :

نما يسرنا ان الله سبحانه قد اسعد بهذه الخدمة الجليلة الهامة هذا المؤلف الجليل الذی قد جمع بين العلوم منقولها ومعقولها خفيها وجليها والهمه وأيده من وراء الغيب كما يلوح من بيانه فی ديباجة الكتاب عن سبب المنافسة فی هذا التأليف الأنيق والتصميم عليه . ولقد كشف الغطاء عن من يقدح فی قول الامام الأعظم ابی حنيفة رحمه الله واثبت انه ما من قول من اقواله الا وله سند يعتمد عليه ويحتج به وهو اما رواية احد من الصحابة الابرار واما قول احد من التابعين الاخيار :

ومما يزداد به القارئ بصيرة ان المؤلف العلام قد الزم نفسه عدة امور فی تأليفه هذا وهی هذه :-

(الاول) قد جمع لكل موضوع كبير من موضوعات الكتب ما يتعلق به من الآيات القرآنية وقد تلا فى ذلك تلو الصحيح البخارى ٭

(الثانى) قد سلك المؤلف فى تبويب هذا الكتاب مسلك المشكاة لان غايته لم تكن الا ان يدخر ذخيرة جامعة على اسلوبها توفى بمقصود اصحاب الفقه الحنفى وتشفى غلتهم ٭

(الثالث) كما ان صاحب المشكاة راعا فى التبويب وجهة الفقه الشافعى ولاحظه ثقة به وتائيدا اياه فكذلك اقام الفاضل المؤلف مقامه وجهة الفقه الحنفى تحقيقا اياه وتاكيدا عليه ٭

(الرابع) لا توجد مسئلة فى المشكاة الا وقد انتشرت احاديثها التى يستدل بها فى ثلاثة فصول وذلك مما يشق على القراء التفحص عنها والوقوف عليها لان القارئ فى هذه الصورة لم يستطع ان يلم بما قصد اليه فى نظرة خاطفة ولكن الفاضل المؤلف اجاد فيما افاد من انه جمع لكل مسئلة كل ماينوط به من الاحاديث النبوية فى موضع واحد لا ترى فيها عوجا ولا فصلا ٭

(الخامس) لاخفاء فى ان الفقه الحنفى بحر لا يرى ساحله فما من مسئلة من مسائله الا وفيها اقوال يفوتها الحصر فلذلك تسهيلا على القراء الكرام وتقريبا الى الافهام اخذ المؤلف اللبيب اولا قولا افتى به وثانيا شفعها واتبعها بحديث من الاحاديث النبوية الذى يوافقه ويوثقه وثالثا مهد السبيل الى رد مايرد عليه من القدح فيه، وقد ذيل اكثر الاحاديث بالنقد على الرواة لينقشع غمام الريب عما هو الحق ٭

(السادس) لقد زين المؤلف حواشى الكتاب بالاجوبة المؤيدة بالحجج الدامغة وكشف القناع عن المقاصد الحنفية بعد التعبير الصحيح عن الاحاديث وكتب المسائل على احوط طريق ٭

(السابع) يشتمل هذا التأليف الجليل على اربعة اجزاء وهذا جزء اول منها ابتدأ المؤلف فيه بكتاب الايمان وانتهى الى باب الاعتكاف ٭

فصفوة ما اقول ان هذا الكتاب قد ازدان بمزايا باهرة تنكشف عليك محاسنها عند ما تطالعه، فليعلم القراء انّ مشكاة المصابيح كما هى نعمة عظمى لحضرات الشوافع الكرام فكذلك زجاجة المصابيح خير هدية اهديت الى السادات الاحناف ٭

فہرس الکتب والابواب الواقعة فی الجزء الاول من زجاجة المصابیح

الکتب والابواب	صفحہ	الکتب والابواب	صفحہ	الکتب والابواب	صفحہ
کتاب الایمان	۶	باب التیمم	۱۴۵	باب التشهد	۲۷۰
باب الکبائر وعلامات النفاق	۲۰	باب الغسل المسنون	۱۵۰	باب الصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم وفضلها	۲۷۴
باب فی الوسوسة	۲۳	باب الحیض	۱۵۳	باب الدعاء فی التشهد	۲۷۸
باب الایمان بالقدر	۲۶	باب المستحاضة	۱۵۷	باب الذکر بعد الصلوٰة	۲۸۱
باب اثبات عذاب القبر	۳۶	کتاب الصلوٰة	۱۵۹	باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰة وما یباح منه	۲۸۷
باب الاعتصام بالکتاب والسنة	۴۱	باب المواقیت	۱۶۴	باب السهو	۲۹۶
کتاب العلم	۵۴	باب تأخیر الصلوٰت وتعجیلها	۱۷۰	باب سجود القرآن	۳۰۰
بیان منقبة امامنا الاعظم ابی حنیفة النعمان علیه الرحمة والرضوان	۶۲	باب فضائل الصلوٰة	۱۸۱	باب اوقات النهی	۳۰۳
کتاب الطهارة	۶۷	باب الاذان	۱۸۴	باب الجماعة وفضلها	۳۰۸
باب فضائل الوضوء	۶۸	باب فضل الاذان وفضیلة الامامة واجابة المؤذن	۱۹۴	باب تسویة الصف	۳۱۴
باب ما یوجب الوضوء	۷۳	باب	۲۰۱	باب الموقف	۳۱۵
باب آداب الخلاء	۸۲	باب المساجد ومواضع الصلوٰة	۲۰۴	باب الامامة	۳۱۹
باب السواک	۹۲	باب الستر	۲۱۶	باب ما علی الامام	۳۲۳
باب فرائض الوضوء وسننه وادابه	۹۵	باب السترة	۲۲۱	باب ما علی المأموم من المتابعة وحکم المسبوق	۳۲۵
باب الغسل	۱۱۰	باب صفة الصلاة	۲۲۵	باب من صلی صلاة مرتین	۳۲۹
باب مخالطة الجنب وما یباح له	۱۱۶	باب ما یقرأ بعد التکبیر	۲۳۶	باب السنن وفضائلها	۳۳۲
باب احکام المیاه	۱۲۱	باب القراءة فی الصلوٰة	۲۴۱	باب صلوٰة اللیل	۳۳۷
باب تطهیر النجاسات	۱۳۱	باب الرکوع	۲۶۳	باب ما یقول اذا قام من اللیل	۳۴۳
باب المسح علی الخفین	۱۴۱	باب السجود وفضله	۲۶۶	باب التحریض علی قیام اللیل	۳۴۵

الكتب والابواب	صفحة
باب القصد فی العمل	٣٤٨
باب الوتر	٣٥٠
باب القنوت	٣٥٨
باب تمام شهر رمضان	٣٦٢
تحقیق تاکید سنة التراویح فی الکتاب والهامش	٣٦٢
وقول ابن تیمیة فیه فی الهامش	٣٦٤
باب صلاة الضحی	٣٦٨
باب التطوع	٣٦٩
(صلوٰة التسبیح)	٣٧١
باب صلوٰة السفر	٣٧٢
باب الجمعة	٣٧٩
باب وجوبها	٣٨٢
باب التنظیف والتبکیر	٣٨٦
باب الخطبة والصلوٰة	٣٨٩
باب صلاة الخوف	٣٩٤
باب صلوٰة العیدین	٣٩٦
باب فی الاضحیة	٤٠٤
باب العتیرة	٤١٣

الكتب والابواب	صفحة
باب صلاة الخسوف	٤١٣
باب فی سجود الشکر	٤٢٠
باب الاستسقاء	٤٢٠
باب فی الریاح	٤٢٥
کتاب الجنائز	٤٢٧
باب عیادة المریض وثواب المرض	٤٢٧
تحقیق جواز الخروج فی زمن الطاعون فی الکتاب والهامش	٤٣٧
باب تمنی الموت وذکره	٤٤١
باب ما یقال عند من حضره الموت	٤٤٤
باب غسل المیت وتکفینه	٤٥١
باب المشی بالجنازة والصلوٰة علیها	٤٥٦
باب دفن المیت	٤٧٢
باب البکاء علی المیت	٤٧٧
باب زیارة القبور	٤٨٥
تحقیق اسلام ابویه صلی الله علیه وسلم فی الهامش والکتاب	٤٨٦
کتاب الزکوٰة	٤٨٩
باب ما یجب فیه الزکوٰة	٤٩٨
باب صدقة الفطر	٥١٠

الكتب والابواب	صفحة
باب من لا تحل له الصدقة	٥١٣
باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له	٥١٧
باب الانفاق وکراهیة الامساك	٥٢٢
باب فضل الصدقة	٥٢٧
باب افضل الصدقة	٥٣٣
باب صدقة المرأة من مال الزوج	٥٣٧
باب من لا یعود فی الصدقة	٥٣٩
کتاب الصوم	٥٤٠
باب رؤیة الهلال	٥٤٤
باب	٥٤٩
باب تنزیه الصوم	٥٥٥
باب صوم المسافر	٥٦٣
باب القضاء	٥٦٨
باب صیام التطوع	٥٧٠
باب	٥٧٧
باب لیلة القدر	٥٨٢
باب الاعتکاف	٥٨٥
تمت	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھو نور السموات والارض مثل نورہٖ کمشکوۃ فیہا مصباح. المصباح فی زجاجہ. وھو الھادی الی سبل السلام وفجاجہ. وملہمنا طریق الحق ومنہاجہ. والمعطی باتباع السنن البھاجہ وبیدہ الکریمۃ انجاح الحاجہ. والصلوۃ والسلام علی رسولہ الذی جعلہ اللہ للعالمین سراجا وانزل علیہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاجا وھو الذی دخل الناس فی دینہ افواجا. وسمی الخلائق عامر ولادتہ ابتھاجا. وعلی آلہ واصحابہ الذین ھم مصابیح الھدی ونجوم الاقتداء ما کان الزیت یضئ سراجاً. اما بعد فیقول افقر عباد اللہ الی رحمۃ اللہ ابو الحسنات السید عبد اللہ بن مولانا السید مظفر حسین الحیدر ابادی الحنفی عاملھما اللہ بلطفہ الخفی وتجاوز عنھما بکرمہ الوفی ان التمسک بھدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یستتب الا بالاقتفاء لماصدر من مشکوۃ صدرہ والاعتصام بحبل اللہ لا یتم الا ببیان کشف اسرارہ. وکان کتاب مشکوۃ المصابیح الذی الفہ مولانا الحبر العلامۃ والبحر الفہامۃ مُظھر الحقائق وموضح الدقائق الشیخ التقی النقی ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی اجمع کتاب فی

الاحاديث النبويه وانفع لباب من الاسرار المصطفويه واجمع تاليف
صنف فی بابه واضبط لشوارد الاحاديث واوابدها ولما سلك الخطيب
رفع الله درجته فی تصنيفه مسلك الامام الشافعی رضی الله عنه كثيرا
ماكان يختلج فی قلبی ان اؤلف كتابا علی منوال المشكوة اسلك فيه مسلك
امامنا الاعظم ابی حنيفة النعمان عليه الرحمة والرضوان الا ان
ضيق باعی قد كان يثبطنی[له] عن القيام فی هذا المقام حتی رأيت فی المنام
ان شمس الضحی وبدر الدجی ونور الهدی ومصباح الظلم حبيبنا النبی
الاكرم صلی الله عليه وسلم طلع علیّ وقال سلاما قلت سلام فضمنی
روحی فداه الی صدره الذی هو منبع العلم والحكم وعانقنی فلما
استيقظت فرحا ومسرورا حمدت الله علی هذه النعمة وشكرت له
فاصبحت هذه الرؤيا الصالحة شرحا لی صدری وصار عسره علی بها
يسری فصممت عزمی بتاليفه وشددت ميزری لكتابته وما وضعت فيه
حديثا الا وصليت علی النبی صلی الله عليه وسلم عند وضعه وسميته
زجاجة المصابيح والله تعالی اسأل سوال الضارع الخاشع متوسلا بحبيبه
المشفع الشافع ان يجعله خالصا لوجهه من فضله وان ينفع المسلمين به
كما ينفعهم باصله وان يتقبل هذا ويجعله ذخيرا المعادی انه بالاجابة
جدير وعلی كل شئ قدير. **عن** عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال
قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انما[له] الاعمال بالنيات وانما لامرئ ما نوی

له ای يشغلنی ١٢

له قوله انما الاعمال بالنيات الخ هذا الحديث عند البعض متواتر والعامة علی انه
مشهور وقد جرت عادة عامة ارباب السنن والجوامع بتصدير صحاحهم

فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله
ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته

وسننهم بهذا الحديث نظرا الى تحسين النية واخلاصها فى مبادى اعمال الخير واشارة الى ان مناط خيرية الافعال الحسنة هو حسن النية وخلوص الطوية و اعلم ان هذا الحديث متفق عليه ورواه الجماعة واتفقوا على ان انما للحصر فالتقدير ان الاعمال تعتبر اذا كانت بنية ولا تعتبر اذا كانت بلانية فتصير انما بمعنى ما والا وقيل الحصر مستفاد من الجمع المحلى باللام فانه مفيد للاستغراق وهو مستلزم للحصر فالمعنى ليست الاعمال حاصلة الا بالنية ولا يمكن هنا نفى نفس الاعمال لثبوتها حسًا وصورة من غير اقتران النية بها فلابد من اضمار شئ يتوجه اليه النفى ويتعلق به الجار فقيل التقدير صحيحة او تصح كما هو رأى الشافعى واتباعه وقيل كاملة او تكمل على رأى ابى حنيفة واصحابه والاظهر ان المقدر معتبرة او تعتبر ليشمل الاعمال كلها سواء كانت عبادات مستقلات كالصلوة والزكوة فان النية تعتبر لصحتها اجماعا او شروطا فى الطاعات كالطهارة وستر العورة فانها تعتبر لحصول ثوابها اتفاقا لعدم توقف الشروط على النية فى الصحة خلافا للشافعى فى الطهارة فعليه بيان الفرق او امورا مباحة فانها قد تنقلب بالنيات حسنات كما انها قد تنقلب سيآت بلاخلاف غاية ما فى الباب ان متعلق الصحة والكمال يعرف من الخارج ولا محذور فيه و تفصيله ان الشافعى وغيره من الائمة قد تمسكوا به فى ان النية شرط فى الوضوء والغسل وغيرهما من وسائل العبادات المقصودة اقول

الی ماهاجرالیه متفق علیه ورواه امام المذهب ابوحنیفة رحمہ اللہ تعالیٰ

للحنفية وجوه فی الجواب عنہ **الاول** بالتشبث بمورد الحديث فانه ورد فی مهاجرام قيس علی مايشيراليه قوله اوامرأة ينكحها الخ فانه هاجر لقصد نكاح ام قيس المهاجرة لانه وان لم يترتب علی هجرته ثواب الهجرة فلم يحكم ببطلان هجرته **والثانی** ان التقديرحكم الاعمال بالنيات فان كثيرامن الافعال تصدر بلاقصد واراده والحكم مشترك بين الحكم الدنيوی وهو الصحة والاخروی وهوالثواب ولايصح ارادتهما معا لبطلان عموم المشترك فتعين ارادة احدهما ولايجوز ان يكون هوالصحة لان الثواب منوط بالنية بالاتفاق فهو المتعين للارادة وخلوالوضوء عن الثواب لايستصحب خلوه عن الصحة وعن كونه مفتاحا للصلوة وفيه تامل **والثالث** ان النية عبارة عن قصد التقرب وارادة فعل القربة علی مايلوح اليه التلويح وانما هی فی العبادات فبهذا تخصص الاعمال بالعبادات الاترى ان صحة الافعال فی المعاملات غيرمنوطة بالنية فلاح ان كون الوضوء عبادة منوط بالنية ونحن نلتزمه فانه لايترتب عليه الثواب الابالنية وقد صرح فقهاؤنا بان المامور به هوالوضوء المنوی نقله فی النهرالفائق والدرالمختار وغيرهما ولاخلاف فی هذا **والرابع** ان صحة جميع الاعمال لوكانت مشروطة بالنية علی ما يقتضيه تعميمكم لزم ان لايصح غسل الثوب والبدن واستقبال القبلة وغيرها الابالنية واللازم باطل فالملزوم كذلك **لايقال** هذه امورحسية وهی لاتحتاج الی النية لان هذه مناقشة فی المثال فنبدله بالنكاح وغيره فانها امورشرعية فان ترتب ملك البضع علی الايجاب والقبول امرشرعی كالبيع

فی مسنده مع اختلاف یسیر وفیه الاعمال بالنیات الحدیث **قال** علی القاری رحمه الله الباری ولا یمکن هنا نفی نفس الاعمال لثبوتها حسًا وصورة من غیر اقتران

ولا تمس فیها الحاجة الی النیة **لا یقال** الماء مزیل بالطبع فاذا ازال النجاسة حسًا حکم بزواله بناء علی الحکم الحسی بخلاف الوضوء فان الحدث نجاسة حکمیة فزوالها بالماء غیر معقول **لانا نقول** الماء عرف مطهرا ومزیلا للنجاسات بالطبع فی الشرع فالحکمیة انما هی النجاسة فاذا سلم کون الاعضاء نجسة فازالة الماء نجاستها امر معقول **والخامس** ما سنح لهذا العبد الضعیف القاصر د نسجة عنکبوت الخاطر الفاتر ان المقدر هو الاعتبار الشرعی علی ما هو قولکم کما هو الظاهر فللاعتبار نحوان اعتباره فی نفسه واعتباره لغیره ولا اشتراک بینهما معنی لان الاول مستقل والثانی غیر مستقل ولا یتصور الاشتراک المعنوی بین المستقل وغیره کما حقق فی الکون فی نفسه والکون الرابطی فلا یراد ان معًا فتعین احدهما وهو الاعتبار فی نفسه لانه هو المتبادر الظاهر علی انه متفق علیه بیننا وبینکم فلا یلزم من نفی هذا النحو من الاعتبار انتفاء النحو الثانی فلم یلزم من نفی اعتبار الوضوء فی نفسه اعتباره للصلوة بان یکون مستبیحا لها والله اعلم **واعلم** ان الشارح القاری قدر الاعتبار ایضا فی هذا المقام وجعله مختلفا باختلاف الحالات فتارة یتحقق فی ضمن الصحة کما فی العبادات المقصودة واخری فی ضمن الکمال کما فی غیر المقصودة حیث قال ای اعتبارها الشامل لصحتها وکمالها باختلاف الحالات **وقال** العلامة الحلبی فی الغنیة شرح المنیة بعد بیان جواب الحنفیه **فالحق** ان النزاع فی طریق الاستدلال بالحدیث لفظی فانه یدل علی عدم صحة العبادات

النیة بها فلابد من اضمار شئ یتوجه الیہ النفی ویتعلق به الجار فالتقدیر معتبرة او تعتبر علی مذهب الامام ابی حنیفة واصحابه

کتاب الایمان

وقول الله عز وجل وقلبه مطمئن بالایمان وقوله وکتب فی قلوبهم الایمان وقوله ولما یدخل الایمان فی قلوبکم وقوله ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت وقوله وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما فان بغت احدٰهما علی الاخرٰی فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر الله وقوله ربنا واجعلنا مسلمین لك ومن ذریتنا امة مسلمة لك وقوله هو سماکم المسلمین وقوله اسلمت لرب العالمین وقوله اٰمن الرسول بما انزل الیه من ربه

بدون النیة بالاتفاق ولایدل علی عدم صحة غیرها بدونها بالاتفاق وذٰلك انه لایجوز ان یراد من الاعمال جمیعا شرعیة او غیر شرعیة لوجود اکثر الاعمال الغیر الشرعیة بدون النیة ولاان یراد الاعمال الشرعیة جمیعا عبادات او معاملات لعدم توقف المعاملات علی النیة بالاتفاق فتعین ان یراد العبادات او متعلق الثواب والعقاب وحینئذ فانما النزاع الحقیقی فی ان الطهارة الحکمیة هل هی عبادة لیس غیرا وهی من جملة الافعال العادیة الطبعیة التی تتحقق حسًّا فان وجد فیها نیة القربة کانت عبادة یثاب علیها والافلا مع تحققها کما فی سائر الحرکات والسکنات والافعال والتروك التی لها تحقق فی الوجود حسًّا انتهٰی وهکذا سرد الکلام وفیه تامل اخذته من المرقات وتنسیق النظام فی مسند الامام.

والمؤمنون كل آمن بالله وملئكته وكتبه ورسله لانفرق بين احد من رسله وقوله يآيها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتاب الذى نزّل على رسوله والكتاب الذى انزل من قبل. ومن يكفر بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا. عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع

قوله عن عمر الخ انما هذا الحديث والاحاديث التى بعده كلها متعلقة بان الايمان قول وعمل يزيد وينقص وان الايمان والاسلام مغايران فيهما خلاف قال العلامة العينى الخلاف لفظى لان الايمان فى كلام الشارع قد جاء بمعنى اصل الايمان وهو الذى لا يعتبر فيه كونه مقرونا بالعمل كما فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الايمان ان تؤمن بالله وملائكته وبلقائه ورسله وتؤمن بالبعث والاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة المفروضة وتصوم رمضان الحديث وقد جاء بمعنى الايمان الكامل وهو المقرون بالعمل كما فى حديث وفد عبد القيس اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس والايمان بهذا المعنى هو المراد بالايمان المنفى فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن الحديث وهكذا كل موضع جاء بمثله والايمان المنجى من دخول النار هو الثانى باتفاق جميع المسلمين الايمان المنجى من الخلود فى النار هو الاول باتفاق اهل السنة ومما يدل على ذلك قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فى حديث ابى ذر ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق الحديث

علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لايرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبى صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه

وقوله عليه السلام يخرج من النار من كان فى قلبه مثقال ذرة من الايمان. فالحاصل ان السلف والشافعى انما جعلوا العمل ركنا من الايمان بالمعنى الثانى دون الاول وحكموا مع فوات العمل ببقاء الايمان بالمعنى الاول وبانه ينجو من النار باعتبار وجوده وان فات الثانى وان المراد بالايمان ان كان هو التصديق فلا يقبل الزيادة والنقصان وان كان الطاعات فيقبلهما والطاعات مكملة للتصديق فكل ما قام من الدليل على ان الايمان لايقبل الزيادة والنقصان كان مصروفا الى اصل الايمان الذى هو التصديق وكل ما دل على كون الايمان يقبل الزيادة والنقصان فهو مصروف الى الكامل وهو مقرون بالعمل ثم اختلف اهل العلم فى ان الاسلام مغاير للايمان او هما متحدان قال على القارى والحق ان الخلاف لفظى لان الاول بناءه على اللغة والثانى مداره على الشريعة وقيل التحقيق انهما مختلفان باعتبار المفهوم متحدان فى المصداق انتهى وقال فى هداية المسالك فى حل تفسير المدارك الايمان الشرعى عبارة عن التصديق مع الاقرار فقط والعمل ليس بداخل فيه بل خارج عنه وشرط لكماله وهو الراجح عند معاشر الحنفية الماتريدية واما مذهب المحققين فهو ان الايمان هو التصديق فقط وهو الراجح عند الاشاعرة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه من غير عذر لم يكن مؤمنا عند الله تعالى وكان من اهل النار عند من يقول بان الاقرار ركن وهو مختار فخر الاسلام وشمس الائمة وكثير من الفقهاء واما من ذهب الى ان الاقرار ليس بركن فهذا الشخص

الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال
الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ

عندھم مؤمن عند اللہ تعالیٰ غیر مؤمن فی احکام الدنیا کما ان المنافق عکس ذٰلک قال
فی شرح المقاصد الخلاف فیما اذا کان قادرا علی التکلم وترک التکلم لا علی وجہ الاباء انتہیٰ
امامن صدق بقلبہ ولم یصادف وقتا یقر فیہ یکون مؤمنا وفاقا علی ما فہم من شرح
المقاصد وایضا قال علی القاری فی شرح الشفاء القول بان من لم یتمکن من آبیان
الشہادۃ لا یکون مؤمنا مع تحقق التصدیق بقلبہ ضعیف انتہیٰ واذا صادف
وقتا یمکن الاقرار فیہ وطلب فیہ الاقرار فابی عنہ لا یکون مؤمنا اتفاقا بل یکون
کافرا کفرا عنادا فالحاصل ان الاقرار رکن آخر من الایمان الا ان الاصل ھو التصدیق
لکن اللسان لما کان معبرا عما فی القلب کان الاقرار دلیلا علی التصدیق وجودا وعدما
فیصح ان یکون رکنا یحتمل السقوط فیکون جزأ معتبرا معہ فی حالۃ الاختیار حتی
یکون عدمہ فی غیر حالۃ الاکراہ دلیلا علی عدم التصدیق فالرکنیۃ بھذا الاعتبار
لا ینافی کون حقیقۃ الایمان التصدیق فمن قال ان الاقرار رکن من الایمان یرید
ھذا المعنی واما العمل فھو جزء من الایمان عند جمھور المحدثین مثل کون
الید جزأ من الانسان فکما لا ینتفی الانسان بانتفاء الید بل ینقص کذلک
لا ینتفی الایمان بانتفاء العمل وحاصلہ انہ جزء من کمالہ واما عند المعتزلۃ
والخوارج فالعمل جزء اصلی ینتفی الایمان بانتفائہ فاذا فسر الایمان بالتصدیق
فانہ لا یزید ولا ینقص بساطتہ واذا فسر بانہ عبارۃ عن التصدیق والاقرار
والعمل فھو یزید وینقص بزیادۃ الاعمال ونقصانہا واما زیادۃ الایمان ونقصانہ
فی الصورۃ الاولی فیکون بزیادۃ المؤمن بہ ونقصانہ وبھذا امکن الجمع بین

وتؤتی الزکوٰة وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیه سبیلا قال صدقت نعجبنا له یسأله ویصدقه قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللّٰه وملئکته وکتبه ورسله والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیره وشره قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللّٰه کانك تراه فان لم تکن تراه فانه یراك قال فاخبرنی عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان تری الحفاة العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللّٰه ورسوله اعلم قال فانه جبریل اتاکم یعلمکم دینکم رواه مسلم ورواه ابو هریرة مع اختلاف وفیه فاذا رأیت الحفاة العراة الصم البکم ملوك الارض فی خمس لایعلمهن الا اللّٰه ثم قرأ ان اللّٰه عنده علم الساعة وینزل الغیث الآیة متفق علیه وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا اللّٰه وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والحج وصوم رمضان متفق علیه ـ وعن ابی هریرة رضی اللّٰه عنه

ظواهر نصوص الکتاب والسنة التی جاءت بزیادة الایمان ونقصانه ویکون النزاع لفظیا فافهم وتدبر فیه ۱۲

له وقوله عن ابی هریرة الخ وقال العینی ان الایمان فی اللغة التصدیق وفی عرف الشرع تصدیق القلب واللسان تمامه وکماله بالطاعات فحینئذ الاخبار عن الایمان بانه بضع وستون شعبة او بضع وسبعون ونحو ذلك یکون من باب اطلاق الاصل علی الفرع

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول
لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان
متفق عليه۔ وعن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله
عنه هذا لفظ البخارى ولمسلم قال ان رجلا سأل النبى صلى الله عليه وسلم
اى المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده۔ وعن انس
رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى
اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه۔ وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من كن فيه وجد بهن حلاوة الايمان
من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن
يكره ان يعود فى الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى فى النار
متفق عليه۔ وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضى بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم
وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
والذى نفس محمد بيده لا يسمع بى احد من هذه الامة يهودى ولا نصرانى
ثم يموت ولم يؤمن بالذى ارسلت به الا كان من اصحاب النار رواه مسلم۔
وعن ابى موسى الاشعرى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد

وذلك لان الايمان هو الاصل والاعمال فروع منه واطلاق الايمان على الاعمال مجاز
لانها تكون عن الايمان ۱۲

والعبد المملوک اذا ادّی حق اللہ وحق موالیہ و رجل کانت عندہ امة یطأھا
فادبہا فاحسن تادیبھا وعلمھا فاحسن تعلیمھا ثم اعتقھا فتزوجھا فلہ اجران
متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول
اللہ ویقیموا الصلاة ویؤتوا الزکاة فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءھم و
اموالھم الا بحق الاسلام وحسابھم علی اللہ متفق علیہ الا ان مسلما لم
یذکر الا بحق الاسلام۔ وعن انس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من صلی صلٰوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی
لہ ذمة اللہ وذمة رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ رواہ البخاری۔ وعن
ابی ھریرة قال اتٰی اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال دُلنی علی عمل اذا
عملتہ دخلت الجنة قال تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیأ وتقیم الصلوٰة المکتوبة
وتؤدی الزکوٰة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بیدہ لا ازید
علی ھذا شیأ ولا انقص منہ فلما ولی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ
ان ینظر الی رجل من اھل الجنة فلینظر الی ھذا متفق علیہ۔ وعن
سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل
عنہ احدا بعدک قال قل آمنت باللہ ثم استقم رواہ مسلم۔ وعن طلحة
بن عبید اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اھل
نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوتہ ولا نفقہ ما یقول حتی دنا من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو یسأل عن الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلة فقال ھل علی
غیرھن فقال لا الا ان تطوع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصیام

شهر رمضان فقال هل علیّ غیرہ قال لا الا ان تطوع قال وذکر له رسول الله
صلی الله علیه وسلم الزکوة فقال هل علیّ غیرها فقال لا الا ان تطوع قال
فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید علی هذا ولا انقص منه فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق علیه۔ وعن ابن عباس
رضی الله عنهما قال ان وفد عبد القیس لما اتوا النبی صلی الله علیه وسلم قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من القوم او من الوفد قالوا ربیعة قال مرحبا
بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول الله انا لا نستطیع ان نأتیك
الا فی الشهر الحرام وبیننا وبینك هذا الحی من کفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر
به من وراءنا وندخل به الجنة وسألوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم
عن اربع امرهم بالایمان بالله وحده قال اتدرون ما الایمان بالله وحده
قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
واقام الصلاة وایتآء الزکاة وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس ونهاهم
عن اربع عن الحنتم والدبآء والنقیر والمزفت وقال احفظوهن واخبروا بهن
من ورآءکم متفق علیه ولفظه للبخاری۔ وعن عبادة بن الصامت
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وحوله عصابة من اصحابه بایعونی
علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا
ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی
منکم فاجره علی الله ومن اصاب من ذلك شیئا فعوقب به فی الدنیا فهو
کفارة له ومن اصاب من ذلك شیئا ثم ستره الله علیه فهو الی الله ان
شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبایعناه علی ذلك متفق علیه۔ وعن
ابی سعید الخدری قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اضحی او فطر

الى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فانى أريتكن اكثر اهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رايت من ناقصات عقل ودين اذهب للب الرجل الحازم من احدٰكن قلن وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال اليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها قال ليس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها متفق عليه۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى كذبنى ابن آدم ولم يكن له ذٰلك وشتمنى ولم يكن له ذٰلك فاما تكذيبه اياى فقوله لن يعيدنى كما بدأنى وليس اول الخلق باهون على من اعادته واما شتمه اياى فقوله اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد الذى لم الد ولم اولد ولم يكن لى كفوا احد وفى رواية ابن عباس واما شتمه اياى فقوله لى ولد وسبحانى ان اتخذ صاحبة اوولدا رواه البخارى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى يؤذينى ابن آدم يسب الدهر وانا الدهر بيدى الامر اقلب الليل والنهار متفق عليه۔ وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احد اصبر على اذى يسمعه من الله يدعون له الولد ثم يعافيهم ويرزقهم متفق عليه۔ وعن معاذ قال كنت ردف النبى صلى الله عليه وسلم على حمار ليس بينى وبينه الا مؤخرة الرحل فقال يا معاذ هل تدرى ما حق الله على عباده وما حق العباد على الله قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا قلت يا رسول الله افلا ابشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا متفق عليه۔

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومعاذ ردیفہ علی الرحل قال
یامعاذ قال لبیک یارسول اللہ وسعدیک قال یامعاذ قال لبیک یارسول اللہ
وسعدیک قال یامعاذ قال لبیک یارسول اللہ وسعدیک ثلاثا قال ما من
احد یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ صدقا من قلبہ الا حرمہ
اللہ علی النار قال یارسول اللہ افلا اخبربہ الناس فیستبشروا قال اذا
یتکلوا فاخبربھا معاذ عند موتہ تأثما متفق علیہ۔ وعن ابی ذر قال
اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثوب ابیض وھونائم ثم اتیتہ وقد
استیقظ فقال ما من عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات علی ذلک الا دخل الجنۃ
قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق
قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق علی
رغم انف ابی ذروکان ابوذر اذا حدث بھذا قال وان رغم انف ابی ذر
متفق علیہ۔ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من شھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ وان عیسی عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ وکلمتہ القاھا الی مریم
وروح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ماکان من العمل
متفق علیہ۔ وعن عمرو بن العاص قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت ابسط یمینک فلابایعک فبسط یمینہ فقبضت یدی فقال
مالک یاعمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان یغفرلی قال
اما علمت یاعمرو ان الاسلام یھدم ماکان قبلہ وان الھجرۃ تھدم ماکان
قبلھا وان[1] الحج یھدم ماکان قبلہ رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قلت

[1] قولہ وان الحج یھدم الخ کذا فی الدر المختار وسیأتی تحقیقہ فی کتاب الحج ۱۲

يارسول الله اخبرنی بعمل يدخلنی الجنة ويباعدنی من النار قال لقد سألت
عن امر عظيم وانه ليسير على من يسره الله تعالى عليه تعبد الله ولا تشرك
به شيأ وتقيم الصلاة وتؤتی الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الا ادلك
على ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار
وصلاة الرجل فی جوف الليل ثم تلا تتجافی جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ
يعملون ثم قال الا ادلك برأس الامر وعموده وذروة سنامه قلت بلى
يا رسول الله قال رأس الامر الاسلام وعموده الصلاة وذروة سنامه
الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى يا نبی الله فاخذ بلسانه
فقال كف عليك هذا فقلت يا نبی الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به قال
ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس فی النار على وجوههم اوعلى مناخرهم
الاحصائد السنتهم رواه احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن
ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لله وابغض لله
واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان رواه ابوداود ورواه الترمذی عن
معاذ بن انس مع تقديم وتأخير وفيه فقد استكمل ايمانه۔ وعن ابی ذر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الاعمال الحب فی الله والبغض
فی الله رواه ابوداؤد۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس
على دمائهم واموالهم رواه الترمذی والنسائی وزاد البيهقی فی شعب الايمان
برواية فضالة والمجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله والمهاجر من
من هجر الخطايا والذنوب۔ وعن انس قال قلما خطبنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له

رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ والذی
نفس محمد بیدہ لا یستقیم دین عبد حتی یستقیم لسانہ ولا یستقیم لہ
حتی یستقیم قلبہ ولا یدخل الجنۃ من لا یأمن جارہ بوائقہ فقیل
ما البوائق یا رسول اللہ قال غشمہ وظلمہ وایما رجل اصاب مالا من حرام وانفق منہ
لم یبارک لہ فیہ وان تصدق منہ لم یقبل منہ وما بقی فزادہ الی النار الا ان
الخبیث لا یکفر الخبیث ولکن الطیب یکفر رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر
وعن عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار
رواہ مسلم۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم۔
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان موجبتان
قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیأ
دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیأ دخل الجنۃ رواہ مسلم وعن
ابی ہریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا
ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من بین اظہرنا فأبطأ علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا
فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت بہ ہل اجد لہ بابا فلم اجد
فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول
قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرۃ

فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانك قلت كنت بين اظهرنا فقمت فابطأت
علينا فخشينا ان تقتطع دوننا ففزعنا فكنت اول من فزع فاتيت هذا
الحائط فاحتفزت كما يحتفز الثعلب وهؤلاء الناس ورائى فقال يا ابا هريرة
واعطانى نعليه فقال اذهب بنعلىّ هاتين فمن لقيك من
وراء هذا الحائط يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا بها قلبه فبشره بالجنة
فكان اول من لقيت عمر فقال ما هاتان النعلان يا ابا هريرة قلت هاتان
نعلا رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم بعثنى بهما من لقيت يشهد ان لا اله
الا الله مستيقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بين ثديي فخررت
لاستى فقال ارجع يا ابا هريرة فرجعت الى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم
فاجهشت بالبكاء وركبنى عمر واذا هو على اثرى فقال رسول اللہ صلى اللہ
عليه وسلم مالك يا ابا هريرة قلت لقيت عمر فاخبرته بالذى بعثتنى به
فضرب بين ثديي ضربة خررت لاستى فقال ارجع فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يا عمر ما حملك على ما فعلت قال يا رسول الله بابى انت
وامى ابعثت ابا هريرة بنعليك من لقى يشهد ان لا اله الا الله مستيقنا
بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فانى اخشى ان يتكل الناس
عليها فخلهم يعملون فقال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فخلهم رواه مسلم۔
وعن معاذ بن جبل قال قال لى رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم
مفاتيح الجنة شهادة ان لا اله الا الله رواه احمد۔ وعن عثمان
رضى اللہ عنه قال ان رجالا من اصحاب النبى صلى اللہ عليه وسلم حين
توفى حزنوا عليه حتى كاد بعضهم يوسوس قال عثمان وكنت منهم فبينا
انا جالس مر علىّ عمر وسلم فلم اشعر به فاشتكى عمر الى ابى بكر رضى اللہ عنهما

ثم اقبلا حتى سلما علي جميعا فقال ابوبكر ما حملك ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلى والله لقد فعلت قال قلت والله ماشعرت انك مررت ولا سلمت قال ابوبكر صدق عثمان قد شغلك عن ذلك امر فقلت اجل قال ما هو قلت توفى الله تعالىٰ نبيه صلى الله عليه وسلم قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر قال ابوبكر قد سألته عن ذلك فقمت اليه وقلت له بابي انت وامي انت احق بها قال ابوبكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل مني الكلمة التى عرضت على عمى فردها فهى له نجاة رواه احمد۔ وعن المقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز وذل ذليل اما يعزهم الله فيجعلهم من اهلها او يذلهم فيدينون لها قلت فيكون الدين كله لله رواه احمد وعن وهب بن منبه قيل له اليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا وله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والا لم يفتح لك رواه البخارى فى ترجمة باب۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى لقى الله متفق عليه۔ وعن ابى امامة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مومن قال يا رسول الله فما الاثم قال اذا حاك فى نفسك شئى فدعه رواه احمد۔ وعن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك

علی هذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحة قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ویده قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوة افضل قال طول القنوت قال قلت ای الهجرة افضل قال ان تهجر ماکره ربک قال فقلت فای الجهاد افضل قال من عقر جواده واهریق دمه قال قلت ایّ الساعات افضل قال جوف اللیل الأخر رواه احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لقی الله لا یشرك به شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر له قلت افلا ابشرهم یا رسول الله قال دعهم یعملوا رواه احمد۔ وعنه انه سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب لله وتبغض لله وتعمل لسانك فی ذکر الله قال وماذا یا رسول الله قال وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکره لهم ما تکره لنفسك رواه احمد۔

باب الکبائر وعلامات النفاق

وقول الله عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربك واسع المغفرة ط وقوله فاعقبهم نفاقا فی قلوبهم الی یوم یلقونه بما اخلفوا الله ما وعدوه وبما کانوا یکذبون۔ وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رجل یا رسول الله ای الذنب اکبر عند الله قال ان تدعو لله ندا وهو خلقك قال ثم ای قال ان تقتل ولدك خشیة ان یطعم معك قال ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارك فانزل الله تصدیقها والذین لا یدعون مع الله الها اخر ولا یقتلون النفس التی حرم الله الا بالحق

ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری۔ وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس۔ متفق علیہ۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ۔ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربہا وھو مؤمن ولا ینتہب نہبۃ یرفع الناس الیہ فیہا ابصارھم حین ینتہبہا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ۔ وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبّک بین اصابعہ ثم اخرجہا فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری۔ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان متفق علیہ۔ **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا ائتمن خان واذا حدث

كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق عليه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل المنافق كالشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة رواه مسلم۔ وعن صفوان بن عسال قال قال يهودى لصاحبه اذهب بنا الى هذا النبى فقال له صاحبه لاتقل نبى انه لو سمعك لكان له اربع اعين فاتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع ايات بينات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق ولا تمشوا ببرئ الى ذى سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا محصنة ولا تولوا للفرار يوم الزحف وعليكم خاصة اليهود ان لا تعدوا فى السبت قال فقبلا يديه ورجليه[1] وقال نشهد انك نبى قال فما يمنعكم ان تتبعونى قالا ان داؤد عليه السلام دعا ربه ان لايزال من ذريته نبى انا نخاف ان تبعناك ان يقتلنا اليهود رواه الترمذى وابوداود والنسائى۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من اصل الايمان الكف عمن قال لا اله الا الله لاتكفره بذنب ولا تخرجه من الاسلام بعمل والجهاد ماض مذ بعثنى الله الى ان يقاتل اخر هذه الامة الدجال لايبطله جور جائر ولا عدل عادل والايمان بالاقدار رواه ابوداؤد۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنى العبد خرج منه الايمان وكان فوق رأسه

---

[1] قوله فقبلا يديه ورجليه ولذلك قال فى الدر المختار طلب من عالم او زاهد ان يدفع اليه قدمه ويمكنه من قدمه ليقبله اجابه وقيل لا ١٢

کالظلة فاذا خرج من ذلك العمل رجع اليه الايمان رواه الترمذی وابوداود
وعن معاذ قال اوصانی رسول الله صلی الله عليه وسلم بعشر كلمات قال لا تشرك
بالله شيأ وان قتلت وحرقت ولا تعقن والديك وان امراك ان تخرج من اهلك
ومالك ولا تتركن صلاة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلاة مكتوبة متعمدا فقد برئت
منه ذمة الله ولا تشربن خمرا فانه رأس كل فاحشة واياك والمعصية
فان بالمعصية حل سخط الله واياك والفرار من الزحف وان هلك الناس
واذا اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت وانفق على عيالك من طولك
ولا ترفع عنهم عصاك ادبا واخفهم فی الله رواه احمد۔ وعن حذيفة
قال انما النفاق كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما اليوم فانما
هو الكفر او الايمان رواه البخاری۔

باب فی الوسوسة

وقول الله عزوجل الخناس الذی يوسوس فی صدور الناس من الجنة
والناس۔ وقوله ان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا انما يدعو حزبه
ليكونوا من اصحٰب السعير ۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها
مالم تعمل به او تتكلم متفق عليه۔ وعنه قال جاء ناس من اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى النبی صلى الله عليه وسلم فسألوه
انا نجد فی انفسنا ما يتعاظم احدنا ان يتكلم به قال او قد وجدتموه
قالوا نعم قال ذاك صريح الايمان رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يأتی الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من

خلق کذا حتی یقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعذ باللہ ولینته متفق علیه
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لایزال الناس
یتساءلون حتی یقال هذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من
ذٰلك شیأ فلیقل آمنت باللہ ورسله متفق علیه ۔ وعن ابن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل
به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة قالوا وایاك یا رسول اللہ قال
وایای ولکن اللہ اعاننی علیه فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر رواه مسلم۔ وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الشیطان یجری من الانسان
مجری الدم متفق علیه ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ما من بنی ادم مولود الا یمسه الشیطان حین یولد فیستهل
صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنها متفق علیه ۔ وعنه قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صیاح المولود حین یقع نزغة من الشیطان
متفق علیه ۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان
ابلیس یضع عرشه علی الماء ثم یبعث سرایاه یفتنون الناس فادناهم منه
منزلة اعظمهم فتنة یجیٔ احدهم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت
شیأ قال ثم یجیٔ احدهم فیقول ما ترکته حتی فرقت بینه وبین امرأته
قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فیلتزمه رواه مسلم۔
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان الشیطان قد ایس من ان
یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم رواه مسلم۔ وعن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم جاءه رجل فقال انی احدث نفسی
بالشیٔ لان اکون حممة احب الی من ان اتکلم به قال الحمد للہ الذی رد امره

الی الوسوسة رواه ابوداؤد۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیه وسلم ان للشیطان لمة بابن آدم وللملك لمة فاما لمة الشیطان فایعاد
بالشر وتکذیب بالحق واما لمة الملك فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن
وجد ذلك فلیعلم انه من اللّٰہ فلیحمد اللّٰہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللّٰہ
من الشیطان الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء رواه
الترمذی۔ وقال هذا حدیث غریب۔ وعن ابی هریرة عن رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لایزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق اللّٰہ
الخلق فمن خلق اللّٰہ فاذا قالوا ذلك فقولوا اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد لم یلد ولم
یولد ولم یکن له کفوا احد ثم لیتفل عن یساره ثلاثا ولیستعذ باللّٰہ
من الشیطان الرجیم رواه ابوداؤد۔ وعن انس قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا هذا اللّٰہ خلق
کل شئی فمن خلق اللّٰہ عزوجل رواه البخاری ولمسلم قال قال اللّٰہ عزوجل
ان امتك لایزالون یقولون ماکذا ماکذا حتی یقولوا هذا اللّٰہ خلق الخلق فمن
خلق اللّٰہ عزوجل۔ وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یارسول اللّٰہ ان
الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وبین قراءتی یلبسها علی فقال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیه وسلم ذاك شیطان یقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ باللّٰہ
منه واتفل علی یسارك ثلاثا ففعلت ذلك فاذهبه اللّٰہ عنی رواه مسلم
وعن القاسم بن محمد ان رجلا سأله فقال انی اهم فی صلاتی فیکبر
ذلك علی فقال له امض فی صلاتك فانه لن یذهب ذلك عنك حتی تنصرف
وانت تقول ما اتممت صلاتی رواه مالك۔

باب الایمان بالقدر

وقول اللہ عزوجل اللہ خالقُ کل شئی۔ وقولہ فعّال لما یرید
وقولہ ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین۔ وقولہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ عن عبداللہ
بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق
قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ قال وکان عرشہ علی
الماء رواہ مسلم۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کل شئی بقدر حتی العجز والکیس رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی عند ربھما فحج آدم موسیٰ قال موسیٰ
انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملائکتہ
واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم
انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالتہ وبکلامہ اعطاک الالواح فیھا
تبیان کل شئی وقربک نجیّا فبکم وجدت اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق
قال موسی باربعین عاما قال آدم فھل وجدت فیھا فعصی آدم ربہ
فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علیّ ان
اعملہ قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فحج آدم موسی رواہ مسلم۔ وعن ابن مسعود قال حدثنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان خلق احدکم
یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم
یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب

عمله واجله ورزقه وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا اله
غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنۃ حتی ما یکون بینه وبینها
الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فید خلها وان احدکم
لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب
فیعمل بعمل اهل الجنة فید خلها متفق علیه۔ وعن سهل بن سعد
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد لیعمل عمل اهل النار
وانه من اهل الجنۃ ویعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال
بالخواتیم متفق علیه۔ وعن عائشۃ رضی الله عنها قالت دعی
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنازۃ صبی من الانصار فقلت
یا رسول الله طوبی هذا عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل السوء ولم
یدرکه فقال اوغیر ذلك یا عائشۃ ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها
وهم فی اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب
آبائهم رواه مسلم۔ وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار
ومقعده من الجنة قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا وندع
العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادۃ
فسییسر لعمل السعادۃ واما من کان من اهل الشقاوۃ فسییسر لعمل
الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیۃ متفق علیه۔
وعن ابی هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله
کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العین النظر
وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك

ویکذبہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کتب علی ابن آدم نصیبہ من
من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ العینان زناھما النظر والاذنان زناھما
الاستماع واللسان زناہ الکلام والید زناھا البطش والرجل
زناھا الخطا والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذلک الفرج ویکذبہ
وعن عمران بن حصین ان رجلین من مزینۃ قالا یا رسول اللہ
ارایت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشئ قضی علیھم ومضی
فیھم من قدر سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاھم بہ نبیھم
وثبتت الحجۃ علیھم فقال لا بل شئ قضی علیھم ومضی فیھم وتصدیق
ذلک فی کتاب اللہ عزوجل ونفس وما سواھا فالھمھا فجورھا
وتقواھا رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ
انی رجل شاب وانا اخاف علی نفسی العنت ولا اجد ما اتزوّج بہ
النساء کانہ یستاذنہ فی الاختصاء قال فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی
ثم قلت مثل ذلک فسکت عنی ثم قلت مثل ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابا ھریرۃ جف القلم بما انت لاق فاختص علی ذلک اوذر رواہ البخاری
وعن عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من
اصابع الرحمن کقلب واحد یصرفہ کیف یشاء ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک
رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من مولود الا یولد علی الفطرۃ فابواہ یھوّدانہ
اوینصرانہ ویمجسانہ کما تنتج البھیمۃ بھیمۃ جمعاء ھل تحسون

فیھا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل
لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ۔ وعن ابی موسی قال
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام
ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار
وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ
ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضھا نفقۃ سحاء
اللیل والنہار ارایتم ما انفق مذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض
ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ
وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی۔ وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ
وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر
فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث
غریب اسنادا۔ وعن مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ عن ھذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظھورھم
ذریتھم الآیۃ قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل
عنھا فقال ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظھرہ بیمینہ فاستخرج منہ
ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للجنۃ وبعمل اھل الجنۃ یعملون ثم مسح
ظھرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار وبعمل اھل النار
یعملون فقال رجل ففیم العمل یارسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اھل الجنة حتی یموت علی عمل من اعمال اھل الجنة فید خله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار فید خله به النار رواہ مالك والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وفی یدیه کتابان فقال اتدرون ماھذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اھل الجنة واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا ثم قال للذی فی شماله ھذا کتاب من رب العالمین فیه اسماء اھل النار واسماء ابائھم وقبائلھم ثم اجمل علی اٰخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص منھم ابدا فقال اصحابه ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة یختم له بعمل اھل الجنة وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم له بعمل اھل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بیدیه فنبذھا ثم قال فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنة وفریق فی السعیر رواہ الترمذی۔

وعن ابی خزامة عن ابیه قال قلت یا رسول اللہ ارایت رقی نسترقیھا ودواء نتداوی به وتقاة نتقیھا ھل ترد من قدر اللہ شیأ قال ھی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجة۔ وعن ابی ھریرة قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجھه حتی کانما فقئ فی وجنتیه حب الرمان فقال ابھذا امرتم ام بھذا ارسلت الیکم انما ھلك من کان قبلکم حین

تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی۔ وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق اٰدم من قُبضۃ قبضھا من جمیع الارض فجاء بنو اٰدم علی قدر الارض منھم الاحمر والابیض والاسود وبین ذٰلک والسھل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذٰلک النور اھتدی ومن اخطأہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ اٰمنابک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریاح ظھرا لبطن رواہ احمد۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیه وسلم یقول یکون فی امتی خسف و مسخ وذٰلك فی المکذبین بالقدر رواه ابوداؤد وروی الترمذی نحوه۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القدریة مجوس هذه الامة ان مرضوا فلاتعودوهم وان ماتوا فلاتشهدوهم رواه احمد وابوداود۔ وعن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم رواه ابوداؤد۔ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ستة لعنتهم ولعنهم الله وکل نبی یجاب الزائد فی کتاب الله والمکذب بقدر الله والمتسلط بالجبروت لیعز من اذله الله ویذل من اعزه الله والمستحل لحرم الله والمستحل من عترتی ماحرم الله والتارك لسنتی رواه البیهقی فی المدخل ورزین فی کتابه وعن مطر بن عُکامِس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قضی الله لعبد ان یموت بارض جعل له الیها حاجة رواه احمد والترمذی۔ وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کل مولود یولد علی الفطرة فابواه یهوّدانه وینصّرانه قیل فمن مات صغیرا یا رسول الله قال الله اعلم بما کانوا عاملین رواه امامنا ابوحنیفه۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقه من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه رواه احمد۔ وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من تکلم فی شئ من القدر سئل عنه یوم القیامة ومن لم یتکلم فیه لم یسئل عنه رواه ابن ماجة۔ وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب

فقلت له قد وقع فی نفسی شئ من القدر فحدثنی لعل الله ان یذهبه
من قلبی فقال لو ان الله عزوجل عذب اهل سمٰوٰته واهل ارضه عذبهم
وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمتهٗ خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت
مثل احد ذهبا فی سبیل الله ما قبله الله منك حتی تؤمن بالقدر
وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وان ما اخطأك لم یکن لیصیبك
ولو مت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود
فقال مثل ذٰلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذٰلك ثم
اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذٰلك
رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن نافع ان رجلا اتی ابن
عمر فقال ان فلانا یقرأ علیك السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث
فان کان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول یکون فی امتی اوفی هذه الامة خسف ومسخ او قذف
فی اهل القدر رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة وقال الترمذی
هذا حدیث حسن صحیح غریب ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان ذراری المؤمنین فی الجنة یکفلهم ابراهیم
رواه الحاکم فی المستدرك ۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لما خلق الله اٰدم مسح ظهره فسقط عن ظهره کل نسمة
هو خالقها من ذریته الی یوم القیامة وجعل بین عینی کل انسان منهم
وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء قال ذریتك
فرأی رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه قال ای رب من هذا
قال داؤد فقال ای رب کم جعلت عمره قال ستین سنة قال رب زده

من عمری اربعین سنة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما انقضی عمر آدم الا اربعین جاءه ملك الموت فقال آدم اولم یبق من عمری اربعون سنة قال اولم تعطها ابنك داؤد فجحد آدم فجحدت ذریتهٗ ونسی آدم فاکل من الشجرة فنسیت ذریتهٗ وخطأ آدم وخطأت ذریتهٗ رواه الترمذی۔ وعن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال خلق الله آدم حین خلقه فضرب کتفه الیمنی فاخرج ذریة بیضاء کانهم الذر وضرب کتفه الیسری فاخرج ذریة سوداء کانهم الحمم فقال للذی فی یمینه الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفه الیسریٰ الی النار ولا ابالی رواه احمد۔ وعن ابی نضرة ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم یقال له ابوعبد الله دخل علیه اصحابه یعودونه وهو یبکی فقالوا له ما یبکیك الم یقل لك رسول الله صلی الله علیه وسلم خذ من شاربك ثم اقره حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول الله علیه وسلم یقول ان الله عز وجل قبض بیمینه قبضة واخری بالید الاخری وقال هذه لهذه وهذه لهذه ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین انا رواه احمد۔ وعن ابن عباس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اخذ الله المیثاق من ظهر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج من صلبه کل ذریة ذرأها فنثرهم بین یدیه کالذر ثم کلمهم قبلا قال الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا عن هذا غافلین او تقولوا انما اشرك آباؤنا من قبل وکنا ذریة من بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون رواه احمد۔ وعن ابی بن کعب

فی قول اللہ عزوجل و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم
قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتكلموا ثم اخذ
علیهم العهد والمیثاق واشهدهم علی انفسهم الست بربكم قالوا
بلی قال فانی اشهد علیكم السموات السبع والارضین السبع واشهد
علیكم اباكم آدم ان تقولوا یوم القیامة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله
غیری ولا رب غیری ولا تشركوا بی شیأ انی سأرسل الیكم رسلی
یذكرونكم عهدی ومیثاقی وانزل علیكم كتبی قالوا شهدنا بانك ربنا
والهنا لا رب لنا غیرك ولا اله لنا غیرك فاقروا بذلك ورفع علیهم
آدم علیه السلام ینظر الیهم فرأی الغنی والفقیر وحسن الصورة
ودون ذلك فقال رب لولا سوّیت بین عبادك قال انی احببت ان
اشكر ورأی الانبیاء فیهم مثل السرج علیهم النور خصوا بمیثاق
آخر فی الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالی واذ اخذنا من النبیین
میثاقهم الی قوله عیسی بن مریم كان فی تلك الارواح فارسله الی
مریم علیها السلام فحدّث عن ابیّ انه دخل من فیها رواه احمد۔
وعن ابی الدرداء قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم نتذاكر ما یكون اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا
سمعتم بجبل زال عن مكانه فصدقوه واذا سمعتم برجل تغیر
عن خلقه فلا تصدقوا به فانه یصیر الی ما جبل علیه رواه احمد۔
وعن ام سلمة قالت یا رسول اللہ لا یزال یصیبك فی كل عام وجع
من الشاة المسمومة التی اكلت قال ما اصابنی شیٔ منها الا وهو مكتوب
علیّ وآدم فی طینته رواه ابن ماجة۔

باب اثبات عذاب القبر

وقول الله عزوجل ربنا امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين۔ وقوله النار يعرضون
عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب۔
وقوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة
ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء۔ وعن البراء بن عازب
عن النبى صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل فى القبر يشهد ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين
آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة وفى رواية عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت نزلت فى عذاب
القبر يقال له من ربك فيقول ربى الله ونبيى محمد متفق عليه۔ وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع فى
قبره وتولى عنه اصحابه انه يسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فيقعدانه
فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فيقول اشهد
انه عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك
الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا واما المنافق والكافر فيقال
له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول لا ادرى كنت اقول ما يقول الناس
فيقال له لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح
صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين رواه البخارى وروى مسلم نحوه۔
وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان احدكم اذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشى ان كان

من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار فمن اهل النار فيقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه يوم القيامة متفق عليه۔ وعن عائشة رضی الله عنها ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده صلى صلاة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق عليه۔ وعن زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فی حائط لبنی النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة فقال من يعرف اصحاب هذه الاقبر قال رجل انا قال فمتى ماتوا قال فی الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى فی قبورها فلولا ان لاتدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذی اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبر الميت اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللآخر النكير فيقولان ما كنت تقول فی هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له فی قبره سبعون

ذراعا فی سبعين ثم ينوّر له فيه ثم يقال له نم فيقول ارجع الى اهلى فاخبرهم فيقولان نم كنومة العروس الذى لا يوقظه الا احب اهله اليه حتى يبعثه الله من مضجعه ذٰلك وان كان منافقا قال سمعت الناس يقولون قولا فقلت مثله لا ادرى فيقولان قد كنا نعلم انك تقول ذٰلك فيقال للارض التئمى عليه فتلتئم عليه فتختلف اضلاعه فلا يزال فيها معذبا حتى يبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذى۔ وعن البراء بن عازب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربى الله فيقولان له ما دينك فيقول دينى الاسلام فيقولان ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما يدريك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت الآية قال فينادى مناد من السماء ان صدق عبدى فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة فيفتح قال فياتيه من روحها وطيبها ويفتح له فيها مد بصره واما الكافر فذكر موته قال ويعاد روحه فى جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادرى فينادى مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى النار قال فيأتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ثم يقيض له اعمى اصم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين

المشرق والمغرب الا الثقلین فیصیر ترابا ثم یعاد فیه الروح رواه احمد
وابوداؤد۔ وعن عثمان انه کان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبلّ
لحیته فقیل له تذکر الجنة والنار فلا تبکی وتبکی من هذا فقال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل
الآخرة فان نجا منه فما بعده ایسر منه وان لم ینج منه فما بعده
اشد منه قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما رایت منظراً
قط الا والقبر افظع منه رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی
هذا حدیث غریب۔ وعنه قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا
فرغ من دفن المیت وقف علیه فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا له
بالتثبیت فانه الآن یسئل رواه ابوداؤد۔ وعن ابی سعید
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیسلط علی الکافر فی قبره تسعة
وتسعون تنینا تنهسه وتلدغه حتی تقوم الساعة لو ان تنینا منها نفخ
فی الارض ما انبتت خضراء رواه الدارمی۔ وعن جابر قال
خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الی سعد بن معاذ حین
توفی فلما صلی علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ووضع فی قبره
وسوّی علیه سبّح رسول الله صلی الله علیه وسلم فسبّحنا طویلا
ثم کبر فکبرنا فقیل یا رسول الله لم سبّحت ثم کبرت قال لقد
تضایق علی هذا العبد الصالح قبره حتی فرجه الله عنه رواه احمد۔
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا
الذی تحرک له العرش وفتحت له ابواب السماء وشهده سبعون
الفا من الملائکة لقد ضم ضمة ثم فرج عنه رواه النسائی۔

وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتن فیہا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افہم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتہم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر قولہ قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبہا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب ثم یقال فیم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رایت اللہ فیقول ماینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ ھذا مقعدک علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالی ویجلس الرجل السوء فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون قولا فقلتہ فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار

فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ ہذا مقعدک علی الشک کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ رواہ ابن ماجۃ۔

باب الاعتصام بالکتاب والسنة

وقول اللہ عزوجل واعتصموا بحبل اللہ جمیعا وقولہ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ وقولہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم وقولہ وما آتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا وقولہ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصٰلحین وقولہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد متفق علیہ۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلاثۃ ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرئ مسلم بغیر حق لیہریق دمہ رواہ البخاری۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل ومن ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ ومن عصانی فقد ابی رواہ البخاری۔ وعن جابر قال جاءت ملائکۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو نائم فقالوا ان لصاحبکم ہذا مثلا فاضربوا لہ

مثلا قال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان
فقالوا مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل فيها مأدبة وبعث داعيا فمن
اجاب الداعى دخل الدار واكل من المأدبة ومن لم يجب الداعى
لم يدخل الدار ولم يأكل من المأدبة فقالوا اولوها له يفقهها قال
بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان فقالوا
الدار الجنة والداعى محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع الله ومن عصى
محمدا فقد عصى الله ومحمد فرق بين الناس رواه البخارى ـ وعن
انس قال جاء ثلاثة رهط الى ازواج النبى صلى الله عليه وسلم يسألون
عن عبادة النبى صلى الله عليه وسلم فلما اخبروا بها كانهم تقالوها
فقالوا اين نحن من النبى صلى الله عليه وسلم وقد غفر الله له ما
تقدم من ذنبه وما تأخر فقال احدهم اما انا فاصلى الليل ابدا
وقال الآخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء
فلا اتزوج ابدا فجاء النبى صلى الله عليه وسلم اليهم فقال انتم الذين
قلتم كذا وكذا اما والله انى لاخشاكم لله واتقاكم له لكنى اصوم
وافطر واصلى وارقد واتزوج النساء فمن رغب عن سنتى فليس منى
متفق عليه ـ وعن عائشة قالت صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم
شيأ فرخص فيه فتنزه عنه قوم فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه
وسلم فخطب فحمد الله ثم قال ما بال اقوام يتنزهون عن الشئ اصنعه
فوالله انى لاعلمهم بالله واشدهم له خشية متفق عليه ـ وعن
رافع بن خديج قال قدم نبى الله صلى الله عليه وسلم المدينة وهم
يؤبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا كنا نصنعه قال لعلكم لو لم تفعلوا

كان خير افتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم
بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رأيي فانما انا بشر رواه مسلم
وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثلى
ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم انى رايت الجيش
بعينيّ وانى انا النذير العريان فالنجاء النجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا
فانطلقوا على مهلهم فنجوا وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش
فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنى فاتبع ما جئت به ومثل
من عصانى وكذب ما جئت به من الحق متفق عليه۔ وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلى كمثل رجل استوقد نارا
فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التى تقع فى النار
يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيقتحمن فيها فانا آخذ بحجزكم عن
النار وانتم تقحمون فيها هذه رواية البخارى ولمسلم نحوها وقال فى آخرها
قال فذلك مثلى ومثلكم انا آخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار
فتغلبونى تقحمون فيها۔ وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير
اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلأ والعشب
الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا
وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخرى انما هى قيعان لا تمسك ماء ولا
تنبت كلأ فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه ما بعثنى الله به فعلم
وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت
به متفق عليه۔ وعن عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه

وسلم هو الذی انزل علیك الکتاب منه آیات محکمات وقرأ الی وما یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رایت وعند مسلم رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئك الذین سماھم اللہ فاحذروھم متفق علیہ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال ھجرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیۃ فخرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی وجھہ الغضب فقال انما ھلك من کان قبلکم باختلافھم فی الکتاب رواہ مسلم وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئی لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلتہ رواہ مسلم وروی البخاری نحوہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم وعنہ قال کان اھل الکتاب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونھا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الآیۃ رواہ البخاری۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امۃ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یأخذون بسنتہ ویقتدون بأمرہ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف

يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن
ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن
وليس وراء ذلك من الایمان حبة خردل رواه مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دعا الی ھدی کان له من الاجر
مثل اجور من تبعه لا ینقص ذلک من اجورھم شیأ ومن دعا الی ضلالة
کان علیه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ینقص ذلک من آثامھم شیأ
رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بدأ الاسلام
غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم ان الایمان لیأرز الی المدینة کما تأرز الحیة
الی جحرھا متفق علیه۔ وعن ربیعة الجرشی قال اتی نبی الله
صلی الله علیه وسلم فقیل له لتنم عینک وتسمع اذنک ولیعقل قلبک
قال فنامت عینی وسمعت اذنای وعقل قلبی قال فقیل لی سید بنی
دارا فصنع فیھا مأدبة وارسل داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار
واکل من المأدبة ورضی عنه السید ومن لم یجب الداعی لم یدخل
الدار ولم یأکل من المأدبة وسخط علیه السید قال فالله السید
ومحمد الداعی والدار الاسلام والمأدبة الجنة رواه الدارمی۔ وعن
ابی رافع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا الفین احدکم
متکئا علی اریکته یأتیه الامر من امری مما امرت به او نھیت عنه فیقول
لا ادری ما وجدنا فی کتاب الله اتبعناه رواه احمد وابوداود
والترمذی وابن ماجة والبیھقی فی دلائل النبوة۔ وعن المقدام
بن معدیکرب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی

اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله كما حرم الله الا لا يحل[1] لكم الحمار الاهلى ولا كل ذى ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان يستغنى عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعليهم ان يقروه فان لم يقروه فله ان يُعْقِبَهم بمثل قراه رواه ابوداود وروى الدارمى نحوه وكذا ابن ماجة الى قوله كما حرم الله وقال على القارى رحمه الله البارى قوله فعليهم[2] ان يقروه فان لم يقروه فله ان يعقبهم بمثل قراه كان فى بدء الاسلام والامر باخذ مقدار القرى من مال المنزول به كرها كان من جملة العقوبات التى نسخت بوجوب الزكوة۔ وعن العرباض بن سارية قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله لم يحرم شيأ الا ما فى هذا القران الا وانى والله

---

[1] قوله الا لا يحل لكم الحمار الاهلى شروع فى بيان ماثبت بالسنة وليس له اثر فى الكتاب على سبيل التمثيل لا التحديد كذا قاله الطيبى وقوله ولا لقطة معاهد وجه التخصيص الاهتمام بشان المعاهد لعهده لان النفس ربما تتساهل فى لقطته لكونه كافرا كذا فى المرقات

[2] قوله فعليهم ان يقروه الخ هذا كان فى بدء الاسلام فانه عليه الصلوة والسلام كان يبعث الجيوش الى الغزو وكانوا يمرون فى طريقهم باحياء العرب ليس هناك سوق يشترون منه الطعام ولا معهم زاد فاوجب عليهم ضيافتهم لئلا ينقطعوا عن الغزو فلما قوى الاسلام وغلبت الشفقة والرحمة على الناس نسخ الوجوب وبقى الجواز والاستحباب قاله فى المرقات۔

قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل القرآن او اکثروان اللہ
لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اہل الکتاب الا باذن ولا ضرب نسائہم
ولا اکل ثمارہم اذا اعطوکم الذی علیہم رواہ ابوداود۔ وعنہ قال
صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم ثم اقبل علینا بوجہہ
فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال
رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم
بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش
منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم
ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ رواہ
احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ الا انہما لم یذکرا الصلاۃ۔
وعن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ
وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کل سبیل منہا شیطان یدعو
الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ رواہ احمد
والنسائی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت
بہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ہذا حدیث
صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح۔ وعن بلال
ابن الحرث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا
سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من

عمل بها من غير ان ينقص من اجورهم شيئاً ومن ابتدع بدعة
ضلالة لا يرضاها الله ورسوله كان عليه من الاثم مثل آثام من
عمل بها لا ينقص ذٰلك من اوزارهم شيئاً رواه الترمذی۔ وعن
عمرو بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين
ليأرز الى الحجاز كما تأرز الحية الى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز
معقل الاروية من رأس الجبل ان الدين بدأ غريبا وسيعود كما
بدأ فطوبى للغرباء وهم الذين يصلحون ما افسد الناس من
بعدی من سنتی رواه الترمذی۔ وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على امتی كما اتى
على بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتى ان كان منهم من اتى
امه علانية لكان فی امتی من يصنع ذٰلك وان بنی اسرائیل تفرقت
على ثنتين وسبعين ملة وتفترق امتی على ثلاث وسبعين
ملة كلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی يا رسول الله قال
ما انا عليه واصحابی رواه الترمذی وفی رواية احمد وابی داود
عن معاوية ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی
الجماعة وانه سيخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلك الاهواء
كما يتجاری الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان الله لا يجمع امتی او قال امة محمد على ضلالة ويد الله على
الجماعة ومن شذ شذ فی النار رواه الترمذی۔ وعنه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانه

من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجة۔ وعنه قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبك غش لاحد
فافعل ثم قال یا بنی وذلك من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن
احبنی کان معی فی الجنة رواہ الترمذی۔ وعن ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسك بسنتی عند فساد امتی
فله اجر مائة شهید رواہ البیهقی فی کتاب الزهد له۔ وعن جابر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث
من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقال امتهوکون انتم کما تهوکت
الیهود والنصاری لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان موسی حیا
ما وسعه الا اتباعی رواہ احمد والبیهقی فی شعب الایمان۔ وعن
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من اکل طیبا
وعمل فی سنة وامن الناس بوائقه دخل الجنة فقال رجل یا رسول اللہ
ان هذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی
رواہ الترمذی۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکم فی زمان من ترك منکم عشر ما امر به هلك ثم یأتی
زمان من عمل منهم بعشر ما امر به نجا رواہ الترمذی۔ وعن
ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد هدی
کانوا علیه الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
هذه الآیة ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون رواہ احمد
والترمذی وابن ماجة۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم

فان قوما شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم فتلك بقایاهم فی الصوامع والدیار رهبانیة ابتدعوها ما کتبناها علیهم رواه ابوداؤد۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل القرآن علی خمسة اوجه حلال وحرام ومحکم ومتشابه وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحکم وآمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال هذا لفظ المصابیح وروی البیهقی فی شعب الایمان ولفظه فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحکم۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الامر ثلاثة امر بین رشده فاتبعه وامر بین غیه فاجتنبه وامر اختلف فیه فکله الی الله عزوجل رواه احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یأخذ الشاذة والقاصیة والناحیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة رواه احمد۔ وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه احمد وابوداود۔ وعن مالك بن انس مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله وسنة رسوله کذا فی المؤطا۔ وعن غضیف ابن الحرث الثمالی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خیر من احداث بدعة رواه احمد۔ وعن حسان قال ما ابتدع قوم بدعة فی دینهم الا نزع الله من سنتهم مثلها ثم لا یعیدها الیهم الی یوم القیامة رواه الدارمی۔ وعن ابراهیم بن میسرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وقر صاحب بدعة

فقد اعان على هدم الاسلام رواه البيهقى فى شعب الايمان مرسلا-
وعن ابن عباس قال من تعلم كتاب الله ثم اتبع مافيه هداه الله
من الضلالة فى الدنيا ووقاه يوم القيامة سوء الحساب وفى رواية قال
من اقتدى بكتاب الله لا يضل فى الدنيا ولا يشقى فى الآخرة ثم تلا هذه
الآية فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى رواه رزين- وعن ابن مسعود
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ضرب الله مثلا صراطا مستقيما
وعن جنبتى الصراط سوران فيهما ابواب مفتحة وعلى الابواب ستور
مرخاة وعند رأس الصراط داع يقول استقيموا على الصراط ولا تعوجوا
وفوق ذلك داع يدعو كلما هم عبد ان يفتح شيأ من تلك الابواب
قال ويحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه ثم فسره فاخبران الصراط
هو الاسلام وان الابواب المفتحة محارم الله وان الستور المرخاة
حدود الله وان الداعى على رأس الصراط هو القرآن وان الداعى
من فوقه هو واعظ الله فى قلب كل مؤمن رواه رزين ورواه احمد
والبيهقى فى شعب الايمان عن النواس بن سمعان وكذا الترمذى عنه
الا انه ذكر اخصر منه- وعن ابن مسعود قال من كان مستنا
فليستن بمن قد مات فان الحى لا تؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب
محمد صلى الله عليه وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها
علما واقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم
وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم رواه رزين- وعن
جابران عمر بن الخطاب رضى الله عنه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

بنسخۃ من التوراۃ فقال یارسول اللہ ھذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتك الثواکل ماتری مابوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لوبدالکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولوکان حیا وادرك نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی[1] لاینسخ کلام اللہ وکلام اللہ

---

[1] قولہ کلامی لاینسخ کلام اللہ الخ انما یجوز النسخ بالکتاب والسنۃ متفقا ومختلفا فیجوز نسخ الکتاب بالکتاب والسنۃ وکذا یجوز نسخ السنۃ بالسنۃ والکتاب فھی اربع صور عندنا ای نسخ الکتاب بالکتاب ونسخ السنۃ بالسنۃ ونسخ الکتاب بالسنۃ ونسخ السنۃ بالکتاب خلافا للشافعی فی المختلف فلایجوز عندہ الا نسخ الکتاب بالکتاب والسنۃ بالسنۃ قلنا لما کان النسخ بیان مدۃ الحکم المطلق جاز ان یبین اللہ مدۃ کلام رسولہ او رسولہ مدۃ کلام ربہ وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لاینسخ کلام اللہ یؤید ظاھرا مذھب الشافعی ولکن المراد بہ ما قولہ اجتھادا او رأیا ھذا کلامہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینسخ کلام اللہ وغیرہ من الاحادیث الثابتۃ بالوحی یکون ناسخا للکتاب ویؤیدہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ الاحادیث القرآن باضافۃ المصدر الی المفعول فمثالہ نسخ الوصیۃ

ينسخ كلامی وكلام الله ينسخ بعضه بعضا رواه الدارقطنی. وقال الشيخ
فی اللمعات وقد ثبت عند الحنفية ان الحديث يكون ناسخا للكتاب
فالمراد بكلامی فی هذا الحديث ای ما اقوله اجتهادا ورأيا ولو حمل قوله
صلى الله عليه وسلم كنسخ القرآن فی الحديث الآتی على معنى نسخ
الاحاديث القرآن باضافة المصدر الى المفعول لثبت الحديث ناسخا
للكتاب - وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

للوالدين والاقربين بقوله عليه السلام لا وصية لوارث واجيب بان الناسخ انما
هو آية الميراث وفيه بحث اذ الكلام فی الوصية لا فی مقدار الموصى به ومن هذا القبيل
قوله عليه السلام نحن معاشر الانبياء لا نورث هذا هو النوع الاول والنوع الثانی
وكلام الله ينسخ كلامی وهذا يؤيد مذهب ابی حنيفة فی الجواز خلافا للشافعی
ومثاله نسخ التوجه الى بيت المقدس فانه صلى الله عليه وسلم كان متوجها الى
الكعبة ثم تحول الى بيت المقدس بالسنة ثم نسخ بقوله تعالى فول وجهك شطر المسجد
الحرام والنوع الثالث وكلام الله ينسخ بعضه بعضا وهذا لا خلاف فيه كآيات المسالمة بآيات
القتال بقی فی الحديث قسم رابع وهو نسخ السنة بالسنة وجوازه متفق عليه ومثاله
كنت نهيتكم عن زيارة القبور الا فزوروها فاجتمع فی هذا الحديث الناسخ
والمنسوخ وهو مستفاد من الحديث الآتی وهو قوله احاديثنا ينسخ بعضها بعضا
التقطته من نور الانوار وقمر الاقمار واللمعات والمرقات وقال فی رد المحتار
اختلفوا فی سجود الملائكة قيل كان لله تعالى والتوجه الى آدم للتشريف كاستقبال
الكعبة وقيل بل لآدم على وجه التحية والاكرام ثم نسخ بقوله عليه السلام لو امرت
احدا ان يسجد لاحد لامرت المرآة ان تسجد لزوجها تاتارخانية قال فی تبيين المحارم

ان احاديثنا ينسخ بعضها بعضا كنسخ القرآن رواه الدارقطني۔ وعن ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله فرض فرائض فلا تضیعوها وحرم حرمات فلا تنتهکوها وحد حدودا فلا تعتدوها وسکت عن اشیاء من غیر نسیان فلا تبحثوا عنها رواه الدارقطنی۔

كتاب العلم

وقول الله عزوجل فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون وقوله ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا وقوله قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون وقوله یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات وقوله رب زدنی علما۔ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعده من النار رواه البخاری۔ وعن سمرة بن جندب والمغیرة بن شعبة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فهو احد الکاذبین رواه مسلم۔ وعن معاویة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین وانما انا قاسم والله یعطی متفق علیه۔ وعن ابی هریرة

والصحیح الثانی ولم یکن عبادة له بل تحیة واکراما ولذا امتنع عنه ابلیس وکان جائزا فیما مضی کما فی قصة یوسف قال ابو منصور الماتریدی وفیه دلیل علی نسخ الکتاب بالسنة۔۱۲

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام اذا فقهوا رواه مسلم. وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحسد الا في اثنتين رجل آتاه الله مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل آتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه. وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية اوعلم ينتفع به اوولد صالح يدعوله رواه مسلم. وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسّر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والآخرة والله في عون العبد ماكان العبد في عون اخيه ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوّل الناس يقضى عليه يوم القيامة رجل استشهد فاتى به فعرفه نعمه فعرفها فقال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ. فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى في النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرء القرآن فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال انك عالم وقرأت القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم

امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل وسع الله عليه واعطاه
من اصناف المال كله فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال
ما تركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت
ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القى
فى النار رواه مسلم ـ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم
بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا
فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا متفق عليه ـ وعن شقيق قال كان
عبد الله بن مسعود يذكر الناس فى كل خميس فقال له رجل يا
ابا عبد الرحمٰن لوددت انك ذكرتنا فى كل يوم قال اما انه يمنعنى من ذلك
انى اكره ان املكم وانى اتخولكم بالموعظة كما كان النبى صلى الله عليه وسلم
يتخولنا بها مخافة السآمة علينا متفق عليه ـ وعن انس قال كان
النبى صلى الله عليه وسلم اذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا حتى تفهم عنه
واذا اتى على قوم فسلم عليهم سلم عليهم ثلاثا رواه البخارى ـ وعن
ابى مسعود الانصارى قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم
فقال انه ابدع بى فاحملنى فقال ما عندى فقال رجل يا رسول الله
انا ادله على من يحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل
على خير فله مثل اجر فاعله رواه مسلم ـ وعن جرير قال كنا
فى صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة
مجتابى النمار او العباء متقلدى السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من
مضر فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة

ند خل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلى ثم خطب فقال يا ايها الناس
اتقوا ربكم الذى خلقكم من نفس واحدة الى آخر الآية ان الله كان عليكم
رقيبا والآية التى فى الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره من صاع تمره حتى قال
ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل
قد عجزت ثم تتابع الناس حتى رأيت كومين من طعام وثياب حتى رأيت
وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتهلل كانه مذهبة فقال رسول الله
عليه وسلم من سن فى الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها
من بعده من غير ان ينقص من اجورهم شئ ومن سن فى الاسلام سنة
سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غير ان ينقص
من اوزارهم شئ رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن آدم الاول
كفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق عليه۔ وعن كثير
بن قيس قال كنت جالسا مع ابى الدرداء فى مسجد دمشق فجاءه
رجل فقال يا ابا الدرداء انى جئتك من مدينة الرسول صلى الله
عليه وسلم لحديث بلغنى انك تحدثه عن رسول الله عليه وسلم
ماجئت لحاجة قال فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة
وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم يستغفر له من
فى السموات ومن فى الارض والحيتان فى جوف الماء وان فضل العالم
على العابد كفضل القمر ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء

ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا العلم
فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة والدارمی
وعن ابی امامة الباهلی قال ذكر لرسول الله صلی الله علیه وسلم
رجلان احدهما عابد والآخر عالم فقال رسول الله صلی علیه وسلم
فضل العالم علی العابد كفضلی علی ادناكم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان الله وملائكته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها
وحتی الحوت ليصلون علی معلم الناس الخير رواه الترمذی ورواه
الدارمی عن مكحول مرسلا ولم يذكر رجلان وقال فضل العالم علی العابد
كفضلی علی ادناكم ثم تلا هذه الآية انما يخشی الله من عباده العلماء
وسرد الحديث الی آخره - وعن ابی سعيد الخدری قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الناس لكم تبع وان رجالا يأتونكم من
اقطار الارض يتفقهون فی الدين فاذا اتوكم فاستوصوا بهم خيرا رواه
الترمذی - وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الكلمة الحكمة ضالة الحكيم فحيث وجدها فهو احق بها رواه الترمذی
وابن ماجة وقال الترمذی هذا حديث غريب وابراهيم بن الفضل
الراوی يضعف فی الحديث - وعن ابن عباس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقيه واحد اشد علی الشيطان من الف عابد
رواه الترمذی وابن ماجة - وعن انس قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم طلب العلم فريضة علی كل مسلم وواضع العلم عند غير اهله
كمقلد الخنازير الجواهر واللؤلؤ والذهب رواه ابن ماجة وروی البيهقی
فی شعب الايمان الی قوله مسلم وقال هذا حديث متنه مشهور واسناده

ضعیف وقد روی من اوجد کلها ضعیف۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن
سمت ولا فقہ فی الدین رواہ الترمذی۔ وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ
حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مسعود
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیامۃ
فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید کم الخیر اذھبوا الی
الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ امامنا ابو حنیفۃ۔ وعن
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع
المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ رواہ الترمذی۔
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل
عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار رواہ
احمد وابوداود والترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن انس۔ وعن
کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم
لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ
ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر۔
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا
لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابوداود
وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاھا واداھا

فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ثلاث لایغل علیھن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ للمسلمین ولزوم جماعتہم فان دعوتہم تحیط من ورائہم رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل ورواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ والدارمی عن زید بن ثابت الا ان الترمذی وابا داود لم یذکرا ثلاث لایغل علیھن الی آخرہ۔ **وعن** ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ امرأ سمع منا شیأ فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع رواہ الترمذی وابن ماجۃ ورواہ الدارمی عن ابی الدرداء **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم فمن کذب علیّ متعمدا فلیتبوّأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن مسعود وجابر ولم یذکرا اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوّأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوّأ مقعدہ من النار۔ رواہ الترمذی **وعن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابوداؤد۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراء فی القرآن کفر رواہ احمد وابوداؤد۔ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتدارؤن فی القرآن فقال انما ھلک من کان قبلکم بھذا ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جھلتم

فكلوه الى عالمه رواه احمد وابن ماجه - وعن ابن مسعود قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزل القرآن على سبعة احرف لكل
آية منها ظهر وبطن ولكل حد مطلع رواه البغوى فى شرح السنة - وعن
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العلم ثلاثة اية
محكمة اوسنة قائمة او فريضة عادلة وما كان سوى ذلك فهو فضل
رواه ابوداود وابن ماجة - وعن عوف بن مالك الاشجعى قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايقص الا امير او مأمور او مختال
رواه ابوداود ورواه الدارمى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
وفى روايته او مراء بدل او مختال - وعن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من افتى بغير علم كان اثمه على من افتاه
ومن اشار على اخيه بامر يعلم ان الرشد فى غيره فقد خانه رواه
ابوداود - وعن معاوية قال ان النبى صلى الله عليه وسلم
نهى عن الاغلوطات رواه ابوداود - وعن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس
فانى مقبوض رواه الترمذى - وعن ابى الدرداء قال كنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هذا اوان يختلس
فيه العلم من الناس حتى لايقدروا منه على شئ رواه الترمذى -
وعن ابى هريرة رواية يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل
يطلبون العلم فلايجدون احدا اعلم من عالم المدينة رواه الترمذى
وفى جامعه قال ابن عيينة انه مالك بن انس ومثله عن عبدالرزاق
قال اسحق بن موسى وسمعت ابن عيينة انه قال هو العمرى الزاهد

واسمه عبد العزيز ابن عبد الله۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لوکان الدین معلقا بالثریا لتناوله رجل من فارس متفق علیه وروی الطبرانی عن قیس بن سعد بن عبادة نحوه وفی روایته لوکان العلم بدل لوکان الدین وقال الحافظ السیوطی هذا الحدیث الذی رواه الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه فی الاشارة لابی حنیفة وهو متفق علی صحته وفی حاشیة الشبراملسی علی المواهب عن العلامة الشامی تلمیذ الحافظ السیوطی قال ما جزم به شیخنا من ان اباحنیفة هو المراد من هذا الحدیث ظاهر لاشك فیه لانه لم یبلغ من ابناء فارس فی العلم مبلغه احد۔ وعنه فیما اعلم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله عزوجل یبعث لهذه الامة علی رأس کل مائة سنة من یجدد لها دینها رواه ابوداود۔ وعن ابراهیم ابن عبد الرحمن العذری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحمل هذا العلم من کل خلف عدوله ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتأویل الجاهلین رواه البیهقی فی کتاب المدخل۔ وعن الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جاءه الموت وهو یطلب العلم لیحیی به الاسلام فبینه وبین النبیین درجة واحدة فی الجنة رواه الدارمی وعنه مرسلا قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل احدهما کان عالما یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر والآخر یصوم النهار ویقوم اللیل ایهما افضل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فضل هذا العالم الذی یصلی المکتوبة ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النهار ویقوم اللیل کفضلی علی ادناکم

رواه الدارمی۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین۔ وعن عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلاث مرات ولا تمل الناس ھذا القرآن ولا الفینک تأتی القوم وھم فی حدیث من حدیثھم فتقص علیھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم وھم یشتھونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری۔ وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ او مصحفا ورثہ او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نھرا اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان۔ وعن عائشۃ انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اوحی الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سھلت لہ طریق الجنۃ ومن سلبت کریمتیہ اثبتہ علیھما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک الدین الورع رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا رواہ الدارمی۔ وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجده فقال کلاهما علی خیر واحدهما افضل من صاحبه اما هؤلاء
فید عون الله ویرغبون الیه فان شاء اعطاهم وان شاء منعهم واما هؤلاء
فیتعلمون الفقه او العلم ویعلمون الجاهل فهم افضل وانما بعثت معلما
ثم جلس فیهم رواه الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال سئل رسول الله
صلی الله علیه وسلم ماحد العلم الذی اذا بلغه الرجل کان فقیها فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر
دینها بعثه الله فقیها وکنت له یوم القیامة شافعا وشهیدا۔ وعن
انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تدرون
من اجود جودا قالوا الله ورسوله اعلم قال الله تعالیٰ اجود جودا ثم انا
اجود بنی ادم واجودهم من بعدی رجل علم علما فنشره یاتی یوم القیامة
امیرا وحده او قال امة واحدة۔ وعنه ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال منهومان لا یشبعان منهوم فی العلم لا یشبع منه ومنهوم فی الدنیا
لا یشبع منها روی البیهقی الاحادیث الثلاثة فی شعب الایمان وقال الامام
احمد فی حدیث ابی الدرداء هذا متن مشهور فی مابین الناس ولیس
له اسناد صحیح۔ وعن عون قال قال عبد الله بن مسعود منهومان
لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم
فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ
عبد الله کلا ان الانسان لیطغی ان راٰه استغنی قال وقال الآخر انما
یخشی الله من عباده العلماء رواه الدارمی۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اناسا من امتی سیتفقهون
فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب من دنیاهم

ونعتزلهم بدينا ولایکون ذلك کما لا یجتنی من القتاد الا الشوك کذلك
لا یجتنی من قربهم الا قال محمد بن الصباح کانه یعنی الخطایا رواه ابن
ماجة۔ وعن عبد الله بن مسعود قال لو ان اهل العلم صانوا
العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زمانهم ولکنهم بذلوه
لاهل الدنیا لینالوا به من دنیاهم فهانوا علیهم سمعت نبیکم
صلی الله علیه وسلم یقول من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته
کفاه الله هم دنیاه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنیا لم یبال
الله فی ای اودیتها هلك رواه ابن ماجة ورواه البیهقی فی شعب
الایمان عن ابن عمر من قوله من جعل الهموم الی آخره۔ وعن
الاعمش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم آفة العلم النسیان
واضاعته ان تحدث به غیر اهله رواه الدارمی مرسلا۔ وعن
سفیان بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال لکعب من ارباب
العلم قال الذین یعلمون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء
قال الطمع رواه الدارمی۔ وعن الاحوص بن حکیم عن
ابیه قال سأل رجل النبی صلی الله علیه وسلم عن الشر فقال
لا تسألونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولها ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر
شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواه الدارمی۔ وعن
ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند الله منزلة یوم القیامة عالم
لا ینتفع بعلمه رواه الدارمی۔ وعن زیاد بن حدیر قال قال
لی عمر هل تعرف ما یهدم الاسلام قال قلت لا قال یهدمه زلة العالم
وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمة المضلین رواه الدارمی وعن

الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذالک العلم النافع وعلم علی اللسان فذالک حجة اللہ عزوجل علی ابن آدم رواہ الدارمی۔ وعن ابی ہریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعاءین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الآخر فلو بثثتہ قطع ھذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری۔ وعن عبد اللہ قال ایھا الناس من علم شیأ فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم اللہ اعلم قال اللہ تعالی لنبیہ قل ما اسئلکم علیہ من اجر وما انا من المتکلفین متفق علیہ۔ وعن ابن سیرین قال ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم رواہ مسلم وعن حذیفۃ قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقا بعیدا وان اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا رواہ البخاری۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من جب الحزن قالوا یا رسول اللہ وما جب الحزن قال واد فی جہنم یتعوذ منہ جہنم کل یوم اربعمائۃ مرۃ قیل یا رسول اللہ ومن یدخلھا قال القراء المراؤن باعمالھم رواہ الترمذی وکذا ابن ماجۃ وزاد فیہ وان من ابغض القراء الی اللہ تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجورۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن

زياد بن لبيد قال ذكر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیأ فقال ذالک عند اوان ذهاب العلم قلت یا رسول اللہ وکیف یذهب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئه ابناءنا ویقرئه ابناءنا ابناءهم الی یوم القیامة فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقه رجل بالمدینة اولیس هذه الیهود والنصاری یقرؤن التوراة والانجیل لایعملون بشئی مما فیهما رواه احمد وابن ماجة وروی الترمذی عنه نحوه وکذا الدارمی عن ابی امامة - وعن ابن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تعلموا العلم وعلموه الناس تعلموا الفرائض وعلموها الناس تعلموا القرآن وعلموه الناس فانی امرؤ مقبوض والعلم سیقبض وتظهر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضة لایجدان احدا یفصل بینهما رواه الدارمی والدارقطنی - وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مثل علم لاینفع به کمثل کنز لاینفق منه فی سبیل اللہ رواه احمد والدارمی -

كتاب الطهارة

وقول اللہ عزوجل فیه رجال یحبون ان یتطهروا ، واللہ یحب المطهرین - عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مفتاح الصلاة الطهور وتحریمها التکبیر وتحلیلها التسلیم رواه ابوداؤد والترمذی والدارمی - وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مفتاح[1] الجنة الصلاة ومفتاح الصلوٰة الطهور رواه احمد - وعن

---

[1] قوله مفتاح الجنة ای مفتاح درجاتها والا فقد تقدم ان مفتاحها کلمة التوحید ۱۲ مرقات

شبيب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی صلاة الصبح فقرأ الروم فالتبس علیه فلما صلی قال ما بال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطهور وانما یلبس علینا القرآن اولئك رواه النسائی۔

باب فضائل الوضوء

وقول الله عزوجل ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم لعلكم تشكرون **عن** ابی مالك الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الطهور[1] شطر الایمان والحمد لله تملأ المیزان وسبحان الله والحمد لله تملآن او تملأ ما بین السموات والارض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضیاء والقرآن حجة لك او علیك كل الناس یغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها رواه مسلم **وفی** روایة لا اله الا الله والله اکبر تملآن ما بین السماء والارض **وعن** رجل من بنی سلیم قال عدهن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یدی او فی یده قال التسبیح نصف المیزان والحمد لله یملأه والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطهور نصف الایمان رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ادلكم علی ما یمحو الله

له قوله الطهور شطر الایمان الاظهر ان یقال انما هو شطر له لان الایمان یمحو الكبائر والصغائر والوضوء یختص بالصغائر ولابد من تقیید هذا الوضوء عندنا ایضا بالنیة

به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يارسول الله قال اسباغ الوضوء على
المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذٰلكم
الرباط وفي حديث مالك بن انس فذلكم الرباط فذلكم الرباط ردد مرتين
رواه مسلم وفي رواية الترمذي ثلاثا۔ وعن عثمان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده
حتى تخرج من تحت اظفاره رواه مسلم۔ وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل
وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع آخر
قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها
يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة
مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب
رواه مسلم۔ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها
وركوعها الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كبيرة وذٰلك الدهر
كله رواه مسلم۔ وعنه انه توضأ فافرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض
واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم
غسل يده اليسرى الى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى
ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث

ليصير عبادة مكفر السيئة كذا في المرقات ١٢

نفسه فیهما بشیٔ غفرله ما تقدم من ذنبه متفق علیه ولفظه للبخاری۔
وعن عقبة بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوأه ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواہ مسلم۔ وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما منکم من احد یتوضأ فیبلغ او فیسبغ الوضوء ثم یقول اشهد ان لا اله الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله وفی روایة اشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانیة یدخل من ایها شاء رواہ مسلم وزاد الترمذی اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من توضأ فقال بعد فراغه[۱] من وضوئه سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت استغفرک واتوب الیک کتب فی رق ثم جعل فی طابع فلم یکسر الی یوم القیامة رواہ النسائی والحاکم۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصره الی السماء ثم قال اشهد ان

---

[۱] قوله فقال بعد فراغه الخ وقال فی شرح المنیة الکبیر من اداب الوضوء ان یقول بعد فراغه سبحانک اللهم وبحمدک اشهد ان لا اله الا انت وحدک لا شریک لک استغفرک واتوب الیک واشهد ان محمدا عبدک ورسولک ناظرا الی السماء وان یقول عند تمامه او فی خلاله اللهم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطهرین واجعلنی من عبادک الصالحین الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون لکن قال فی الحلیة ان الوارد فی السنة بعده متصلا بما تقدم من ذکر الشهادتین۔۱۲

لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله فتحت له ابواب الجنة يدخل من ايّها شاء رواه النسائی۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امتی یدعون یوم القیامة غرا محجلین من اٰثار الوضوء فمن استطاع منكم ان یطیل[1] غرته فلیفعل متفق علیه۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تبلغ الحلیة من المؤمن حیث یبلغ الوضوء رواه مسلم۔ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالكم الصلاة ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن رواه مالك واحمد وابن ماجة والدارمی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من[2] توضأ علی طهر كتب له عشر حسنات رواه الترمذی۔

---

[1] قوله ان یطیل غرته وقال فی رد المحتار من آداب الوضوء اطالة غرته وتحجیله وفی البحر اطالة الغرة تكون بالزیادة علی الحد المحدود وفی الحلیة والتحجیل یكون فی الیدین والرجلین وهل له حد لم اقف فیه علی شئ لاصحابنا ونقل النووی اختلاف الشافعیة فیه علی ثلاثة اقوال الاول انه یستحب الزیادة فوق المرفقین والكعبین بلا توقیت الثانی الی نصف العضد والساق الثالث الی المنكب والركبتین قال والاحادیث تقتضی ذلك كله اهـ ونقل ط الثانی عن شرح الشرعة مقتصرا علیه ۱۲

[2] قوله من توضأ علی طهر الخ ومن الآداب ان یتوضأ علی الوضوء قاله فی المنیة وقال فی رد المحتار وانما یستحب الوضوء اذا صلی بالوضوء الاول صلوٰة او عمل عملا مما هو المقصود من شرعیته كسجدة التلاوة ومس المصحف كذا فی الشرعة والقنیة ۱۲

وعن عبد الله الصنابحی قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطایا من فیہ واذا استنثر خرجت الخطایا من انفہ واذا غسل وجھہ خرجت الخطایا من وجھہ حتی تخرج من تحت اشفار عینیہ فاذا غسل یدیہ خرجت الخطایا من یدیہ حتی تخرج من تحت اظفار یدیہ فاذا مسح برأسہ خرجت الخطایا من رأسہ حتی تخرج من اذنیہ فاذا غسل رجلیہ خرجت الخطایا من رجلیہ حتی تخرج من اظفار رجلیہ ثم کان مشیہ الی المسجد وصلاتہ نافلۃ لہ رواہ مالک مرسلا۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد رأینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یارسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یأتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یأت بعد من امتک یارسول اللہ فقال ارایت لو ان رجلا لہ خیل غر محجلۃ بین ظھری خیل دُھم بُھم الا یعرف خیلہ قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانھم یاتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطھم علی الحوض رواہ مسلم۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن لہ بالسجود یوم القیامۃ وانا اول من یؤذن لہ ان یرفع راسہ فانظر الی ما بین یدی فاعرف امتی من بین الامم ومن خلفی مثل ذٰلک وعن یمینی مثل ذٰلک وعن شمالی مثل ذٰلک فقال رجل یارسول اللہ کیف تعرف امتک من بین الامم فیما بین نوح الی امتک قال ھم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذٰلک غیرھم واعرفھم انھم یؤتون کتبھم بایمانھم

واعی فهم تسعی بین ایدیهم ذریتهم رواه احمد۔

باب ما یوجب الوضوء

وقول الله عزوجل اوجاء احد منکم من الغائط عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقبل صلاة من احدث حتی یتوضأ متفق علیه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقبل صلاة بغیر طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم وعن منذر ابی یعلی الثوری عن محمد بن الحنفیة قال سمعته یحدث عن ابیه قال کنت اجد مذیا فامرت المقداد ان یسأل النبی صلی الله علیه وسلم عن ذلک واستحییت ان اسأله لان ابنته عندی نسأله فقال ان کل فحل یمذی فاذا کان المنی ففیه الغسل واذا کان[1] المذی ففیه الوضوء رواه الطحاوی ورواه البخاری

---

[1] قوله واذا کان المذی ففیه الوضوء قال الطحاوی ذهب قوم الی ان غسل المذاکیر واجب علی الرجل اذا امذی واذا بال وخالفهم فی ذلک آخرون فقالوا لم یکن ذلک من رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ایجاب غسل المذاکیر ولکنه لیتقلص المذی فلا یخرج افلا تری ان علیا لما ذکر عن النبی صلی الله علیه وسلم ما اوجبه علیه فی ذلک ذکر وضوء الصلوة فثبت بذلک ان ما کان سوی وضوء الصلوة مما امر به فانما کان ذلک لغیر المعنی الذی وجب له وضوء الصلوة وهذا قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالٰی ۱۲

ومسلم نحوه۔ وعن عائش بن انس قال سمعت علیاً علی المنبر یقول
کنت رجلا مذّاءً فاردت ان اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستحییت
منہ لان ابنتہ کانت تحتی فامرت عمارا فسأله فقال یکفی منہ الوضوء رواہ
الطحاوی۔ وعن علی قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل رواہ الترمذی
وعن سعید بن جبیر قال اذا امذی الرجل غسل الحشفۃ وتوضأ
وضوءہ للصلوۃ رواہ الطحاوی۔ وعن ابن عباس قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ متفق علیہ وروی
الطحاوی مثلہ۔ وعنہ قال اکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتفا ثم
مسح یدہ بمسح کان تحتہٗ ثم قام فصلی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن
ام سلمۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قربت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام الی الصلاۃ ولم یتوضأ رواہ احمد۔ وعن
محمد بن المنکدر قال دخلت علی بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت حدثینی فی شئی مما غیرت النار فقالت قَلَّ ما کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یاتینا الا قلینا لہ حَبَّۃً تکون بالمدینۃ فیاکل منہا ویصلی
ولا یتوضأ رواہ الطحاوی۔ وعن ابی رافع قال اشہد لقد کنت اشوی
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطن الشاۃ ثم صلی ولم یتوضأ رواہ مسلم
وروی الطحاوی نحوہ۔ وعنہ قال ہدیت لہ شاۃ فجعلہا فی القدر
فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ہذا یا ابا رافع فقال شاۃ
اہدیت لنا یا رسول اللہ فطبختہا فی القدر فقال ناولنی الذراع یا ابا رافع
فناولتہٗ الذراع ثم قال ناولنی الذراع الآخر فناولتہ الذراع الآخر ثم قال

ناولنی الذراع الآخر فقال له یا رسول الله انما للشاۃ ذراعان فقال له
رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انك لو سكتّ لناولتنی ذراعا فذراعا
ما سكتّ ثم دعا بماء فتمضمض فاه وغسل اطراف اصابعه ثم قام فصلی
ثم عاد الیهم فوجد عندهم لحما باردا فاكل ثم دخل المسجد فصلی
ولم یمس ماء رواه احمد وروا ه الدارمی عن ابی عبید الا انه لم یذكر
ثم دعا بماء الی آخره۔ وعن انس بن مالك قال كنت انا وابی
وابو طلحۃ جلوسا فاكلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ
فقلت لهذا الطعام الذی اكلنا فقالا اتتوضأ من الطیبات لم یتوضأ منه
من هو خیر منك رواه احمد۔ وعن سوید بن النعمان انه خرج
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم عام خیبر حتی اذا كانوا بالصهباء
وهی من ادنی خیبر صلی العصر ثم دعا بالازواد فلم یؤت الا السویق
فامر به فثری فاكل رسول الله صلی الله علیه وسلم واكلنا ثم قام الی المغرب
فمضمض ومضمضنا ثم صلی ولم یتوضأ رواه البخاری وروی الطحاوی
ومحمد مثله۔ وعن جابر قال اكل النبی صلی الله علیه وسلم
مرقاً بلحم ثم صلی رواه امامنا ابو حنیفۃ۔ وعن وهب بن
كیسان قال سمعت جابر بن عبد الله یقول رأیت ابا بكر الصدیق اكل
لحما ثم صلی ولم یتوضأ رواه محمد فی المؤطأ۔ وعن عبد الله انه
تعشی مع عمر بن الخطاب ثم صلی ولم یتوضأ رواه محمد فی المؤطا۔
وعن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اكل لحما وخبزا فتمضمض
وغسل یدیه ثم مسحهما بوجهه ثم صلی ولم یتوضأ رواه محمد فی المؤطا
وعن سعید بن ابی بردۃ عن ابیه قال قال ابن عمر لابی هریرۃ

ما تقول فی الوضوء مما غیرت النار قال توضأ منه قال فما تقول فی الدهن والماء المسخن یتوضأ منه فقال انت رجل من قریش وانا رجل من دوس قال یا ابا هریرة لعلك تلتجئ الی هذه الآیة بل هم قوم خصمون رواه الطحاوی۔ وعن جابر بن عبد اللہ قال کان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ترك الوضوء مما مست النار رواہ الطحاوی والنسائی وقال الامام النووی فی شرح مسلم وھو حدیث صحیح۔ وعن جابر بن سمرة ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم[1] فتوضأ من لحوم الابل قال اصلی فی مرابض الغنم قال نعم قال اصلی فی مبارك الابل قال لا رواہ مسلم۔ وعن عبد اللہ ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم شرب لبنا فمضمض وقال ان له دسما متفق علیه۔ وعن بریدة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم صلی الصلوات یوم الفتح بوضوء واحد ومسح علی خفیه فقال له عمر لقد صنعت الیوم شیأ لم تکن تصنعه فقال عمدا صنعته یا عمر رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا وجد احدکم فی بطنه شیأ فاشکل علیه اخرج منه شئ ام لا فلا یخرجن من المسجد حتی[2] یسمع صوتا

[1] قوله نعم فتوضأ الامر علی الاستحباب قاله الشامی ۱۲

[2] قوله حتی یسمع وفی الدر المختار مع رد المحتار ولو ایقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعکس اخذ بالیقین ۱۲

اویجد ریحا رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاوضوء الامن صوت اوریح رواہ احمد والترمذی۔ وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تاتوا النساء فی اعجازھن رواہ الترمذی وابوداؤد۔ وعن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السہ فاذا نامت العین استطلق الوکاء رواہ الدارمی۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولایتوضؤون رواہ ابوداؤد والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم وقال الشیخ الامام ابن الہمام رحمہ اللہ تعالی ھذا فی غیر القائم والساجد والراکع ایضاً لما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایجب الوضوء علی من نام جالسا اوقائما اوساجدا حتی یضع جنبہ فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ البیہقی وفی روایۃ لہ عن ابی ہریرۃ نحوہ موقوفا واسنادہ جید۔ وعن ابن عباس انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غط اونفخ ثم قام یصلی فقلت یارسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لایجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ ابوداؤد والترمذی۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی من نام قائما اوقاعدا وضوء حتی یضطجع جنبہ الی الارض

رواه ابن عدی۔ وعن حذیفة بن ایمان قال کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فالتفت فاذا انا بالنبی صلی الله علیه وسلم فقلت یارسول الله وجب علیّ وضوء قال لا حتی تضع جنبك علی الارض رواه ابن عدی۔ وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه الترمذی وابوداؤد۔ وعن طلق ابن علی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن مس الرجل ذکره بعد مایتوضأ قال وهل هو الا بضعة منه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحه ومحمد فی المؤطا وقال الترمذی هذا الحدیث احسن شئ یروی فی هذا الباب وروی الطحاوی مثله وقال هذا حدیث مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسناده ومتنه واسند الی ابن المدینی انه قال حدیث ملازم بن عمرو احسن من حدیث بسرة وعن عمرو بن علی الفلاس انه قال حدیث طلق عندنا اثبت من حدیث بسرة بنت صفوان وقول محیی السنة وغیره حدیث بسرة ناسخ لان طلقا قدم فی اول سنی الهجرة ومتن حدیث بسرة رواه ابوهریرة وهو متاخر الاسلام قال الشیخ الامام ابن الهمام انما یصح ان لو اثبتوا ان طلقا توفی قبل اسلام ابی هریرة او رجع الی ارضه ولم تبق له صحبة بعد ذلك ولیسوا بقادرین علی ذلك کیف وهم قد رووا عنه حدیثا ضعیفا من مس ذکره فلیتوضأ وقالوا سمع منه علیه السلام الناسخ والمنسوخ علی ان حدیث ابی هریرة ضعیف ایضا لان فی سنده یزید بن عبد الملك ثم حدیث طلق مرجح بما تقدم عن ابن المدینی وغیره

وبان حدیث الرجال اقوی لانهم احفظ واضبط ولذا جعلت شهادة امرأتین بشهادة رجل وبان امر النواقض مما یحتاج الیه الخاص والعام وقد ثبت عن علی وعمار بن یاسر وعبد الله بن مسعود وابن عباس وحذیفة بن الیمان وعمران بن حصین وابی الدرداء وسعد بن ابی وقاص انهم لایرون النقض منه فخفاءه عن هؤلاء مع احتیاجهم الیه وظهوره لامرأة غیر محتاجة الیه فی غایة البعد مع ما فیه من مخالفة القیاس ففیه الانقطاع الباطن من وجوه انتهی ملخصا هکذا فی الحلبی۔ وعن ابن عباس قال فی مس الذکر وانت فی الصلوة قال ما ابالی مَسِسْتُه او مَسِسْت انفی رواه محمد والطحاوی۔ وعن البراء بن قیس قال سألت حذیفة بن الیمان عن الرجل مس ذکره فقال انما هو کمَسّه رأسَه رواه محمد والطحاوی وابن ابی شیبة وعن قیس قال جاء رجل الی عبد الله بن مسعود قال انی مَسِسْت ذکری وانا فی الصلواة فقال عبد الله افلا قَطَعْتَه ثم قال وهل ذکرك الا کسائر جسدك رواه محمد۔ وعن قیس بن ابی حازم قال جاء رجل الی سعد بن ابی وقاص قال ایحل لی ان امسّ ذکری وانا فی الصلوة فقال ان علمت ان منك بضعة نجسة فاقطعها رواه محمد والطحاوی وروی الطبرانی فی الکبیر نحوه ورجاله موثقون قاله فی مجمع الزوائد۔ وعن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یقبل بعض ازواجه ثم یصلی ولایتوضأ رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وقال صاحب المشکاة قال الترمذی لایصح عند اصحابنا بحال اسناد عروة عن عائشة قال الطیبی هذا الکلام لایصح بحال لان فی الصحیحین سماع عروة عن عائشة اکثر من ان

یحصی فانہ کان تلمیذھا انتہی وایضا قال صاحب المشکاۃ لا یصح اسناد ابراھیم التیمی عنھا وقال ابوداؤد ھذا مرسل وابراھیم التیمی لم یسمع عن عائشۃ لکن لا بأس بہ لان المرسل حجۃ عندنا وعند الجمہور وروی البزار فی مسندہ باسناد حسن مثلہ۔ وعنھا قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی نقبضت رجلی واذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح رواہ محیی السنۃ وروی البخاری ومسلم والنسائی نحوہ۔ وقال الزیلعی واسناد النسائی علی شرط الصحیح۔ وعنھا قالت کنت نائمۃ الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفقدتہ من اللیل فلمستہ بیدی فوقعت یدی علی قدمیہ وھو ساجد وھو یقول اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذبک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ محیی السنۃ وروی مسلم نحوہ وعن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب خرج الی الصلوۃ فقبلتہ امرأتہ فصلی ولم یتوضأ رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن عباس قال ما ابالی قبلتھا اوشممت ریحانا رواہ عبد الرزاق۔ وعن علی بن ابی طالب قال اللمس ھو الجماع ولکن اللہ کنی عنہ رواہ ابن ابی شیبہ وابن جریر وروی محیی السنۃ عن مجاھد وقتادۃ مثلہ۔ وعن ابن عباس فی قولہ اولامستم النساء قال ھو الجماع رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر۔ وعن الحسن قال الملامسۃ الجماع رواہ ابن ابی شیبۃ۔ وعن عمر بن عبد العزیز عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ الدارقطنی وقال صاحب المشکوۃ

قال الدارقطنی عمر بن عبد العزیز لم یسمع من تمیم الداری ولا رآہ
قال الشیخ الامام ابن الہمام لا بأس بہ لان المرسل عندنا وعند
جمہور العلماء حجۃ انتہی ثم قال الدارقطنی فیہ یزید بن خالد ویزید
ابن محمد مجہولان والجواب عنہ انہ روی من طرق یقوّی بعضہا بعضا فارتقی
الی مرتبۃ الحسن وروی ابن عدی فی کاملہ عن زید مثلہ مرفوعا وقال
الشیخ الدہلوی فی فتح المنان یزید بن خالد ویزید بن محمد قد اختلف
فیہما وقد وثقوہ کما فی الکاشف للذہبی والمجہول مجہول العین وہو من لم
یروعنہ غیر واحد ولم یوثق ومن روی عنہ اثنان او اکثر فہو لیس بمجہول
وعن حسین المعلم بسندہ الی معدان بن ابی طلحۃ عن ابی الدرداء
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاء فتوضأ قال فلقیت ثوبان فی مسجد
دمشق فذکرت ذلک لہ فقال صدق انا صببت لہ وضوءہ رواہ ابوداؤد
والترمذی والنسائی وقال الترمذی ہو اصح شئی فی ہذا الباب وقد
قال الحاکم ہو علی شرطہما۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ضحک فی الصلوٰۃ قہقہۃ فلیعد الوضوء
والصلاۃ رواہ ابن عدی فی الکامل۔ وفی روایۃ للدارقطنی عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا قہقہ فی الصلوٰۃ
اعاد الوضوء واعاد الصلوٰۃ وعن معبد بن ابی معبد الخزاعی عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما ہو فی الصلواۃ اذ اقبل اعمی
یرید الصلوٰۃ فوقع فی زبیۃ فاستضحک القوم فقہقہوا فلما
انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان منکم قہقہ فلیعد
الوضوء والصلوٰۃ رواہ[1] امامنا ابوحنیفۃ وروی الدارقطنی والطبرانی

[1] قولہ رواہ فہذا الحدیث فی مسند الامام مسند ومرسل ورجال کتاب الآثار ثقات

وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ وابن عدی وابوداؤد فی مراسیلہ نحوہ۔ ورجال
روایۃ عبد الرزاق رجال الصحیحین کذا فی نصب الرایہ۔ وعن معاذ بن جبل
قال اتی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رجل فقال یا رسول اللّٰہ ارایت رجلا
لقی امرأۃ ولیس بینہما معرفۃ فلیس یاتی الرجل الی امرأتہ شیأ الا قد اتی
ھو الیہا الا انہ لم یجامعہا قال فانزل اللّٰہ اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل
ان الحسنات یذھبن السیآت ذٰلک ذکری للذاکرین فامرہ ان یتوضأ
ویصلی قال معاذ فقلت یا رسول اللّٰہ اھی لہ خاصۃ ام للمؤمنین عامۃ قال
بل للمؤمنین عامۃ رواہ الترمذی قال صاحب البدائع ھذا الحدیث
فیہ دلیل علی ان المباشرۃ الفاحشۃ تنقض الوضوء۔

باب آداب الخلاء

وقول اللّٰہ عزوجل فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللّٰہ یحب المطھرین
عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا
اتیتم الغائط فلا تستقبلوا[له] القبلۃ ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا
متفق علیہ قال الشیخ الامام صدر الشریعۃ رحمہ اللّٰہ ھذا الحدیث

مشہور دون ومعبد ھذا صحابی قالہ فی احیاء السنن ۱۲۔

[له] قولہ فلا تستقبلوا القبلہ ولا تستدبروھا اختلفوا فیما بینہم فی کون ھذا النہی مطلقا
او مقید افقال الامام الہمام ابوحنیفۃ المقدام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان النہی عام
فلا یجوز الاستقبال ولا الاستدبار مطلقا لا فی البنیان ولا فی الفیافی وھذا مبنی علی
اصل لہ وھو ان احکام الشرع معللۃ الا نادرا حیث لم یعلم لنا علتہ وان کان فی نفس الامر

عند نا علی عمومه یستوی الصحراء والبنیان فی حرمة الاستقبال والاستدبار
لما روی عن عطاء بن یزید اللیثی قال ابو ایوب فقدمنا الشام فوجدنا

معللا ایضا فالنهی عن استقبال القبلة واستد بارها مبنی علی علة تعم الکنف
والفیافی واجابوا عن الاحادیث التی وردت علی خلاف ذٰلک باجوبة والشافعی
رحمه الله تعالی فقد علل النهی کما عللنا غیر انه قال الاستقبال والاستدبار کلاهما
سواء ولکن النبی صلی الله علیه وسلم لما رخص فی الاستقبال بفعله لزم الترخص
فی الاستدبار ایضا لاستواءهما فوجب الجمع بین الروایات بحمل النهی علی الفیافی
والاجازة علی الکنف فیجوز استقبال القبلة واستدبارها عند قضاء الحاجة
فی البنیان فهذا ناش علی اصله من حمل المطلق علی المقید ولکنا لما لم نقل به اجرینا
المطلق علی اطلاقه واما احمد بن حنبل فلم یتصرف فی الحکم بتعدیته الی غیره بل
اخرج الاستدبار عن عموم النهی بفعله صلی الله علیه وسلم وابقی سائر الصور
تحت النهی والحاصل ان الاصل فی الاحکام لما کان ان یعلل وجب تعلیل النهی
الوارد فی ذٰلک فسوینا بین الاستقبال والاستدبار والصحراء والبنیان وعلل الشافعیؒ
کذلک غیر انه حمل المطلق علی المقید فاخرج الکنف وکل منا ومنهم یفتقر
الی الجواب عما یخالف مذهبه ولم یستثن ابن حنبلؒ غیر الصورة
الواحدة فقط جریا علی اصله المذکور من عدم التعلیل وانت تعلم ان رای
ابی ایوب الراوی یوافق رای الحنفیة حیث استغفر فی استقبال مراحیض
الشام ولولا انه عم النهی عنده لما فعل ذٰلک وکان استغفاره لما یقع فی اول
وهلة من جلوسه من استقبال القبلة وکان استغفاره هذا بقلبه اذلیس ذاک بمقام
تکلم او یکون ثمه بقلبه ثم بعد الخروج منه بلسانه کذا فی الکوکب الدری ۱۲۔

مراحیض بنیت قبل القبلة فننحرف و نستغفر الله عز وجل رواه البخاری والطحاوی۔ وعن رافع بن اسحٰق انه سمع ابا ایوب الانصاریؓ وهو بمصر یقول والله ما ادری کیف اصنع بهذه الکرابیس وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ذهب احدکم الی الغائط او البول فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها رواه النسأی والطحاوی۔ وعن سلمان رضی الله عنه قال نهینا ان نستقبل القبلة لقضاء الحاجة رواه الطحاوی وروی مسلم نحوه۔ وعن اسامة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یستقبل القبلة بغائط او بول رواه البزار وسعید ابن منصور۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم فاذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلة ولا یستدبرها ولا یستطیب بیمینه رواه احمد وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وابن حبان والطحاوی۔ وعن عبد الرحمٰن بن یزید عن رجل من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له رجل انی اظن ان صاحبکم یعلمکم حتی انه لیعلمکم کیف تأتون الغائط فقال له اجل وان سخرت انه لیفصل انه لینهانا اذا اتی احدنا الغائط ان یستقبل القبلة رواه الطحاوی ورواه مسلم واحمد نحوه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یستقبل القبلة ولم یستدبرها فی الغائط کتب له حسنة ومحی عنه سیئة رواه الطبرانی فی الاوسط وسنده حسن۔ وعن ابی مجلز قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبال فی قبلة المسجد رواه ابوداؤد فی مراسیله مرسلا وعن مکحول قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یبال بابواب المساجد

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ مرسلا۔ وعن انس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
متفق علیہ۔ وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ
باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن علی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات
بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی قال علی القاری ومع
ھذا یعمل بہ فی فضائل الاعمال سیما وقد رواہ احمد والنسائی عنہ
وروی الطبرانی عن انس نحوہ۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی
وابن ماجہ والدارمی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی
رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان
لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الآخر فکان
یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل
قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف
عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی
یتخلی فی طریق الناس او فی ظلھم رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الملاعن الثلاثۃ البراز فی الموارد وقارعۃ الطریق والظل رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمسکن احدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول ولا یتمسح من الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استطاب احدکم فلا یستطب بیمینہ لیستنج بشمالہ رواہ ابن ماجۃ۔ وعن عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع مَن فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم مَن فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی وعن سلمۃ بن قیس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا استجمرتَ فَاوتر رواہ النسائی وقال فیہ الرخصۃ فی الاستطابۃ بحجر واحد۔ وعن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیہ انہ سمع عبد اللہ یقول اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الغائط وامرنی ان اٰتیہ بثلثۃ احجار

فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثۃً فاتيت بهن النبى صلى الله عليه وسلم فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال هذه ركس رواه النسائى وقال فيه الرخصة فى الاستطابة بحجرين وروى الطحاوى عن عبد الله بن مسعود مثله وقال ففى هذا الحديث مايدل على ان النبى صلى الله عليه وسلم قعد للغائط فى مكان ليس فيه احجار لقوله لعبد الله ناولنى ثلثة احجار ولو كان بحضرته من ذلك شئى لما احتاج الى ان يناوله من غير ذلك المكان فلما اتاه عبد الله بحجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين دل ذلك على استعماله الحجرين وعلى انه قد راى ان الاستجمار بهما يجزئى مما يجزئى منه الاستجمار بالثلث لانه لوكان لايجزئي الاستجمار بما دون الثلث لما اكتفى بالحجرين ولامر عبد الله ان يبغيه ثالثا ففى تركه ذلك دليل على اكتفائه بالحجرين. وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانها زاد اخوانكم من الجن رواه الترمذى والنسائى الا انه لم يذكر زاد اخوانكم من الجن. وعن رويفع بن ثابت قال قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رويفع لعل الحياة ستطول بك بعدى فاخبر الناس ان من عقد لحيته او تقلد وترا او استنجى برجيع دابة اوعظم فان محمدا منه برئ رواه ابوداؤد والنسائى وسنده حسن وعن ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن على النبى صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انه امتك ان يستنجوا بعظم او روثة او حممة فان الله جعل لنا فيها رزقا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك رواه ابوداؤد. وعن جابر قال نهى النبى صلى الله عليه وسلم ان يستنجى ببعرة او عظم

رواه احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی۔ **وعن** عبد الرحمن بن ابی لیلی قال رأیت عمر بن الخطاب بال ثم مسح[1] ذکره بالتراب ثم التفت الینا فقال هکذا علمنا رواه الطبرانی[2] فی الاوسط وابونعیم فی الحلیة۔ **وعنه** قال کان عمر بن الخطاب یبول ثم یمسح ذکره بحجر او بغیره ثم اذا توضأ لم یمس ذکره الماء رواه عبد الرزاق۔ **وعن** یسار بن نمیر مولی عمر قال کان عمر اذا بال قال ناولنی شیأ استنجی به فاناوله العود او الحجر او یاتی حائطا یمسح به او یمسه الارض ولم یکن یغسله رواه البیهقی وقال انه اصح ما فی الباب نقله فی رسائل الارکان وکذا نقل الشیخ عبد الحق۔ **وعن** انس

---

[1] قوله ثم مسح ذکره بالتراب الخ وفی نیل الاوطار عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیستطب بثلاثة احجار فانها تجزئ عنه رواه احمد والنسائی وابوداؤد والدارقطنی وقال اسناده صحیح حسن وفیه ایضا وقوله فانها تجزئ عنه ای تکفیه وهو دلیل لمن قال بکفایة الاحجار وعدم وجوب الاستنجاء بالماء والیه ذهبت الشافعیة والحنفیة وبه قال ابن الزبیر وسعد بن ابی وقاص وابن المسیب وعطاء اھ ولما ثبت کفایة الاستنجاء بالحجر فقط فی موضع الغائط فی بعض الاوقات وکان موضع البول ایضا نجسا تجب طهارته بالدلائل الشرعیة کقوله علیه السلام استنزهوا من البول ولم یغسله بالماء ثبت ایضا جواز طهارة موضع البول بالاحجار قاله فی تعلیق احیاء السنن ۱۲

[2] قوله رواه الطبرانی وفیه روح بن جناح وهو مختلف فیه ووثقه بعضهم کما فی تهذیب التهذیب ومیزان الاعتدال فسلم الاثر من الجرح ۱۲

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام
اداوة من ماء وعنزة یستنجی بالماء متفق علیہ **وعن** ابی ہریرة
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوة
فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ رواہ ابوداؤد
وروی الدارمی والنسائی معناہ وعن علی قال ان من کان قبلکم کانوا
یبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارة الماء رواہ ابن ابی شیبة
والبیہقی باسناد حسن۔ **وعن** ابی ایوب وجابر وانس ان ہذہ الآیة
لما نزلت فیہ رجال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطہور فما
طہورکم قالوا نتوضأ للصلوة ونغتسل من الجنابة ونستنجی بالماء فقال
فہو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجة۔ **وعن** انس قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداؤد.
والنسائی والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب وقال
ابوداؤد ہذا حدیث منکر **قال** ابن حجر دل تصحیح الترمذی لہ
علی انہ ثبت عندہ فانجبر ما ذکرہ ابوداؤد فیکون حجة **وفی** روایة
ابی داؤد وضع بدل نزع **وعن** جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لا یراہ احد رواہ ابوداؤد۔ **وعن**
ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان
یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول
فلیرتد لبولہ رواہ ابوداود۔ **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی

وابوداؤد والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ اویتوضأ فیہ فان عامۃ الوسواس منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی الا انہما لم یذکرا ثم یغتسل فیہ اویتوضأ فیہ وعن عبد اللہ بن سرجس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی جحر رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح[1] فرجہ رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن زید بن حارثۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوۃ فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ احمد والدارقطنی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول الحسن بن علی الہاشمی الراوی منکر الحدیث

---

[1] قولہ ونضح فرجہ فی بعض کتب ارباب التصوف تسمیۃ ھذہ المسئلۃ ببل السراویل وقالوا باستحبابہ وسرہ دفع الشبہات ولم اجد ھذہ التسمیۃ فی کتب الفقہ واما من ظن خروج القطرۃ فصلوتہ باطلۃ کذا فی العرف الشذی ۱۲۔

قال. الطیبی مع ذلک فهو لم یشتد ضعفه لتعدد طرقه السابقة فیکون حجة فی فضائل الاعمال وعن امیمة بنت رقیقة قالت کان للنبی صلی الله علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل رواه ابوداؤد والنسائی. وعن عائشة رضی الله عنها قالت من حدثکم ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوه ما کان یبول الا قاعدا رواه احمد والترمذی والنسائی واسناده حسن جید وقال الترمذی حدیث عائشة احسن شئ فی هذا الباب واصح وعن عبدالرحمن بن حسنة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی یده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال الیها فقال بعضهم انظروا الیه یبول کما تبول المرأة فسمعه النبی صلی الله علیه وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابهم البول قرضوه بالمقاریض فنهاهم فعذب فی قبره رواه ابوداؤد وابن ماجة ورواه النسائی عنه عن ابی موسی وعن عمر قال رانی النبی صلی الله علیه وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه الترمذی وابن ماجة قال الشیخ الامام محیی السنة رحمه الله قد صح عن حذیفة قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم سباطة قوم فبال[1] قائما متفق علیه وروی امام المذهب ابوحنیفة عنه نحوه قیل کان ذلک لعذر وعن عائشة قالت بال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال

---

[1] قوله فبال قائما قال العلماء یکره ان یبول قائما الا لعذر وهی کراهة تنزیه لا تحریم واما بوله صلی الله وسلم فی السباطة التی بقرب الدور فقد ذکر

ماھذا یا عمر فقال ماء نتوضأ به قال ما امرت کلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لکانت سنة رواہ ابو داؤد وابن ماجة۔

باب السواک

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع کل وضوء رواہ مالک والشافعی والطحاوی والبیھقی فی السنن وروی الطبرانی فی الاوسط عن علی مثله وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم عند کل صلوة بوضوء ومع کل وضوء بسواک رواہ احمد والنسأی والحاکم فی المستدرک وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل وضوء رواہ النسأی وابن خزیمة فی صحیحه والحاکم وقال صحیح الاسناد والبخاری تعلیقا وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک مع الوضوء عند کل صلوة رواہ ابن حبان فی صحیحه وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

عیاض انه لعله طال علیه مجلس حتی حفزہ البول فلم یمکنه التباعد اھ اولما روی انه صلی اللہ علیه وسلم بال قائما لجرح بمابضه بھمزة ساکنة بعد المیم وباء موحدة وھو باطن الرکبة اولوجع کان بصلبه والعرب کانت تستشفی به اولکونه لم یجد مکانا للقعود اوفعله بیانا للجواز وتمامه فی الضیاء قاله فی رد المختار ۱۲۔

لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بتأخیر العشاء وبالسواک عند کل صلوٰۃ متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء ولأخرت صلوٰۃ العشاء الآخرۃ الی اخر نصف اللیل رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن۔

وعن جعفر بن تمام بن العباس بن عبد المطلب عن ابیہ قال ان ناساً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما ارٰکم قُلْحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل صلوٰۃ وفی روایۃ مالی اراکم تدخلون علیّ قُلْحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یستاکوا عند کل صلوٰۃ

لہ عند کل صلوٰۃ قال فی رد المختار السواک للوضوء عندنا ای سنۃ للوضوء وعند الشافعی للصلوٰۃ قال فی البحر وقالوا ثمرۃ الخلاف تظہر فیمن صلی بوضوء واحد صلوات یکفیہ عندنا لا عندہ اہ اقول یظہر لی التوفیق بان معنی قولہم السواک للوضوء عندنا ای انما تحصل بہ الفضیلۃ الواردۃ فیما رواہ احمد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ بسواک افضل من سبعین صلوٰۃ بغیر سواک ای انہا تحصل بالاتیان بہ عند الوضوء وعند الشافعی لا تحصل الا بالاتیان بہ عند الصلوٰۃ فعندنا کل صلوٰۃ صلاہا بذلک الوضوء لہا ہذہ الفضیلۃ خلافاً لہ ولا یلزم من ہذا نفی استحبابہ عندنا لکل صلوٰۃ ایضاً حتی یحصل التنافی وکیف لا یستحب للصلوٰۃ التی ہی مناجاۃ الرب تعالیٰ مع انہ یستحب للاجتماع بالناس وممن صرح باستحباب السواک عند الصلوٰۃ ایضاً الحلبی فی شرح المنیۃ الصغیر وفی التاترخانیۃ عن التتمۃ ویستحب السواک عندنا عند کل صلوٰۃ ووضوء فاغتنم ہذا التحریر الفرید ۱۲

اوعند كل وضوء رواه امامنا ابوحنيفة مرسلا قال ابن حبان تمام الراوی ثقة تابعی ولیس هو تماماً الضعیف۔ وعن شریح بن هانئ قال سألت عائشة بای شئ کان یبدأ رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل بیته قالت بالسواک رواه مسلم۔ وعن حذیفة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قام للتهجد من اللیل یشوص فاه بالسواک متفق علیه۔ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشر الا ان یکون المضمضة رواه مسلم وفی روایةٍ الختان بدل اعفاء اللحیة وروی ابوداؤد عن عمار بن یاسر مثله۔ وعنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السواک مطهرة للفم مرضاة للرب رواه الشافعی واحمد والدارمی والنسأی وروی البخاری فی صحیحه بلا اسناد۔ وعن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواه الترمذی۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم لایرقد من لیل ولانهار فیستیقظ الایتسوک قبل ان یتوضأ رواه احمد وابوداؤد۔ وعنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسله فابدأ به فاستاک ثم اغسله وادفعه الیه رواه ابوداؤد۔ وعن ابن عمران النبی صلی الله علیه وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی

رجلان احدهما اکبر من الآخر فناولت السواك الاصغر منهما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر منهما متفق علیه۔ وعن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ما جاءنی جبریل علیه السلام قط الا امرنی بالسواك لقد خشیت ان احفی مقدم فی رواہ احمد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواك رواہ البخاری۔ وعن عائشة رضی اللہ عنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یستن وعندہ رجلان احدهما اکبر من الآخر فاوحی الیه فی فضل السواك ان کبر اعط السواك اکبرهما رواہ ابوداؤد وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تفضل الصلوة التی یستاك لها علی الصلاة التی لا یستاك لها سبعین ضعفا رواہ البیهقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سلمة عن زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواك عند کل صلاة ولأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشهد الصلوة فی المسجد وسواکه علی اذنه موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوة الا استن ثم ردہ الی موضعه رواہ الترمذی وابوداؤد الا انه لم یذکر ولأخرت صلاة العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح۔

باب فرائض الوضوء وسننه وآدابه

قال اللہ عزّوجل یایها الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوة فاغسلوا

وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم (بالنصب) الى الكعبين۔ **عن** انس قال خرج عمر رضی الله عنه متقلدا سيفه فلقيه رجل من بنی زهرة فقال اين تعمد يا عمر فقال اريد ان اقتل محمدا قال وكيف تأمن من بنی هاشم وبنی زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراك الا قد صبوت قال افلا ادلك على العجب ان ختنك واختك صبوا وتركا دينك فمشى عمر فاتاهما وعندهما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فی البيت فدخل فقال ما هذه الهيمنة[1] وكانوا يقرؤن طه قالا ما عدا حديثا تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد صبوتما فقال له ختنه يا عمران كان الحق فی غير دينك فوثب عليه عمر فوطئه وطأ شديدا فجاءت اخته لتدفعه عن زوجها فنضحها[2] نضحة بيده فدمی وجهها فقالت وهی غضباء وان كان الحق فی غير دينك انی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فقال عمر اعطونی الكتاب الذی هو عندكم فاقرأه وكان عمر يقرء الكتاب فقالت اخته انك رجس وانه لا يمسه الا المطهرون فقم فاغتسل او توضأ[3] فقام فتوضأ ثم اخذ الكتاب

---

[1] الهيمنة، آواز نرم ۱۲ [2] قوله فنضحها نضحة ای ضربها ضربة بيده كذا فی حاشية تاريخ الخلفاء ۱۲ [3] قوله فاغتسل او توضأ الخ وقال فی التوضيح الحسن على احياء السنن اما وجه الاستدلال على الرواية الاولى فنقول ان نية الكافر لا تعتبر فلا يقال بصحة الوضوء لمس القرآن فی القصة المذكورة الا بعدم اشتراط النية وهو مذهبنا فصح وضوء عمر فی تلك الحالة على

نفر أطد الحديث رواه ابن سعد وابو يعلى والحاكم والبيهقى فى الدلائل وفى الحديث الآخر الذى اخرجه ابو نعيم فى الدلائل وابن عساكر عن ابن عباس روى قول عمر بانه قال فقمت فاغتسلت فاخرجوا الى صحيفة الحديث هٰذه الروايات كلها فى تاريخ الخلفاء للامام العلامة السيوطى وروى الدارقطنى نحوه وقد جوده فى نصب الراية فقال اثران جيدان نسانه وآخر. وعن ابى هريرة وابن مسعود وابن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فانه يطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر الا موضع الوضوء رواه الدارقطنى وروى البيهقى فى السنن عن ابن عباس مثله وعن ابى بكر الصديق

مذهبنا ويلزم على مذهب من اشترط النية لصحة الوضوء عدم صحته وهو باطل كما ترى فلم يثبت اشتراط النية شرعا والحديث الموقوف فى مثل هذا المقام فى حكم الحديث المرفوع لانه مما لا يدرك بالرأى واما على الرواية الاخرى فنقول ان ذٰلك الغسل ما خلى عن الوضوء فان نفس الغسل بغير الوضوء لا يكفى لمس القرآن فصح الوضوء بغير النية بهذا الوجه ايضا وقال صاحب الهداية فالنية فى الوضوء سنة عندنا وعند الشافعى فرض لانه عبادة فلا يصح بدون النية كالتيمم ولنا انه لا يقع قربة الا بالنية ولكنه يقع مفتاحا للصلوة لوقوعه طهارة باستعمال المطهر بخلاف التيمم لان التراب غير مطهر الا فى حال ارادة الصلوة اوهو ينبئ عن القصد انتهى ١٢-

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد فذكر اسم الله
طهر جسده كله وان لم يذكر لم يطهر الا ما اصابه الماء رواه ابن
ابى شيبة۔ وعن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا تطهر الرجل وذكر اسم الله طهر جسده كله واذا لم يذكر اسم الله
حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء رواه سعيد بن منصور
وعن الحسن الكوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله
لم يطهر منه الا ما اصاب الماء رواه عبد الرزاق مرسلا۔ وعن عائشة
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مسّ طهورا سمى الله
رواه الدارقطنى فى سننه وفى رواية للبزار كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا ابتدء الوضوء سمى۔ وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من
نومه فلا يغمس يده فى الاناء حتى يغسلها ثلاثا فانه لا يدرى
اين باتت يده رواه مسلم وروى البخارى نحوه۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تمضمضوا واستنشقوا
والاذنان من الراس رواه ابونعيم فى الحلية وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم
من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاثا فان الشيطان يبيت على خيشومه
رواه البخارى وروى مسلم نحوه۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال جاء اعرابى الى النبى صلى الله عليه وسلم يسأله
عن الوضوء فاراه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا

فقد اساء وتعدى وظلم رواه النسائی وابن ماجة وروى ابو داؤد معناه۔ وعن عثمان رضی الله عنه انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا رواه مسلم وروى الطحاوی نحوه قال البیهقی اعتمد الشافعی فی تکرار المسح على هذا الحديث ورواية ابی انس عن عثمان مطلقة والروايات الثابتة عنه المفسرة تدل على ان التكرار وقع فيما عدا الراس من الاعضاء وانه مسح برأسه مرة واحدة[1]۔ وعن الرُبيّع بنت معوّذ بن عفراء انها رأت النبی صلی الله عليه وسلم يتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغيه واذنيه مرة واحدة رواه الترمذی وقال قد روى من غير وجه عن النبی صلى الله عليه وسلم انه مسح براسه مرة والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم۔ وفی رواية للبخاری فمسح رأسه فاقبل بهما وادبر مرة واحدة ثم غسل رجليه الى الكعبين۔ وعن عثمان قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح راسه مرة رواه ابن ماجة وابن ابی شيبة۔ وعن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يتوضأ ثلاثا ثلاثا الا المسح مرة مرة رواه ابن ابی شيبة۔ وعن عبد الله بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح راسه بيديه فاقبل

---

[1] قوله مرة واحدة قال صاحب الهداية قال الشافعی السنة هو التثليث بمياه مختلفة اعتبارا بالمغسول ثم قال والذی يروى من التثليث محمول عليه بماء واحد وهو مشروع على ما روى عن ابی حنيفة ۱۲

بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع
الى المكان الذى بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الترمذى وقال هذا
حديث اصح شئ فى هذا الباب واحسن وروى البخارى مثله وعن
ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح براسه واذنيه ظاهرهما
وباطنهما رواه الترمذى. وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم
مسح براسه واذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بابهاميه
رواه النسائى. وعن ابى امامة قال توضأ النبى صلى الله عليه
وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلثا ومسح برأسه وقال الاذنان
من الراس رواه الترمذى. وعنه ذكر وضوء رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وكان يمسح الماقين وقال الاذنان من الرأس رواه ابن
ماجة وابوداؤد والترمذى وذكرا قال حماد لا ادرى الاذنان من الرأس
من قول ابى امامة ام من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال
على القارى وانت خبير بان مثل هذا لا يقال من قبل الرأى فموقوفه
فى حكم المرفوع ايضا. وعن ابن عباس انه رأى النبى صلى الله
عليه وسلم يتوضأ ثلثا ثلثا ومسح برأسه واذنيه مسحة واحدة
رواه ابوداؤد. وعن عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وروى الدارقطنى
عن ابن عباس مثله. قال ابن القطان اسناده صحيح لاتصاله
وثقة رواته وقال الزيلعى هذا امثل اسنادا فى هذا الباب
وعن ابى امامة الباهلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
فمسح اذنيه مع الرأس وقال الاذنان من الرأس رواه الطحاوى.

وعن ربيع بنت معوذ بن عفراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ عندها فمسح رأسه على مجارى الشعر ومسح صدغيه واذنيه ظاهرهما وباطنهما رواه الطحاوى ـ وعن حميد قال رأيت انس بن مالك توضأ فمسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه وقال ان ابن مسعود كان يأمر بالاذنين رواه الطحاوى وعن نافع عن ابن عمر انه كان يقول الاذنان من الرأس فامسحوهما رواه الطحاوى وعن الربيع بنت معوذ ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ فادخل اصبعه فى جحرى اذنيه رواه ابوداؤد واحمد وابن ماجة وعن عبد الله بن زيد انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غير فضل يديه رواه الترمذى ورواه مسلم مع زوائد قال على القارى وفيه انه عمل باحد الجائزين عندنا وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غبر[1] من فضل يديه رواه الترمذى ـ وعن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وعلى اله وسلم يمسح رأسه مرة واحدة حتى بلغ القذال رواه ابوداؤد ـ وعنه عن ابيه عن جده قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم مسح مقدم رأسه حتى بلغ القذال من مقدم عنقه رواه الطحاوى وعن عمرو بن كعب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح لحيته وقفاه رواه ابن السكن وعن ابن عمر

---

[1] قوله غبر اى بقى ۱۲ مرقات

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح الرقبۃ امان من الغل یوم القیامۃ رواہ الدیلمی فی الفردوس۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ ومسح یدیہ علی عنقہ امن من الغل یوم القیامۃ رواہ ابونعیم۔ وعن موسی بن طلحۃ انہ قال من مسح قفاہ مع رأسہ وقی الغل یوم القیامۃ رواہ ابوعبید موقوفا قال العینی ہذا موقوف فی الحکم المرفوع لکونہ مما لامجال للرأی فیہ۔ وعن طلحۃ بن مصرف عن ابیہ عن جدہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفصل بین المضمضۃ والاستنشاق رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی وائل شہدت علیا وعثمان توضأ ثلثا ثلثا وافردا المضمضۃ والاستنشاق ثم قالا ہکذا رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ رواہ ابن السکن فی صحیحہ وعن سفیان بن سلمۃ قال شہدت عثمان توضأ ثلاثا ثلاثا وافرد المضمضۃ من الاستنشاق ثلاثا ثم قال ہکذا توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البغوی۔ وعن کعب بن عمرو الیمامی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمضمض ثلثا واستنشق ثلثا یأخذ لکل واحدۃ ماء جدیدا رواہ الطبرانی۔ وعن ابن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرۃ مرۃ رواہ امامنا ابوحنیفۃ۔ وعن عبد اللہ بن زید قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین وقال ہو نور علی نور رواہ رزین وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال ہذا وضوئی ووضوء الانبیاء قبلی

ووضوء ابراهیم رواه رزین والنووی ضعفه فی شرح مسلم وقال ابن حجر وقضیة کلام غیره ان سنده حسن وعن ثابت بن ابی صفیة قال قلت لابی جعفر هو محمد الباقر حدثك جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة ومرتین مرتین وثلاثا ثلاثا قال نعم رواه الترمذی وابن ماجة۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ واحدة فتلك وظیفة الوضوء التی لابد منها ومن توضأ اثنین فله کفلان ومن توضأ ثلثا فذلك وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی رواه احمد وفی روایة للدارقطنی والبیهقی وابن حبان وابن ماجة واحمد والطبرانی ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا وضوء لا یقبل الله الصلوة الا به وتوضأ مرتین مرتین وقال هذا وضوء من یضاعف الاجر مرتین وتوضأ ثلثا ثلثا وقال هذا وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی۔ قال الترمذی والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم ان الوضوء یجزئ مرة مرة ومرتین افضل وافضله ثلث ولیس بعده شئ۔ وعن عبد الله بن المغفل انه سمع ابنه یقول اللهم انی اسئلك القصر الابیض عن یمین الجنة قال ای بنی سل الله الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه سیکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الطهور والدعاء رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة ۔ وعن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب ولیس اسناده بالقوی عند اهل الحدیث

لانا لا نعلم احدا اسنده غير خارجة وهو ليس بالقوى عند اصحابنا وعن
عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبى صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو
يتوضأ فقال ما هذا السرف يا سعد قال افى الوضوء سرف قال نعم وان
كنت على نهر جار رواه احمد وابن ماجة۔ وعن عبد الله بن عمرو قال
رجعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة الى المدينة حتى
اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضؤا وهم عجال فانتهينا
اليهم واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواه مسلم۔ وعن لقيط بن صبرة
قال قلت يا رسول الله اخبرنى عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل
بين الاصابع وبالغ فى الاستنشاق الا ان تكون صائما رواه ابو داؤد
والترمذى والنسائى وروى ابن ماجة والدارمى الى قوله بين الاصابع
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
توضأت فخلل اصابع يديك ورجليك رواه الترمذى وروى ابن
ماجة نحوه۔ وعن المستورد بن شداد قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره رواه الترمذى
وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا توضأ اخذ كفا من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته
وقال هكذا امرنى ربى رواه ابو داؤد۔ وعن عثمان رضى الله عنه
ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخلل لحيته رواه الترمذى والدارمى
وعن ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ عرك
عارضيه بعض العرك ثم شبك لحيته باصابعه من تحتها رواه ابن ماجة

وعن ابی رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ وضوء الصلوة حرّك خاتمه فی اصبعه رواه الدارقطنی وابن ماجۃ۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع فی شانه كله فی طهوره وترجله وتنعله متفق عليه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بايامنكم رواه احمد وابوداؤد۔ وعن عطاء ان النبی صلى الله عليه وسلم توضأ فحسر العمامة ومسح مقدم رأسه او قال ناصيته رواه البيهقی۔ وعن انس رضی الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يديه من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه رواه ابوداؤد وروی الحاكم عن ابی معقل نحوه وقال الشمنی ومعلوم ان الناصية ومقدم الرأس احد جوانبها الاربعة فلو كان مسح الربع ليس بمجزئ لم يقتصر عليه السلام فی ذلك الوقت عليه ولو كان مسح ما دونه مجزئا لفعله عليه الصلوة والسلام ولو مرة فی عمره تعليما للجواز۔ وعن الزهری عن سالم عن ابيه انه كان يمسح بمقدم رأسه اذا توضأ رواه الطحاوی۔ وعن مالك قال بلغنی عن جابر بن عبد الله انه سئل عن العمامة فقال لا حتى يمسّ الشعر الماء رواه محمد وقال بهذا نأخذ وهو قول ابی حنيفة رحمه الله۔ وعن نافع قال رأيت صفية بنت ابی عبيد تتوضأ وتنزع خمارها ثم تمسح برأسها قال نافع وانا يومئذ صغير رواه محمد وقال بهذا نأخذ لا يمسح على الخمار ولا العمامة بلغنا ان المسح على العمامة كان فترك وهو قول ابی حنيفة والعامة من فقهائنا۔ وعن ابی حية قال

رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاھا ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجھہ ثلاثا وذراعیہ ثلاثا ومسح برأسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طھورہ فشربہ وھو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طھور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسأی۔ وعن الحسین بن علی قال دعا علی بوضوء فقرب لہ فغسل کفیہ ثلاث مرات قبل ان یدخلھما فی وضوئہ ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم غسل وجھہ ثلثا ثم غسل یدہ الیمنی الی المرفق ثلاثا ثم الیسری کذلک ثم مسح برأسہ مسحۃ واحدۃ ثم غسل رجلہ الیمنی الی الکعبین ثلاثا ثم الیسری کذلک ثم قام قائما فقال لی ناولنی فناولتہ الذی فیہ فضل وضوئہ فشربہ قائما فعجبت فلما رأی عجبی قال لا تعجب فانی رأیت اباک النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع مثل ما رأیتنی یقول بوضوئہ ھذا ویشرب فضل وضوئہ قائما رواہ النسائی والطحاوی وابن جریر وصححہ وابن ابی شیبۃ۔ وفی مسند اما منا ابی حنیفۃ عن علی بن ابی طالب انہ توضأ فغسل کفیہ ثلثا ومضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح رأسہ وغسل قدمیہ وقال ھذا وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ عن علی انہ دعا بماء فغسل کفیہ ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجھہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح رأسہ ثلثا وغسل قدمیہ ثلثا ثم قال ھذا وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عبد اللہ بن محمد بن یعقوب یعنی بہ من

روی عن ابی حنیفة فی هذا الحدیث ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح رأسه ثلثا علی انه وضع یده علی یافوخه ثم مد یدیه الی مؤخر راسه ثم الی مقدم راسه فجعل ذلك ثلث مرات وانما ذلك مرة واحدة لانه لم یباین یده ولا اخذ الماء ثلث مرات فهو کمن جعل الماء فی کفه ثم مده الی کوعه الا تری انه بیّن فی الاحادیث التی روی عنه وهم الجارود بن زید وخارجة بن مصعب واسد بن عمر ان المسح کان مرة واحدة وبیّن ان معناه ماذکرنا وعن حمران قال رأیت عثمان توضأ فافرغ علی یدیه ثلثا فغسلهما ثم مضمض ثلثا واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلثا ثم غسل الیسری مثل ذلك ثم مسح رأسه ثم غسل قدمیه الیمنی ثلثا ثم الیسری ثلثا ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ من نحو وضوئی هذا ثم قال من توضأ نحو وضوئی هذا وفی روایة مثل وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفرله ماتقدم من ذنبه رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی واحمد والدارقطنی وابن حبان وابن خزیمة۔ وعن ابی علقمة عن عثمان بن عفان انه دعا یوما بوضوء ثم دعا ناسا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فافرغ یده الیمنی علی یده الیسری وغسلهما ثلثا ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل یدیه ثلثا الی المرفقین ثم مسح برأسه ثم غسل رجلیه فانقاهما ثم قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یتوضأ مثل هذا الوضوء الذی رأیتمونی توضأته ثم قال من توضأ

فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین کان من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ ثم
قال اکذلک یا فلان قال نعم ثم قال اکذلک یا فلان قال نعم حتی
استشهد ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال
الحمد للہ الذی وافقتمونی علی هذا رواہ الدارقطنی۔ وعن
عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کانت علینا رعایۃ الابل
فجاءت نوبتی فروحتها بعشی فادرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قائما یحدث الناس فادرکت من قولہ ما من مسلم یتوضأ
فیحسن وضوءہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیهما بقلبہ
ووجهہ الا وجبت لہ الجنۃ رواہ مسلم۔ وعن ابی هریرۃ
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لبلال یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملتہ فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین
یدی فی الجنۃ قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطهر
طهورا فی ساعۃ من لیل او نهار الا وصلیت بذلک الطهور ما کتب
لی ان اصلی رواہ البخاری۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قرأ فی اثر وضوئہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
واحدۃ کان من الصدیقین ومن قرأها مرتین کان فی دیوان
الشهداء ومن قرأها ثلثا یحشرہ اللہ محشر الانبیاء رواہ الدیلمی
قال الحلبی وایضا روی فی ذلک آثار لا بأس بها فی الفضائل منها
ان من قرأها فی اثر الوضوء غفر اللہ لہ ذنوب خمسین سنۃ۔ وعن
معاذ بن جبل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ
مسح وجهہ بطرف ثوبہ رواہ الترمذی۔ وعن عائشۃ رضی اللہ عنها

قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة[1] ينشف بها اعضاءه بعد الوضوء رواه الترمذی وقال هذا حدیث ليس بالقائم وابومعاذ الراوی ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم فى المنديل بعد الوضوء قال علی القاری لايتصوران يفعل مثل عثمان وانس والحسن بن علی من قبل انفسهم شیأ بل فعلهم يدل على ان للحديث اصلا والعمل بالحديث ولوضعيفا اولى من العمل بالرأى ولوقويا۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة وكان احدنا يكفيه الوضوء مالم يحدث رواه الدارمی۔ وعن محمد بن يحيی بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارأيت وضوء

---

[1] قوله خرقة ينشف بها الخ قال ابن حجر هذا ان صح فمحمول على انه لعذر اولبيان الجواز لان ميمونة اتته بعد وضوئه بمنديل فرده وجعل ينفض الماء بيده ولذا قال اصحابنا الشافعية يسنّ للمتوضئ والمغتسل ترك التنشيف للاتباع اھ وفى الخانية لابأس عند الحنفية للمتوضئ والمغتسل ان يتمسح بالمنديل لما روى عن رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم انه فعل ذلك وهو الصحيح الا انه ينبغی ان لايبالغ ولايستقصى وفى شرح الكنز للزيلعی لابأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء روى ذلك عن عثمان وانس والحسن بن علی ومسروق وقال فی معراج الدراية الا انه لايبالغ فيبقى اثر الوضوء على اعضائه وصرح باستحباب التمسح صاحب المنية هذا ويمكن ان يكون رده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لعذر اولبيان الجواز كذا فی المرقات وغيره ۱۲۔

عبد الله بن عمر لکل صلاة طاهرا کان او غیر طاهر عمن اخذه فقال حدثته اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة بن ابی عامر الغسیل حدثها ان رسول الله علیه وسلم کان امر بالوضوء لکل صلاة طاهرا کان او غیر طاهر فلما شق ذلك علی رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بالسواك عند کل صلاة ووضع عنه الوضوء الا من حدث قال فکان عبد الله یری ان به قوة علی ذلك ففعله حتی مات رواه احمد۔ **وعن ابی غطیف الهذلی** قال صلیت مع عبد الله بن عمر بن الخطاب الظهر فانصرف فی مجلس فی داره فانصرفت معه حتی اذا نودی بالعصر دعا بوضوء فتوضأ ثم خرج وخرجت معه فصلی العصر ثم رجع الی مجلسه ورجعت معه حتی اذا نودی بالمغرب دعا بوضوء فتوضأ فقلت له ای شئ هذا یا ابا عبد الرحمن الوضوء عند کل صلوة فقال وقد فطنتَ لهذا منی لیست بسنة إن کان لکافی وضوئی لصلوة الصبح صلوَاتی کلها ما لم احدث ولکنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من توضأ علی طهر کتب الله له بذلك عشر حسنات ففی ذلك رغبت یا ابن اخی رواه الطحاوی۔ **وعن عائشة** قالت ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یوضع له وَضوءه وسواکه فاذا قام من اللیل تخلی ثم استاك رواه ابو داؤد۔

باب الغسل

وقول الله عزوجل وان کنتم جنبا فاطهّروا وقوله ولا تقربوهن حتی یطهرن بالتشدید وقوله اولامستم النساء **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس احدکم بین شعبها الاربع

ثم جهدها فقد وجب الغسل وان لم ينزل رواه مسلم وروى البخاری
نحوه۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما
الماء من الماء رواه مسلم قال الشیخ الامام محیی السنة رحمہ اللہ هذا منسوخ
وقال ابن عباس انما الماء من الماء فی الاحتلام رواه الترمذی وعن
ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصة فی اول الاسلام ثم نهی عنها
رواه الترمذی وابوداؤد والدارمی واحمد وصححه الترمذی وعن
ام سلمة رضی اللہ عنها قالت قالت ام سلیم یا رسول اللہ ان اللہ لا یستحیی
من الحق فهل علی المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء
نغطت ام سلمة وجهها وقالت یا رسول اللہ وتحتلم المرأة قال نعم
تربت یمینك فبم یشبهها ولدها متفق علیه وزاد مسلم بروایة
ام سلیم ان ماء الرجل غلیظ ابیض وماء المرأة رقیق اصفر فمن ایهما
علا او سبق یکون منه الشبه۔ وعن عائشة قالت سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یجد البلل ولا یذکر احتلاما قال یغتسل
وعن الرجل الذی یری انه قد احتلم ولا یجد بللا قال لا غسل علیه
قالت ام سلیم هل علی المرأة تری ذٰلك غسل قال نعم ان النساء شقائق
الرجال رواه الترمذی وابوداؤد وروی الدارمی وابن ماجة الی قوله
لا غسل علیه۔ قال الخطابی فیه من الفقه اثبات القیاس والحاق النظیر
بالنظیر وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فاغتسلنا رواه الترمذی وابن ماجة وعن علی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فضحت الماء فاغتسل رواه ابوداؤد

وفی روایۃ لاحمد اذا خذفت الماء فاغتسل واذا لم یکن خاذفا فلا تغتسل۔ وعنہ قال کنت رجلاً مذّاء فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیت المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوۃ واذا فضحت الماء فاغتسل رواہ النسائی واحمد فی مسندہ ورجالہ کلہم ثقات وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکسل ولا یغتسل الی فتح مکۃ ثم اغتسل بعد ذٰلک وامر الناس بالغسل رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان سائلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایوجب الماء الا الماء فقال اذا التقی الختانان وغابت الحشفۃ فقد اوجب الغسل انزل او لم ینزل رواہ الطبرانی فی معجمہ الوسط وروی الامام ابو محمد عبد اللہ بن وھب فی مسندہ نحوہ۔ وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المضمضۃ والاستنشاق للجنب فریضۃ رواہ الدارقطنی والبیہقی والحاکم وقال الدارقطنی والحاکم ھذا حدیث لیس بالقائم وبرکۃ الراوی ضعیف نقل العلامۃ العینی عن الامام تقی الدین انہ قال قد روی ھذا الحدیث موصولا من غیر طریق برکۃ ایضا اخرجہ الامام ابو برکۃ الخطیب من جہۃ الدارقطنی حدثنا علی بن محمد بن مہران حدثنا سلیمان المہدی حدثنا حماد بن سلمۃ حدثنا سفیان الثوری عن خالد عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سئل عمن نسی المضمضۃ والاستنشاق قال لا یعید الا ان یکون جنبا رواہ البیہقی وروی الامام ابو حنیفۃ مثلہ۔ وعنہ قال اذا

نسیت المضمضة والاستنشاق وانت جنب فاعد صلوتك رواه عبد الرزاق وسعید بن منصور۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تحت کل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة قال العلامة العینی فی الانف ایضا شعور فیفترض غسله بهذا الحدیث ایضا وقال اهل اللغة ان البشرة ماظهر من البدن ففرضیة المضمضة بهذا الحدیث ایضا لان الفم من ظاهر البدن وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترك موضع شعرة من جنابة لم یغسلها فعل بها کذا وکذا من النار قال علی فمن[1] ثم عادیت رأسی فمن ثم عادیت رأسی ثلاثا رواه ابوداؤد وسکت عنه وفی التلخیص الحبیر اسناده صحیح وقال علی القاری والحدیث حسن فیتقوی به حدیث الترمذی السابق مع ان الضعف فیه انما هو فی اسناد الترمذی دون اسنادی ابی هریرة روی احمد والدارمی مثله الا انهما لم یکررا فمن ثم عادیت رأسی وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اغتسل من الجنابة یبدأ فیغسل یدیه ثم یفرغ بیمینه علی شماله فیغسل فرجه ثم یتوضأ وضوءه للصلوة ثم یأخذ الماء فیدخل اصابعه فی اصول الشعر حتی اذا رآی ان قد استبرأ حفن ثلث حفنات علی رأسه ثم افاض علی

[1] قوله فمن ثم عادیت الخ قال الشیخ ابن حجر ولا یخفی ان فعله کرم الله وجهه اذا کان مخالفا لسنته علیه الصلوة والسلام وبقیة الخلفاء من عدم الحلق الا بعد فراغ النسك یکون رخصة لا سنة ۱۲

سائر جسده ثم غسل رجليه رواه مسلم وروى ابوداؤد الطيالسى نحوه وزاد فى آخره
فاذا فرغ غسل رجليه - وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان
يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاها
اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه رواه ابوداؤد وعنها
قالت لئن شئتم لأريتكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الحائط حيث كان
يغتسل من الجنابة رواه ابوداؤد وعنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبى
صلى الله عليه وسلم عن غسلها من الحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذى[1] فرصة
من مسك فتطهرى بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهرى بها قالت كيف اتطهر بها قال
سبحان الله تطهرى بها فاجتذبتها الىّ فقلت تتبعى بها اثر الدم متفق عليه وعن
ام سلمة قالت قلت يا رسول الله انى امرأة اشد ضفر رأسى افانقضه لغسل الجنابة فقال
لا انما يكفيك ان تحثى على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه
مسلم وعن جابر قال اذا اغتسلت المرأة من جنابة فلا تنقض شعرها ولكن تصب
الماء على اصوله وتبله رواه الدارمى وعن عطاء انه سئل عن المرأة يصيبها الجنابة
ورأسها معقوص تحله قال لا ولكن تصب رأسها الماء صبا حتى تروى اصول الشعر رواه
الدارمى وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع
الى خمسة امداد متفق عليه وعن موسى الجهنى قال اتى مجاهد بقدح حزرته ثمانية
ارطال فقال حدثتنى عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل

---

[1] قوله خذى فرصة من مسك الخ قال العينى فى عمدة القارى فى بيان استنباط الاحكام فيه استحباب التطيب للمغتسلة من الحيض والنفاس على جميع المواضع التى اصابها الدم من بدنها قال المحاملى لانه اسرع الى العلوق وادفع للرائحة الكريهة واختلف فى وقت استعمالها لذلك فقال بعضهم بعد الغسل وقال آخرون قبله وفيه استحباب تطيب فرج المرأة باخذ قطعة من صوف ونحوها وتجعل عليها مسكا او نحوه وتدخلها فى فرجها بعد الغسل والنفساء مثلها ۱۲-

بمثل هذا رواه النسائی۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یجزئ فی الوضوء رطلان من ماء رواه الترمذی وعن معاذة قالت قالت عائشة رضی الله عنها کنت اغتسل انا و رسول الله صلی الله علیه وسلم من اناء واحد بینی وبینه فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وهما جنبان متفق علیه۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة اسناده صحیح وعنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یغسل رأسه بالخطمی وهو جنب یجتزئ بذلك ولا یصب علیه الماء رواه ابوداؤد وعن یعلی قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ان الله حیی ستیر یحب الحیاء والتستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر رواه ابوداؤد والنسائی وفی روایته قال ان الله ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشئ وعن علی قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابة وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبه الماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت مسحت علیه بیدك اجزأك رواه ابن ماجة وعن عبادة بن الصامت قال سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن البول فقال اذا مسکم شئ فاغسلوه[1] فانی اظن انّ منه عذاب القبر

---

[1] قوله فاغسلوه الخ ظاهر حدیث غسل الثوب من البول مرة یوافق ما قاله الشافعی من انه یطهر بالغسل مرة لان الماء طهور فاذا استعمل مرة یطهر کما یطهر البدن

رواه البزار وقال فی التلخیص اسناده حسن وفی حدیث غسل الثوب من البول مرة ایوب بن جابر وقد اختلفوا فی تضعیفه۔

باب مخالطة الجنب ومایباح له

وقول الله عزوجل لَايَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن۔ عن ابی هریرة قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا جنب فاخذ بیدی فمشیت معه حتی قعد فانسللت فأتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال این کنت یا ابا هریرة فقلت له فقال سبحان الله ان المؤمن لاینجس هذا لفظ البخاری ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقد لقیتنی وانا جنب فکرهت ان اجالسك حتی اغتسل وکذا البخاری فی روایة اخری وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل من الجنابة ثم یستدفئ بی قبل ان اغتسل رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه وفی شرح السنة بلفظ المصابیح۔ وعن ابن عمر قال ذکر عمر ابن الخطاب رضی الله عنه

من النجاسة الحکمیة وعلماءنا الحنفیة اعتبروا غلبة الظن ثم قدروها بالغسل ثلاث مرات لان التکرار لابد منه للاستخراج کما ورد فی حدیث المستیقظ فانه علیه السلام امر الغسل ثلاث مرات فی النجاسة الموهومة ففی المتحقق اولی ثم لابد من العصر فی کل مرة فی ظاهر الروایة فان العصر هو المستخرج وعن محمد اذا غسلت ثلاثا وعصرت فی المرة الثالثة تطهر المرقات والمستخلص ملتقط منها ۱۲۔

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیبہ الجنابة من اللیل فقال لہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ واغسل ذکرک ثم نم متفق علیہ
وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصیب من اھلہ ثم ینام ولا یمسّ ماءً فان استیقظ من
آخر اللیل عاد واغتسل رواہ محمد فی الموطا عن امامنا ابی حنیفة قال
البیہقی والنووی ھذا الحدیث صحیح وروی ابوداؤد والترمذی نحوہ
وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رجع من المسجد
صلی ما شاء اللہ ثم مال الی فراشہ والی اھلہ فان کانت لہ حاجة
قضاھا ثم ینام کھیأتہ ولا یمس الماء رواہ الطحاوی وروی ابن
ابی شیبة وابن جریر وعبد الرزاق وسعید بن منصور مثلہ وعن
ام سلمة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یجنب ثم ینام ثم ینتبہ ثم ینام رواہ احمد۔ وعن عائشة رضی اللہ
عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یأکل
اوینام توضأ وضوءہ للصلاة متفق علیہ۔ وعنہا ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینام وھو جنب توضأ وضوءہ للصلوة قبل
ان ینام وکان اذا اراد ان یطعم وھو جنب غسل کفیہ ومضمض
فاہ ثم طعم رواہ الدارقطنی وقال صحیح۔ وعن ابی سلمة ان
عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان ینام
وھو جنب توضأ واذا اراد ان یأکل اویشرب قالت غسل یدیہ ثم
یأکل اویشرب رواہ النسائی وروی ابن ابی شیبة وسعید بن منصور
نحوہ۔ وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا اراد ان يأكل وهو جنب غسل كفيه رواه الطحاوی۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يأكل او يشرب وهو جنب غسل يديه وتمضمض ثم شرب او اكل رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور قال اصحابنا فظهر من هذه الاحاديث انه لا بأس ان يأكل الجنب او يشرب او ينام على غير وضوء واحب اليهم ان يتوضأ من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج۔ وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتی احدکم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوأ رواه مسلم۔ وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجامع ثم يعود ولا يتوضأ رواه الطحاوی۔ وعن انس قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد رواه مسلم وروى الترمذی نحوه وقال حديث انس حديث صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم منهم الحسن البصری ان لا بأس ان يعود قبل ان يتوضأ۔ وعن ابی رافع قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال هذا ازكى واطيب واطهر رواه احمد وابوداؤد واسناده حسن قال العلامة الشامی فيستفاد من هذه الاحاديث ان المعاودة من غير وضوء ولا غسل بين الجماعين امر جائز وان الافضل ان يتخللها الغسل او الوضوء۔ وعن عائشة قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم يذكر الله عز وجل على كل احيانه رواه مسلم۔ وعن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم

ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شئی ليس الجنابة رواه ابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجة نحوه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيأ من القرآن رواه الترمذی۔ وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی النبی صلی الله عليه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه حتی توضأ ثم اعتذر اليه وقال انی كرهت ان اذكر الله الا علی طهر رواه ابوداؤد وروی النسائی الی قوله حتی توضأ وقال فلما توضأ رد عليه قال علماءنا فثبت بهذه الاحاديث ان الوضوء لمطلق الذكر مندوب وتركه خلاف الاولی وهو مرجع كراهة التنزيه۔ وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة فقضی ابن عمر حاجته وكان من حديثه يومئذ ان قال مر رجل فی سكة من السكك فلقی رسول الله صلی الله عليه وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم عليه فلم يرد عليه حتی اذا كاد الرجل ان يتواری فی السكة ضرب رسول الله صلی الله عليه وسلم بيديه علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعيه ثم رد علی الرجل السلام وقال انه لم يمنعنی ان ارد عليك السلام الا انی لم اكن علی طهر رواه ابوداؤد قال مشائخنا فی الحديث دليل علی ان التيمم يجوز لكل ما لا تشترط الطهارة له ولو مع وجود الماء واما ما تشترط له فيشترط فقد الماء كتيمم للقراءة فان محدثا فكالاول او جنبا فكالثانی۔ وعن الحكم بن عمرو قال نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابوداؤد وابن ماجة والترمذی وزاد او قال بسؤرها وقال هذا حديث حسن صحيح۔ وعن حميد الحميری قال لقيت رجلا

صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اربع سنین کما صحبہ ابو ھریرۃ قال نھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تغتسل المرأۃ بفضل الرجل او یغتسل
الرجل بفضل المرأۃ زاد مسدد ولیغترفا جمیعا رواہ ابوداؤد والنسائی
وزاد احمد فی اولہ نھی ان یمتشط احدنا کل یوم او یبول فی مغتسل
رواہ ابن ماجۃ عن عبد اللہ ابن سرجس۔ قال علماءنا ان ھذا
النھی للتنزیہ۔ وعن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یتوضأ منہ فقالت یارسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء
لایجنب رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وروی الدارمی
نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح
وعن ابن عمر کان الرجال والنساء یتوضؤن جمیعا فی زمن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ محمد والنسائی وقال محمد لابأس
بأن تتوضأ المرأۃ وتغتسل مع الرجل من اناء واحد ان بدأت قبلہ او
بدأ قبلھا وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وعن عبد اللہ بن ابی بکر
بن محمد بن عمرو بن حزم ان فی الکتاب الذی کتبہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعمرو بن حزم ان لایمس القرآن الا طاھر رواہ مالک
والدارقطنی وروی الحاکم فی المستدرک نحوہ وقال صحیح الاسناد
ولم یخرجاہ ورواہ الطبرانی والبیھقی فی سننہ وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجھوا ھذہ البیوت عن المسجد
فانی لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواہ ابوداؤد وعن مجاھد
قال لایمر الجنب ولا الحائض فی المسجد انما نزلت ولا جنبا الا عابری سبیل

للمسافر یتیمم ویصلی رواہ عبد بن حمید۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولا کلب ولا جنب رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لاتقربہم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداؤد۔

باب احکام المیاہ

وقول اللہ عزوجل یحرم علیہم الخبائث وقولہ وانزلنا من السماء ماء طہورا وقولہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ وقولہ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرہا۔ عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لایغتسل[1] احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا اباھریرۃ قال یتناولہ تناولا۔ وعن جابر قال

---

[1] قولہ لایغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قال القاضی تقیید النہی بالحال یدل علی ان المستعمل فی غسل الجنابۃ اذا کان راکدا لایبقی علی ما کان والا لم یکن للنہی المقید فائدۃ وذلک اما بزوال الطہارۃ کما قال ابوحنیفۃ او بزوال الطہوریۃ کما قال الشافعی اھ وکذا ھو قول محمد وعلیہ الفتوی کذا فی المرقات ۱۲۔

مرضت فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر فوجدانی قد
اغمی علی فتوضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہ علی فافقت
متفق علیہ ۔ وعن ابی جحیفۃ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فاتی بوضوء فتوضأ فجعل الناس یأخذون من فضل وضوئہ
فیتمسحون بہ رواہ البخاری ۔ وعن المسوربن مخرمۃ قال اذا توضأ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کادوا یقتتلون علی وضوئہ رواہ البخاری
وفی السعایۃ فہذہ الاخبار وامثالہا تدل علی طہارۃ الماء
المستعمل والا لم یکن للتبرک والتمسح ونحو ذلک معنی اھ والفتوی
علی ان الماء المستعمل طاہر فی مذہب ابی حنیفۃ ۔ وعن ابن سیرین
ان زنجیا وقع فی زمزم یعنی مات فامر بہ ابن عباس فاخرج وامر
بہا ان تنزح قال فغلبتہم عین جاءت من الرکن قال فامر بہا فدست
بالقباطی والمطارف حتی نزحوہا فلما نزحوہا انفجرت علیہم
رواہ الدارقطنی مرسلا وقال العلامۃ النیموی اسنادہ صحیح وروی
البیہقی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق نحوہ وسند ابن ابی شیبۃ صحیح
وعن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح
ماؤہا فجعل الماء لاینقطع فنظرنا اذا عین تجری من قبل الحجر الاسود
فقال ابن الزبیر حسبکم رواہ الطحاوی وروی ابن ابی شیبۃ نحوہ
وقال الامام ابن الہمام سندہ صحیح ۔ وعن الشعبی فی الطیر
والسنور ونحوہما یقع فی البیر قال ینزح منہا اربعون دلوا رواہ الطحاوی
وقال الامام ابن الہمام سندہ صحیح ۔ وعن ابراہیم النخعی فی البیر
یقع فیہا الجرذ او السنور فیموت قال یدلو منہا اربعین دلوا رواہ الطحاوی

وعن حماد بن ابی سلیمان انہ قال فی دجاجۃ وقعت فی بیر فماتت قال ینزح منھا قدر اربعین دلوا وخمسین ثم یتوضأ منھا رواہ الطحاوی۔ وعن انس رضی اللہ عنہ انہ قال فی الفارۃ اذا ماتت فی البیر واخرجت من ساعتھا نزح منھا عشرون دلوا وثلثون رواہ الطحاوی من طرق فی غیر شرح الآثار قالہ الامام ابن الھمام والزیلعی وروی ابو علی الحافظ السمرقندی مثلہ باسنادہ مرفوعا۔ وعن معمر قال اخبرنی من سمع الحسن یقول اذا ماتت الدابۃ فی البیر اخذنا منھا وان تفسخت نزحت رواہ عبد الرزاق۔ وعن جابر قال انتھیت الی غدیرٍ[1] فاذا فیہ حمار میت فکففنا عنہ حتی انتھی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لاینجسہ شئ فاستقینا واروینا وحملنا رواہ ابن ماجۃ وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لعبد الرزاق عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وشرب من غدیر کان یلقی فیہ لحوم الکلاب والجیف فذکر لہ ذلک فقال ان الماء لاینجسہ شئ

اختلف العلماء فی نجاسۃ الماء فقالت **الظاھریۃ والامام مالک** لا یتنجس الماء لملاقاۃ النجاسۃ مالم یتغیر احد اوصافہ الثلاثۃ وذھب **الحنفیۃ والشافعیۃ والحنابلۃ واسحاق** الی انہ یتنجس القلیل بملاقاۃ النجاسۃ وان لم یتغیر احد اوصافہ لکن اختلفوا فی تعیین القلیل فذھب **الامامان الشافعی واحمد** الی التحدید بالقلتین

---

[1] قولہ انتھیت الی غدیر الخ قال علی القاری فی شرح النقایۃ واعلم ان علماءنا اتفقوا علی ان الغدیر العظیم فی حکم الجاری واختلفوا بماذا یعتبر فقال المتقدمون بعدم تحرکہ

وقال الامام ابوحنیفة علی ما فی الهدایة ان الغدیر العظیم الذی لا یتحرك احد طرفیه بتحریك الطرف الآخر اذا وقعت نجاسة فی احد جانبیه جاز الوضوء من الجانب الآخر وبعضهم قدروا المساحة عشرا فی عشر بذراع الكرباس توسعة للامر علی الناس وعلیه الفتوی۔

طرفه عند تحریك الطرف الآخر بان لا ینخفض ولا یرتفع عن ساعته ثم عن ابی حنیفة رحمه الله تحریك الاغتسال لان الحاجة الی الحیاض فیه اشد وهو روایة عن ابی یوسف وعنه تحریك الید توسعة علی الناس وعن محمد تحریك التوضی لانه الوسط وهو روایة عن ابی حنیفة وفی الغایة ظاهر الروایة عن ابی حنیفة اعتباره بغلبة الظن بان غلب علی ظن المتوضی وصول النجاسة الی الجانب الاخر لا یتوضأ به والا توضأ قال وهو الاصح وقال ابوعصمة كان محمد یقدره بعشر فی عشر ثم رجع الی قول ابی حنیفة وقال لا اقدر فیه شیأ لكن التقدیر مختار ابن المبارك ومشائخ بلخ وجماعة من المتاخرین قال ابوالليث وعلیه الفتوی وبه قال صاحب الهدایة ثم اعلم ان الشافعی قدره بقلتین بحدیث القلتین قلنا ضعفه جماعة منهم الحافظ ابن عبد البر والقاضی اسماعیل بن اسحاق وابوبكر بن العربی المالكیون وقال البیهقی انه لیس بالقوی وقد تركه الغزالی والرویانی مع شدة اتباعهما للشافعی وعن استاذ البخاری علی بن المدینی انه قال لم یثبت حدیث القلتین ولان ابن العباس وابن الزبیر امرا بنزح ماء زمزم حین مات فیها الزنجی ولو كان هذا صحیحا لاحتج به بقیة الصحابة والتابعین علیهما به ذیرد لخبر الوضوء مما مسته النار ثم حدیث القلتین ضعفه ابوداؤد ایضا للاضطراب فی سنده كذا فی متنه اھ وقال فی احیاء السنن وما روی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حریم البیر اربعون ذراعا من جوانبها كلها رواه احمد وعن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتفر بیرا کان له ما حولها اربعون ذراعا رواه ابو یوسف وروی ابن ماجۃ والطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل نحوه مرفوعا وعن الشعبی انه قال حریم البیر اربعون ذراعا من ههنا وههنا وههنا وههنا لایدخل احد فی حریمه ولا فی مائه رواه ابو یوسف وقال صدر الشریعۃ فیكون لها حریمها من كل جانب عشرةً ففهم من هذا انه اذا اراد آخران یحفر فی حریمها بیرا یمنع منه لانه یجذب الماء الیها وینقص الماء فی البیر الاولی وان اراد ان یحفر بیر بالوعۃ یمنع ایضا لسرایۃ النجاسۃ الی البیر الاولی وتنجیس مائها ولا یمنع فی ماوراء الحریم وهو عشر فی عشر فعلم ان الشرع اعتبر العشر

من احادیث القلتین یحمل علی ما اذا كان الماء مبسوطا علی الارض كما یكون فی الحیاض وقد وقعت الاحادیث فی جواب السؤال عنها والمبسوط من القلتین اذا كان عمقه بحیث لا ینحسر الارض بالاغتراف منه كان فی السعۃ حیث لا یتحرك طرف منه بحركۃ طرف آخر وهذا هو حد الكثیر فی المذهب وقد دوه لانضبط علی العوام بعشر فی عشر هذا من افادات سید العلماء فی عصره مولانا رشید احمد المحدث الگنگوهی وجربناه نحن فوجدناه كذلك والسر فی قید البسط ان النجاسۃ یضمحل ولا یوثر فی كل وجه الماء الذی هو محل للاغتراف للوضوء واذا قل السعۃ قوی اثر النجاسۃ فی اجزاء وجه الماء فتدبر ۱۲

فی العشر فی عدم سرایۃ النجاسۃ حتی لو کانت النجاسۃ تسری یحکم بالمنع
وعن الواقدی قال ان بیر بضاعۃ کانت فیہ طریقا للماء الی البساتین
فکان الماء لا یستقر فیہا فکان حکم مائہا کحکم ماء الانہار رواہ الطحاوی
وفی السعایۃ ان جماعۃ من النقاد قد وثقوا الواقدی وقال العینی
فی البنایۃ ان الواقدی وھو من اہل المدینۃ اعلم بحالہا ومن انکرہ
فلعل مرادہ انہ لم یکن ماء جار علی وجہ الارض وماء بضاعۃ کان جاریا
تحت الارض۔ وعن راشد بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الماء لا ینجسہ شئ الا ما غلب علی لونہ او طعمہ او ریحہ
رواہ الطحاوی والدارقطنی مرسلا وصحح ابو حاتم ارسالہ وروی ابن
ماجۃ والطبرانی فی الاوسط والکبیر نحوہ۔ وعن ابی ہریرۃ قال
سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب
البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ بماء البحر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطہور ماؤہ والحل میتتہ رواہ
مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ومحمد وعن
سلمان رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا سلمان کل
طعام وشراب وقعت فیہ دابۃ لیس لہا دم فماتت فیہ فہو حلال اکلہ
وشربہ ووضوءہ رواہ الدارقطنی۔ وعن ام ہانئ قالت اغتسل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ومیمونۃ فی قصعۃ فیہا اثر العجین
رواہ النسائی وابن ماجۃ۔ وعن ابی زید عن عبد اللہ بن مسعود
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی اداوتک قال قلت
نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء طہور رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والبزار

والطبرانی والدارقطنی وابن عدی وزاد احمد والترمذی وابن
ابی شیبة والطحاوی فتوضأمنه وقال الترمذی ابوزید مجهول
والجواب عنه ان ابابکربن العربی ذکرفی شرح جامع الترمذی ان
ابازید مولی عمروبن حریث روی عنه راشدبن کیسان العبسی الکوفی
وابوروق وبهذا یخرج عن حد الجهالة ولایعرف الابکنیة فیجوز
ان یکون الترمذی اراد به انه مجهول الاسم ولایضر ذلك فان
جماعة من الرواة لاتعرف اسماؤها وانماعرفوا بالکنی کذا ذکره الامام
ابن الهمام والعینی۔ وقال صاحب المشکاة صح عن علقمة
عن عبد الله بن مسعود قال لم اکن لیلة الجن مع رسول الله صلی الله
علیه وسلم رواه مسلم والجواب عنه من وجوه احدها انه
ذکرالامام ابن الهمام ان ماروی عن ابن مسعود انه سئل عن لیلة
الجن فقال لم اکن لیلة الجن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو
معارض بما فی حدیث ابن ابی شیبة من انه کان معه وروی ایضا
ابوحفص بن شاهین عنه انه قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم
لیلة الجن وعنه انه رأی قوما من الزط فقال هؤلاء اشبه من رأیت
بالجن لیلة الجن والاثبات مقدم علی النفی وثانیها ما ذکره الحافظ
ابن حجر وغیره فی التطبیق بین روایات الاثبات وبین روایات النفی
ان ابن مسعود لم یکن مع النبی صلی الله علیه وسلم فی موضع ملاقاته
مع الجن وقراءته القرآن علیهم وانما جلس حیث خط له رسول الله
صلی الله علیه وسلم الی ان اتاه کما فی مسند احمد فحیث نفی ابن مسعود
اوغیره معیته اراد بها المعیة الخاصة فلاتنافی بینه وبین روایة المعیة فی تلك اللیلة

وثالثہا انہ ذکر العینی ان اربعۃ عشر رجلا رووا شرکۃ ابن مسعود مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الجن وذلک کاف للاستدلال انتہی وروی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان لا یری بأسا بالوضوء بنبیذ التمر وبہ قال الحسن والاوزاعی وقال عکرمۃ النبیذ وضوء من لم یجد الماء قالہ فی عمدۃ القاری۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السنور سبع رواہ الحاکم وصححہ وروی الدارقطنی واحمد نحوہ۔ وعن کبشۃ بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ دخل علیہا فسکبت لہ وضوءا فجاءت ہرۃ تشرب منہ فاصغی لہا الاناء حتی شربت قالت کبشۃ فرآنی انظر الیہ فقال اتعجبین یا ابنۃ اخی قالت فقلت نعم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا منؔ الطوافین علیکم او الطوافات رواہ مالک واحمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ومحمد وقال الترمذی حسن صحیح۔ وعن داؤد بن صالح بن دینار عن امہ ان مولاتہا ارسلتہا بہریسۃ الی عائشۃ قالت فوجدتہا تصلی فاشارت الی ان ضعیہا فجاءت ہرۃ فاکلت منہا فلما انصرفت عائشۃ من صلاتہا اکلت من حیث اکلت الہرۃ فقالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا لیست بنجس انہا من الطوافین علیکم وانی رأیت رسول اللہ

لہ قولہ من الطوافین افاد الشیخ ان علۃ الطواف تدل علی ان الاصل فیہا النجاسۃ وانما عفی عنہا للحاجۃ فیکون سؤر جمیع السباع نجسا الا فیما تتحقق فیہ الضرورۃ وہی الہرۃ قالہ فی تعلیق احیاء السنن ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلہا رواہ ابو داؤد وقال النیموی اسنادہ حسنٌ وروی الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغت فیہ الہرۃ غسل مرۃ وصححہ وروی الطحاوی وآخرون عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طہور الاناء اذا ولغ فیہ الہر ان یغسل مرۃ او مرتین وقال الدارقطنی ھذا صحیح وعن ابی ہریرۃ قال اذا ولغ الہر فی الاناء فاھرقہ واغسلہ مرۃ رواہ الدارقطنی موقوفا واسنادہ صحیح وقال الحلبی ان المتعلق بالسباع حکمان حکم السؤر وحکم اللحم فثبت فی الہرۃ حکم اللحم وھو الحرمۃ لعدم المعارض وحکم الضرورۃ وحکم السؤر شیئان النجاسۃ کسباع البھائم والکراھۃ کسباع الطیر فاذا انتفی ارادۃ النجاسۃ لعلۃ الطواف قلنا تعین ارادۃ الکراھۃ وبہ قال ابوحنیفۃ وعن الشافعی انہ طاھر وعن جابر بن عبد اللہ قال نھی[1] النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر ورخص فی لحوم الخیل رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن ابن عمر نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن لحوم الحمر الاھلیۃ یوم خیبر وعن عمر بن الخطاب

---

[1] قولہ نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ تعارضت الادلۃ فی اباحۃ لحمہ وحرمتہ وایضا اختلف الصحابۃ فی نجاستہ وطہارتہ فروی عن ابن عباس طہارتہ وروی عن ابن عمر کراھتہ فاوجب الشک فی سؤرہ والاصح فی التمسک علی ما فی البحر والبنایۃ وغیرھما ھو التردد فی الضرورۃ فان الحمار تربط فی الدور والافنیۃ ویشرب من الاوانی وللضرورۃ اثر فی اسقاط النجاسۃ کما فی سؤر الہرۃ والفارۃ الا ان الضرورۃ فی الحمار دون الضرورۃ فیہما لدخولہما مضائق البیت دونہ ولو لم تکن

رضی اللہ عنہ قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص ۱؎ رواہ الدارقطنی۔ وعن اسلم مولی عمر ان عمر بن الخطاب کان یسخن لہ ماء فی قمقمۃ ویغتسل بہ رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح وعن اسلم ان عمر کان یتوضأ بالحمیم ویغتسل بہ رواہ سعید بن منصور

الضرورۃ ثابتۃ اصلا کما فی الکلب والسبع لوجب الحکم بالنجاسۃ بلا اشکال ولو کانت الضرورۃ فیہ کضرورۃ الفار والھرۃ لوجب الحکم باسقاط النجاسۃ بلا اشکال فلما ثبتت الضرورۃ من وجہ دون وجہ واستوی موجب النجاسۃ والطھارۃ تساقطا للتعارض ووجب المصیر الی الاصل والاصل ھٰھنا شیأن الطھارۃ فی جانب الماء والنجاسۃ فی جانب اللعاب فبقی الامر مشکلا ھذا حاصل ما فی السعایۃ ۱۲

۱؎ قولہ لا تغتسلوا بالماء المشمس الخ قال فی رد المحتار اقول وقد منا فی مندوبات الوضوء عن الامداد ان منھا ان لا یکون بماء مشمس وبہ صرح فی الحلیۃ مستدلا بما صح عن عمر من النھی عنہ ولذا صرح فی الفتح بکراھتہ ومثلہ فی البحر وقال فی معراج الدرایۃ وفی القنیۃ وتکرہ الطھارۃ بالمشمس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ عنھا حین سخنت الماء بالشمس لا تفعلی یا حمیراء فانہ یورث البرص وعن عمر مثلہ وفی روایۃ لا یکرہ وبہ قال مالک واحمد وعند الشافعی یکرہ ان قصد تشمیسہ وفی الغایۃ وکرہ بالمشمس فی قطر حار فی اوان منطبعۃ واعتبار القصد ضعیف وعدمہ غیر مؤثر اھ ما فی المعراج فقد علمت ان المعتمد الکراھۃ عندنا لصحۃ الاثر وان عدمھا روایۃ والظاھر انھا تنزیھیۃ عندنا ایضا بدلیل عدہ فی المندوبات فلا فرق حینئذ بین مذھبنا ومذھب الشافعی فاغتنم ھذا التحریر ۱۲

وعن ابن عباس قال لا بأس ان یغتسل بالحمیم ویتوضأ منه رواه عبد الرزاق بسند صحیح

باب تطہیر النجاسات

وقول الله عزوجل وثیابك فطهر وقوله من ماء مهین وقوله ومن اصوافها واوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیهرقه ولیغسله ثلاث مرات رواه ابن عدی وروی الدارقطنی نحوه مرفوعا۔ وعنه قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاهرقه ثم اغسله ثلاث مرات رواه الدارقطنی موقوفا وفی نصب الرایة قال الشیخ تقی الدین فی الامام وهذا اسند صحیح وروی الطحاوی نحوه۔ وعنه انه کان اذا ولغ الکلب فی الاناء اهراقه ثم غسله ثلاث مرات رواه الدارقطنی بسند صحیح۔ وعن معمر قال سألت الزهری عن الکلب یلغ فی الاناء قال یغسل ثلث مرات رواه عبد الرزاق۔ وعن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد ولم یکونوا یرشون شیأ من ذلك رواه ابوداؤد وسکت عنه وروی البخاری نحوه۔ وقال ابوداؤد فیه دلیل علی طهور الارض اذا یبست وعن محمد بن الحنفیة قال ذکاة الارض یبسها رواه ابن ابی شیبة وفی روایة له عن ابی جعفر الباقر رحمه الله مثله وعن ابی قلابة قال جفوف الارض طهورها رواه عبد الرزاق وروی ابن ابی شیبة

نحوه ورجاله رجال الصحيح - وعن اسماء بنت ابی بکر قالت سألت امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت یا رسول الله ارأيت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحيضة كيف تصنع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب ثوب احداکن الدم من الحيضة فلتقرصه ثم لتنضحه[له] بماء ثم لتصل فيه متفق عليه وروى ابن ابی شيبة فی مصنفه عن سعيد بن جبير قال ان كان بعض امهات المؤمنين لتقرص الدم عن ثوبها بريقها وعن الحسن بن على رضى الله عنهما انه رأى فی قميصه دما فبزق فيه ثم دلكه وروی عن عمر رضى الله عنه وميمون بن مهران مثله وروى البخاری فی باب هل تصلی المرأة فی ثوب حاضت فيه عن عائشة رضى الله عنها انها قالت ماكان لاحدانا الاثوب واحد تحيض فيه فاذا اصابه شئی من

له قوله ثم لتنضحه بماء الخ قال الخطابی ان فيه دليلاً على تعيين الماء لازالة النجاسة وكذا استدل به البيهقی فی سننه وهو مذهب مالك[رح] والشافعی[رح] واحمد[رح] ومحمد[رح] وزفر[رح] اذ قالوا ان الطهارة من النجاسة لا تحصل الابما يحصل به طهارة الحدث وقال الامام الاعظم وابو يوسف رضى الله عنهما يجوز التطهير بكل مائع طاهر وانت خبير بانه لاحجة لهم على الحنفية فی هذا الحديث لان فيه طهارة الثوب بالماء ولاينكره احد والخلاف فی الطهارة بغير الماء والحديث لايتناوله نفيا ولا اثباتا بل ساكت عنه فليت شعری كيف استدل به الخطابی والبيهقی وايضا فحكم النجاسة اخف من الحدث بدليل ما ورد عن عائشة وسعيد بن جبير وغيرهما وبدليل صحة صلوة المحجر بالحجر ولو بقی هنالك اثر النجاسة بخلاف الطهارة عن الحدث

دم قالت (ای فعلت) بریقها فمصعته[1] بظفرها ویروی نقصعته وعن ام سلمة قالت لها امرأة انی اطیل ذیلی وامشی فی المکان[2] القذر قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یطهره ما بعده رواه مالک والشافعی واحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وقال المرأة ام ولد لابراهیم بن عبد الرحمن بن عوف۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وطیٔ احدکم بنعله الاذی فان التراب له طهور رواه ابوداؤد باسناد صحیح ولابن ماجة معناه ورواه الحاکم فی المستدرک وقال الحدیث صحیح علی شرط مسلم۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاء احدکم الی المسجد فلینظر فان رأی فی نعله اذی اوقذرا فلیمسحه ولیصل فیهما رواه ابوداؤد وروی ابن حبان والحاکم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وطیٔ احدکم الاذی بنعله او خفیه فطهورهما التراب رواه الطحاوی وابن خزیمة وعن یحیی بن وثاب قال سئل ابن عباس خرج الی الصلوة فوطیٔ علی عذرة

ویقی علی البدن لمعة کالذرة لم یصبها الماء لم تصح طهارته الا بغسلها فافهم هذا نبذة ما ذکره فی اوجز المسالک ومن شاء التفصیل فلینظر ثمه ۱۲۔

[1] قوله فمصعته الخ والمصع بمهملتین الاذهاب والفصع بمهملتین الدلک کذا فی شرح النقایة ۱۲۔

[2] قوله فی المکان القذر هذا یقید بالیابس وهذا التاویل علی تقدیر صحة الحدیث متعین عند الکل لانعقاد الاجماع علی ان الثوب اذا اصابته نجاسة لا یطهر الا بالغسل بخلاف الخف فان فیه خلافا فاطلاق التطهیر مجازی کذا فی المرقات ۱۲۔

قال ان کانت رطبۃ غسل ما اصابہ وان کانت یابسۃ لم تضرہ رواہ ابن ابی شیبۃ ورجالہ رجال الصحیح۔ وعن الاسود وہمام عن عائشۃ قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم واما منا ابوحنیفۃ وبروایۃ علقمۃ والاسود واما منا ابی حنیفۃ عن عائشۃ نحوہ وفیہ ثم یصلی فیہ قال الطحاوی ولیس فی ھذا عندنا دلیل علی طہارۃ المنی فقد یجوز ان یکون کانت تفعل بہ ھذا فیطہر بذلك الثوب والمنی فی نفسہ نجس کما قد روی فیما اصاب النعل والخف من الاذی فکان التراب یجزئ من غسلہما ولیس فی ذلك دلیل علی طہارۃ الاذی فی نفسہ فکذلك ما روی فی المنی یحتمل ان یکون کان حکمہ کذلك یطہر الثوب بازالتہم ایاہ عنہ بالفرک وھو فی نفسہ نجس کما کان الاذی یطہر النعل بازالتہم ایاہ عنہا وھو فی نفسہ نجس۔ وعن عائشۃ قالت کنت افرك المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یابسا واغسلہ اذا کان رطبا رواہ الدارقطنی والبیہقی والطحاوی وابوعوانۃ فی صحیحہ وقال النیموی اسنادہ صحیح۔ وعن عمار بن یاسر قال اتی علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی بئر ادلو ماء فی رکوۃ قال یا عمار ما تصنع قلت یا رسول اللہ بابی أنت وامی اغسل ثوبی من نخامۃ اصابتہ فقال یا عمار انما یغسل الثوب من خمس من الغائط والبول والقیٔ والدم والمنی یا عمار ما نخامتك ودموع عینیك والماء الذی فی رکوتك الاسواء رواہ الدارقطنی[1]۔ وعن سلیمان ابن یسار

---

[1] قولہ رواہ الدارقطنی من حدیث ثابت بن حماد عن علی بن زید عن سعید بن المسیب

قال سألت عائشة عن المنى يصيب الثوب فقالت كنت اغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج الى الصلوة واثر الغسل فى ثوبه متفق عليه۔ وعن معاوية بن ابى سفيان انه سأل ام حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى فى الثوب الذى كان يجامع فيه قالت نعم اذا لم يرفيه اذىً رواه النسائىُ وابوداؤد واسناده صحيح وقال ابن الملك والشيخ عبد الحق ان هذه الاحاديث ادلة على نجاسة المنى كما هوقول امام المذهب ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ انتهى وكذا رطوبة فرج المرأة نجسة فانها مخلوطة بالمنى النجس قاله فى تعليق احياء السنن۔ وعن عائشة قالت اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبى فبال على ثوبه فدعا بماء فاتبعه اياه رواه البخارى والنسائى ومحمد وروى الطحاوى نحوه وقال اتباع الماء حكمه حكم الغسل الاترى ان رجلا لو اصاب ثوبه عذرة فاتبعها الماء حتى ذهب بها ان ثوبه قد طهر وعنها قالت اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بصبى يرضع فبال فى حجره فدعا بماء فصبه عليه رواه مسلم۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

عن عمار الحديث على بن زيد روى له مسلم مقرونا به وقال العجلى لا بأس به وفى موضع اخر فكتب حديثه وروى له الحاكم فى المستدرك وقال الترمذى صدوق واما ثابت فلم يتهمه احد بالوضع غير البيهقى مع انه ذكره فى كتابه المعرفة ولم ينسبه الى الوضع وانما حكى فيه قول الدارقطنى وابن عدى وقال البزار وثابت بن حماد كان ثقة ولا يعرف انه روى غير هذا الحديث وله متابع ورواه الطبرانى

یوتی بالصبیان فید عولھم فاتی بصبی مرۃ فبال علیہ فقال صبوا علیہ الماء صبا رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح وعن ابی لیلی انہ کان عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بطنہ الحسن او الحسین قال فبال حتی رأیت بولہ علی بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اساریع قال فوثبنا الیہ قال فقال دعوا ابنی ولا تفزعوا ابنی قال ثم دعا بماء فصبہ علیہ رواہ احمد وروی الطحاوی نحوہ ۔ وعن سماک بن حرب قال ان ام الفضل قالت یا رسول اللہ رأیت ان عضوا من اعضائک فی بیتی قال تلد فاطمۃ غلاما وترضعیہ بلبن قثم فولدت حسینا فاخذتہ فبیناھو یقبلہ اذ بال علیہ فقرصتہ فبکی فقال آذیتنی فی ابنی ثم جاء بماء فحدرہ حدرا رواہ احمد وروی الطحاوی نحوہ ۔ وعن الحسن عن امہ انہا ابصرت ام سلمۃ تصب علی بول الغلام مالم یطعم فاذا طعم غسلتہ وکان تغسل بول الجاریۃ رواہ ابوداؤد ۔ وعن عبد اللہ بن عکیم قال اتانا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تنتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب[1] رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والطحاوی

فی معجمہ الکبیر وفیہ ابراھیم قالہ العلامۃ العینی فی شرح الھدایۃ ۱۲۔

[1] قولہ ولا عصب وقال فی رد المحتار وعصبہا ای المیتۃ طاھر علی المشھور ای من طھارۃ العصب کما جزم بہ فی الوقایۃ والدرر وغیرھما بل ذکر فی البدائع وتبعہ فی الفتح انہ لاخلاف فیہ لکن تعقبہ فی البحر بانہ فی غایۃ البیان ذکر فیہ روایتین احدھما انہ طاھر لانہ عظم والاخری انہ نجس لان فیہ حیاۃ والحس یقع بہ وصحح فی السراج الثانیۃ ۱۲۔

وقال البیہقی فیہ دلیل علی نہی الانتفاع بجلود المیتۃ قبل الدباغ کذا قال ابن حبان فی صحیحہ وفی سنن ابی داؤد قال النضر بن شُمیل یسمی اھابا مالم یدبغ فاذا دبغ لا یسمی اھابا وانما یقال لہ شن وقربۃ وعن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکھا ثم مازلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا رواہ البخاری وروی امامنا ابو حنیفۃ والطحاوی نحوہ۔ وعن عبداللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر رواہ مسلم ومحمد وروی الطحاوی نحوہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت رواہ مالک وابوداؤد ومحمد وعن سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غزوۃ تبوک علی اھل بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسأل الماء فقالوا لہ یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طھورھا رواہ احمد وابوداؤد والطحاوی وفی التلخیص اسنادہ صحیح۔ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما اھاب دبغ فقد طھر رواہ امامنا ابو حنیفۃ والترمذی والطحاوی وابن ماجۃ۔ وعن جابر بن عبداللہ قال کنا نصیب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغانمنا من المشرکین الاسقیۃ فنقتسمہا وکلہا میتۃ فننتفع بذلک رواہ الطحاوی. وعن عبداللہ بن عباس قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھلا اخذتم اھابہا فدبغتموہ فانتفعتم بہ فقالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اکلہا متفق علیہ وروی الطحاوی ومحمد نحوہ۔ وعنہ قال ماتت شاۃ لسودۃ بنت زمعۃ فقالت یا رسول اللہ

ماتت فلانة تعنی الشاة قال فلولا اخذ تم مسکها فقالت نأخذ مسک
شاة قد ماتت فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم انما قال اللہ قل لا اجد فیما
اوحی الیّ محرّما علی طاعم یطعمه الآیة فانه لا بأس بان تدبغوه فتنتفعوا
به قالت فارسلت الیها فسلخت مسکها فدبغته فاتخذت منه قربة حتی
تخرقت رواہ الطحاوی واحمد باسناد صحیح۔ وعن میمونة قالت
مر علی النبی صلی اللہ علیه وسلم رجال من قریش یجرون شاة لهم
مثل الحمار فقال لهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لو اخذتم اهابها
قالوا انها میتة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یطهرها الماء والقرظ
رواہ احمد وابوداؤد والطحاوی۔ وعن عائشة قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم استمتعوا بجلود المیتة اذا هی دبغت
ترابا کان او رمادا او ملحا او ما کانَ[1] بعد ان یظهر صلاحه رواہ الدارقطنی
وعن ابراهیم قال کل شئ یمنع الجلد من الفساد فهو دباغ رواہ
محمد فی الآثار۔ وعن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس انما حرم

---

[1] قوله او ما کان بعد ان یظهر صلاحه وقال فی رد المحتار ولو بشمس ای ونحوه من
الدباغ الحکمی واشار به الی خلاف الامام الشافعی والی انه لا فرق بین نوعی الدباغة
فی سائر الاحکام قال فی البحر الا فی حکم واحد وهو انه لو اصابه الماء بعد الدباغ
الحقیقی لا یعود نجسا باتفاق الروایات وبعد الحکمی فیه روایتان اھ
والاصح عدم العود قهستانی عن المضمرات وقید الخلاف فی مختارات
النوازل بما اذا دبغ بالحکمی قبل الغسل بالماء قال فلو بعده لا تعود
نجاسته اتفاقا ۱۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المیتۃ لحمہا فاما الجلد و الشعر والصوف فلا بأس بہ رواہ الدارقطنی۔ **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا کل شئی من المیتۃ حلال الا ما اکل منہا فاما الجلد والقرون والشعر والصوف والسن والعظم فکلہ حلال لانہ لا یذکی رواہ الدارقطنی۔ **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتشط بمشط من عاج رواہ البیہقی۔ **وعنہ** قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطاہ اباطلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ بین الناس رواہ الترمذی **وقال** صاحب العنایۃ وعلی القاری فیہ دلیل علی طہارۃ شعر الآدمی **وعن** المقدام بن معدیکرب قال نہی[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع والرکوب علیہا رواہ ابوداؤد والنسائی۔

---

[1] قولہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس جلود السباع الخ ہذا النہی نہی تحریم عند الشافعی لان استعمالہا اما قبل الدباغ فلا یجوز لانہا نجسۃ و اما بعدہ فان کان علیہ الشعر فہی ایضا نجسۃ لان الشعر لا یطہر بالدباغ عندہ لان الدباغ لا یغیر الشعر عن حالہ او النہی نہی تنزیہ ہذا عند ابی حنیفۃ لان الشعر طاہر عندہ فان لبس جلود السباع والرکوب علیہا من دأب الجبابرۃ والاعاجم وعمل المترفین فلا یلیق باہل الصلاح ویکرہ اخذتہ من المرقات ولعدم نجاستہا قال فی العالمگیریۃ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی لا بأس بلبس قلنسوۃ الثعالب کذا فی المبسوط وعن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی انہ

وعن ابی الملیح بن اسامة عن ابیه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن جلود السباع رواه احمد وابوداؤد والنسائی وزاد الترمذی والدارمی ان تفترش ۔ وعن ابی الملیح انه کره[1] ثمن جلود السباع رواه الترمذی وعن جابر انه کان لا یری بجلود السباع بأسا اذا دبغت وعن عروة بن الزبیر کان له سرج نمور وعن یحیی بن عتیق قال رأیت الحسن البصری علی سرج نمر ورأیت محمد بن سیرین علی سرج نمر روی الاحادیث الثلاثة الطحاوی فی مشکل الآثار وعن عبداللہ بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولانتوضأ من الموطئ رواه الترمذی وقال علی القاری فیه دلیل علی ان طین الشارع معفو لعموم البلوی ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه رواه الحاکم وقال صحیح علی شرطهما وروی البزار نحوه ورواه الدارقطنی وقال صحیح ۔ وفی روایة للحاکم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لما فرغ من دفن صحابی صالح ابتلی بعذاب القبر جاء الی امرأته فسألها عن اعماله

قال لابأس بالفرو من السباع کلها وغیر ذلک من المیتة المدبوغة والمذکاة وقال ذکاتها دباغها کذا فی المحیط ولا بأس بجلود النمر والسباع کلها اذا دبغت ان یجعل منها مصلی اومیسرة السرج کذا فی الملتقط ۱۲ ۔

[1] قوله کره ثمن جلود السباع قال المظهر ذلک قبل الدباغ لنجاستها اما بعده فلا کراهة وفی فتاوی قاضی خان ان بیع جلود المیتات باطل اذا لم تکن مذبوحة اومدبوغة کذا فی المرقات ۱۲ ۔

فقالت كان[1] يرعى الغنم ولا يتنزه من بوله فحينئذ قال علیه السلام استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه قال الحاكم هذا حديث صحيح واتفق المحدثون على صحته۔ وعن الحسن انه كره ابوال الابل والبقر والغنم رواه الطحاوی وفی رواية له عن ابی الاحوص قال قال عبد الله ما كان الله ليجعل فی رجس اوفیما حرم شفاء۔

باب المسح على الخفين

قال الله عز وجل يايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوٰة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم بالجر الى الكعبين۔ عن المغيرة قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين فقلت يا رسول الله نسيت قال بل انت نسيت بهذا امرنی ربی عزوجل رواه احمد وابوداؤد۔ وعن عائشة قالت مازال رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح منذ انزلت عليه سورة المائدة حتى لحق بالله رواه الدارقطنی وعن ابی هريرة قال ان النبی صلى الله عليه وسلم قال له وضئ قال فاتيته بوضوء فتوضأ ومسح على خفيه قلت يا رسول الله لم تغسل رجليك قال انی ادخلتهما وهما طاهران رواه

---

[1] قوله كان يرعى الغنم الخ فيه دلالة على نسخ حكم حديث العرنيين والذی يدل على كون حديث العرنيين منسوخا بهذا الحديث ان المثلة التی تضمنها حديث العرنيين منسوخة بالاتفاق لانها كانت فی ابتداء الاسلام قاله فی نور الانوار ۱۲۔

احمد والبیهقی۔ وعن ابن عباس قال اشهد ان النبی صلی الله علیه وسلم مسح علی الخفین رواه البزار قال امامنا ابوحنیفة ماقلت بالمسح حتی جاءنی فیه مثل ضوء النهار واخاف الکفر علی من لم یر المسح علی الخفین۔ وعن اسامة بن زید قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم وبلال الاسواف فذهب لحاجته ثم خرج قال اسامة فسألت بلالا ما صنع فقال بلال ذهب النبی صلی الله علیه وسلم لحاجته ثم توضأ فغسل وجهه ویدیه ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم صلی رواه النسائی۔ وعن عباد بن زیاد من ولد المغیرة بن شعبة ان النبی صلی الله علیه وسلم ذهب لحاجته فی غزوة تبوک قال فذهبت معه بماء قال فجاء النبی صلی الله علیه وسلم فسکبت علیه قال فغسل وجهه ثم ذهب یخرج یدیه فلم یستطع من ضیق کمی جبته فاخرجهما من تحت جبته فغسل یدیه ومسح برأسه ومسح علی الخفین ثم جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وعبد الرحمن بن عوف یؤمهم قد صلی بهم سجدة فصلی معهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم صلی الرکعة التی بقیت ففزع الناس له ثم قال لهم قد احسنتم رواه محمد فی الموطا وروی البخاری نحوه۔ وعن ابی بکرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه رخص للمسافر ثلاثة ایام ولیالیهن وللمقیم یوما ولیلة اذا تطهر فلبس خفیه ان یمسح علیهما رواه الاثرم فی سننه وابن خزیمة والدارقطنی وقال الخطابی هو صحیح الاسناد هکذا فی المنتقی وصححه ابن خزیمة وعن شریح بن هانئ قال سألت علی بن ابی طالب عن المسح علی الخفین فقال جعل رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة ایام ولیالیهن للمسافر ویوما ولیلة

للمقیم رواہ مسلم وروی الطحاوی نحوہ ۔ وعن صفوان بن عسال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام ولیالیھن للمسافر ویوم ولیلۃ للمقیم لا تنزعہ من نوم ولا بول ولا غائط الا من جنابۃ رواہ الطبرانی فی الکبیر وروی الترمذی والنسائی نحوہ ۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم ولبس خفیہ فلیصل فیھما ولیمسح علیھما ثم لا یخلعھما ان شاء الا من جنابۃ رواہ الدارقطنی والحاکم وصححہ ۔ وعن ابی عثمان النھدی قال اختلف سعد وابن عمر فی المسح علی الخفین فقال سعد امسح علی الخفین فقال ابن عمر لا امسح فقال سعد بینی وبینک ابوک فقدمنا علی عمر فذکرنا ذٰلک لہ فقال عمر عمک اعلم منک اذا لبست خفیک علی طھارۃ ثم احدثت توضأت ومسحت علی خفیک اجزأ مسح ذٰلک الی ساعتک تلک من لیل کان او نھار رواہ سعید بن منصور ۔ وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بال ثم توضأ ومسح علی خفیہ ووضع یدہ الیمنی علی خفہ الیمنی ویدہ الیسری علی خفہ الیسری ثم مسح اعلاھما مسحۃ واحدۃ حتی کانی انظر الی اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخفین رواہ ابن ابی شیبۃ وروی البیھقی نحوہ ۔ وعن علی انہ قال لو کان الدین بالرأی لکان اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاھر خفیہ رواہ ابو داؤد باسناد حسن وللدارمی معناہ وفی التلخیص اسنادہ صحیح ۔ وعن جابر قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجل یتوضأ فغسل خفیہ فنخسہ برجلہ وقال لیس ھکذا

السنة امرنا بالمسح هكذا وامر بيديه على خفيه رواه الطبرانی فی الاوسط وفی رواية له ثم اراه بيده من مقدم الخفين الى اصل الساق مرة وفرج بين اصابعه وفی رواية لابن المنذر عن عمر بن الخطاب انه مسح على خفيه حتى رؤی اثار اصابعه على خفيه خطوطا۔ وعن الحسن قال المسح على الخفين خطوطا بالاصابع رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابی موسیٰ قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه رواه الطحاوی وروی احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجة نحوه وقال الطحاوی لانری المسح على النعلين وكان من الحجة فی ذلك انه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على نعلين تحتهما جوربان وكان قاصدا بمسحه ذلك الى جوربيه لا الى نعليه وجورباه مما لوكانا عليه بلا نعلين جازله ان يمسح عليهما فكان مسحه ذلك مسحا اراد به الجوربين فاتى ذلك على الجوربين والنعلين فكان مسحه على الجوربين هو الذی تطهر به ومسحه على النعلين فضل فلما احتمل حديثه ما ذكرنا ولم يكن فيه حجة فی جواز المسح على النعلين التمسنا ذلك من طريق النظر لنعلم كيف حكمه فرأينا الخفين اللذين قد جوز المسح عليهما اذا تخرقا حتى بدت القدمان منهما او اكثر القدمين فكل قد اجمع انه لا يمسح عليهما فلما كان المسح على الخفين انما يجوز اذا غيبا القدمين ويبطل ذلك اذا لم يغيبا القدمين وكانت النعلان غير مغيبين للقدمين ثبت انهما كالخفين اللذين لا يغيبان القدمين وعن عبد خير قال رأيت عليا وهو يعرض اهل السجون بال ثم توضأ ومسح على جوربيه رواه سعيد بن منصور۔ وعن ابراهيم قال ان ابن مسعود كان

يمسح على خفيه ويمسح على جوربيه رواه عبد الرزاق۔ وعن بلال قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسحوا على الخفين والموق رواه الطبراني والبغوى۔ وعن عطاء بن يسار عن عبد الله بن رواحة واسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل دار حمل هو وبلال فخرج اليهما بلال فاخبرهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ومسح على الموقين رواه ابن عساكر وروى احمد وابو داؤد عن بلال نحوه مرفوعا۔ وعن حماد عن ابراهيم انه كان يمسح على الجرموقين رواه محمد فى الآثار۔ وعن هشام بن عروة عن ابيه انه رأى اباه يمسح على الخفين على ظهورهما لا يمسح بطونهما قال ثم يرفع العمامة فيمسح برأسه رواه محمد فى الموطا وروى عن ابن عمر انه كان فى غزوة فنزع خفيه وغسل قدميه ولم يعد الوضوء۔ وعن ابراهيم قال اذا كنت على مسح وانت على وضوء فنزعت خفيك فاغسل قدميك رواه محمد فى الآثار۔

باب التيمم

وقول الله عز وجل وان كنتم مرضى او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهكم وايديكم۔ وقوله ولا جنبا الا عابرى سبيل حتى تغتسلوا وقوله ما يريد الله ليجعل عليكم من حرج ولكن يريد ليطهركم وليتم نعمته عليكم لعلكم تشكرون۔ عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بعض اسفاره حتى اذا كنا بالبيداء او ذات الجيش

انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس
معہ ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فاتی الناس ابابکر رضی اللہ عنہ فقالوا
الا ترى ما صنعت عائشة اقامت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبالناس
ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء فجاء ابو بکر رضی اللہ عنہ ورسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم واضع رأسہ علی فخذی وقد نام فقال حبست رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والناس ولیسوا علی ماء ولیس معہم ماء قالت عائشة فعاتبنی
ابو بکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی فما منعنی
من التحرك الا مكان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی فخذی فنام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ عز وجل آیة
التیمم فقال اُسید بن حضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت
فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ رواہ النسائی
وروی البخاری ومسلم نحوہ۔ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان الصعید الطیب وضوء المسلم وان لم یجد الماء عشر سنین
فاذا وجد الماء فلیمسہ بشرہ فان ذلك خیر رواہ احمد والترمذی وابو داؤد
وروی النسائی نحوہ الی قولہ عشر سنین قال الزجاج الصعید وجہ الارض
کان علیہ تراب اولم یکن ترابا کان او صخر الاغبار علیہ قال ولا اعلم خلافا
بین اھل اللغة فی ان الصعید وجہ الارض وقال علماءنا فی ھذا الحدیث
دلیل علی ان التیمم رافع للحدث لا مبیح لہ وان خروج الوقت غیر ناقض
للتیمم بل حکمہ حکم الوضوء فیصح فی الوقت وقبلہ ویصلی بہ ما شاء
من فرض ونفل ولا یجمع بینہما لما فیہ من الجمع بین البدل والمبدل
وفی اطلاقہ دلالة علی نفی تخصیص الناقضیة بالوجدان خارج الصلاة

وعن علی وعبد اللہ بن عمرو وابی ہریرۃ وجابر وابن عباس وحذیفۃ وانس وابی امامۃ وابی ذر قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض کلھا مسجدا وطہورا رواہ الترمذی وروی البخاری نحوہ۔ وعن عمران قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاتہ اذا ھو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ۔ وعن علی قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل نزلت ھذہ الآیۃ فی المسافر تصیبہ الجنابۃ فیتیمم ویصلی وفی روایۃ لا یقرب الصلوۃ الا ان یکون مسافرا تصیبہ الجنابۃ فلا یجد الماء فیتیمم ویصلی حتی یجد الماء رواہ البیھقی وابن ابی شیبۃ والفریابی وابن المنذر وابن ابی حاتم وعن ابن عباس قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل یقول لا تقربوا الصلواۃ وانتم جنب اذا وجدتم الماء فان لم تجدوا الماء فقد احلت لکم ان تمسحوا بالارض رواہ ابن جریر وعبد بن حمید من طرق۔ وعنہ فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل قال ھو المسافر لا یجد الماء فیتیمم ویصلی رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق وعن ابی ہریرۃ قال ان ناسا من اھل البادیۃ اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا نکون بالرمال الاشھر الثلاثۃ والاربعۃ ویکون فینا الجنب والنفساء والحائض ولسنا نجد الماء فقال علیکم بالارض ثم ضرب بیدہ الارض لوجھہ ضربۃ واحدۃ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح بھا علی یدیہ الی المرفقین رواہ احمد والطبرانی وابو یعلی وعن جابر قال جاء رجل فقال اصابتنی جنابۃ

وانی تمعکت فی التراب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضرب ھکذا وضرب بیدیہ الارض فمسح وجہہ ثم ضرب بیدیہ الی المرفقین رواہ الحاکم فی المستدرک وقال اسنادہ صحیح وفی روایۃ للبخاری ثم نفضہما وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التیمم ضربۃ للوجہ وضربۃ للذراعین الی المرفقین رواہ الدارقطنی وقال رجالہ کلہم ثقات وروی الحاکم مثلہ وقال صحیح الاسناد وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التیمم ضربتان ضربۃ للوجہ وضربۃ للیدین الی المرفقین رواہ الحاکم والدارقطنی وابن عدی وروی البزار عن عائشۃ مثلہ مرفوعا۔ وعن الاسلع قال ارانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف امسح فضرب بکفیہ الارض رفعہما لوجہہ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح ذراعیہ باطنہما وظاھرھما حتی مس بیدیہ المرفقین رواہ البیہقی والدارقطنی والطبرانی۔ وعن عمرو بن العاص قال لما بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام ذات السلاسل احتلمت فی لیلۃ باردۃ شدیدۃ البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فلما قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت ذلک لہ فقال یا عمرو صلیت باصحابک وانت جنب قلت نعم یا رسول اللہ انی احتلمت فی لیلۃ باردۃ شدیدۃ البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اھلک وذکرت قول اللہ ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فتیممت ثم صلیت فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیأ رواہ احمد وابوداؤد والحاکم وابن المنذر وابن ابی حاتم وروی الطبرانی نحوہ۔ وعن علی فی الرجل یکون فی السفر فتصیبہ الجنابۃ

ومعه الماء القليل يخاف ان يعطش قال يتيمم ولا يغتسل رواه الدارقطني

وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاءت الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم رواه ابن عدی وعنه قال اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل رواه ابن ابى شيبة ورجاله رجال مسلم الا المغيرة وهو محتج به قاله الزيلعى وعن ابن عمر انه اتى بجنازة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى عليها رواه الدارقطنى والبيهقى فى المعرفة۔ وعن الحسن البصرى انه سئل عن الرجل فى الجنازة على غير وضوء فان ذهب يتوضأ تفوته قال يتيمم ويصلى رواه سعيد بن منصور وعن ابراهيم فى الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير وضوء قال يتيمم ويصلى عليها رواه الطحاوى وعن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا اجنب فاراد ان ينام توضأ او تيمم رواه البيهقى باسناد حسن وعن ابى الجهيم بن الحرث ابن الصمة قال اقبل النبى صلى الله عليه وسلم من نحو بئر جمل فلقيه رجل فسلم عليه فلم يرد النبى صلى الله عليه وسلم حتى اقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام متفق عليه قال علماءنا فيستفاد من هذه الاحاديث ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم كنوم وسلام ورده وصلاة الجنازة والعيد والكسوف وسنن رواتب وما يفوت الى خلف لا يجوز له التيمم كالجمعة وعن على قال اذا لم يجد الماء فليؤخر التيمم الى الوقت الآخر رواه عبد الرزاق وعن ابى سعيد الخدرى قال خرج رجلان فى سفر فحضرت الصلاة وليس معهما ماء فتيمما صعيدا طيبا فصليا ثم وجدا الماء فى الوقت فاعاد احدهما الصلاة بوضوء

ولم يعد الآخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك فقال للذی[۱]
لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للذی توضأ واعاد لك الاجر
مرتين رواه ابوداؤد والدارمی وروی النسائی نحوه وقد روی هو وابوداؤد
ایضا عن عطاء بن یسار مرسلا وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله
علیه وسلم کان یمسح علی الجبائر رواه الدارقطنی وعن زید بن علی عن ابیه
عن جده الحسین بن علی بن ابی طالب عن علی بن ابی طالب قال انکسرت
احدی زندی فسألت النبی صلى الله علیه وسلم فامرنی[۲] ان امسح علی الجبائر
رواه ابن ماجة والبیهقی والدارقطنی وعن ابن عمر انه توضأ وکفه
معصوبة فمسح علیها وعلی العصابة وغسل سوی ذلك رواه المنذری

باب الغسل المسنون

عن ابی بکر الصدیق وعمران بن حصین قالا قال رسول الله صلى الله
علیه وسلم من اغتسل یوم الجمعة کفرت عنه ذنوبه وخطایاه فاذا اخذ

---

[۱] قوله للذی لم یعد الخ اجمعوا علی انه اذا رأی الماء بعد فراغه من الصلوٰة لا اعادة علیه
وان کان الوقت باقیا واختلفوا فیما اذا وجد الماء بعد دخوله فی الصلواة فالجمهور علی انه
لا یقطعها وهی صحیحة وقال ابوحنیفة واحمد فی روایة یبطل تیممه اما اذا تیمم
ثم وجد الماء قبل دخول الصلوٰة فالاجماع علی بطلان تیممه کذا فی المرقات ۱۲۔
[۲] قوله فامرنی ان امسح علی الجبائر هذا یدل علی الاکتفاء بالمسح والغسل
کما هو مذهب ابی حنیفة دون الجمع بین التیمم وغسل سائر البدن بالماء
کما ذهب الیه الشافعی اخذته من المرقات ۱۲۔

فی المشی کتب له بکل خطوة عشرون حسنة رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفی روایة ابن حبان من اغتسل یوم الجمعة لم یزل طاهرا الی الجمعة الاخری۔ وعن عکرمة قال ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعة واجبا قال لا ولکنه اطهر وخیر من اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب وسا خبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجهودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظهورهم وکان مسجدهم ضیقا مقارب السقف انما هو عریش فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذلک الصوف حتی ثارت منهم ریاح آذی بذلک بعضهم بعضا فلما وجد رسول الله صلی الله علیه وسلم تلک الریاح قال ایها الناس اذا کان هذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجده من دهنه وطیبه قال ابن عباس ثم جاء الله بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدهم وذهب بعض الذی کان یؤذی بعضهم بعضا من العرق رواه ابوداؤد والطحاوی وعن حماد عن ابراهیم النخعی قال سألته عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الجنابة والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت فحسن وان ترکته فلیس علیک فقلت له الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم من راح الی الجمعة فلیغتسل قال بلی ولکن لیس من الامور الواجبة وانما هو کقوله تعالی واشهدوا اذا تبایعتم فمن اشهد فقد احسن ومن ترک فلیس علیه وکقوله تعالی فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا بأس ومن جلس فلا بأس رواه محمد فی المؤطا وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواه احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی

والدارمی وعن عبد الله بن مسعود قال من السنة الغسل یوم الجمعة
رواه البزار ورجاله ثقات قاله فی مجمع الزوائد وعن انس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من جاء منکم للجمعة فلیغتسل فلما کان
الشتاء قلنا یا رسول الله امرتنا بالغسل للجمعة وقد جاء الشتاء ونحن
نجد البرد فقال من اغتسل فبها ونعمت ومن لم یغتسل فلاحرج رواه
ابن عدی فی الکامل وعن حفصة قالت قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم علی کل محتلم الرواح الی الجمعة وعلی من راح الی المسجد الغسل
رواه الطحاوی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوما یغسل فیه رأسه وجسده
متفق علیه وعن الفاکه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل
یوم الجمعه ویوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفة رواه احمد والطبرانی۔
وعن مصعب بن ثابت ان ثابت بن ابی قتادة قال ان ابا قتادة قال له
اغتسل للجمعة فقال له قد اغتسلت للجنابة رواه الطحاوی وعن
ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغتسل یوم الفطر
ویوم الاضحی رواه ابن ماجة وعن عروة بن الزبیر انه اغتسل للعید
وقال انه السنة رواه البیهقی وعن ابن عمر انه کان یغتسل یوم الفطر
قبل ان یغدو رواه مالك وعن الفاکه بن سعد ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان یغتسل یوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفة رواه ابن ماجة
وعن خارجة بن زید بن ثابت عن ابیه انه رأی النبی صلی الله علیه
وسلم تجرد لاهلاله واغتسل رواه الترمذی والدارمی وعن عائشة
ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا خرج مکة اغتسل حین یرید ان یحرم

رواه الطبرانی وعن ابن عمر قال من السنة ان یغتسل اذا اراد ان یحرم رواه ابن ابی شیبة وعن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت رواه ابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواه ابن ماجة وزاد احمد والترمذی وابوداؤد ومن حمله فلیتوضأ وعن قیس بن عاصم انه اسلم فامره النبی صلی الله علیه وسلم ان یغتسل بماء وسدر رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن واثلة بن الاسقع قال لما اسلمت اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال اغتسل بماء وسدر واحلق عنك شعر الکفر رواه ابونعیم وروی الطبرانی فی الکبیر عن قتادة ابی هشام نحوه ورجاله ثقات (قاله فی مجمع الزوائد) وعن نافع قال کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم امسك ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی به الصبح ویغتسل ویحدث ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یفعل ذلك رواه البخاری۔

باب الحیض

وقول الله عز وجل ویسئلونك عن المحیض قل هو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض۔ عن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقل الحیض للجاریة البکر والثیب الثلاث واکثر ما یکون عشرة ایام فاذا زاد فهی مستحاضة رواه الدارقطنی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحیض ثلاثة ایام واربعة وخمسة وستة وسبعة وثمانیة وتسعة وعشرة فاذا جاوزت العشرة فهی

مستحاضة رواه ابن عدی وروی الدارقطنی عن عبد اللہ بن مسعود مثله موقوفا وعن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اقل الحیض ثلاثة ایام واکثره عشرة ایام رواه الدارقطنی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاحیض دون ثلاثة ایام ولاحیض فوق عشرة ایام رواه ابن عدی وعن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اقل الحیض ثلاث واکثره عشر واقل ما بین الحیضتین خمسة عشر یوما رواه ابن الجوزی وقال فی رد المحتار وقد روی تقدیر الاقل والاکثر عن ستة من الصحابة بطرق متعددة هی ترتفع الی الحسن کما بسط ذلك الکمال والعینی فی شرح الهدایة ولخصه فی البحر وعن عثمان[1] بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنه انه قال الحائض اذا جاوزت عشرة ایام فهی بمنزلة المستحاضة تغتسل وتصلی رواه الدارقطنی قال البیهقی هذا الاثر لا بأس باسناده۔ وعن انس انه قال ادنی الحیض ثلثة ایام رواه الدارمی فی سننه رجاله رجال مسلم۔ وعن ام سلمة قالت کانت النفساء تقعد علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اربعین یوما رواه ابوداؤد والترمذی وعن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وقت للنفساء اربعین یوما الا ان تری الطهر قبل ذلك رواه الدارقطنی وابن ماجة وعن ابی الدرداء وابی هریرة قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تنتظر النفساء اربعین یوما الا ان تری الطهر قبل ذلك فان بلغت اربعین یوما ولم ترا لطهر

---

[1] صحابی ۱۲

فلتغتسل وهي بمنزلة المستحاضة رواه ابن عدی وابن عساکر وعن عائشة فی الحامل تری الدم لا یمنعها ذلك من الصلوة رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه رجاله رجال الجماعة وعن علی قال ان الله رفع الحیض عن الحبلی وجعل الدم بما تغیض الارحام وعن ابن عباس قال ان الله رفع الدم عن الحبلی وجعله رزقا للولد رواهما ابن شاهین نقلهما صاحب الجوهر النقی وعن ابراهیم قال اذا رأت الحبلی الدم فلیست بحائض فلتصل ولتصم ولیأتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر رواه محمد فی الآثار وعن علقمة بن ابی علقمة عن امه مولاة عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت کان النساء یبعثن الی عائشة بالدرجة فیها الکرسف فیه الصفرة من الحیض فتقول لا تعجلین حتی ترین القصة البیضاء ترید بذلك الطهر من الحیض رواه مالك وعبد الرزاق باسناد صحیح وروی البخاری مثله تعلیقا وعن معاذة قالت سألت عائشة فقلت ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلاة فقالت احروریة انت قلت لست بحروریة ولکننی اسأل قالت کان یصیبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة متفق علیه وعن عبد الله بن سعد قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم

له قوله فی الحامل تری الدم الخ لهذه الآثار قال فی الهدایة والدم الذی تراه الحامل ابتداء او حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة وان کان ممتدا وقال الشافعی رحمة الله علیه حیض اعتبارا بالنفاس اذ هما جمیعا من الرحم ولنا ان بالحبل ینسد فم الرحم کذا العادة والنفاس بعد انفتاحه بخروج الولد ١٢

مایحل لی من امرأتی وھی حائض قال لک ما[1] فوق الازار رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ واحمد وفی النیل فی روایۃ ابی داؤد سعد وقان وبقیتہ ثقات ورواہ ابویعلی عن عمر ورجالہ رجال الصحیح وعن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یأمرنی فاتزر[2] فیباشرنی وانا حائض وکان یخرج رأسہ الیّ وھو معتکف فاغسلہ وانا حائض متفق علیہ وعن زید بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مایحل لی من امرأتی وھی حائض فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشد علیھا ازارھا ثم شأنک باعلاھا رواہ مالک والدارمی مرسلا وعن عائشۃ قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ فیشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناولہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیضع فاہ علی موضع فیّ رواہ مسلم۔ وعنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن متفق علیہ وعنھا قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرۃ من المسجد فقلت انی حائض فقال ان حیضتک لیست فی یدک رواہ مسلم

[1] قولہ ما فوق الازار وحدہ الفقہاء بما بین السرۃ والرکبۃ عملا بالعرف الغالب کذا فی فتح الباری ۱۲۔ [2] قولہ فاتزر فیباشرنی الخ والمعنی فاعقد الازار فی وسطی وھذا یدل علی جواز الاستمتاع بما فوق الازار دون ما تحتہ وبہ قال ابوحنیفۃ ومالک والشافعی فی قولہ الجدید ولعل قولہ علیہ الصلاۃ والسلام اصنعوا کل شیء الا النکاح کان رخصۃ وفعلہ عزیمۃ تعلیما للامۃ فانہ احوط فان من یرتع حول الحمی یوشک ان یقع فیہ کذا فی المرقاۃ

وعن میمونة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضه علیّ وبعضه علیه وانا حائض متفق علیه وعن عائشة انها کانت تنام مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لحاف وهی حائض رواه سعید بن منصور۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا او امرأة فی دبرها او کاهنا فقد کفر بما انزل علی محمد رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وفی روایتهما فصدقه بما یقول فقد کفر۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باهله وهی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجة وعنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواه الترمذی۔ وقال اکثر العلماء لاشئ علیه سوی الاستغفار وهو قول اصحابنا ایضا ثم ان الذین ذهبوا الی عدم وجوب الصدقة اجابوا ان قوله صلی اللہ علیہ وسلم یتصدق محمول علی الاستحباب ان شاء تصدق والا لا قاله العلامة العینی فی عمدة القاری وکذا فی العلمگیریه وقال فی بذل المجهود اختلفوا فی وجوب الکفارة فی اتیان الحائض فقال مالك وابوحنیفة والشافعی لایجب علیه شئ بل یستحب ان یتصدق ان وطئ فی اول الحیض بدینار وفی آخره بنصف دینار ویستغفر اللہ تعالیٰ۔

باب المستحاضة

عن ام سلمة قالت ان امرأة کانت تهراق الدم علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاستفتت لها ام سلمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترک الصلاۃ قدر ذلک من الشهر فاذا خلفت ذلک فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواه مالک والشافعی واحمد وابوداؤد وابن ماجة والدارقطنی والبیهقی والدارمی وروی النسائی معناه وقال النووی اسناد ابی داؤد علی شرطهما وعن هشام بن عروة عن ابیه قال لیس علی المستحاضة ان تغتسل الا غسلا واحدا ثم تتوضأ بعد ذلک للصلوة رواه محمد عن مالک فی الموطا وروی الطبرانی عن سودة بنت زمعة نحوه مرفوعا وکذا عبد الرزاق والطحاوی وسعید بن منصور عن عائشة موقوفا وعن عائشة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المستحاضة قال تدع الصلوة ایامها ثم تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضأ عند کل صلوة رواه ابن حبان فی صحیحه باسناد صحیح وعنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة بنت ابی حبیش توضئ لوقت کل صلاۃ رواه امامنا ابو حنیفة وروی محمد مثله فی الاصل وفی روایة للبخاری والترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمستحاضة ثم توضئ لکل صلوة حتی یجیئ ذلک الوقت وعن ابی سلمة ان ام حبیبة بنت جحش کانت تهراق الدم وانها سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تغتسل عند کل صلوة وتصلی رواه سعید بن منصور وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لابن ماجة ثم اغتسلی وتوضئ لکل صلوة وفی روایة لمسلم عن عائشة نحوه وعن عائشة ان ام حبیبة کانت تستحاض فتمکث السنین وانها کانت تدخل المرکن حتی یعلو الدم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست بالحیضة انما هو عرق وکانت

تغتسل لكل صلوة رواه سعيد بن منصور وروى الطحاوي وعبد الرزاق نحوه وقال فقهاءنا نيستفاد من هذه الاحاديث ان المعتادة ترد لعادتها وتغتسل غسلا واحدا اذا مضت ايام اقرائها ثم تتوضأ لوقت كل صلوة وتصلي الى الوقت الآخر وان سال دمها واما المعتادة التي استمر دمها واشتبه عليها كل من عدد ايام الحيض والمكان فتتحرى ومضت على ما استقر رأيها عليه وان لم يكن لها رأى لا يحكم بشئ من الحيض والطهر على التعيين بل تاخذ بالاحوط فتغتسل لكل صلواة وان اشتبه عليها البعض فان ترددت بين الطهر وبين دخول الحيض صلت بالوضوء لوقت كل صلوة وان ترددت بين الطهر وبين الخروج من الحيض اغتسلت لوقت كل صلوة وعن ابن عباس قال المستحاضة لاباس ان يجامعها زوجها رواه عبد الرزاق وفي رواية ابوداؤد والبيهقي عن عكرمة عن حمنة بنت جحش انها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها وسكت ابوداؤد عنه وقال النووي اسناده حسن۔

كتاب الصلوٰة

وقول الله عز وجل اقيموا الصلوة وقوله واقم الصلوة ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر وقوله وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها وقوله انما وليكم الله ورسوله والذين آمنوا الذين يقيمون الصلوة وقوله والذين هم على صلاتهم يحافظون اولئك في جنات مكرمون وقوله وانها لكبيرة الا على الخاشعين الذين يظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم اليه راجعون وقوله رب اجعلني مقيم الصلوٰة ومن ذريتي وقوله فخلف

من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا
وقوله ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوة
قاموا كسالى يراؤن الناس. عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من علم ان الصلوة حق واجب دخل الجنة رواه احمد والحاكم فى المستدرك
وعن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الشيطان
ذعرا من المؤمن ما حافظ على الصلوات الخمس فاذا ضيعهن تجرأ عليه واوقعه
فى العظائم وطمع فيه رواه ابونعيم وابوبكر محمد بن الحسين البخاری
فى اماليه والرافعى. وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قام العبد فى صلاته ذر البر على رأسه حتى يركع فاذا ركع علته رحمة الله
حتى يسجد والساجد يسجد على قدمى الله فليسأل وليرغب رواه سعيد بن منصور
مرسلا وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المصلى
ليقرع باب الملك وانه من يدوم قرع الباب يوشك ان يفتح له رواه الديلمى
وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا خمسكم
وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم واطيعوا اذا امركم تدخلوا جنة
ربكم رواه احمد والترمذى وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عن
النبى صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت
له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا
برهانا ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابى بن خلف
رواه احمد والدارمى والبيهقى فى شعب الايمان. وعن ابى هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل نور فى قلبه فمن شاء منكم
فلينور قلبه رواه الديلمى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان لله تعالى ملكا ينادى عند كل صلوة يابنى آدم قوموا الى نيرانكم التى اوقدتموها على انفسكم فاطفئوها بالصلوة رواه الضياء والطبرانى فى الكبير وعن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمصلى ثلاث خصال يتناثر البر من عنان السماء الى مفرق رأسه وتحف به الملائكة من لدن قدميه الى عنان السماء ويناديه مناد لو يعلم المصلى من يناجى ما انفتل رواه محمد بن نصر فى الصلوة مرسلا وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحاسب به العبد صلاته فان صلحت صلح سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله ثم يقول انظروا هل لعبدى من نافلة فان كانت له نافلة اتم بها الفريضة ثم الفرائض كذلك لعائدة الله ورحمته رواه ابن عساكر وهو حسن وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئ قالوا لا يبقى من درنه شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا متفق عليه وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى واقم الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيآت فقال الرجل يا رسول الله ألى هذا قال لجميع امتى كلهم وفى رواية لمن عمل بها من امتى متفق عليه وعنه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى عالجت امرأة فى

اقصی المدینة وانی اصبت منها مادون ان امسها فانا هذا فاقض فی ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت علی نفسك قال ولم یرد النبی صلی الله علیه وسلم علیه شیأ وقام الرجل فانطلق فاتبعه النبی صلی الله علیه وسلم رجلا فدعاه وتلا علیه هذه الآیة واقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیآت ذٰلك ذکری للذاکرین فقال رجل من القوم یا نبی الله هذا له خاصة فقال بل للناس کافة رواه مسلم وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقمه علیّ قال ولم یسأله عنه وحضرت الصلاة فصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قضی النبی صلی الله علیه وسلم الصلوٰة قام الرجل فقال یا رسول الله انی اصبت حدا فاقم فی کتاب الله قال الیس قد صلیت معنا قال نعم قال فان الله قد غفر لك ذنبك او حدك متفق علیه وعن ابی ذر ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتهافت فاخذ بغصنین من شجرة قال فجعل ذلك الورق یتهافت قال فقال یا اباذر قلت لبیك یا رسول الله قال ان العبد المسلم لیصلی الصلوٰة یرید بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه کما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة رواه احمد وعن سلمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسلم لیصلی وخطایاه مرفوعة علی رأسه فکلما سجد تحاتت فیفرغ عنه حین یفرغ من صلاته وقد تحاتت خطایاه رواه الطبرانی فی الکبیر والبیهقی فی شعب الایمان وعن عثمان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوئه ثم دخل

فی صلاتہ فاتم صلاتہ خرج من صلاتہ کما یخرج من بطن امہ من الذنوب
رواہ ابن عساکر وعن زید بن خالد الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من صلی سجدتین لایسہو فیہما غفر اللہ لہ ماتقدم من ذنبہ
رواہ احمد وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خمس صلوات افترضہن اللہ تعالیٰ من احسن وضوءہن
وصلاہن لوقتہن واتم رکوعہن وخشوعہن کان لہ علی اللہ عہد ان
یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عہد ان شاء غفر لہ وان شاء
عذبہ رواہ احمد وابوداؤد وروی مالک والنسائی نحوہ وعن ابن مسعود
قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال احب الی اللہ قال الصلوٰۃ
لوقتہا قلت ثم ای قال برالوالدین قلت ثم ای قال الجہاد فی سبیل اللہ
قال حدثنی بہن ولواستزدتہ لزادنی متفق علیہ وعن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الصلوٰۃ لقی اللہ تعالی
وہو علیہ غضبان رواہ الطبرانی فی الکبیر۔ وعن ابی الدرداء قال
اوصانی خلیلی ان لا تشرک باللہ شیأ وان قطعت وحرقت ولا تترک
صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فمن ترکہا متعمدا فقد برئت منہ الذمۃ ولا تشرب
الخمر فانہا مفتاح کل شر رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ رواہ مسلم۔
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الایمان والکفر
ترک الصلاۃ رواہ الترمذی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فان ترکہا فقد
اشرک رواہ ابن ماجۃ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر جهارا رواه الطبرانی فی الاوسط وعن
بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم العهد الذی بيننا وبينهم
الصلاة فمن تركها فقد كفر رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة۔
وعن عبد الله بن شقيق قال كان اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم
لايرون شيأ من الاعمال تركه كفر غير الصلاة رواه الترمذی وعن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم
مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم
ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم فی المضاجع رواه ابوداؤد۔

باب المواقيت

وقول الله عزوجل ان الصلوٰة كانت علی المؤمنين كتابا موقوتا
وقوله واقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من الليل وقوله اقم الصلوٰة
لدلوك الشمس الی غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا
وقوله وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن آنائ الليل
فسبح واطراف النهار لعلك ترضیٰ وقوله فسبحان الله حين تمسون وحين
تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشيا وحين تظهرون عن
همام قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال حدثنی رجل منهم ان رجلا اتی
النبی صلی الله عليه وسلم فسأله عن مواقيت الصلوٰة فامره ان يشهد
الصلوٰة معه فصلی الصبح فعجل ثم صلی الظهر فعجل ثم صلی العصر
فعجل ثم صلی المغرب فعجل ثم صلی العشاء فعجل ثم صلی الصلوٰات
كلها من الغد فاخر ثم قال للرجل ما بين صلاتی فی هٰذين الوقتين

وقت كله رواه الطحاوی۔ وعن ابن جريج عن سليمان بن موسىٰ
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الظهر حين تميل الشمس
رواه عبد الرزاق مرسلا وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان للصلوٰة اولا وآخرا وان اول وقت الظهر حين تزول الشمس
وآخر وقتها حين يدخل وقت العصر رواه الترمذى واحمد وعن
عبد الله بن رافع مولى ام سلمة رضى الله عنها زوج النبى صلى الله عليه وسلم
عن ابى هريرة انه سأله عن وقت الصلوٰة فقال ابو هريرة انا اخبرك
صل[1] الظهر اذا كان ظلك مثلك والعصر اذا كان ظلك مثليك رواه مالك
باسناد صحيح وروى عبد الرزاق نحوه موقوفا وروى عنه مرفوعا فى
التمهيد فثبت بظاهر هذا الحديث ان اداء الظهر حين صار الظل
مثلاً يجوز ويبقى وقت الظهر بعد المثل ايضا وفى رواية للبخارى
مرفوعا فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول احتجوا لابى حنيفة
بهذا الحديث امر فيه بابراد الظهر حتى ساوى الظل التلول ولا
يحصل ذلك الابراد الا اذا بلغ ظل كل شئ مثليه وعن جابر صلى
بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صار ظل كل شئ مثليه
رواه ابن ابى شيبة بسند لا بأس به وعن ابن عمر عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال انما اجلكم فى اجل من خلا من الامم ما بين

---

[1] قوله صل الظهر اذا كان ظلك مثلك والاحسن ما فى السراج عن شيخ الاسلام ان
الاحتياط ان لا يوخر الظهر الى المثل وان لا يصلى العصر حتى يبلغ المثلين ليكون مؤديا
للصلاتين فى وقتهما بالاجماع كذا فى رد المحتار ١٢۔

صلاة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلاة العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النهار الی صلاة العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلاة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین یعملون من صلاة العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیهود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی فهل ظلمتکم من حقکم شیأ قالوا لا قال الله تعالیٰ فانه فضلی اعطیه من شئت رواه البخاری **واستدل به** علماءنا تقویة لقول امامنا ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ ان اول العصر بصیرورة ظل کل شئ مثلیه اذ لا یتصور ان یکون النصاری اکثر عملا من هذه الامة الا باعتبار هذه المدة **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص **قال** قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وقت صلوٰة العصر ما لم تصفر الشمس ویسقط قرنها الاول رواه مسلم وفی روایة وقت العصر ما لم تغرب الشمس وقال العلامة العینی فی حدیث من ادرک رکعة الخ انه قد تواترت الآثار عن النبی صلی الله علیه وسلم بالنهی عن الصلوٰة عند طلوع الشمس وغروبها ما لم تتواتر باباحة الصلوٰة عند ذٰلک فدل ذٰلک علی ان ما کان فیه الاباحة کان کلاهما منسوخا[1] بما کان فیه التواتر بالنهی ویؤیده

---

[1] قوله منسوخا فان قلت ما حقیقة النسخ فی هذا والذی تذکره احتمال وهل

ما وقع فی روایة مسلم صل الصلوٰة لوقتها واختاره صاحب رد المحتار وقال الامام الحافظ الطحاوی فی تاویل حدیثی من ادرک رکعة الخ انه یحتمل ان یکون معنی الادراك فی الصبیان الذین یدرکون یعنی یبلغون قبل طلوع الشمس والحیض اللاتی یطهرن والنصاری الذین یسلمون لانه لما ذکر فی هذا الادراك ولم یذکر الصلوٰة فیکون هؤلاء الذین سمیناهم ومن اشبههم مدرکین لهذه الصلوٰة فیجب علیهم قضاءها وان کان الذی بقی علیهم من وقتها اقل من المقدار الذی یصلونها فیه وعن

یثبت النسخ بالاحتمال قلت حقیقة النسخ هنا انه اجتمع فی هذا الموضع محرم ومبیح وقد تواترت الاخبار والآثار فی باب المحرم مالم تتواتر فی باب المبیح وقد عرف من القاعدة ان المحرم والمبیح اذا اجتمعا یکون العمل للمحرم ویکون المبیح منسوخا وذلك لان الناسخ هو المتأخر ولاشك ان الحرمة متأخرة عن الاباحة لان الاصل فی الاشیاء الاباحة والتحریم عارض ولایجوز العکس لانه یلزم النسخ مرتین قال العینی فافهم فانه کلام دقیق قد لاح لی من الانوار الالهیة فان قلت انما ورد النهی المذکور عن الصلوٰة فی التطوع خاصة ولیس بنهی عن قضاء الفرائض قلت دل حدیث عمران بن حصین الذی اخرجه البخاری ومسلم وغیرهما علی ان الصلوٰة الفائتة قد دخلت فی النهی عن الصلوٰة عند طلوع الشمس وعند غروبها وعن عمران انه قال سرینا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی غزوة اوقال فی سریة فلما کان آخر السحر عرسنا فما استیقظنا حتی ایقظنا حر الشمس الحدیث وفیه انه صلی الله علیه وسلم اخر صلوٰة الصبح حتی فاتت عنهم الی ان ارتفعت الشمس ولم یصلها قبل الارتفاع فدل ذلك النهی عام یشتمل الفرائض والنوافل

ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان آخر وقتها حین یغیب الافق رواه الترمذی واحمد وفی روایة للطبرانی ثم اذن للمغرب حین غربت الشمس فاخرها رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کاد یغیب بیاض النهار وهو الشفق فیما یُرٰی وقال الهیثمی اسناده حسن وعن جابر بن عبد الله قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی المغرب اذا وجبت الشمس رواه الطحاوی وعن سلمة بن الاکوع قال کنا نصلی المغرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا توارت بالحجاب رواه الطحاوی وعن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال وقتُ المغربِ مالم یسقط ثور الشفق رواه مسلم وفی روایة عن انس انه قال للنبی صلی الله علیه وسلم متی اصلی العشاء فقال صلی الله علیه وسلم حین اسود الافق وفی روایة لابی داؤد مرفوعا ویصلی العشاء حین[۱] یسود الافق وصححه ابن خزیمة وغیره وعن ابی هریرة قال قال

والتخصیص بالتطوع ترجیح بلا مرجح کذا فی عمدة القاری ١٢۔

[۱] قوله حین یسود الافق قال فی الاختیار الشفق البیاض وهو مذهب الصدیق ومعاذ بن جبل وعائشة رضی الله عنهم قلت ورواه عبد الرزاق عن ابی هریرة وعن عمر بن عبد العزیز ولم یرو البیهقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر وتمامه فیه واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا یخرج وقت المغرب بالشک کما فی الهدایة وغیرها قال العلامة قاسم فثبت ان قول الامام هو الاصح ومشی علیه فی البحر ولکن تعامل الناس الیوم فی عامة البلاد علی قولهما وقد ایده فی النهر تبعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت العشاء حین یغیب الافق
رواہ الترمذی واحمد وعن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال وقت العشاء اذا ملأ اللیل بطن کل واد رواہ الطبرانی
فی الاوسط وعنہا انہا قالت اعتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ
حتی ذہب عامۃ[1] اللیل وحتی نام اہل المسجد ثم خرج فصلی وقال انہ
لوقتہا لولا ان اشق علی امتی رواہ الطحاوی والنسائی ومسلم وعن نافع بن
جبیر قال کتب عمر الی ابی موسی وصل العشاء ای اللیل شئت ولا تغفلہا
رواہ الطحاوی ورجالہ ثقات وعن عبید بن جریج انہ قال لابی ہریرۃ
ما افراط صلوۃ العشاء قال طلوع الفجر رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فجران

للنقایۃ والوقایۃ والدرر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواہب
وشرحہ البرہان وغیرہم مصرحین بان علیہ الفتوی وفی السراج
قولہما اوسع وقولہ احوط کذا فی رد المحتار۔۱۲
[1] قولہ عامۃ اللیل وتکلم الطحاوی فی شرح الآثار ہہنا کلاما حسنا ملخصہ
انہ قال یظہر من مجموع الاحادیث ان آخر وقت العشاء حین یطلع الفجر وذلک
ان ابن عباس وابا موسی الاشعری وابا سعید الخدری رضی اللہ عنہم رووا ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخرہا الی ثلث اللیل وروی ابوہریرۃ وانس
رضی اللہ عنہما انہ اخرہا حین انتصف اللیل وروی ابن عمر رضی اللہ عنہ
انہ اخرہا حین ذہب ثلثا اللیل وروت عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ اعتم
بہا حتی ذہب عامۃ اللیل وکل ہذہ الروایات فی الصحیح قال فثبت بذلک

فاما الذی یکون کذنب السرحان فلا یحل الصلوٰۃ ولا یحرم الطعام واما الذی یذهب مستطیلا فی الافق فانه یحل الصلوٰۃ ویحرم الطعام رواه الحاکم فی المستدرك وفی روایة لمسلم نحوه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اخر وقتها حین تطلع الشمس رواه احمد والترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوتر بلیل رواه احمد وابو یعلی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم زادنی ربی صلوٰۃ وهی الوتر وقتها ما بین العشاء الی طلوع الفجر رواه احمد وعن عائشة قالت من کل اللیل اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول اللیل واوسطه واخره وانتهی وتره الی السحر متفق علیه وعن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذهب کل صلوٰۃ اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر رواه الترمذی وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم۔

باب تأخیر الصلوات وتعجیلها

عن خالد بن دینار صلی بنا امیرنا الجمعة ثم قال لانس کیف کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی الظهر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوٰۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰۃ رواه البخاری وعن انس بن مالك وابی مسعود ان رسول الله

ان اللیل کله وقت له قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجلها فی الشتاء ویؤخرها فی الصیف رواہ الطحاوی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان الحر ابرد بالصلوٰۃ واذا کان البرد عجل رواہ النسائی ورجالہ ثقات من رجال الصحیح وقال علی القاری بھذا یجمع بین الاخبار المتعارضۃ الظاہر فی الظہر انہ کان یعجلها وانہ کان یؤخرها واما ما وقع فیها من التعجیل حتی عند شدۃ الحر فقال البیہقی انہ منسوخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابی سعید بالظہر فان شدۃ الحر من فیح جہنم واشتکت النار الی ربها فقالت رب اکل بعضی بعضا فاذن لها بنفسین نفس فی الشتاء ونفس فی الصیف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمہریر متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری فاشتد ما تجدون من الحر فمن سمومها واشد ما تجدون من البرد فمن زمہریرها۔ وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان الیوم الحار فابردوا بالصلوٰۃ فان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ الطحاوی وعن المغیرۃ بن شعبۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظہر بالہجیر ثم قال ان شدۃ الحر من فیح جہنم فابردوا بالصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فاخبر المغیرۃ فی حدیثہ ہذا ان امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالابراد بالظہر بعد ان کان یصلیها فی الحر فثبت بذلک نسخ تعجیل الظہر فی شدۃ الحر ووجب استعمال الابراد فی شدۃ الحر وعن ابی ذر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاراد المؤذن ان یؤذن فقال لہ ابرد ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد

ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد حتى ساوى الظل التلول فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم رواه البخاري وعنه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في منزل فاذن بلال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مَهْ يا بلال ثم اراد ان يؤذن فقال مَهْ يا بلال ثم اراد ان يؤذن فقال مَهْ يا بلال حتى رأينا فئ التلول ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا بالصلوٰة اذا اشتد الحر رواه الطحاوي وروى الترمذي نحوه وقال معنى من ذهب الى تاخير الظهر في شدة الحر هو اولى واشبه بالاتباع واما ما ذهب اليه الشافعي ان الرخصة لمن ينتاب من البعد وللمشقة على الناس فان في حديث ابي ذر ما يدل على خلاف ما قال الشافعي فلو كان الامر على ما ذهب اليه الشافعي لم يكن للابراد في ذٰلك الوقت معنى لاجتماعهم في السفر وكانوا لا يحتاجون ان ينتابوا من البعد وعن عبد الواحد بن نافع قال دخلت مسجد الكوفة فاذن مؤذن بالعصر وشيخ جالس فلامه وقال ان ابي اخبرني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر بتاخير هذه الصلاة فسألت عنه فقالوا هذا عبد الله بن رافع بن خديج رواه الدارقطني والبيهقي وعن عبد الرحمٰن بن علي بن شيبان عن ابيه عن جده قال قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة فكان يوخر العصر ما دامت الشمس بيضاء نقية رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشد تعجيلا للظهر منكم وانتم اشد تعجيلا للعصر منه رواه احمد والترمذي واسناده صحيح رجاله على شرط الصحيح - وعن زياد بن عبد الله النخعي قال

كنا جلوسا مع علی رضی الله عنه فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال الصلوٰة فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال له ذٰلك فقال علی هذا الكلب یعلمنا الصلوٰة فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المكان الذی كنا فیه جلوسا فجثونا للركب لنزول الشمس للغروب نتراٰها رواه الحاكم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه وروی الدارقطنی مثله وعن عكرمة قال كنا مع ابی هریرة فی جنازة فلم یصل العصر وسكت حتی راجعناه مرارا فلم یصل العصر حتی رأینا الشمس علی رأس اطول جبل بالمدینة رواه الطحاوی. وعن حماد عن ابراهیم النخعی قال ادركت اصحاب ابن مسعود یصلون العصر فی اٰخر وقتها رواه محمد فی كتاب الحجج. وعن ابی قلابة قال انما سمیت العصر لتعصر رواه الطحاوی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك صلوٰة المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وكانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذكر الله فیها الا قلیلا رواه مسلم وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بكروا بالصلوٰة یوم الغیم فانه من ترك صلوٰة العصر حبط عمله رواه احمد وابن ماجة وابن حبان وعن مرثد بن عبد الله قال قدم علینا ابو ایوب غازیا وعقبة بن عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیه ابو ایوب فقال ما هذه الصلوٰة یا عقبة قال شغلنا قال اما سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرة ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبك النجوم رواه ابوداؤد وعن ابی ایوب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوا صلوٰة المغرب مع سقوط الشمس بادروا بها

طلوع النجم رواه الطبرانی فی الکبیر وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بادروا بصلوٰة المغرب قبل طلوع النجم رواه احمد والدارقطنی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوا المغرب حین فطر الصائم مبادرة طلوع النجم رواه ابن ابی شیبة وعن رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فینصرف احدنا وانه لیبصر مواقع نبله متفق علیه وعن عبد العزیز بن رفیع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجلوا صلوٰة النهار فی یوم غیم واخروا المغرب رواه ابوداؤد فی مراسیله قال العزیزی اسناده قوی مع ارساله وحسنه فی الجامع الصغیر بالرمز وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفه رواه احمد والترمذی وابن ماجة وقال الترمذی حسن صحیح وعن عائشة رضی الله عنها قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیه وعن النعمان بن بشیر قال انا اعلم بوقت هذه الصلاة صلاة العشاء الآخرة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیها لسقوط القمر لثالثة رواه ابوداؤد والدارمی وعن عبد الله بن عمر قال مکثنا ذات لیلة ننتظر رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة العشاء الآخرة فخرج الینا حین ذهب ثلث اللیل او بعده فلا ندری اشئ شغله فی اهله او غیر ذلك فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلاة ما ینتظرها اهل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بهم هذه الساعة ثم امر المؤذن فاقام الصلوٰة وصلی رواه مسلم وعن جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

یصلی الصلوات نحوا من صلاتکم وکان یؤخر العتمۃ بعد صلاتکم شیأ
وکان یخفف الصلوٰۃ رواہ مسلم۔ وعن ابی سعید قال صلینا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العتمۃ فلم یخرج حتی مضی نحو
من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس
قد صلوا واخذوا مضاجعہم وانکم لن تزالوا فی صلاۃ ما انتظرتم الصلاۃ
ولولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت ھذہ الصلوٰۃ الی شطر اللیل
رواہ ابوداؤد والنسائی وعن عمرو بن دینار قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من نام عن صلوٰۃ العشاء حتی یفوتہ وقتہا فلا نامت عینہ
رواہ ابن عساکر مرسلا وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ الترمذی
وابوداؤد والدارمی ولیس عند النسائی فانہ اعظم للاجر وقال
الترمذی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ
الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسفروا بالفجر یغفر لکم رواہ الدیلمی وعن ابی بکر الصدیق عن
بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال اصبحوا بالصبح فانہ
خیر لکم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من نور بالفجر نور اللہ فی قبرہ وقلبہ وقبل صلاتہ
رواہ الدیلمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاتزال امتی علی الفطرۃ ما اسفروا بصلوۃ الفجر رواہ البزار والطبرانی
فی الاوسط وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسفروا بصلوة الصبح حتی یری القوم مواقع نبلهم رواه الطیالسی وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نوروا بالصبح بقدر ما یبصر القوم مواقع نبلهم رواه الطبرانی فی الکبیر وعن عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال سمعت جابر بن عبد اللہ یقول کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یؤخر الفجر کاسمها رواه الطحاوی بسند صحیح۔ وعن ابراهیم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلی اللہ علیه وسلم علی شئی ما اجتمعوا علی التنویر رواه الطحاوی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلی صلوة الا لمیقاتها الا صلاتین صلاة المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتها بغلس رواه مسلم وعن ابی اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن یزید یقول حج عبد اللہ فامرنی علقمة ان الزمه فلما کانت لیلة مزدلفة وطلع الفجر قال اقم فقلت یا ابا عبد الرحمن ان هذه لساعة ما رأیتك تصلی فیها قط فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان لا یصلی هذه یعنی هذه الصلوة الا هذه الساعة فی هذا المکان من هذا الیوم قال عبد اللہ هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلوة المغرب بعد ما یاتی الناس من مزدلفة وصلوة الغداة حین ینزغ الفجر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یفعل ذلك رواه الطحاوی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال اجعلوا آخر صلاتکم باللیل وترا رواه مسلم وعن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحیٰ وان اوتر قبل ان انام متفق علیه وعن غضیف بن الحرث قال قلت لعائشة ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یغتسل من الجنابة

فی اول اللیل ام فی آخره قالت ربما اغتسل فی اول اللیل وربما اغتسل فی آخره
قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یوتر اول اللیل
ام فی آخره قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخره قلت الله اکبر
الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یجهر بالقراءة ام یخفت
قالت ربما جهر به وربما خفت قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل
فی الامر سعة رواه ابو داؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن
جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خاف ان لا یقوم من
آخر اللیل فلیوتر اوله ومن طمع ان یقوم آخره فلیوتر آخر اللیل فان صلاة
آخر اللیل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم واحمد وعن الولید بن العیزار
قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب هذه الدار واشار
الی دار عبد الله قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم ای العمل
احب الی الله تعالی قال الصلوة علی وقتها وبر الوالدین والجهاد فی
سبیل الله عز وجل رواه النسائی وعن علی ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال یا علی ثلاث لا تؤخرها الصلوة اذا اتت والجنازة اذا
حضرت والایم اذا وجدت لها کفوا رواه الترمذی وعن عائشة
رضی الله عنها قالت ما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة لوقتها
الآخر مرتین حتی قبضه الله تعالی رواه الترمذی وعن ابی ذر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف انت اذا کانت علیك
امراء یمیتون الصلاة او یؤخرونها عن وقتها قلت فما
تأمرنی قال صل الصلوة لوقتها فان ادرکتها معهم فصل
فانها لك نافلة رواه مسلم وقال العلامة العینی

حديث من ادرك ركعة منسوخ[1] وعن عبادة بن الصامت قال قال
لی رسول الله صلی الله علیه وسلم انها ستكون عليكم بعدی امراء يشغلهم
اشياء عن الصلوٰة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوٰة لوقتها فقال
رجل يا رسول الله اصلی معهم قال نعم رواه ابوداؤد وعن نافع ان ابن عمر
كان يقول من صلی صلوٰة المغرب او الصبح ثم ادركهما فلا يعيد لهما غير ما قد
صلاهما رواه مالك وروى الدارقطنی عن ابن عمر نحوه مرفوعا وعن انس
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی[2] صلاة او نام عنها فكفارتها
ان يصليها اذا ذكرها وفی رواية لا كفارة لها الا ذلك متفق عليه وعن
ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ليس فی النوم تفريط انما التفريط
فی اليقظة فاذا نسی احدكم صلاة او نام عنها فليصلها اذا ذكرها
فان الله تعالى قال واقم الصلاة لذكری رواه مسلم وعن ابی سعید
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن الوتر او نسيه فليصل

---

[1] قوله منسوخ مضى تحقيقه فی باب المواقيت ۱۲

[2] قوله من نسی صلاة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها احتج به الشافعی على جواز قضاء الفوائت فی الوقت المنهی عن الصلوٰة فيه وعندنا كره تحريما صلوٰة مطلقا ولو قضاء او واجبة او نفلا فی هذه الاوقات المنهية لانه ليس بلازم ان يصلی فی اول حال الذكر غاية ما فی الباب ان ذكره سبب لوجوب القضاء فاذا ذكرها فی الوقت المنهی واخرها الى ان يخرج ذلك وصلی يكون عاملا بالحديثين احدهما هذا والآخر حديث النهی فی الوقت المنهی عنه اخذته من عمدة القاری ويؤيده حديث التعريس الذی يأتی بعده ۱۲

اذا ذکرہا واذا استیقظ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن
سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین قفل من
خیبر اسری حتی اذا کان من اخر اللیل عرس وقال لبلال اکلأ لنا الصبح
فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وکلأ بلال ما قدر لہ
ثم استند الی راحلتہ وہو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم
الشمس ففزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال بلال
یا رسول اللہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فبعثوا
رواحلہم فاقتادوا شیأ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا
فاقام الصلاۃ فصلی بہم الصبح ثم قال حین قضی الصلوۃ من نسی
صلوۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ عزوجل یقول اقم الصلوۃ لذکری رواہ
مالک ومسلم وقال علماءنا ان اقتیادہم وخروجہم من ذلک الوادی
کان لانہ انتبہ حین طلوع الشمس ومن السنة ان لا یصلی عند
طلوعہا ولا عند غروبہا فلا یجوز اداء الفائتة فی الساعات التی
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوۃ فیہا وخص الذکر
بالذکر فی غیر ہذہ الاوقات وعن شعبة قال سألت الحکم وحمادا
عن الرجل ینام عن الصلوۃ فیستیقظ وقد طلع من الشمس شئ قالا
لا یصلی حتی تنبسط الشمس رواہ الطحاوی وعن ابن عمرؓ قال قال

لہ قولہ وعن ابن عمر الخ ہذہ الاحادیث بیان الاحکام المتعلقة بقضاء الصلوات
الفائتة لصاحب الترتیب ولابن الہمام فی فتح القدیر وصاحب البحر الرائق

رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی صلوة فلم یذکرها الا وهو مع الامام فسلم من صلاته فاذا فرغ من صلاته فلیعد التی نسی ثم لیعد التی صلی مع الامام رواه الدارقطنی والبیهقی وروی الطبرانی والخطیب نحوه وعن حبیب وکان من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی المغرب ونسی العصر فقال لاصحابه هل رأیتمونی صلیت العصر قالوا لا یا رسول الله ما صلیتها فامر المؤذن فاذن ثم اقام فصلی العصر ونقض الاولی ثم صلی المغرب رواه احمد والطبرانی وابو نعیم وعن جابر ان عمر بن الخطاب یوم الخندق جعل یسب کفار قریش وقال یا رسول الله ما کدت اصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والله ما صلیتها فنزلنا الی بطحان فتوضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم وتوضأنا فصلی العصر بعد ما غربت الشمس وصلی بعدها المغرب رواه البخاری ومسلم وعن ابراهیم فی رجل نسی الظهر فذکرها وهو فی العصر قال ینصرف فیصلی الظهر ثم یصلی العصر رواه الطحاوی وعن زید بن اسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نام عن وتره فلیصل اذا اصبح رواه الترمذی مرسلا وقال علی القاری یعنی قبل فرض الصبح اذا کان صاحب ترتیب ان امکن والا فبعده ولو آخر العمر وعن ابی عبیدة عن ابیه عبد الله بن مسعود

فی شرح المنار کلام طویل علی ما ذهب الیه اصحابنا من اشتراط اداء الفضاء قبل الاداء لصحة الاداء من شاء فلیراجع الیهما ۱۲ -

قال ان المشرکین شغلوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اربع صلوات
یوم الخندق حتی ذھب من اللیل ماشاء اللہ فامر بلالا فاذن ثم
اقام فصلی الظھر ثم اقام فصلی العصر ثم اقام فصلی المغرب ثم اقام
فصلی العشاء رواہ الترمذی والنسائی وروی ابن حبان والبزار نحوہ
وقال علماءنا بھذہ الاحادیث احتج اصحابنا فی فرضیۃ الترتیب بین
الوقتیات والفوائت وبین الفوائت بعضھا ببعض۔

باب فضائل الصلوٰة

وقول اللہ عز وجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ عن
عمارۃ بن رویبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن
یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر
رواہ مسلم۔ وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی البردین دخل الجنۃ متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعاقبون فیکم ملائکۃ باللیل وملائکۃ
بالنھار ویجتمعون فی صلاۃ الفجر وصلاۃ العصر ثم یعرج الذین باتوا
فیکم فیسألھم ربھم وھو اعلم بھم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناھم
وھم یصلون واتیناھم وھم یصلون متفق علیہ وعنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس ما فی النداء والصف
الاول ثم لم یجدوا الا ان یستھموا علیہ لاستھموا ولو یعلمون ما فی التھجیر[۱]

[۱] قولہ ولو یعلمون ما فی التھجیر الخ لا یقال الامر بالابراد ینافی الامر بالتھجیر لان الابراد

لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ و الصبح لا توھما ولوحبوا متفق علیہ
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوٰۃ اثقل
علی المنافقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون ما فیہما لاتوھما ولوحبوا
متفق علیہ وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح
فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایغلبنکم الاعراب علی اسم صلاتکم المغرب
قال وتقول الاعراب ھی العشاء وقال لایغلبنکم الاعراب علی اسم
صلاتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء فانہا تعتم بحلاب الابل رواہ
مسلم۔ وعن جندب القسری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی صلاۃ الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلایطلبنکم اللہ من ذمتہ
بشئی فانہ من یطلبہ من ذمتہ بشئی یدرکہ ثم یکبہ علی وجہہ فی
نار جہنم رواہ مسلم وفی بعض نسخ المصابیح القشیری بدل القسری
وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی ان
قرآن الفجر کان مشھودا قال تشھدہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ النہار
رواہ الترمذی۔ وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من غدا الی صلوۃ الصبح غدا برأیۃ الایمان ومن غدا الی
السوق غدا برأیۃ ابلیس رواہ ابن ماجۃ وعن ابی بکر بن سلیمان
بن ابی حثمۃ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ

تاخیر قلیل لایخرج بذلک عن التھجیر فان الھاجرۃ تطلق علی الوقت الی ان یقرب العصر کذا فی
المرقات ۱۲

فی صلوٰة الصبح وان عمر غدا الی السوق وکان منزل سلیمان بین السوق والمسجد فمر عمر علی ام سلیمان الشفاء فقال لہا لم ار سلیمان فی الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشہد صلوٰة الصبح احب الی من ان اقوم لیلۃ رواہ مالک **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل الصلوٰة عند اللہ تعالی صلوٰة الصبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ رواہ ابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان **وعن** عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰة الھجیر من صلوٰة اللیل رواہ ابن نصر والطبرانی فی الکبیر **وعن** علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰة الوسطیٰ صلاة العصر ملأ اللہ بیوتہم وقبورہم نارا متفق علیہ **وعنہ** رضی اللہ عنہ قال قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوٰة العصر حتی کربت الشمس ان تغیب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰہم املأ قلوب الذین شغلونا عن الصلوٰة الوسطیٰ نارا واملأ بیوتہم نارا واملأ قبورہم نارا قال علی کنا نری انہا صلوٰة الفجر رواہ الطحاوی. **وعن** ابن مسعود وسمرة بن جندب قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الوسطیٰ صلاة العصر رواہ الترمذی **وعن** ابی ہریرة انہ اقبل حتی نزل دمشق علی آل ابی کلثم الدوسی فاتی المسجد فجلس فی غربیہ فتذاکروا الصلوٰة الوسطیٰ فاختلفوا فیہا فقال اختلفنا فیہا کما اختلفتم ونحن بفناء بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفینا الرجل الصالح ابو ہاشم بن عتبۃ بن ربیعۃ بن عبد شمس فقال انا اعلم لکم ذلک فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان

جريا عليه فاستاذن فدخل ثم خرج الينا فاخبرنا انها صلوٰة العصر رواه الطحاوی وعن عبد الرحمن بن لبيبة الطائفی انه سأل اباهريرة عن الصلوٰة الوسطى فقال سأقرأ عليك القرآن حتى تعرفها اليس يقول الله عزوجل فی كتابه اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الظهر الى غسق الليل المغرب ومن بعد صلوٰة العشاء ثلث عورات لكم العتمة ويقول ان قرآن الفجر كان مشهودا الصبح ثم قال حافظوا على الصلوات والصلوٰة الوسطى وقوموا لله قانتين هی العصر هی العصر رواه الطحاوی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذی يفوته صلوٰة العصر فكانما وتر اهله وماله متفق عليه وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك صلوٰة العصر فقد حبط عمله رواه البخاری وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتموا بهذه الصلوٰة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة قبلكم رواه ابوداؤد وعن امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء فی جماعة فقد اخذ حظه من ليلة القدر رواه الطبرانی فی الكبير۔

باب الاذان

وقول الله عزوجل واذا ناديتم الى الصلوٰة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لايعقلون وقوله يا ايها الذين آمنوا اذا نودی للصلوٰة من يوم الجمعة۔ عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوٰة وليس ينادی بها احد فتكلموا

یوما فی ذلک فقال بعضهم اتخذ وامثل ناقوس النصارى وقال بعضهم قرنا مثل قرن الیهود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ متفق علیہ وقال علی القاری ای ناد بالصلوٰۃ جامعۃ لما فی مرسل عند ابی سعید ان بلالا کان ینادی بقوله الصلوٰۃ جامعۃ ثم شرع الاذان وفی شرح مسلم عن القاضی عیاض الظاهر انه اعلام واخبار بحضور وقتها ولیس علی صفة الاذان الشرعی قال النووی هذا هو الحق انتهى وعن عبد اللّٰہ بن زید الانصاری قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد همه الاذن حتی هم ان یامر رجالا فیقومون علی الآطام فیرفعون ویشیرون الی الناس بالصلواۃ حتی رأیت فیما یری النائم کان رجلا علیہ ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اربعا اشهد ان لا اله الا اللّٰہ مرتین اشهد ان محمدا رسول اللّٰہ مرتین حیّ علی الصلوٰۃ مرتین حیّ علی الفلاح مرتین اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا اله الا اللّٰہ ثم قام فقال مثلها وقال فی آخرها قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ فاخبرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال اذهب فقصها علی بلال ففعلت فاقبل الناس سراعا ولا یدرون الا انه فرغ فاقبل عمر بن الخطاب وقال لولا ماسبقنی به لاخبرتک انه قد طاف بی الذی طاف به رواه ابو الشیخ وروی ابن ماجۃ وابوداؤد واحمد نحوه وصححه الترمذی وابن خزیمۃ والبخاری فیما حکاه عنه الترمذی فی العلل وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحابنا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لقد اعجبنی

ان تکون صلوٰة المسلمين المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابثّ رجالا فى الدور ينادون بالصلوٰة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على الآطام ينادون المسلمين لحين الصلواة قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله انى لما راجعت لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه ثوبان اخضران فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه يقول قد قامت الصلوٰة وساق الحديث رواه ابوداؤد وعن يحيى بن سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اراد ان يتخذ خشبتين يضرب بهما ليجتمع الناس فى الصلوٰة فارى عبد الله بن زيد الانصارى خشبتين فى النوم فقال ان هاتين لنحو ما يريده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل الا تؤذنون للصلوٰة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استيقظ فذكر له ذلك فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالاذان رواه مالك فى المؤطا وعن ابى عمير بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتمّ رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوٰة كيف يجمع الناس لها فقيل له انصب راية عند حضور الصلوٰة فاذا رأوها آذن بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك قال وذكر له القُنْع يعنى الشَّبُّور فلم يعجبه ذلك وقال انه من امر اليهود قال فذكر له الناقوس فقال هو من امر النصارىٰ فانصرف عبد الله بن زيد وهو مهتمّ لهمّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فارِىَ الاذان فى منامه قال فغدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى لبين نائم ويقظان اذ اتانى آت فارانى الاذان قال وكان عمر بن الخطاب رآه قبل ذلك فكتمه عشرين

یوما قال ثم اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما منعک ان تخبرنی فقال سبقنی بہا عبد اللہ بن زید فاستحییت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال قم فانظر ما یأمرك به عبد اللہ بن زید فافعله فاذن بلال قال ابو البشر الراوی واخبرنی ابو عمیر ان الانصار تزعم ان عبد اللہ بن زید لولا انہ کان مریضا یومئذ لجعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنا رواہ ابو داؤد وعن علقمة عن ابن بریدة ان رجلا من الانصار مر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرآہ حزینا وکان الرجل اذا طعم تجمع الیہ فانطلق حزینا بما رأی من حزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فترك طعامه وماکان یجتمع الیہ ودخل مسجدہ یصلی فبینما ھو کذلك اذ نعس فاتاہ آت فی النوم فقال ھل علمت مما حزن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قال فھو لھذا التأذین فأته فمرہ ان یأمر بلالا ان یؤذن فعلمه الاذان اللہ اکبر اللہ اکبر مرتین اشھد ان لا الہ الا اللہ مرتین اشھد ان محمدا رسول اللہ مرتین حیّ علی الصلوٰۃ مرتین حیّ علی الفلاح مرتین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ ثم علمه الاقامة مثل ذٰلك وقال فی آخرہ قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کاذان الناس واقامتھم فاقبل الانصاری فقعد علی باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر ابو بکر فقال استاذن لی وقد رأی مثل ذٰلك فاخبر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم استاذن الانصاری فدخل فاخبر بالذی رأی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اخبرنا ابو بکر مثل ذٰلك فامر بلالا یؤذن بذٰلك رواہ امامنا ابو حنیفة وروی

الطبرانی فی الاوسط بسنده عنه نحوه وفی روایة ابن ابی شیبة وسعید بن منصور عن ابی محذورة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد اللہ بن زید الانصاری جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیت فی المنام کانّ رجلا قائم وعلیہ بردان اخضران علی جذمة حائط فاذن مثنی واقام مثنی وقعد قعدة فسمع بذلک بلال فقام فاذن مثنی واقام مثنی وقعد قعدة رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ وروی البیہقی فی سننہ عن وکیع نحوہ قال فی الامام وھذا رجالہ رجال الصحیح وھو متصل علی مذھب الجماعة فی عدالة الصحابة وان جہالة اسماءھم لا تضر وعن عبد اللہ بن زید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ھمّ بالبوق وامر بالناقوس فنحت فأری عبد اللہ بن زید فی المنام قال رأیت رجلا علیہ ثوبان اخضران یحمل ناقوسا فقلت لہ یا عبد اللہ اتبیع الناقوس قال وما تصنع بہ قلت انادی بہ فی الصلوٰة قال افلا ادلک علی خیر من ھذا قال وما ھو قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ قال فخرج عبد اللہ بن زید حتی

اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما رأی قال یارسول اللہ رأیت
رجلا علیہ ثوبان اخضران فقص القصة فقال رسول اللہ ان صاحبکم
قد رأی رؤیا فاخرج مع بلال الی المسجد فالقها علیہ فلیناد بلال فانہ
اندی صوتا منك قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت القیها علیہ
وھو ینادی بھا قال فسمع عمر بن الخطاب بالصوت فخرج فقال یارسول اللہ
لقد رأیت مثل الذی رأی رواہ ابن ماجة وروی ابوداؤد مثلہ وعن
ابن عمر قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء اوحی الیہ
بالاذان فنزل بہ فعلمہ جبریل رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال علماءنا
ان الاسراء المذکور فی روایة الطبرانی غیر المعروف وانہ بروحہ او
برؤیاہ للاسراء تعدد فیکون رأی فی منامہ ذلك ورؤیا الانبیاء وحی
وعقب ذلك برؤیا الصحابة فاظھر موافقتھم لیسروا بموافقة رأیھم
وکون ذلك ماثورا عنھم والا فھو حکم شرعی لایثبت برؤیا غیرہ انتھی
وعن عبید بن عمر اللیثی ان عمر لما رأی الاذان جاء یخبر بہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الوحی قد ورد بذلك فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد سبقك الوحی رواہ ابوداؤد فی المراسیل
وعبد الرزاق فی مصنفہ وعن الاسود بن یزید قال سألت ابا
محذورة کیف کنت تؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتی شئ
کنت تجعل آخر اذانك قال کنت اثنی الاقامة کمثل الاذان واجعل
آخر الاذان لا الہ الا اللہ رواہ ابو الشیخ وقال الامام ابن الھمام وروی
الطبرانی فی الاوسط عن ابی محذورة یقول القی علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ ولم یذکر ترجیعا

وعن عبد اللہ بن زید قال کان اذان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم شُفعا شُفعا فی الاذان والاقامۃ رواہ الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان عبد اللہ بن زید الانصاری مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشفع الاذان والاقامۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن عبد اللہ بن زید الانصاری قال کان اذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واقامتہ مثنی مثنی رواہ ابو الشیخ وعن الاسود عن بلال انہ کان یثنی الاذان ویثنی الاقامۃ رواہ الطحاوی وعبد الرزاق والدارقطنی وعن ابراھیم قال کان ثوبان یؤذن مثنی ویقیم مثنی رواہ الطحاوی وعن عبد العزیز بن رفیع قال سمعت ابا محذورۃ یؤذن مثنی مثنی ویقیم مثنی رواہ الطحاوی وعن مکحول ان ابن محیریز حدثہ انہ سمع ابا محذورۃ یقول علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقامۃ سبع عشر کلمۃ رواہ الطحاوی وعن مجاھد فی الاقامۃ مرۃ مرۃ انما ھو شئی استخفہ الامراء رواہ الطحاوی وقال الزیلعی فی تبیین الحقائق قال ابو الفرج کانت الاقامۃ مثنی مثنی فلما قام بنو امیۃ افردوا الاقامۃ وعن ابراھیم قال کانت الاقامۃ مثل الاذان حتی کان ھٰؤلاء الملوک فجعلوھا واحدۃ للسرعۃ اذا خرجوا انتھی وعن بلال انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤذنہ بالصبح فوجدہ راقدا فقال الصلاۃ خیر من النوم مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ھذا یا بلال اجعلہ فی اذانک رواہ الطبرانی فی الکبیر وروی ابن ماجۃ نحوہ وعن ابی محذورۃ قال کنت اؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکنت اقول فی اذان الفجر الاول حی علی الفلاح الصلاۃ خیر من النوم الصلاۃ خیر من النوم اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

رواه النسائی۔ وعن ابن سيرين قال من السنة ان يقول المؤذن

فی اذان الفجر حی علی الفلاح الصلاة خير من النوم رواه البیهقی وابن خزیمة

وعن ابی بکرة قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم لصلاة الصبح

فکان لا یمر برجل الا ناداه بالصلاة او حرکه برجله رواه ابو داؤد

وقال علی القاری یؤخذ[1] منه مشروعیة التثویب فی الجملة وعن

جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل

واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانك واقامتك قدر ما یفرغ الآکل

من اکله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا

تقوموا[2] حتی ترونی رواه الترمذی وروی ابن ابی شیبة عن حماد ان

انسا رضی الله تعالی عنه کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰة وکبر

الامام وعن زیاد بن الحرث الصدائی قال امرنی رسول الله

---

[1] قوله یؤخذ منه مشروعیة التثویب فی الجملة وقال فی شرح النقایة و التثویب وهو الاعلام بالصلوٰة بین الاذان والاقامة بحسب ما تعارفه اهل کل بلد من لفظه حسن عندنا فی کل صلوٰة لتوانی الناس فی الامور الدینیة وکرهه مالك والشافعی مطلقا ١٢۔

[2] قوله ولا تقوموا حتی ترونی لعله علیه السلام کان یخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن فی الاقامة ویدخل فی محراب المسجد عند قوله حی علی الصلوٰة ولذا قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰة ویشرع عند قد قامت الصلاة فی قول ابی حنیفة ومحمد وعند الفراغ من الاقامة فی قول ابی یوسف والمعنی اذا فرغ المؤذن من قوله قد قامت الصلوٰة شرع الامام فی الخلاصة هذا هو الاصح

صلی اللہ علیہ وسلم ان اذّن فی صلاۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فھو یقیم رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن محمد بن عبد اللہ عن عمہ عبد اللہ بن زید قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منھا شیأ قال فأُرِیَ عبد اللہ بن زید الاذان فی المنام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال اَلقِہ علی بلال فاَلقَاہ علیہ فاذّن بلال فقال عبد اللہ انا رأیتہ وانا کنت اریدہ قال فاقم انت رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وقال ابن عبد البر اسنادہ حسن وکذا قال الحازمی وعن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ عن جدہ انہ حین أری الاذان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلالا فاذن ثم امر عبد اللہ فاقام رواہ الطحاوی وعن عبد الرحمن بن سعد ابن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی

وقیل معناہ انہ شرع فیھا قبل تمام ھذا القول وفی المحیط قال الامام الحلوانی ھذا ھو الصحیح وذکر فی خزانۃ انہ لو لم یشرع حتی فرغ من الاقامۃ فلا بأس بہ والکلام فی الاستحباب لا فی الجواز انتھی والجمھور علی قول ابی یوسف لیبدرک المؤذن اول صلوٰۃ الامام وعلیہ عمل اھل الحرمین واللہ تعالیٰ اعلم وعند مالک والشافعی یؤخر الشروع الی الفراغ من الاقامۃ واستواء الصفوف المرقات وشرح النقایۃ ملتقط منھما ۱۲
لہ قولہ من اذن فھو یقیم ولا یکرہ عندنا اقامۃ غیر المؤذن برضاہ وبہ قال مالک وکرھھا الشافعیؒ اما لو لم یحضر فلا یکرہ اتفاقا نعم الافضل ان یکون المؤذن ھو المقیم لہ ھذا الحدیث ولنا الاحادیث الآتیۃ بعد شرح النقایۃ ملخصا ۱۲۔

ابی عن ابیه عن جده ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم امر بلالا ان
یجعل اصبعیه فی اذنیه قال انه ارفع لصوتك رواه ابن ماجة وروی
الترمذی نحوه وعن عروة بن الزبیر عن امرأة من بنی النجار قالت
کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیه الفجر
فیأتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰه تمطی ثم قال اللهم
انی احمدك واستعینك علی قریش ان یقیموا دینك قالت ثم یؤذن
قالت واللّٰه ما علمته کان ترکها لیلة واحدة هذه الکلمات رواه
ابوداؤد وقال یؤخذ منه الاذان فوق المنارة اسناده حسن وعن
ابن عباس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لیؤذن لکم خیارکم
ولیؤمکم قراؤکم رواه ابوداؤد وعن وائل بن حجر قال حق وسنة
مسنونة ان لا یؤذن الا وهو طاهر ولا یؤذن الا وهو قائم رواه
ابوالشیخ وعن ابی هریرة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال
لا یؤذن الا متوضئ رواه الترمذی وضعفه قال علماءنا فلا یدل
الا علی الاستحباب لانه قد انعقد الاجماع علی کون قراءة القرآن
بغیر وضوء غیر مکروه والقرآن اعظم حرمة من الاذان فلما لم
یکره قراءته وهو اعظم حرمة بدون الوضوء فکیف یکره التأذین بدونه
فنحمل روایات الوضوء علی الاستحباب قاله فی تعلیق اعلاء السنن وعن
ابراهیم قال لا بأس بان یؤذن المؤذن وهو علی غیر وضوء رواه محمد
فی الآثار وقال به نأخذ لا نری بذلك بأسا ونکره ان یؤذن جنبا
وعنه قال الاذان جزم والتکبیر جزم والتسلیم جزم والقرآن جزم
رواه سعید بن منصور وعن ابی الشعثاء قال کنا نقعد فی المسجد

مع ابی ھریرۃ فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعہ ابو ھریرۃ بصرہ حتی خرج من المسجد فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابن ماجۃ وروی مسلم والنسائی والترمذی نحوہ وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجۃ وھو لا یرید الرجعۃ فھو منافق رواہ ابن ماجۃ۔

باب فضل الاذان وافضلیۃ الامامۃ و اجابۃ المؤذن

وقول اللہ عز وجل ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی اعناق المؤذنین للمسلمین صیامھم وصلاتھم رواہ ابن ماجۃ وعن معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المؤذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامۃ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نودی للصلاۃ ادبر الشیطان لہ ضراط حتی لا یسمع التأذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلاۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یضل الرجل لا یدری کم صلی متفق علیہ وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلاۃ ذھب حتی یکون مکان

الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینة علی ستة وثلاثین میلا
رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شهد له
یوم القیامة رواه البخاری وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم المؤذن یغفر له مدی صوته ویشهد له کل رطب ویابس
وشاهد الصلاة یکتب له خمس وعشرون صلاة ویکفر عنه ما بینهما
رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وروی النسائی الی قوله کل رطب
ویابس وقال وله مثل اجر من صلی وعن ابن عباس قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب له
براءة من النار رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن ابن عمر
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اذن ثنتی عشرة سنة
وجبت له الجنة وکتب له بتأذینه فی کل یوم ستون حسنة ولکل اقامة
ثلاثون حسنة رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ثلاثة علی کثبان المسک یوم القیامة عبد ادی حق الله وحق
مولاه ورجل ام قوما وهم به راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس
کل یوم ولیلة رواه الترمذی وعن ابی سعید الخدری ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لو یعلم الناس ما فی التأذین
لتضاربوا علیه بالسیف رواه احمد وعن انس قال کان النبی
صلی الله علیه وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا
امسك والا اغار فسمع رجلا یقول الله اکبر الله اکبر فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم علی الفطرة ثم قال اشهد ان لا اله الا الله فقال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم خرجت من النار فنظروا الیہ فاذا ھو راعی معزی رواہ مسلم وعن عبد اللہ قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الانصار منا امیر ومنکم امیر فاتاھم عمر فقال الستم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امر ابا بکر ان یصلی بالناس فایکم تطیب نفسہ ان یتقدم ابا بکر قالوا نعوذ باللہ ان نتقدم ابا بکر رواہ النسائی قال الامام ابن الھمام الامامۃ[له] افضل من الاذان عندنا لمواظبتہ علیہ الصلاۃ والسلام علیھا وکذا الخلفاء الراشدون بعدہ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الناس فی المسجد الامام ثم المؤذن ثم من علی یمین الامام رواہ الدیلمی فی مسندہ وعن مالک بن الحویرث قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رأیتمونی اصلی واذا حضرت الصلاۃ فلیؤذن لکم احدکم

له قولہ الامامۃ افضل من الاذان عندنا الخ واستدلال الشافعی بحدیث ابی ھریرۃ الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین علی فضل الاذان علی الامامۃ لان حال الامین افضل من حال الضمین وفیہ ان ھذا الامین یتکفل الوقت فحسب وھذا الضامن یتکفل ارکان الصلاۃ ویتعھد للسفارۃ بینھم وبین ربھم فی الدعاء فاین احدھما من الآخر وکیف لا والامام خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمؤذن خلیفۃ بلال رضی اللہ عنہ وان الدعاء بالارشاد اعلی من الدعاء بالمغفرۃ لان الغفران یستدعی سبق ذنب والارشاد یستدعی وصول البغیۃ ویؤیدہ الاحادیث الآتیۃ بعدہ کذا فی المرقات ۱۲

ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الرحمۃ تنزل علی الامام ثم علی من علی یمینہ الاول فالاول رواہ
ابوالشیخ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا
ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدارقطنی
والبیھقی فی السنن وروی الطبرانی نحوہ فی الکبیر وعن ابی ھریرۃ
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ
رواہ النسائی وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یارسول اللہ ان
المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما
یقولون فاذا انتھیت فسل تعط رواہ ابوداؤد وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤذنین والملبین یخرجون من
قبورھم یؤذن المؤذن ویلبی الملبی رواہ الطبرانی فی الاوسط
وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا[1] مثل مایقول ثم صلوا علی فانہ من صلی
علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانھا
منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون
انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم

---

[1] قولہ فقولوا مثل مایقول یعنی ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب
الاجابۃ بالقدم ای لئلا تفوتہ الجماعۃ فیأثم قالہ فی الدر المختار وفی
المقام تفصیل آخر موضع بسطہ ھو رد المختار ۱۲

وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن
اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان
لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا
رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حي علی الصلاۃ
قال[1] لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حي علی الفلاح قال لاحول
ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم
قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم
وعن علقمۃ بن ابی وقاص قال انی لعند معاویۃ اذ اذن مؤذنہ
فقال معاویۃ کما قال مؤذنہ حتی اذا قال حي علی الصلاۃ قال
لاحول ولا قوۃ الا باللہ فلما قال حي علی الفلاح قال لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک رواہ احمد وعن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع
المؤذن یتشہد قال وانا وانا رواہ ابوداؤد وعن ابی امامۃ او
بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا اخذ
فی الاقامۃ فلما ان قال قد قامت الصلاۃ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقامہا اللہ وادامہا وقال فی سائر الاقامۃ کنحو حدیث

---

[1] قولہ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ای یقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ وزاد فی عمدۃ المفتی ما شاء اللہ کان وخیر بینہما فی الکافی وفصل فی المحیط بان یاتی بالحوقلۃ مکان الصلوۃ وبالمشیئۃ مکان الفلاح اسماعیل والمختار الاول نوح افندی کذا فی رد المحتار ١٢۔

عمر فی الاذان رواہ ابوداؤد وعن سعید بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ رواہ ابوداؤد والترمذی وعن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضهم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ أت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ رواہ البخاری وعن ابن عمر قال کنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواہ البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ام سلمۃ رضی اللہ عنها قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال لیلک وادبار نهارک واصوات دعائک فاغفر لی رواہ ابوداؤد والبیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابن بریدۃ عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عند کل اذانین رکعتین ما خلا[1] المغرب رواہ الدارقطنی وقال

[1] قولہ ما خلا المغرب والحاصل انہ یسن ان یصلی بین الاذان والاقامۃ

وهو المحفوظ وروى البزار عن بريدة نحوه وفى رواية صلاة الا المغرب الابدل ركعتين ماخلا وعن عثمان بن ابى العاص قال قلت يارسول الله اجعلنى امام قومى قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا ياخذ على اذانه اجرا رواه احمد وابوداؤد والنسائى وعن ابى محذورة انه قال فالقى على رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان فاذنت ثم اعطانى[ل] حين قضيت التاذين صرة فيها شئ من فضة رواه ابن حبان وعقد ترجمة على الرخصة فى ذلك ورواه النسائى ايضا وعن ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط فى دمه واذا مات لم يدود فى قبره رواه الطبرانى فى الكبير وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعى غنم فى رأس شظية للجبل يؤذن بالصلوٰة ويصلى فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدى هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف منى قد غفرت لعبدى وادخلته الجنة رواه ابوداؤد والنسائى وعن سلمان الفارسى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل بارض فلاة فحانت الصلاة

وكره ابوحنيفة النفل قبل المغرب لهذا الحديث كذا فى المرقات ١٢-

ل قوله ثم اعطانى الخ اختلف العلماء فى اخذ الاجر على الاذان والاقامة والامامة فكرهه الشافعىؒ ومنعه ابوحنيفة رحمه الله واصحابه واستدلوا بحديث عثمان بن ابى العاص واتخذ مؤذنا لا ياخذ على اذانه اجرا وهذا قول المتقدمين واما المتاخرون منهم فافتوا بجوازه واستدلوا بهذا الحديث والتفصيل مذكور فى بذل المجهود فليراجع ١٢-

فليتوضأ فان لم يجد ماء فليتيمم فان اقام صلى معه ملكان وان اذن واقام صلى خلفه من جنود الله ما لا يرى طرفاه رواه عبد الرزاق هذا اسناد رجاله رجال الصحاح۔

باب

عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له لا تؤذن[1] حتى يستبين لك الفجر هكذا او مد يده عرضا رواه ابو داؤد ولم يضعفه وروى البيهقي نحوه قال في الامام رجال اسناده ثقات وفي رواية عبد العزيز بن ابي رواد عن ابن عمر رضي الله عنه ان بلالا اذن قبل الفجر فغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن ابن عمر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له ما حملك على ذلك قال استيقظت

---

[1] قوله لا تؤذن حتى يستبين لك الفجر الخ يعني لا يؤذن لصلوٰة قبل دخول وقتها ويعاد في الوقت لان الاذان للاعلام وقبل الوقت تجهيل وقال ابو يوسف وهو قول الشافعي رح يجوز للفجر في النصف الاخير من الليل لتوارث اهل الحرمين والحجة على الكل هذا الحديث قاله في الهداية وقال في النهاية فان قيل جاء في الحديث لا يغرنكم اذان بلال ويعلم به انه كان يؤذن قبل الوقت قلنا هو حجة لنا حيث لم يعتبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم اذانه وامر الناس بان لا يعتبروا اذانه مثل اعتبارهم الاذان في الوقت وقال ولا يغرنكم اذان بلال فانه يؤذن ليرجع قائمكم ويتسحر صائمكم ويقوم نائمكم فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم وكان هو اعمى لا يؤذن حتى يسمع الناس يقول اصبحت ۱۲ ـ

وانا وسنان فظننت ان الفجر قد طلع فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینادی علی نفسہ الا ان العبد قد نام رواہ البیہقی وروی ابوداؤد نحوہ وعن مالک بن الحویرث قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن عم لی فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما رواہ البخاری وعن یزید بن ابی مریم عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاسرینا لیلۃ فلما کان فی وجہ الصبح نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام ونام الناس فلم یستیقظ الا بالشمس قد طلعت علینا فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن فاذن[۱] ثم صلی الرکعتین قبل الفجر ثم امرہ فاقام فصلی بالناس ثم حدثنا ما ھو کائن حتی تقوم الساعۃ رواہ النسائی وروی ابوداؤد والحاکم والبزار والطبرانی والبیہقی نحوہ وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلاۃ فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت متفق علیہ وفی الذخیرۃ اما اذا کان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من وراء الصفوف

---

[۱] قولہ فاذن ثم صلی الرکعتین قبل الفجر ثم امرہ فاقام الخ وقال فی الھدایۃ ویؤذن للفائتۃ ویقیم لانہ علیہ السلام قضی الفجر غداۃ لیلۃ التعریس باذان واقامۃ وھو حجۃ علی الشافعی فی الکتفائہ بالاقامۃ انتہی وقال فی العنایۃ لایقال قد روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا فاقام دون ذکر الاذان لان القصۃ واحدۃ فالعمل بالزیادۃ اولی وفیہ نظر لان ذلک انما یکون اذا کان راویھما واحدا ولم یثبت ھھنا کذلک والجواب ان الراوی اذا کان متعددا انما یعمل بخبرین اذا امکن العمل بھما ولا یمکن ھھنا لکون القصۃ واحدۃ ۱۲۔

يقومون كما رأوا الامام وعبارة الدر المختار فی هذا المقام وان داخل من قدام قاموا حين يقع بصرهم عليه وعن ابی هريرة عن رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون وأتوها وانتم تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاقضوا[ا] رواه ابو داؤد والطحاوی وابن ابی شيبة[۲] بسند صحيح عن ابی ذر وابن حزم بسند مثله عن ابی هريرة والبيهقی بسند لا بأس به عن معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه وفی رواية لمسلم فان احدكم اذا كان يعمد الی الصلوٰة فهو

[ا] قوله وما فاتكم فاقضوا اختلف العلماء فی القضاء والاتمام المذكورين هل هما بمعنی واحد او بمعنيين وترتب علی ذٰلك خلاف فيما يدركه الداخل مع الامام هل هو اول صلاته او آخرها علی اقوال منها انه اول صلاته وانه يكون بانيا عليه فی الافعال والاقوال وهو قول الشافعی واسحاق والاوزاعی ورواية عن مالك واحمد واستدلوا بقوله وما فاتكم فاتموا لان لفظ الاتمام واقع علی باق من شیٔ قد تقدم سائره ومنها انه آخر صلاته وانه يكون قاضيا فی الافعال والاقوال وهو قول ابی حنيفة واحمد فی رواية وسفيان ومجاهد وابن سيرين وقال ابن بطال روی ذٰلك عن ابن مسعود وابن عمر وابراهيم النخعی والشعبی وابی قلابة واستدلوا علی ذٰلك بقوله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم وما فاتكم فاقضوا والجواب عما استدل به الشافعیؒ ومن تبعه وهو قوله فاتموا ان صلاة المأموم مرتبطة بصلوٰة الامام فحمل قوله فاتموا علی ان من قضی ما فاته فقد اتم لان الصلوٰة تنقص بما فات فقضاءه اتمام لما نقص كذا فی عمدة القاری ۱۲۔

[۲] قوله وابن ابی شيبة وسيجیٔ فی باب الخطبة والصلوٰة ۱۲ منه

فی صلاة وقال محمد لا تعجلن برکوع ولا افتتاح حتی تصل الی الصف وتقوم فیه وعن نافع ان ابن عمر سمع الاقامة وهو بالبقیع فاسرع المشی رواه محمد عن مالك وقال هذا لا بأس به مالم یجهد نفسه۔

باب المساجد ومواضع الصلوٰة

وقول الله عز وجل ان طهرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود وقوله وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره وقوله ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا وهدی للعالمین وقوله فی بیوت اذن الله ان ترفع وتذکر فیها اسمه وقوله انما یعمر مساجد الله من اٰمن بالله والیوم الاٰخر۔ عن ابن عمر قال دخل النبی صلی الله علیه وسلم البیت ثم خرج وبلال خلفه فقلت لبلال هل صلی قال لا فلما کان من الغد دخل فسألت بلالا هل صلی قال نعم صلی رکعتین رواه الدارقطنی وعن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتیت شیبة بن عثمان فقلت یا ابا عثمان ان ابن عباس یقول ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة فلم یصل قال بلی صلی رکعتین عند العمودین المقدمین ثم الزق بهما ظهره رواه الطحاوی وروی ابو یعلی وابن عساکر نحوه وعن ابن عمر قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم الکعبة والفضل واسامة بن زید وعثمان بن طلحة فکان اول من لقیت بلالا فقلت این صلی النبی صلی الله علیه وسلم قال بین هاتین الساریتین رواه ابن ابی شیبة وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوه۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

مابین المشرق والمغرب قبلة[1] رواه الترمذی وعن ابی ذر قال
قلت یارسول الله ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد
الحرام قال قلت ثم ای قال ثم المسجد الاقصی قلت کم بینهما قال
اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحیثما ادرکتك الصلوٰة فصل
متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم صلاة فی مسجدی هذا خیر من الف صلاة فیما سواه الا المسجد
الحرام متفق علیه وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل
بخمس وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمسمائة
صلاة وصلاته فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلاة وصلاته فی مسجدی
بخمسین الف صلاة وصلاته فی المسجد الحرام بمائة الف صلاة رواه
ابن ماجة وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من جاء مسجدی هذا لم یأت الا لخیر یتعلمه او یعلمه فهو
بمنزلة المجاهد فی سبیل الله ومن جاء لغیر ذلك فهو بمنزلة
الرجل ینظر الی متاع غیره رواه ابن ماجة والبیهقی فی شعب الایمان
وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی رجل
فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب رضی الله عنه فقال اذهب فائتنی

---

[1] قوله مابین المشرق والمغرب قبلة والظاهر انها قبلة اهل المدینة فانها واقعة
بین المشرق والمغرب وهذا الحدیث یؤید القول بالجهة یعنی للمکی اصابة
عینها ولغیره ای غیر معاینها اصابة جهتها المرقات والدر المختار ملتقط منها ۱۲

بهٰذين فجئته بهما فقال ممن انتما او من اين انتما قالا من اهل الطائف قال لو كنتما من اهل المدينة لاوجعتكما ترفعان اصواتكما فی مسجد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم رواه البخاری وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی هٰذا متفق علیه وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یأتی مسجد قباء کل سبت ماشیا وراکبا فیصلی فیه رکعتین متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة ومنبری علی حوضی متفق علیه وعن عائشة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال فی مرضه الذی لم یقم منه لعن اللّٰه الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد متفق علیه وعن جندب قال سمعت النبی صلی اللّٰه علیه وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائهم وصالحیهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انی انهاکم عن ذٰلک رواه مسلم وعن عطاء بن یسار قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اللهم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللّٰه علی قوم اتخذوا قبور انبیائهم مساجد رواه مالک مرسلا وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم احب البلاد الی اللّٰه مساجدها وابغض البلاد الی اللّٰه اسواقها رواه مسلم وعن ابن عمر قال ان حبرا من الیهود سأل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ای البقاع خیر فسکت عنه وقال اسکت حتی یجیء جبریل فسکت وجاء جبریل علیه السلام فسأل فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ولکن اسأل

ربی تبارك وتعالی ثم قال جبریل یا محمد انی دنوت من الله دنوا ما دنوت منه قط قال وکیف کان یا جبریل قال وکان بینی وبینه سبعون الف حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقها وخیر البقاع مساجدها رواه ابن حبان فی صحیحه وروی احمد وابو یعلی والحاکم والطبرانی والبزار نحوه وصححه الحاکم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یا رسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد قیل وما الرتع یا رسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر رواه الترمذی وعن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة متفق علیه وعن عائشة قالت امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ببناء المسجد فی الدور وان ینظف ویطیب رواه ابو داؤد والترمذی وابن ماجة وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبایعناه وصلینا معه واخبرناه ان بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا فی اداوة وامرنا فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف فقال مدوه من الماء فانه لا یزیده الا طیبا رواه النسائی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما امرت بتشیید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیهود والنصاری رواه ابو داؤد وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اشراط الساعة ان یتباهی الناس فی المساجد رواه ابو داؤد

والنسائی والدارمی وابن ماجة وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال لعن[1] رسول الله صلی الله علیه وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وفی روایة لمسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علیّ اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علیّ ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة اوتیها رجل ثم نسیها رواه الترمذی وابو داؤد وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان الله یقول انما یعمر مساجد الله من آمن بالله والیوم الآخر رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة الرجل فی الجماعة

---

[1] قوله لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم زائرات القبور فی شرح السنة هذا کان قبل الترخص فلما رخص دخل فی الرخصة الرجال والنساء ومراده بالترخص قوله علیه السلام کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها لانها تذکر الآخرة قاله فی المرقات وقال فی الدر المختار ورد المحتار لا بأس بزیارة القبور ولو للنساء لحدیث کنت نهیتکم اھ بل تندب کما فی البحر عن المجتبی للامر بها فی الحدیث المذکور کما فی الامداد ولا تترک الزیارة لما یحصل عند قبور الاولیاء من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات لا تترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلها وانکار البدع بل وازالتها ان امکن ۱۲-

تضعف على صلاته في بيته وفي سوقه خمسا وعشرين ضعفا وذلك انه اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم خرج الى المسجد لا يخرجه الا الصلاة لم يخط خطوة الا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطيئة فاذا صلى لم تزل الملائكة تصلى عليه ما دام في مصلاه اللهم صل عليه اللهم ارحمه ولا يزال احدكم في صلاة ما انتظر الصلاة وفي رواية قال اذا دخل المسجد كانت الصلاة تحبسه وزاد في دعاء الملائكة اللهم اغفر له اللهم تب عليه ما لم يؤذ فيه ما لم يحدث فيه متفق عليه وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة كلهم ضامن على الله رجل خرج غازيا في سبيل الله فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة او يرده بما نال من اجر او غنيمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن على الله ورجل دخل بيته بسلام فهو ضامن على الله رواه ابو داؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من بيته متطهرا الى صلاة مكتوبة فاجره كاجر الحاج المحرم ومن خرج الى تسبيح الضحى لا ينصبه الا اياه فاجره كاجر المعتمر وصلاة على اثر صلاة لا لغو بينهما كتاب في عليين رواه احمد وابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزله من الجنة كلما غدا او راح متفق عليه وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعظم الناس اجرا في الصلاة ابعدهم فابعدهم ممشى والذي ينتظر الصلاة حتى يصليها مع الامام اعظم اجرا من الذي يصلي ثم ينام متفق عليه وعن جابر قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمة ان ينتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلك النبي

صلی الله علیه وسلم فقال لهم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول الله قد اردنا ذٰلك فقال یا بنی سلمة دیارکم تکتب اٰثارکم دیارکم تکتب اٰثارکم رواه مسلم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لاظل الا ظله امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی یعود الیه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه ورجل ذکر الله خالیا ففاضت عیناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ماتنفق یمینه متفق علیه وعن بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامة رواه الترمذی وابو داؤد ورواه ابن ماجة عن سهل بن سعد وانس وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتی المسجد لشئ فهو حظه رواه ابو داؤد وعن عثمان بن مظعون قال یا رسول الله ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحة قال ان سیاحة امتی الجهاد فی سبیل الله فقال ائذن لنا فی الترهب فقال ان ترهب امتی الجلوس فی المساجد انتظارًا الصلاة رواه البغوی فی شرح السنة وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رأیت ربی عز وجل فی احسن صورة قال فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت انت اعلم قال فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردها بین ثدیي فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلك نری ابراهیم

ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواه الدارمی مرسلا وللترمذی
نحوه عنه وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیه قال یا محمد هل تدری
فیم یختصم الملأ الاعلیٰ قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد
بعد الصلوٰة والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکاره فمن
فعل ذٰلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه وقال
یا محمد اذا صلیت فقل اللهم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات
وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنة فاقبضنی الیک غیر مفتون
قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة باللیل والناس
نیام وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم ذات غداة عن صلاة الصبح حتی کدنا نترائی عین الشمس
فخرج سریعا فثوب بالصلوة فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجوز
فی صلاته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل
الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداة انی قمت من اللیل
فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا
انا بربی تبارک وتعالیٰ فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لبیک رب قال
فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالها ثلاثا قال فرأیته وضع کفه
بین کتفی حتی وجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شئ وعرفت
فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت فی الکفارات
قال وما هن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد
بعد الصلوات واسباغ الوضوء حین الکریهات قال ثم فیم قلت فی الدرجات
قال وما هن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوٰة باللیل والناس نیام

قال سل قال قلت اللهم انی اسألك فعل الخیرات وترك المنكرات وحب المساكین
وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنة فی قوم فتوفنی غیر مفتون واسألك
حبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الی حبك فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انها حق فادرسوها ثم تعلموها رواه احمد والترمذی وقال هذا
حدیث حسن صحیح وسألت محمد بن اسمعیل عن هذا الحدیث فقال هذا
حدیث صحیح وعن ابی اسید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا دخل احدكم المسجد فلیقل اللهم افتح لی ابواب رحمتك واذا خرج
فلیقل اللهم انی اسألك من فضلك رواه مسلم وعن فاطمة بنت
الحسین عن جدتها فاطمة الكبری رضی الله عنها قالت كان النبی صلی الله
علیه وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی
وافتح لی ابواب رحمتك واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك رواه الترمذی واحمد وابن ماجة وفی
روایتهما قالت اذا دخل المسجد وكذا اذا خرج قال بسم الله والسلام
علی رسول الله بدل صلی علی محمد وسلم وعن عبد الله بن عمرو بن العاص
قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ بالله
العظیم وبوجهه الكریم وسلطانه القدیم من الشیطان الرجیم
قال فاذا قال ذلك قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم رواه ابوداؤد
وعن كعب بن مالك قال كان النبی صلی الله علیه وسلم
لایقدم من سفر الا نهارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی
فیه ركعتین ثم جلس فیه متفق علیه وعن ابی قتادة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد

فليركع ركعتين قبل ان يجلس متفق عليه وعن ابی ذر قال دخلت المسجد فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم جالس وحده فجلست اليه فقال یا اباذر ان للمسجد تحية وان تحيته ركعتان فقم فاركعهما قال فقمت فركعتهما رواه ابن حبان وصححه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع رجلا ينشد ضالة فی المسجد فليقل لاردها الله عليك فان المساجد لم تبن لهذا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأيتم من يبيع او يبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك واذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لارد الله عليك رواه الترمذی والدارمی وعن حكيم بن حزام قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان يستقاد فی المسجد وان ينشد فيه الاشعار وان تقام فيه الحدود رواه ابوداؤد فی سننه وصاحب جامع الاصول فيه عن حكيم وفی المصابيح عن جابر وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البيع والاشتراء فيه وان يتحلق الناس

ا؎ قوله فليركع ركعتين قبل ان يجلس وقال فی الدر المختار ورد المحتار يسن تحية رب المسجد وهی ركعتان واداء الفرض اوغيره ينوب عنها بلا نية وتكفيه لكل يوم مرة ولا تسقط بالجلوس عندنا فانهم قالوا فی الحاكم اذا دخل المسجد للحكم ان شاء صلی التحية عند دخوله او عند خروجه لحصول المقصود كما فی الغاية واما حديث الصحيحين اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتی يصلی ركعتين فهو بيان للاولی لحديث ابن حبان فی صحيحه يا اباذر ان للمسجد تحية وان تحيته ركعتان فقم فاركعهما وتمامه فی الحلبة ۱۲۔

یوم الجمعة قبل الصلاة فی المسجد رواه ابوداؤد والترمذی وعن
الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یأتی علی الناس
زمان یکون حدیثهم فی مساجدهم فی امر دنیاهم فلا تجالسوهم
فلیس لله فیهم حاجة رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن عمر انه
بنی رحبة فی ناحیة المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان
یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوته فلیخرج الی هذه الرحبة رواه
مالك فی الموطا وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من اکل من هذه الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة
تتأذی مما یتأذی منه الانس متفق علیه وعن ابن عمر ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال فی غزوة خیبر من اکل من هذه الشجرة
یعنی الثوم فلا یأتین المساجد رواه مسلم وعن معاویة بن قرة
عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن هاتین الشجرتین
یعنی البصل والثوم وقال من اکلهما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم
لابد اکلیهما فامیتوهما طبخا رواه ابوداؤد وعن ابی ذر رضی الله
عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی اعمال امتی
حسنها وسیئها فوجدت فی محاسن اعمالها الأذی یماط عن الطریق ووجدت
فی مساوی اعمالها النخامة تکون فی المسجد لا تدفن رواه مسلم وعن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البزاق فی المسجد خطیئة
وکفارتها دفنها متفق علیه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا قام احدکم الی الصلاة فلا یبصق امامه فانما
یناجی الله ما دام فی مصلاه ولا عن یمینه فان عن یمینه ملکا ولیبصق

عن يساره او تحت قدمه فيدفنها وفي رواية ابي سعيد تحت قدمه اليسرى متفق عليه وعن انس قال رأى النبي صلى الله عليه وسلم نخامة في القبلة فشق ذٰلك عليه حتى رؤي في وجهه فقام فحكه بيده فقال ان احدكم اذا قام في الصلاة فانما يناجي ربه وان ربه بينه وبين القبلة فلا يبزقن احدكم قبل قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه على بعض فقال او يفعل هكذا رواه البخاري وعن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق في القبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقومه حين فرغ لا يصلي لكم فاراد بعد ذٰلك ان يصلي لهم فمنعوه فاخبروه بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذٰلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال نعم وحسبت انه قال انك قد اٰذيت الله ورسوله رواه ابوداؤد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا متفق عليه وعن معاذ بن جبل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يستحب الصلاة في حيطان قال بعض رواته يعني البساتين رواه احمد والترمذي قال علي القاري اي في جنب الجدران لئلا يمر عليه مارا ولا يشغله شئ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الارض كلها مسجد الا المقبرة والحمام رواه ابوداؤد والترمذي والدارمي وعن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلي في سبعة مواطن في المزبلة والمجزرة والمقبرة وقارعة الطريق

وفی الحمام وفی مواطن الابل وفوق ظهر بیت اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواہ الترمذی۔

باب الستر

وقول اللہ عزوجل خذوا زینتکم عند کل مسجد وقولہ ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا وقولہ یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیہ[۱] منہ شئی متفق علیہ وعن عمر بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا بہ فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری

---

[۱] قولہ لیس علی عاتقیہ منہ شئی والاظھر ان ضمیر منہ یعود الی مطلق الثوب فیفید سنیۃ وضع الرداء ونحوہ من طرف الازار وغیرہ علی الکتف وکراھیۃ ترکہ عند القدرۃ علیہ لذلک قال مالک وابوحنیفۃ والشافعی والجمھور ھذا النھی للتنزیہ لا للتحریم فلو صلی فی ثوب واحد ساتر عورتہ لیس علی عاتقہ منہ شئی صحت صلاتہ مع الکراھۃ واما احمد وبعض السلف فذھبوا الی انہ لا تصح صلاتہ عملا بظاھر الحدیث کذا فی المرقات ۱۲

قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرأیتہ یصلی علی حصیر یسجد
علیہ قال ورأیتہ یصلی فی ثوب واحد متوشحا بہ رواہ مسلم وعن
ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی فی
ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ رواہ البخاری وعن سعید
بن الحارث قال سألنا جابر بن عبد اللہ عن الصلوٰۃ فی الثوب الواحد
فقال خرجت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فجئت لیلۃ
لبعض امری فوجدتہ یصلی وعلیّ ثوب واحد فاشتملت بہ وصلیت الی
جانبہ فلما انصرف قال ما السُّریٰ یا جابر فاخبرتہ لحاجتی فلما فرغت
قال ما ھذا الاشتمال الذی رأیت قلت کان ثوبا قال فان کان واسعا
فالتحف بہ وان کان ضیقا فاتزر بہ رواہ البخاری وفی روایۃ لمسلم فان
کان واسعا فخالف بین طرفیہ وان کان ضیقا فاشددہ علی حقویک
وعن محمد بن المنکدر قال صلی جابر فی ازار قد عقدہ من قبل
قفاہ وثیابہ موضوعۃ علی المشجب فقال لہ قائل تصلی فی ازار واحد
فقال انما صنعت ذٰلک لیرانی احمق مثلک وایناکان لہ ثوبان علی عھد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری وعن ابی بن کعب
قال الصلوٰۃ فی الثوب الواحد سنۃ کنا نفعلہ مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولا یعاب علینا فقال ابن مسعود انما کان ذاک اذا کان فی
الثیاب قلۃ فاما اذا وسع اللہ فالصلوٰۃ فی الثوبین ازکیٰ رواہ احمد وعن
سلمۃ بن الاکوع قال قلت یا رسول اللہ انی رجل اصید فاصلی فی القمیص
الواحد قال نعم وازررہ[۱] ولو بشوکۃ رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ

[۱] قولہ وازررہ ولو بشوکۃ وقال فی الدر المختار ورد المحتار والشرط ستر عورۃ

وعن ابی ہریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوٰة وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداؤد والترمذی وعنہ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یارسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لایقبل صلوٰة رجل مسبل ازارہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری اطالۃ الذیل مکروہۃ عند ابی حنیفۃ والشافعی فی الصلوٰة وغیرہا وفی ردالمحتار ویکرہ للرجال السراویل التی تقع علی ظہر القدمین وعن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرة فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم وأتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلاتی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلاة فاخاف ان یفتننی وعن عقبۃ بن عامر قال اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا

عن غیرہ ای عن رؤیۃ غیرہ من الجوانب لا من الاسفل ولو حکما ای ولو کانت الرؤیۃ حکمیۃ کما فی المکان المظلم او المکان الخالی فان العورة فیہ مرئیۃ حکما فیشترط سترہا فیہ لا سترہا عن نفسہ بہ یفتی لانہ روی عن ابی حنیفۃ وابی یوسف نصا انہ لا تفسد صلاتہ کما فی المنیۃ وغیرہا فلو رآہا من زیقہ لم تفسد وان کرہ لقولہ فی السراج فعلیہ ان یزرہ لہذا الحدیث ومفادہ الوجوب المستلزم ترکہ للکراہۃ ولا ینافیہ ما مر من نصہما علی انہا لا تفسد فکان ہذا ہو المختار کما فی شرح المنیۃ ۱۲-

کالکارہ ثم قال لاینبغی ھذا للمتقین متفق علیہ **وعن** انس قال کان
قرام لعائشۃ سترت بہ جانب بیتہا فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امیطی عنا قرامک ھذا فانہ لایزال تصاویرہ تعرض لی فی صلاتی رواہ البخاری
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال فان ما تحت السرۃ الی رکبتہ من العورۃ رواہ الدارقطنی
من حدیث طویل وفیہ سوار بن داؤد لینہ العقیلی لکن وثقہ ابن
معین **وعن** عبد اللہ بن جعفر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ما بین السرۃ الی الرکبۃ عورۃ رواہ الحاکم فی المستدرک
وفی روایۃ للدارقطنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسفل السرۃ
من العورۃ **وعن** عقبۃ بن علقمۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکبۃ من العورۃ رواہ الدارقطنی
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ فلاینظرن الی عورتہا رواہ ابوداؤد وفی
روایۃ للدارقطنی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج
احدکم امتہ عبدہ او اجیرہ فلاینظر الی مادون السرۃ وفوق الرکبۃ
فان ما تحت السرۃ الی الرکبۃ من العورۃ وروی عبد الرزاق عن انس
ان عمر رضی اللہ عنہ ضرب امۃ لآل انس رضی اللہ عنہ رآھا متقنعۃ
فقال اکشفی رأسک لاتتشبہی بالحرائر **وعن** عائشۃ ان اسماء بنت
ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق
فاعرض عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا
بلغت المحیض لم یصلح لہا ان یری منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجہہ

وكفيه رواه ابوداؤد وعن قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الجارية اذا حاضت لم تصلح ان يرى منها الا وجهها ويداها رواه ابوداؤد فى المراسيل وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداؤد والترمذى وعن ام سلمة انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلى المرأة فى درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطى[ا] ظهور قدميها رواه ابوداؤد وعن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود فانهم لا يصلون فى نعالهم ولا خفافهم رواه ابوداؤد وعن ابى سعيد الخدرى قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى باصحابه اذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ما حملكم على القائكم نعالكم قالوا رأيناك القيت نعليك فالقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل اتانى فاخبرنى ان فيهما قذرا اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان رأى فى نعليه قذرا فليمسحه وليصل فيهما رواه ابوداؤد والدارمى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يضع نعليه عن يمينه ولا عن يساره فتكون

ا قوله يغطى ظهور قدميها وعن ابى حنيفة ان القدم عورة وبه قال الشافعى لهذا الحديث قاله فى شرح النقاية وقال فى الخانية الصحيح ان انكشاف ربع القدم يمنع جواز الصلوة كسائر الاعضاء التى هى عورة ۱۲

عن يمين غيره الا ان لا يكون عن يساره احد وليضعهما بين رجليه وفى رواية
او ليصل فيهما رواه ابوداؤد وروى ابن ماجة معناه وعن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى حافيا
ومنتعلا رواه ابوداؤد۔

باب السترة

عن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يغدو الى المصلى والعنزة
بين يديه تحمل وتنصب بالمصلى بين يديه فيصلى اليها رواه البخارى وعن
ابى جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمكة وهو بالابطح
فى قبة حمراء من ادم ورأيت بلالا اخذ وضوء رسول الله صلى الله عليه
وسلم ورأيت الناس يبتدرون ذلك الوضوء فمن اصاب منه شيأ تمسح
به ومن لم يصب اخذ من بلل يد صاحبه ثم رأيت بلالا اخذ عنزة
فركزها وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حلة حمراء مشمرا صلى الى
العنزة بالناس ركعتين ورأيت الناس والدواب يمرون بين يدى العنزة
متفق عليه وعن الفضل بن عباس قال اتانا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن فى بادية لنا ومعه عباس فصلى فى صحراء ليس بين يديه
سترة وحمارة لنا وكلبة تعبثان بين يديه فما بالى بذلك رواه ابوداؤد
للنسائى نحوه وعن نافع عن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم
كان يعرض راحلته فيصلى اليها متفق عليه وزاد البخارى قلت افرأيت
اذا هبت الركاب قال كان يأخذ الرحل فيعدله فيصلى الى اخرته وعن
طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع احدكم

بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولايبال من مر وراء ذلك رواه مسلم
وفى رواية لابى داؤد ويجزئ عنه اذا مر وابين يديه على قذفة[1] بحجر۔
وعن ابى جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار
بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيراله من ان يمر
بين يديه قال ابوالنضر لا ادرى قال اربعين يوما او شهرا او سنة متفق
عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو يعلم احدكم ماله فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى الصلاة كان
لان يقيم مائة عام خيرله من الخطوة التى خطا رواه ابن ماجة وعن
كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان ان يخسف
به خيراله من ان يمر بين يديه وفى رواية اهون عليه رواه مالك وعن
ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلاة شئ
وادرؤا[2] ما استطعتم فانما هو شيطان رواه ابوداؤد وروى الطبرانى
مثله وعن سعيد بن المسيب ان عليا وعثمان قالا لا يقطع صلوٰة

---

[1] قوله على قذفة بحجر وفى النهاية الاصح انه لو صلى صلوٰة الخاشعين بان يكون بصره حال قيامه الى موضع سجوده لايقع بصره على المار لايكره وهو مختار فخر الاسلام ورجح ابن الهام ماذكره فى النهاية من غير تفصيل بين المسجد والصحراء كذا فى المرقات ۱۲۔

[2] قوله وادرؤا ما استطعتم وفى شرح المنية ويدرأ المار اذا اراد ان يمر فى موضع سجوده او بينه وبين السترة بالاشارة او التسبيح لا بهما معا وقد نقل القاضى عياض الاتفاق على انه لا يحل له العمل الكثير فى مدافعته قاله فى المرقات ۱۲۔

المسلم شئ وادرؤا[1] عنها ما استطعتم رواه الطحاوی والبیهقی وعن علی
قال لا یقطع صلوٰة المسلم الکلب ولا الحمار ولا المرأة ولا ما سوی ذٰلك من الدواب
وادرؤا ما استطعتم رواه الطحاوی وقال علماءنا حدیث القطع بمرور
المرأة وغیرها منسوخ بهذه الاحادیث وبالاحادیث الاٰتیة ذکره ابن الملك
کما حققه فی الحلیة وقال الامام السرخسی ان الامر بالمقاتلة فی حدیث
فلیقاتله فانه شیطان فهو منسوخ وایضا محمول علی الابتداء حین کان
العمل فی الصلاة مباحا وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان
النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل وانا معترضة بینه وبین
القبلة کاعتراض الجنازة متفق علیه وعنها قالت کنت انام بین یدی
رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی
فقبضت رجلیّ واذا قام بسطتهما قالت والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح
متفق علیه وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ
قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی بالناس
بمنی الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت
الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم[2] ینکر ذلك علی احد متفق علیه وعن

---

[1] قوله وادرؤا عنها ما استطعتم قال محمد فی المؤطا یکره ان یمر الرجل بین یدی المصلی
فان اراد ان یمر بین یدیه فلیدرأ ما استطاع ولا یقاتله فان قاتله کان ما یدخل
علیه فی صلاته من قتاله ایاه اشد علیه من ممر هذا بین یدیه ولا نعلم احدا روی
قتاله الا ما روی عن ابی سعید والخدری ولیست العامة علیها ولکنها علی ما وصفت لك انتهی ۱۲

[2] قوله فلم ینکر ذلك علی احد قال ابن الملك والغرض منه ان مرور الحمار بین
یدیه لا یقطع الصلوٰة کذا فی المرقات ۱۲۔

ام سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجرة ام سلمة فمر بين يديه عبد الله او عمر بن ابي سلمة فقال بيده فرجع فمرت زينب بنت ام سلمة فقال بيده هكذا فمضت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن اغلب رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً فان لم يجد فلينصب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره مامر امامه رواه ابوداؤد وابن ماجة وقال ابن عابدين في رد المحتار يكفي كل من الوضع والخط اي يحصل به السنّة فيسن الوضع كما نقله القدوري عن ابي يوسف ثم قيل يضعه طولا لا عرضا ليكون على مثال الغرز ويسن الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث ابي داؤد فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا وهو ضعيف لكنه يجوز العمل به في الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة اولى بالاتباع مع انه يظهر في الجملة اذ المقصود جمع الخاطر بربط الخيال به كيلا ينتشر كذا في البحر وشرح المنية قال في الحلية وقد يعارض تضعيفه بتصحيح احمد وابن حبان وغيرهما له. وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه ابوداؤد وعن المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا رواه ابوداؤد۔

باب صفة الصلاة

وقول الله عز وجل وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین وقوله وربك فكبر وقوله وذكر اسم ربه فصلى وقوله وقوموا لله قانتین وقوله فاقرؤا ما تیسر من القرآن وقوله وانه لفی زبر الاولین وقوله واركعوا وقوله كفوا ایدیكم واقیموا الصلاة وقوله واسجدوا وعن ابی هریرة ان رجلا دخل المسجد یصلی ورسول الله صلى الله علیه وسلم فی ناحیة المسجد فجاء فسلم علیه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى ثم سلم فقال وعلیك ارجع فصل فانك لم تصل قال فی الثالثة فاعلمنی قال اذا قمت الى الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر واقرأ بما تیسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع رأسك حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوی وتطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوی قائما ثم افعل ذلك فی صلوتك كلها رواه البخاری وزاد الترمذی والنسائی وابوداؤد فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شیأ انتقصت من صلوتك وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل فصلى فی المسجد ثم جاء فسلم على النبی صلى الله علیه وسلم

---

[1] قوله وما امروا الا الخ ان الصلوة عبادة ایضاً والعبادة اخلاص العمل بكلیته لله تعالى والاخلاص لا یحصل الا بالنیة فوجب اشتراطها لها قاله فی تعلیق علاء السنن ۱۲

فقال النبی صلی الله علیه وسلم اعد صلاتک فانك لم تصل فقال علمنی یا رسول الله کیف اصلی قال اذا توجهت الی القبلة فکبر ثم اقرأ بام القرآن وما شاء الله ان تقرأ فاذا رکعت فاجعل راحتیك علی رکبتیك ومکن رکوعك وامدد ظهرك فاذا رفعت فاقم صلبك وارفع رأسك حتی ترجع العظام الی مفاصلها فاذا سجدت فمکن للسجود فاذا رفعت فاجلس علی فخذك الیسریٰ ثم اصنع ذٰلك فی کل رکعة وسجدة حتی تطمئن هٰذا لفظ المصابیح ورواه ابوداؤد مع تغییر یسیر وروی الترمذی والنسائی معناه وعن ابی هریرة قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلاة فلما سلم ناداه رسول الله صلی الله علیه وسلم یا فلان الا تتقی الله الا تری کیف تصلی انکم ترون انه یخفی علی شئ مما تصنعون والله انی لاری من خلفی کما اری من بین یدیّ رواه احمد وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستفتح الصلاة بالتکبیر والقراءة بالحمد لله رب العالمین وکان اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذٰلك وکان اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما وکان اذا رفع رأسه من السجدة لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یقول فی کل رکعتین التحیة وکان یفرش رجله الیسریٰ وینصب رجله الیمنی وکان ینهی عن عقبة الشیطان وینهی ان یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع وکان یختم الصلاة بالتسلیم رواه مسلم وعن ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلاة یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع الله لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکعة

ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوى ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلک في الصلاة كلها حتى يقضيها ويكبر حين يقوم من الثنتين بعد الجلوس متفق عليه وعن عطاء بن السائب قال حدثني سالم البراد قال وكان عندى اوثق من نفسى قال قال ابو مسعود البدرى الا اصلى لكم صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى بنا اربع ركعات يكبر فيهن كلما خفض ورفع وقال هٰكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى رواه الطحاوى وعن سعيد بن الحارث بن المعلى قال صلى لنا ابو سعيد الخدرى فجهر بالتكبير حين رفع رأسه من السجود وحين سجد وحين رفع من الركعتين وقال هٰكذا رأيت النبى صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وعن عكرمة قال صليت خلف شيخ بمكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال ثكلتك امك سنة ابى القاسم صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وعن عبد الجبار بن وائل عن ابيه انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه حتى تكاد ابهاماه تحاذى شحمة اذنيه رواه النسائى ولابى داؤد مثله عنه وروى الحاكم في المستدرك والدارقطنى والبيهقى في سننه عن انس نحوه وقال الحاكم اسناده صحيح على شرط الشيخين ولا اعلم له علة وفى رواية لابى داؤد والنسائى والطبرانى والدارقطني ومسلم عن وائل بن حجر قال رأيت النبى صلى الله عليه وسلم حين افتتح الصلاة رفع يديه حيال اذنيه وعن بشير بن نهيك قال قال ابو هريرة لوكنت قدام النبى صلى الله عليه وسلم

لرأيت الطيه رواه ابوداؤد والنسائي وعن وائل بن حجر انه ابصر النبي صلى الله عليه وسلم حين قام الى الصلاة رفع يديه حتى كانتا بحيال منكبيه وحاذى ابهاميه اذنيه ثم كبر رواه ابو داؤد وفي رواية له يرفع ابهاميه الى شحمة اذنيه وعن ابي حميد الساعدي قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة استقبل القبلة ورفع يديه وقال الله اكبر رواه ابن ماجة وعن البراء بن عازب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى رفع يديه حتى تكون ابهاماه حذاء اذنيه رواه احمد واسحاق بن راهويه والدارقطني في سننه وابن ابي شيبة و زاد الدارقطني فيه ثم لم يعد وروى الطحاوي والبخاري ومسلم نحوه وعن عبد العزيز بن حكيم قال رأيت ابن عمر يرفع يديه حذاء اذنيه في اول تكبيرة افتتاح الصلاة ولم يرفعهما فيما سوى ذلك رواه محمد قال الله عز وجل كفوا ايديكم واقيموا الصلوٰة قال صاحب الكنز المدفون والفلك المشحون فيه الاستدلال على ترك رفع اليدين في الانتقالات وعن عبد الله قال الا اخبركم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فقام فرفع يديه اول مرة ثم لم يعد و في رواية ثم لم يرفع رواه النسائي وقال العلامة الهاشم المدني في كشف الرين عن مسألة رفع اليدين ان اسناد النسائي على شرط الشيخين وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ولم يرفع يديه الا مرة واحدة مع تكبير الافتتاح رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي وعنه قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم

فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة رواه الترمذی وقال حدیث ابن مسعود
حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی
صلی الله علیه وسلم والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة وعنه
عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع یدیه فی اول
تکبیرة ثم لا یعود رواه الطحاوی وعن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقال مالی اراکم رافعین ایدیکم کانها اذناب خیل شمس
اسکنوا فی الصلوٰة رواه مسلم وفی مسند امامنا ابی حنیفة عن سفیان بن عیینة
قال اجتمع ابوحنیفة والاوزاعی فی دار الحناطین بمکة فقال الاوزاعی
لابی حنیفة ما بالکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلوٰة عند الرکوع
وعند الرفع منه فقال ابوحنیفة لاجل انه لم یصح عن رسول الله
صلی الله علیه وسلم فیه شئ قال کیف لا یصح وقد حدثنی الزهری
عن سالم عن ابیه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یرفع
یدیه اذا افتتح الصلوٰة وعند الرکوع وعند الرفع منه فقال له
ابوحنیفة وحدثنا حماد عن ابراهیم عن علقمة والاسود عن ابن
مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند
افتتاح الصلوٰة ولا یعود لشئ من ذٰلک فقال الاوزاعی احدثک
عن الزهری عن سالم عن ابیه وتقول حدثنی حماد عن ابراهیم
فقال له ابوحنیفة کان حماد افقه من الزهری وکان ابراهیم افقه
من سالم وعلقمة لیس بدون ابن عمر فی الفقه وان کانت لابن عمر صحبة
وله فضل صحبة فالاسود له فضل کثیر وعبد الله هو عبد الله فسکت
الاوزاعی وعن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع

يديه الا فی التكبيرة الاولى من الصلوٰة رواه الطحاوی وقال هٰذا ابن عمر قد رأى النبی صلى الله عليه وسلم يرفع ثم قد ترك هو الرفع بعد النبی صلى الله عليه وسلم فلا يكون ذٰلك الا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأى النبی صلى الله عليه وسلم فعله وقامت الحجة عليه بذٰلك وقال العلامة العينی والذی يحتج به الخصم من الرفع محمول على انه كان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ والدليل عليه ان عبد الله بن الزبير رأى رجلا يرفع يديه فی الصلوٰة عند الركوع وعند رفع رأسه من الركوع فقال له لا تفعل فان هٰذا شئی فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تركه وعن ابراهيم عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب رضی الله عنه يرفع يديه فی اول تكبيرة ثم لا يعود رواه الطحاوی والبيهقی وقال الطحاوی هٰذا حديث صحيح وعن عاصم بن كليب الجرمی عن ابيه وكان من اصحاب علی ان علی بن ابی طالب كرم الله وجهه كان يرفع يديه فی التكبيرة الاولى التی يفتتح بها الصلوٰة ثم لا يرفعهما فی شئی من الصلوٰة رواه محمد والطحاوی وابن ابی شيبة وقال العلامة العينی اسناده صحيح على شرط مسلم ثم قال ولا يجوز لعلی ان يرى ذٰلك من النبی صلى الله عليه وسلم ثم يترك هو ذٰلك الا وقد ثبت نسخ الرفع فی غير تكبيرة الاحرام وعن علقمة عن عبد الله قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وابی بكر وعمر فلم يرفعوا ايديهم الا عند استفتاح الصلوٰة رواه الدارقطنی وابن عدی وعن ابراهيم قال كان عبد الله لا يرفع يديه فی شئی من الصلوٰة الا فی الافتتاح رواه الطحاوی، وعنه قال لا ترفع يديك فی شئی من الصلوٰة بعد التكبيرة الاولى رواه محمد فی الموطا والاٰثار

وعن حصين بن عبد الرحمن قال دخلت انا وعمرو بن مرة على
ابراهيم النخعي قال عمرو حدثني علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه
انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فراٰه يرفع يديه اذا كبر واذا ركع
واذا رفع قال ابراهيم ما ادري لعله لم ير النبي صلى الله عليه وسلم
يصلي الا ذٰلك اليوم فحفظ هٰذا منه ولم يحفظه ابن مسعود واصحابه
ما سمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم في بدأ الصلوة حين
يكبرون رواه محمد وعن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد
حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان يرفع يديه قبل الركوع وبعده فذكرت ذٰلك
لابراهيم فغضب وقال راٰه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه
رواه الطحاوي وعن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل
انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة
واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فقال ان كان وائل راٰه مرة
يفعل ذٰلك فقد راٰه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذٰلك رواه
الطحاوي وقال واما حديث وائل فقد ضاده ابراهيم بما ذكر عن
عبد الله انه لم يكن رأى النبي صلى الله عليه وسلم فعل ما ذكر
فعبد الله اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وافهم بافعاله
من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يليه
المهاجرون ليحفظوا عنه وعن علقمة بن وائل عن ابيه قال
رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما في الصلوٰة قبض
بيمينه على شماله رواه النسائي وعن قبيصة بن هلب عن ابيه

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فیأخذ شمالہ بیمینہ رواہ الترمذی وابن ماجة **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا معشر الانبیاء امرنا ان نعجل افطارنا ونؤخر سحورنا ونضع ایماننا علی شمائلنا فی الصلوٰۃ رواہ الطبرانی بسند صحیح والطیالسی وفی روایة لمسلم عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ الیمنی علی الیسری **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال مر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا واضع یدی الیسری علی الیمنی فاخذ بیدی الیمنی فوضعها علی الیسری رواہ ابن ماجة والنسائی **وعن** سهل بن سعد قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلاۃ رواہ البخاری وفی روایة للنسائی عن وائل بن حجر انہ قال قلت لانظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ فقام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی کفہ الیسری والرسغ والساعد **قال** مشائخنا السنة ان یجمع بین الوضع والقبض جمیعا بین ما ورد فی الاحادیث المذکورۃ اذ فی بعضها ذکر الاخذ وفی بعضها ذکر وضع الید علی الید وفی البعض وضع الید علی الذراع فکیفیة الجمع ان یضع الکف الیمنی علی الکف الیسری ویحلق الابهام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلث علی الذراع فیصدق انہ وضع الید علی الید وعلی الذراع وانہ اخذ شمالہ بیمینہ والقاعدۃ الاصولیة انہ متی امکن الجمع بین المتعارضین ظاهرا لایعدل عن احدهما کذا فی الحلبی ورد المحتار **وعن** علقمة بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ رواہ ابن ابی شیبة وفی عمدۃ الرعایة سندہ جید ورواتہ کلهم ثقات کذا قال الحافظ

قاسم بن قطلوبغا والشیخ عابد السندی وقال العلامة ابو الطیب المدنی هذا حدیث قوی من حیث السند وعن علی قال من السنة وضع الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة رواه ابوداؤد واحمد وابن ابی شیبة والدارقطنی والبیهقی وعن ابراهیم النخعی انه کان یضع یده الیمنی علی یده الیسری تحت السرة رواه محمد فی الاٰثار وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصلاة طول القنوت رواه مسلم وعن عباس بن سهل قال اجتمع ابو حُمید وابو اسید وسهل بن سعد ومحمد بن مَسلمة فذکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه رواه الترمذی وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال عمر انما السنة الأخذ بالرکب رواه النسائی وفی روایة للطبرانی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یابنی اذا رکعت فضع کفیك علی رکبتیك وفرج بین اصابعك وارفع یدیك عن جنبیك وعن وابصة بن معبد قال رائیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فکان اذا رکع سوّی ظهره حتی لو صب علیه الماء لاستقر رواه ابن ماجة وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذٰلك رواه ابن ماجة والترمذی ومسلم وابن حبان وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما فاذا سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یفترش رجله الیسری رواه ابن ماجة وفی روایة لابی داؤد من حدیث ابی حمید ثم یهوی الی الارض

ساجدا فيجافی یدیه عن جنبيه ويفتخ اصابع رجليه ثم يرفع رأسه ويثنی
رجله اليسرى فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه
معتدلا ثم سجد وفي اخرى له وفرج بين فخذيه غير حامل بطنه
على شئ من فخذيه حتى فرغ وعن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن
عازب اين كان النبي صلى الله عليه وسلم يضع وجهه اذا سجد فقال بين
كفيه رواه الترمذی والطحاوی وروى مسلم وابوداؤد وابن ابی شيبة نحوه
وعن وائل بن حجر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد كانت
يداه حيال اذنيه رواه الطحاوی وعبد الرزاق واسحاق بن راهويه وفي
رواية للنسائی ثم كبر وسجد فكانت يداه من اذنيه على الموضع الذی استقبل
بهما الصلوٰة وعن ابی هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
ينهض في الصلوٰة على صدور قدميه رواه الترمذی وقال عليه العمل
عند اهل العلم وعن عياش بن سهل الساعدی وكان في مجلس
فيه ابوه وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي المجلس
ابوهريرة وابوا سيد وابوحميد الساعدی والانصار رضی الله عنهم انهم
تذاكروا الصلوٰة فقال ابوحميد انا اعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتبعت ذٰلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا فارنا فقام يصلی وهم
ينظرون فكبر ورفع يديه في اول التكبير ثم ذكر حديثا طويلا ذكر فيه
انه لما رفع رأسه من السجدة الثانية من الركعة الاولى قام ولم يتورك رواه
الطحاوی وعن عبد الله بن مسعود انه كان ينهض في الصلوٰة على
صدور قدميه ولم يجلس رواه ابن ابی شيبة والبيهقی وفي رواية لهما عن
ابن عمر وابن الزبير نحوه وعن الشعبی قال كان عمر وعلى واصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہضون فی الصلوٰۃ علی صدور اقدامہم
رواہ ابن ابی شیبۃ **وعن** النعمان بن ابی عیاش قال ادرکت غیر
واحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا رفع احدہم
رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الاولی والثالثۃ نہض کما ھو ولم یجلس
رواہ ابن ابی شیبۃ وروی عبد الرزاق عن ابن مسعود وابن عباس وابن عمر
نحوہ **وعن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتمد
الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد **وعن** وائل بن
حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الصلوٰۃ اضجع
رجلہ الیسریٰ وقعد علیہا ونصب رجلہ الیمنیٰ رواہ امامنا ابو حنیفۃ
وروی الترمذی نحوہ وقال ھٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند
اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واھل الکوفۃ **وعن**
عبد اللہ وھو ابن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال من سُنّۃ الصلوٰۃ ان تنصب
القدم الیمنیٰ واستقبالہ باصابعہا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ رواہ النسائی
وعن رفاعۃ بن رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی
فاذا جلست فاجلس علی رجلک الیسریٰ رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہ۔
وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ
بید عبد اللہ فعلّمہ التشہد فی الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش
اذا قلت ھٰذا او قضیت ھذا فقد قضیت صلاتک ان شئت ان تقوم
فقم وان شئت ان تقعد فاقعد رواہ ابوداؤد والطحاوی وروی احمد
والدارقطنی نحوہ **وعن** عبد اللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا رفع المصلی رأسه من اٰخر صلاته وقضی تشهده ثم احدث فقد تمت صلاته فلا یعود لها رواه الطحاوی وروی ابوداؤد والترمذی والدارقطنی والبیهقی عن ابن عمر وعن علی نحوه مرفوعا وموقوفا وقد سکت ابوداؤد عن هٰذا الحدیث وهو اذا سکت عن حدیث کان عنده حسنا او صحیحا وقد قال الترمذی کل ما ذکرته فی کتابی هٰذا اجمة الاربعة احادیث ولیس هٰذا الحدیث منها کذا فی السعایة وعن عبد الله قال التشهد انقضاء الصلوٰة والتسلیم اذن بانقضاءها رواه الطحاوی وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایمن وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر رواه النسائی وروی ابوداؤد والترمذی نحوه وعن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیك یقول ترفعها الی ربك مستقبلا ببطونها وجهك وتقول یارب یارب ومن لم یفعل ذٰلك فهو کذا وکذا وفی روایة فهو خداج رواه الترمذی وقال علی القاری الظاهر ان معنی الحدیث ان اقل الصلوٰة رکعتان فیفید نفی البتیراء کما هو مذهبنا۔

باب مایقرأ بعد التکبیر

وقول الله عز وجل وسبح بحمد ربك حین تقوم۔ عن ابی وائل قال کان عثمان اذا افتتح[1] الصلاة یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك

---

[1] قوله اذا افتتح الصلوٰة الخ واتفق الثلاثة علی ان دعاء الاستفتاح فی الصلوٰة

وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك یسمعنا ذٰلك رواه الدارقطنی ورواه مسلم عن عمر مثله وعن ابراهیم ان ناسا من اهل البصرة اتوا عند عمر بن الخطاب رضی الله عنه لم یأتوه الا لیسألوه عن افتتاح الصلوٰة قال فقام عمر بن الخطاب فافتتح الصلوٰة وهم خلفه ثم جهر فقال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك رواه محمد فی الاٰثار وروی الدارقطنی نحوه وقال محمد وبهٰذا نأخذ فی افتتاح الصلوٰة ولکنا لا نری ان یجهر بذلك الامام ولا من خلفه وانما جهر بذلك عمر لیعلمهم ما سألوه عنه وقال الشیخ ابن الهمام ولما ثبت من فعل الصحابة کعمر رضی الله عنه وغیره الافتتاح بعده علیه الصلوٰة والسلام بسبحانك اللهم مع الجهر به لقصد تعلیم الناس لیقتدوا ویأنسوا کان دلیلا علی انه الذی کان علیه صلی الله علیه وسلم اخر الامر وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی بابهامیه اذنیه ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك رواه الدارقطنی وقال رجال اسناده کلهم ثقات وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك رواه الترمذی وابوداؤد واسناد ابی داؤد حسن رجاله مرضیون ورواه ابن ماجة عن ابی سعید

مسنون وقال مالك لیس بسنة بل یکبر ویفتتح القراءة وصیغته عند ابی حنیفة واحمد ان یقول سبحانك اللهم وبحمدك الخ وصیغته عند الشافعی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا الاٰیتین الا انه یقول وانا من المسلمین وقال ابو یوسف المستحب ان یجمع بینهما قاله فی رحمة الامة وکذا فی شرح النقایة ۱۲

وقال الترمذى هٰذا حديث لا نعرفه الا من حارثة وقد تكلم فيه من قبل حفظه انتهى وقال التوربشتى هٰذا حديث حسن مشهور واخذ به من الخلفاء عمر رضى الله عنه والحديث مخرج فى كتاب مسلم عن عمر وقد اخذ به عبد الله بن مسعود وغيره من فقهاء الصحابة وذهب اليه كثير من علماء التابعين واختاره ابو حنيفة وغيره من العلماء فكيف ينسب هٰذا الحديث الى الضعف وقد ذهب اليه الاجلة من علماء الحديث كسفيان الثورى واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه واما ما ذكره الترمذى فهو كلام فى اسناد الحديث الذى ذكره ولم يقل ان اسناده مدخول من سائر الوجوه مع ان الجرح والتعديل يقع فى حق اقوام على وجه الخلاف فربما ضعف الراوى من قبل احد الائمة ووثق من قبل آخرين وهٰذا الحديث رواه الاعلام من ائمة الحديث واخذوا به ورواه ابوداؤد فى جامعه باسناد ذكره فيه وهو اسناد حسن رجاله مرضيون فعلم ان الترمذى انما تكلم فى الاسناد الذى ذكره كذا فى المرقات - وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال الله اكبر الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاته قال ايكم المتكلم بالكلمات فَاَرَمَّ القوم فقال ايكم المتكلم بالكلمات فارم القوم فقال ايكم المتكلم بها فانه لم يقل بأسا فقال رجل جئت وقد حفزنى النفس فقلتها فقال لقد رأيت اثنى عشر ملكا يبتدرونها ايهم يرفعها رواه مسلم وفى البحر الرائق ان ذلك كان فى اول الامر ويدل عليه ان عمر رضى الله عنه حين جهر جهر بالثناء فقط ليقتدى الناس به ويتعلموا منه فهو ظاهر فى انه الذى كان آخر الامر فى الفرائض وعن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكت بين تكبير وبين القراۃ اسكاتة فقلت بابى انت وامى يارسول الله

اسکاتك بين التكبير وبين القراءة ما تقول قال اقول اللهم باعد بينى وبين خطاياى
كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقنى من الخطايا كما ينقى الثوب الابيض
من الدنس اللهم اغسل خطاياى بالماء والثلج والبرد متفق عليه **وعن** علی
رضی الله عنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة وفى رواية
كان اذا افتتح الصلاة كبر ثم قال وجهت وجهى للذى فطر السموات والارض
حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتى ونسكى ومحياى ومماتى لله رب العالمين
لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت
انت ربى وانا عبدك ظلمت نفسى واعترفت بذنبى فاغفرلى ذنوبى جميعا انه لا
يغفر الذنوب الا انت واهدنى لاحسن الاخلاق لا يهدى لاحسنها الا انت
واصرف عنى سيها لا يصرف عنى سيها الا انت لبيك وسعديك والخير كله
فى يديك والشر ليس اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب
اليك واذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك اسلمت خشع لك سمعى
وبصرى ومخى وعظمى وعصبى فاذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات
والارض وما بينهما وملء ماشئت من شئى بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت
وبك آمنت ولك اسلمت سجد وجهى للذى خلقه وصوره وشق سمعه
وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يكون من آخر ما يقول بين التشهد
والتسليم اللهم اغفرلى ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما
اسرفت وما انت اعلم به منى انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواه
مسلم وفى رواية للشافعى والشر ليس اليك والمهدى من هديت انا بك
واليك لا منجا منك ولا ملجأ الا اليك تباركت **وعن** جبير بن مطعم
انه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى صلاة قال الله اكبر كبيرا الله اكبر

کبیرا الله اکبر کبیرا والحمد لله کثیرا والحمد لله کثیرا والحمد لله کثیرا وسبحان الله
بکرة واصیلا ثلاثا اعوذ بالله من الشیطان الرجیم من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابوداؤد
وابن ماجة الا انه لم یذکر والحمد لله کثیرا وذکر فی اٰخره من الشیطان الرجیم
وقال عمر رضی الله عنه نفخه الکبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة **وعن** جابر
قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا استفتح الصلاة کبر ثم قال ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذلک امرت وانا اول المسلمین اللهم
اهدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لایهدی لاحسنها الا انت وقنی سیئ الاعمال
وسیئ الاخلاق لایقی سیئها الا انت رواه النسائی **وعن** محمد بن مسلمة قال ان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام یصلی تطوعا قال الله اکبر وجهت وجهی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وذکر الحدیث مثل
حدیث جابر الا انه قال وانا من المسلمین ثم قال اللهم انت الملک لا اله الا
انت سبحانک وبحمدک ثم یقرأ رواه النسائی **وقال** الحلبی ذٰلک کله محمول علی
التطوع والتهجد فان الامر فیه واسع ویؤیده ما ثبت فی صحیح ابی عوانة
وسنن النسائی انه علیه السلام کان اذا قام یصلی تطوعا قال الله اکبر وجهت
الخ فیکون مفسرا لما فی غیره بخلاف سبحانک اللهم فان ما ذکرناه یبین انه
الامر المستقر علیه فی الفرائض انتهیٰ **وفی** رد المحتار والمرقات وما ورد محمول
علی النافلة بعد الثناء فی الاصح لحدیث البیهقی کان علیه السلام اذا افتتح
الصلاة قال سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غیرک
وجهت وجهی الخ **وعن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کانت
له سکتة اذا افتتح الصلوٰة رواه النسائی **وعن** ابی هریرة قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا نهض من الرکعة الثانیة استفتح القراءة بالحمد لله
رب العالمین ولم یسکت رواه مسلم

باب القرآءة فی الصلوٰة

وقول الله عزوجل فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم
قال الله عزوجل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون
عن عبد الله بن مغفل انه سئل اکل من سمع القرآن وجب علیه الاستماع
والانصات قال انما نزلت هذه الآیة فاستمعوا له وانصتوا فی قراءة الامام رواه
ابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویه والبیهقی فی کتاب القراءة وعن
ابن عباس قال صلی النبی صلی الله علیه وسلم فقرأ خلفه قوم فخلطوا علیه
فنزلت هذه الآیة رواه ابن مردویه والبیهقی وعن محمد بن کعب القرظی
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قرأ فی الصلوٰة اجابه من وراءه اذا قال
بسم الله الرحمن الرحیم قالوا مثل ما یقول حتی تنقضی فاتحة الکتاب والسورة
فنزلت رواه سعید بن منصور وابن ابی حاتم والبیهقی وعن مجاهد
قال قرأ رجل من الانصار خلف النبی صلی الله علیه وسلم فنزلت رواه عبد بن
حمید وابن ابی حاتم والبیهقی وعن ابن مسعود انه صلی الله علیه وسلم
صلی باصحابه فسمع ناسا یقرؤن خلفه فقال اما آن لکم ان تفهموا اما ان لکم ان
تعقلوا واذا قرئ القرآن فاستمعوا له رواه عبد بن حمید وابن جریر وابن
ابی حاتم وابو الشیخ والبیهقی وعن ابی هریرة انه قال نزلت هذه الآیة
فی رفع الاصوات وهم خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلوٰة رواه
ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویه والبیهقی وابن عساکر
وعن الزهری نزلت هذه الآیة فی فتی من الانصار کان رسول الله

صلى الله عليه وسلم كلما قرأ شيأ قرأه رواه ابن جرير والبيهقى وعن ابى العالية
ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى باصحابه فقرأ فقرأ اصحابه فنزلت رواه
عبد بن حميد وابو الشيخ والبيهقى وعن ابراهيم كان النبى صلى الله عليه وسلم
يقرأ ورجل يقرأ فنزلت رواه ابن ابى شيبة وفى رواية للبيهقى عن الامام احمد اجمع
الناس على ان هذه الأية فى الصلوٰة وقال الشيخ ابن الهمام وغيره ان المامور به
اثنان الاستماع والانصات فالاول فى الجهرية والثانى فى السرية فالمعنى اذا
قرئ القرآن فاستمعوا له ان جهر به وانصتوا واسكتوا ان اسر به انتهى وبه
اخذ امامنا ابو حنيفة واصحابه وقال به جابر بن عبد الله وزيد بن ثابت
وعلى بن ابى طالب وعمر بن الخطاب وعبد الله بن مسعود على ما هو الارجح فى
الرواية عنهما وسفيان الثورى وسفيان بن عيينة وابن ابى ليلىٰ والحسن بن
صالح بن حيي وابراهيم النخعى واصحاب ابن مسعود وغيرهم من مشاهير
الصحابة والتابعين كذا ذكره ابن عبد البر فى الاستذكار والتمهيد وقال العينى
وقد روى منع القراءة عن ثمانين نفرا من كبار الصحابة منهم المرتضىٰ والعبادلة
الثلاثة واساميهم عند اهل الحديث وقيل تجاوز عدد من افتى فى ذلك
الزمان عن الثمانين فكان اتفاقهم بمنزلة الاجماع وذكر الشيخ الامام عبد الله
بن يعقوب الحارثى السبذمونى فى كتاب كشف الاسرار عن عبد الله بن زيد
بن اسلم عن ابيه قال عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهون
عن القراءة خلف الامام اشد النهى ابو بكر الصديق وعمر بن الخطاب وعثمان
بن عفان وعلى بن ابى طالب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابى وقاص
وعبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت وعبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس
رضى الله عنهم انتهى وقال علماءنا فلا دليل على تخصيص الأية بالجهرية لان

الاستماع والانصات حکمان علی حدۃ لیس مجموعہما حکما واحدا برأسہ حتی یخص بالجہریۃ ولو سلم ورود الآیۃ فی الجہریۃ فلا تخصیص ایضا بالجہریۃ لان العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص المورد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال[1] لا صلوٰۃ الا بقراءۃ رواہ مسلم وعن ابی عثمان الہندی عن ابی ہریرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرج فناد فی المدینۃ انہ لا صلوٰۃ الا بقرآن ولو بفاتحۃ الکتاب فما زاد رواہ ابوداؤد وسکت عنہ ورجالہ کلہم ثقات مشہورون الا جعفر بن میمون فقد وثقہ الحاکم فی المستدرک وذکرہ ابن حبان وابن شاہین فی الثقات والحدیث صریح فی الدلالۃ علی عدم رکنیۃ الفاتحۃ فان لفظۃ ولو المتصلۃ یشیر الی عدم تخصیص الفاتحۃ ویؤمی الی تعمیم القراءۃ لہا ولغیرہا لذلک[2] قال ابوحنیفۃ بوجوبہا وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج رواہ الستۃ ومالک واحمد والدارقطنی والبیہقی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت

---

[1] قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ الا بقراءۃ دلالتہ علی ان الصلوٰۃ لا تصح الا بالقراءۃ ظاہرۃ لان مطلق القراءۃ فرض ثابت بالکتاب فقولہ لا صلوٰۃ الخ محمول علی نفی الصحۃ قالہ فی تعلیق اعلاء السنن ۔ ۱۲ ـ

[2] قولہ لذلک قال ابوحنیفۃ بوجوبہا واما مالک والشافعی واحمد فقالوا ہی رکن لحدیث عبادۃ بن الصامت وحدیث زیاد بن ایوب اجیب عن حدیث عبادۃ بان المراد بہ نفی الفضیلۃ بنحو لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد واما الجواب عن روایۃ زیاد فبانہا شاذۃ اذ روایۃ غیرہ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ وکان زیادہ زاد فی المبنی وروی بالمعنی اخذتہ من شرح النقایۃ ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کل صلوٰة لایقرأ فیها بام الکتاب فهی خداج رواه ابن ماجة وابن ابی شیبة وفی السعایة فهاتان الروایتان وامثالهما دلیل علی عدم رکنیة الفاتحة فان الخداج بفتح الخاء المعجمة بمعنی الناقص ولو کانت رکنا لقال فهی باطلة فان ترك الرکن انما یوجب البطلان والنقصان من موجبات الوجوب فعلم[1] ان قراءة الفاتحة واجبة وعن ابی سعید قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الکتاب وما تیسر رواه ابوداؤد واسناده صحیح وفی روایة للترمذی وابن ماجة لاصلوٰة لمن لم یقرأ بالحمد وسورة وفی روایة ابن عدی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاتجزئ المکتوبة الا بفاتحة الکتاب وثلاث[2] ایات فصاعدا وعن عبادة بن الصامت یبلغ به

---

[1] قوله نعلم ان قراءة الفاتحة واجبة قال فی اوجز المسالك ان عامتهم یفهمون من الحنفیة انهم قالوا بجواز الصلوٰة بدون الفاتحة ولذا تعجب الحافظ فی الفتح اشد التعجب والحقیقة لیس کذلك والحنفیة ابداً ما قالوا بجوازها بدون الفاتحة ولله در الحنفیة ما قالوا الا ما ورد فی الحدیث ان هذه الصلوٰة ناقصة ذات خداج ونقصان یجب اعادتها نعم من اثبت بهذا الحدیث بطلان الصلوٰة فهذا تحکم منه فاسد لان الناقص لا یقال له معدوم ۱۲۔

[2] قوله ثلاث ایات وقد عمل اصحابنا بکل الحدیث حیث اوجبوا قراءة الفاتحة وضم سورة او ثلاث ایات معها لان هذه الاخبار اخبار آحاد فلا تثبت بها الفرضیة ولیس الفرض عندنا الا مطلق القراءة لقوله تعالی فاقرؤا ما تیسر من القراٰن فامر بقراءة ما تیسر من القراٰن مطلقا وتقییده بالفاتحة زیادة علی مطلق النص وذا لایجوز فعملنا بالکل واوجبنا قراءة الفاتحة وضم سورة او ثلاث ایات معها وقلنا ان قوله لاصلوٰة الا بفاتحة الکتاب مثل معنی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعداً
وعن جابر بن عبد اللہ قال کان یقرأ فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب
وسورۃ ویقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب قال وکنا نتحدث انہ لایجوز
صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وشیٔ معھا رواہ البیھقی[1] ورواہ عبید اللہ بن
مقسم عن جابر بن عبد اللہ انہ قال سنۃ القراءۃ فی الصلوٰۃ ان یقرأ
فی الاولیین بام القراٰن وسورۃ وفی الاخریین بام القراٰن قال سفیان
لمن یصلی وحدہ رواہ ابوداؤد وقال الترمذی واما احمد بن حنبل فقال
معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
اذا کان وحدہ واحتج بحدیث جابر بن عبد اللہ حیث قال من صلی رکعۃ
لم یقرأ فیھا بام القراٰن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام قال احمد فھذا
رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تأول قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ان ھذا اذا کان وحدہ
انتھی وعن جابر بن عبد اللہ قال من صلی رکعۃ لم یقرأ فیھا بام القراٰن
فلم یصل الا ان یکون وراء الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث

قولہ لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد وصح ایضا عن جماعۃ من الصحابۃ ایجاب ذلک
قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲

[1] قولہ رواہ البیھقی رجالہ کلھم ثقات ماخلا شیخ الحاکم ابی غانم ازھر بن احمد بن حمدون
فقد ذکرہ البیھقی فی موضع الاحتجاج بہ فھو صالح لہ عندہ وھو نص صریح فی عدم
جواز الصلوٰۃ بدون ضم شیٔ الی الفاتحۃ وقد فسرہ جابر بسورۃ وایضا یدل علی ان الفاتحۃ
لیست برکن فی الصلوٰۃ لان جابرا جعلھا من السنۃ مثل السورۃ سواء بسواء من تعلیق علاء السنن
ملخصا ۱۲

حسن صحیح وروی محمد ومالك وابن ابی شیبة مثله **وعنه** عن النبی صلی اللّٰه
علیه وسلم انه قال من صلی رکعة فلم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الّا وراء
الامام رواه الطحاوی **وعنه** سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول من
صلی صلوٰة لایقرأ فیها بام القرآن فهی خداج الا وراء الامام رواه البیهقی **وعنه**
قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لاتجزئ صلوٰة لایقرأ فیها بفاتحة الکتاب
الا ان یکون وراء الامام رواه البیهقی **وعن** ابی سعید قال سألت رسول اللّٰه
صلی اللّٰه علیه وسلم عن الرجل خلف الامام لایقرأ شیأ أیجزئه ذٰلك قال نعم
رواه البیهقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کل صلوٰة
لایقرأ فیها بفاتحة الکتاب فلاصلوٰة الّا وراء الامام رواه البیهقی **وعن** کثیر
بن مرة الحضرمی عن ابی الدرداء سمعه یقول سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه
علیه وسلم أفی کل صلوٰة قراءة قال نعم قال رجل من الانصار وجبت هذه
فالتفت الیّ وکنت اقرب القوم منه فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا قد
کفاهم رواه النسائی والطحاوی والبیهقی وقال النسائی فیه اکتفاء المأموم
بقراءة الامام **وعن** ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انصرف
من صلوٰة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم آنفا قال رجل
نعم یارسول اللّٰه قال انی اقول مالی أنازَعُ القرآن فانتهی الناس عن القراءة
فیما جهر فیه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بالقراءة من الصلوٰة حین
سمعوا ذٰلك رواه النسائی والترمذی وابوداؤد واحمد ومالك ومحمد وروی

له قوله الّا وراء الامام وقال الشیخ الجنجوهی ان الروایات الواردة فی امر القراءة خلف
الامام لایصح الاستدلال بها علی وجوب القراءة للمقتدی وان المؤتم کان القراءة له مباحا
فی اول الاسلام ثم نسخ وبقی اباحة الفاتحة ثم نسخ بالمتم مطلقا کذا فی اوجز المسالك ۱۲

ابن ماجة نحوه وقال النسائی فیه ترك القراءة خلف الامام فیما جهر به وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة وهذا حدیث صحیح وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لمسلم عن ابی هریرة وقتادة واذا قرأ فانصتوا وفی اخری له واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین قال علی القاری فیه اشارة الی السکوت والاستماع اه قیل وفیه دلالة علی ان المأموم لا یقرأ الفاتحة والا کان الانسب ان یقول اذا قال احدکم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین وعن انس قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم اقبل بوجهه فقال اتقرؤن والامام یقرء فسکتوا فسألهم ثلثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا رواه الطحاوی وعن ابن عمرو البیاضی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المصلی یناجی ربه فلینظر ما یناجیه به ولا یجهر[1] بعضکم علی بعض بالقرآن رواه احمد وعن عمران بن حصین قال صلی النبی صلی الله علیه وسلم الظهر فقرء رجل خلفه سبح اسم ربك الاعلی فلما صلی قال من قرأ سبح اسم ربك الاعلی قال رجل انا قال قد علمت ان بعضکم قد خالجنیها رواه النسائی وقال فیه ترك القراءة خلف الامام فیما لم یجهر فیه وعن عمر بن الخطاب قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما صلوة الظهر

[1] قوله لا یجهر بعضکم علی بعض بالقرآن قال الطحاوی فلما اختلفت هذه الآثار المرویة فی ذلك التمسنا حکمه من طریق النظر فرأیناهم جمیعا لا یختلفون فی الرجل یأتی الامام وهو راکع انه یکبر ویرکع معه ویعتد تلك الرکعة وان لم یقرأ فیها شیأ فلما اجزأه ذلك فی حال خوفه فوت الرکعة احتمل ان یکون انما اجزأه ذلك لمکان الضرورة واحتمل ان یکون انما اجزأه ذلك لان القراءة خلف الامام لیست علیه فرضا فاعتبرنا ذلك فرأیناهم لا یختلفون ان من جاء الی الامام وهو راکع فرکع قبل ان یدخل فی الصلوة

فقرأ رجل من الناس فی نفسه قال هل قرأ معی احد منکم قال ذٰلك ثلاثا فقال له الرجل نعم یا رسول الله انا کنت اقرأ سبح اسم ربك الاعلی قال مالی انازع القراٰن اما یکفی احدکم قراءة امامه انما جعل الامام لیؤتم به فاذا قرأ فانصتوا رواه البیهقی وعن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان[1] له امام فقراءة الامام قراءة له رواه ابن ماجة ورواه ابن حبان عن انس والدارقطنی عن ابی هریرة وقال فی فتح الملهم ثم البیهقی حمل هذا الحدیث ونظائره علی ترك الجهر بالقراءة خلف الامام وعلی قراءة السورة دون الفاتحة وهذا تخصیص بلا مخصص وبعید عن مضمون الحدیث بمراحل وناءٍ عن المقصود بمنازل لا تعلق له بالفاظه ولا اشارة فیها الیه اصلاً کیف والواقعة واقعة صلوٰة الظهر والعصر علی ما یشهد به روایة الامام فما معنی الجهر شخص فیهما بالقراءة خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا یقرأ الامام فیهما جهرا ولا سائر المقتدین وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة رواه محمد والدارقطنی والبیهقی عن امامنا ابی حنیفة وهو احسن طرقه حکم علیه

بتکبیر کان منه ان ذٰلك لایجزئه وان کان انما ترکه لحال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وغیر حال الضرورة فهذه صفات الفرائض التی لابد منها فی الصلوٰة ولا تجزئ الصلوٰة الا بها فلما کانت القراءة مخالفة لذٰلك وساقطة فی حال الضرورة کانت من غیر جنس ذٰلك فکانت فی النظر انها ساقطة فی غیر حالة الضرورة فهذا هو النظر فی هذا ۱۲۔

[1] قوله من کان له امام فقراءة الامام قراءة له وفی الروض المربع من فقه الحنابلة ولا قراءة علی ماموم ای یتحمل الامام عنه قراءة الفاتحة لهذا الحدیث قاله فی اوجز المسالك ۱۲۔

ابن الهمام بانه صحيح على شرط الشيخين وقال العينى هو حديث صحيح اما
ابو حنيفة فابو حنيفة وموسى بن عائشة الكوفى من الثقات الاثبات من
رجال الصحيحين وعبد الله بن شداد من كبار الشاميين وثقاتهم وهو حديث
صحيح انتهى وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من كان له امام فقراءة الامام له قراءة رواه ابن عدى فى الكامل والطبرانى
فى الاوسط ورواه الدارقطنى عن ابن عمر والطحاوى واحمد عن جابر وروى
احمد بن منيع فى مسنده عن جابر مثله وقال الشيخ ابن الهمام اسناد حديث
احمد بن منيع صحيح على شرط مسلم وعن عبد الله بن شداد بن الهاد
قال ام رسول الله صلى الله عليه وسلم فى العصر قال فقرأ رجل خلفه فغمزه
الذى يليه فلما ان صلى قال لم غمزتنى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قدامك فكرهت ان تقرأ خلفه فسمعه النبى صلى الله عليه وسلم قال من
كان له امام فان قراءته له قراءة رواه محمد والدارقطنى وروى الحاكم
فى مستدركه والبيهقى نحوه قال العلامة العينى فى شرح البخارى فى بيان
هذا الحديث انه رواه جماعة من الصحابة وهم جابر بن عبد الله وابن عمر
وابو سعيد الخدرى وابو هريرة وابن عباس وانس بن مالك رضى الله عنهم
وقال الشيخ العابد السندى مولدا والمدنى مهاجرا فى شرح المسند لامامنا
ابى حنيفة بعد ما ذكر هذه الرواية فنقول لما ثبت نهى العشرة المذكورة
ولم يثبت رد احد هم عليهم عند توافر الصحابة كان اجماعا سكوتيا انتهى
ملخصا وعن عبد الله بن عمر عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من
كان له امام فقراءته له قراءة رواه الدارقطنى وفى التعليق الممجد هذا
خلاصة الكلام فى طرق هذا الحديث وتلخص منه ان بعض طرقه صحيحة او

حسنة ليس فيه شئ يوجب القدح عند التحقيق و بعضها صحيحة مرسلة وان لم تصح مسندة والمراسيل مقبولة وبعضها ضعيفة يجبر ضعفها بضم بعضها الى بعض فارتقت الى مرتبة الحسن وبه ظهران قول الحافظ ابن حجر فی تخريج احاديث الرافعی ان طرقه كلها معلولة ليس على ماينبغی وكذا قول البخاری فی رسالة القراءة خلف الامام انه حديث لم يثبت عند اهل العلم من اهل الحجاز والعراق لارساله وانقطاعه انتهى لايخلوعن خدشات واضحة انتهى **وقال** علماءنا يستفاد منه ان القراءة ثابتة من المقتدی شرعا فان قراءة الامام قراءة له فلوقرأ لكان له قراءتان فی صلوٰة واحدة وهوغير مشروع قاله ابن الهمام وان الحديث دل على ان قراءة الامام بدل وعوض عن قراءة المقتدی وخلف عنها فلوقرأ المقتدی ايضا لزم اجتماع الاصل والخلف والبدل والمبدل منه والعوض والمعوض عنه وهوغير جائز كما ترى كما لايجوز اجتماع الوضوء والتيمم انتهى **وعن** ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القراءة خلف الامام فقال الامام يقرأ رواه البيهقی **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القراءة خلف الامام رواه البيهقی ورواه عبد الرزاق عن زيد بن اسلم **وفی** رواية لامامنا ابی حنيفة قال جابر قرأ رجل خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم **وفی** رواية عبد الرزاق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابابكر وعثمان كانوا ينهون عن القراءة خلف الامام **وعن** علی قال سأل رجل النبی صلى الله عليه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لابل انصت فانه يكفيك رواه البيهقی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكفيك قراءة الامام خافت اوجهر رواه الدارقطنی **وعن** عطاء بن يسار انه سأل

زيد اعن القراءة مع الامام فقال لا قراءة مع الامام فی شیٔ رواہ مسلم فی باب
سجود التلاوة وعن عبید اللہ بن مقسم انہ سأل عبد اللہ بن عمر و زید بن
ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرؤا خلف الامام فی شئ من الصلوات
رواہ الطحاوی وعن جابر قال لا یقرأ خلف الامام لا ان جهر ولا ان
خافت رواہ ابن ابی شیبة فی مصنفه وعن عبد اللہ بن مقسم قال سألت
جابر بن عبد اللہ ایقرأ خلف الامام فی الظهر والعصر قال لا رواہ عبد الرزاق
وعن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنه من قرأ خلف
الامام فلیس علی الفطرة رواہ الطحاوی وابن ابی شیبة وعبد الرزاق والدارقطنی
وعن علی قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرة رواہ عبد الرزاق
وابن ابی شیبة والدارقطنی والبیهقی وعن ابی حمزة قال قلت لابن عباس
اقرأ والامام بین یدی فقال لا رواہ الطحاوی وفی روایة لابن ابی شیبة عن
رجل قال عهد الینا عمر بن الخطاب ان لا نقرأ مع الامام وعن ابن عمر
انه کان اذا سئل هل یقرأ احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام
فحسبه قراءة الامام وکان ابن عمر لا یقرأ مع الامام رواہ محمد هذا طریق
جید الاسناد لا یتصور فیه الکلام اصلا وروی الطحاوی نحوہ ورواہ مالك
وزاد واذا صلی وحدہ فلیقرأ وقال العینی وکان ابن عمر لا یقرأ خلف
الامام وکان اعظم الناس اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انتهی
وعن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفته قراءته رواہ محمد
هذا سند جید لا کلام فیه وعن انس بن سیرین عن ابن عمر انه
سئل عن القراءة خلف الامام قال تکفیك قراءة الامام رواہ محمد وروی
الدارقطنی عن احمد بن حنبل نحوہ لیس فی هذا الاسناد ایضا شئ وعن ابی وائل

قال سئل عبد اللّٰہ بن مسعود عن القراءة خلف الامام قال انصت فان
فی الصلوٰة شغلا سیکفیک ذالک الامام رواه محمد هذا اسند جید لاکلام
فیه وروی الطحاوی نحوه **وعن** ابراهیم قال ان اول من قرأ خلف الامام
رجل اتهم رواه محمد رجاله کلهم ثقات **وعن** علقمة بن قیس قال
لان اعض علی جمرة احب الیّ من ان اقرأ خلف الامام رواه محمد وذکر الرازی
فی احکام القرآن قیل یستحب ان یکسر اسنانه وقال البلخی احب الی ان یملأ
فمه من التراب انتهی **وعن** سعد بن ابی وقاص انه قال وددت ان الذی
یقرأ خلف الامام فی فیه جمرة رواه محمد لیس فی هذا الاسناد ایضا شئ
وعن محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ
خلف الامام حجرا رواه محمد هذا اسند جید لاکلام فیه وروی ابن ابی
شیبة نحوه **وعن** ابن مسعود قال لیت الذی یقرأ خلف الامام مُلئ
فوه ترابا رواه الطحاوی **وعن** سعد بن ابی وقاص قال وددت ان الذی
یقرأ خلف الامام فی فیه جمر رواه عبد الرزاق **وفی** التعلیق الممجد لاباس
بامثال هذا الکلام للتهدید والتشدید والتعذیب بعذاب اللّٰہ ممنوع لا
التهدید به **وعن** عمرو بن محمد بن زید عن موسی بن سعد بن زید
بن ثابت یحدثه عن جده انه قال من قرأ خلف الامام فلاصلوٰة له
رواه محمد ورواه عبد الرزاق عن علی **وقال** البخاری فی رسالة القراءة
انه لایعرف لهذا الاسناد سماع بعضهم عن بعض ولا یصح مثله والجواب
عنه اولا ان المعاصرة وامکان اللقی یکفی عند الجمهور فی صحة الاتصال
ورفع الانقطاع وثبوت اللقی کما هو تشدد البخاری لایجب عند الجمهور کما
تقرر محققا فی اصول الحدیث والمعاصرة وامکان اللقی ههنا متحقق بین

داؤد وعمر وبين عمر وموسى وبينه وبين زيد وهو يكفينا فى ثبوت اتصال
السند وثانيا ان الانقطاع الظاهر لايضر عندنا اذا كان الراوى ثقة
يروى عن الثقات لاسيما فى القرون المشهود لها بالخير انتهى وقال الطحاوى
فهؤلاء جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اجمعوا على ترك
القراءة خلف الامام قد وافقهم على ذلك ما قد روى عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم مما قد منا ذكره وشهد لهم النظر وما قد ذكرنا وعن انس
ان النبى صلى الله عليه وسلم وابابكر وعمر رضى الله عنهما كانوا يفتتحون
الصلاة بالحمد لله رب العالمين رواه مسلم وعن ابى هريرة قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نهض فى الثانية استفتح بالحمد لله
رب العالمين ولم يسكت رواه الطحاوى وعنه قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلوٰة بينى وبين
عبدى نصفين ولعبدى ما سأل فاذا قال الحمد لله رب العالمين قال
تعالى حمدنى عبدى واذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى على عبدى
واذا قال مالك يوم الدين قال مجدنى عبدى واذا قال اياك نعبد واياك
نستعين قال هٰذا بينى وبين عبدى ولعبدى ما سأل فاذا قال اهدنا
الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم
ولا الضالين قال هٰذا لعبدى ولعبدى ما سأل رواه مسلم وقال الحلبى
ولاشك ان المراد بالصلوٰة هنا الفاتحة فالبداية بالحمد لله دليل على
انّ[1] التسمية ليست من الفاتحة وانها سبع آيات بدونها حيث جعل الوسطى

---

[1] قوله ان التسمية ليست من الفاتحة سيأتى تحقيقه فى كتاب فضائل القرآن فى الباب الثانى

وهی ایاك نعبد و ایاك نستعین بینه سبحانه وبین عبده و الثلث قبلها لله
تعالی خاصة والثلاث بعدها لعبده فقط واذا لم تکن اٰیة من الفاتحة لم
تکن اٰیة من غیرها لعدم القائل به انتهی **وقال** ابن عبد البر هذا حدیث
قد رفع الاشکال فی سقوط بسم الله الرحمن الرحیم من الفاتحة وهو نص
لا یحتمل التأویل ولا اعلم حدیثا فی سقوط البسملة ابین منه انتهی **وعن**
انس قال صلیت خلف النبی صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان
فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم الله الرحمن الرحیم رواه مسلم **وعنه**
قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یسمعنا قراءة بسم الله
الرحمن الرحیم وصلی بنا ابوبکر وعمر فلم نسمعها منهما رواه النسائی **وعن**
ابن عبد الله بن مغفل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوٰة اقول بسم الله الرحمن
الرحیم فقال لی ای بُنیّ محدث ایاك والحدث قال ولم ار احدا من
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ابغض الیه الحدث فی الاسلام
یعنی منه وقال وقد صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم ومع ابی بکر
وعمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم یقولها فلا تقلها اذا انت صلیت فقل
الحمد لله رب العالمین رواه الترمذی وروی النسائی وابن ماجة وروی
امامنا ابوحنیفة نحوه وقال الترمذی حدیث عبد الله بن مغفل حدیث
حسن والعمل علیه عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه
وسلم منهم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وغیرهم ومن بعدهم من التابعین
وبه یقول سفیان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق لا یرون ان یجهر
ببسم الله الرحمن الرحیم قالوا ویقولها فی نفسه انتهی **وعن** انس
قال کان النبی صلی الله علیه وسلم وابوبکر وعمر لا یجهرون ببسم الله

الرحمٰن الرحیم رواہ امامنا ابوحنیفة وعنه قال صلیت خلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم اسمع احدا منہم
یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ احمد والنسائی باسناد علی شرط الصحیح
وعنه صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فکلہم یخفون
بسم اللہ الرحمن الرحیم رواہ ابن ماجة وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وابابکر وعمر وعثمان وعلیا رضی اللہ
عنہم رواہ الطبرانی رجاله کلہم ثقات لایخفی علیک ان احادیث الاسرار
بالتسمیة کما تدل علی کون اخفاءہا سنة تدل ایضا علی انہا لیست بجزء
من الفاتحة ولا غیرہا من السور والا فلا معنی لاخفاءہا من بین الآیات
مع کونہا جزأ منہا فان اجزاء السورة کلہا سواسیة فی حکم الجہر والاخفاء
بہا کما لایخفی وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان
یتعوذ قبل القراءة رواہ احمد وعن ابی وائل قال کان عمر وعلی لایجہران
ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتأمین رواہ الطحاوی۔
وعن ابن مسعود انه کان یخفی بسم اللہ الرحمن الرحیم والاستعاذة
وربنا لك الحمد رواہ ابن ابی شیبة وعن ابراھیم قال اربع یخافت بہن
الامام سبحانك اللہم وبحمدك والتعوذ من الشیطان وبسم اللہ الرحمن الرحیم
وآمین رواہ محمد فی الآثار وروی عبد الرزاق وابو معمر عن عمر بن الخطاب
نحوہ وقال الطحاوی فلما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمن
ذکرنا بعدہ ترك الجہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ثبت انہا لیست من القرآن ولو
کانت من القرآن لوجب ان یجہر بہا کما یجہر بالقرآن سواہا الا تری ان بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم التی فی النمل یجہر بہا کما یجہر بغیرہا من القرآن لانہا من القرآن

فلما ثبت ان التی قبل فاتحۃ الکتاب یخافت بہا ویجہر بالقرآن ثبت انہا لیست من القرآن وثبت ان یخافت بہا ویسر کما یسر التعوذ والافتتاح وما اشبہہما انتہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ متفق علیہ وفی روایۃ قال اذا قال[1] الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ہذا لفظ البخاری ولمسلم نحوہ وفی اخری للبخاری قال اذا امن القارئ فامنوا فان الملائکۃ تؤمن فمن وافق تأمینہ تأمین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **وعن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین دلالۃ الحدیث علی قول الماموم امین بعد قول الامام ولا الضالین ظاہرۃ ویستفاد منہ ان الامام یخفی بہا لان تامین الامام لو کان مشروعا بالجہر لما علق النبی صلی اللہ علیہ وسلم تامینہم بقولہ ولا الضالین بل علق بقولہ امین فان قلت قد جاء فی الحدیث السابق اذا امن الامام فامنوا وفیہ علق تامین المأمومین بتأمینہ وانہم لا یعلمون تأمینہ الا ان یسمعوا قلت اجاب عنہ فی التعلیق الحسن بان الجمہور حملوا قولہ اذا امن علی المجاز للجمع بینہ وبین قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا امین وقالوا بان المراد اذا اراد التامین وہذا کما قال اللہ تعالی اذا قمتم الی الصلوٰۃ ای اذا اردتم اقامۃ الصلوٰۃ قال الحافظ ابن حجر فی الفتح قالوا فالجمع بین الروایتین یقضی حمل قولہ اذا امن علی المجاز اھ فاذا کان معناہ اذا اراد التامین لا یستفاد منہ الجہر بالتأمین للامام من تعلیق اعلاء السنن ملخصا ١٢۔

اذا صليتم فاقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم احدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله فاذا كبر وركع فكبروا واركعوا فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فتلك بتلك قال واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد يسمع الله لكم رواه مسلم وعن شعبة عن سلمة بن كهيل عن حُجر ابى العنبس عن علقمة بن وائل عن ابيه ان النبى صلى الله عليه وسلم قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين وخفض بها صوته رواه[ل] الترمذى وعن

ل قوله رواه الترمذى وقال الترمذى سمعت محمدا يقول حديث سفيان اصح من حديث شعبة فى هذا واخطأ شعبة فى مواضع من هذا الحديث فقال عن حجر ابى العنبس وانما هو حجر بن العنبس ويكنى ابا السكن وزاد فيه عن علقمة بن وائل وليس فيه عن علقمة وانما هو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انتهى قال علماءنا الحنفية مثل شعبة خطأ كيف وهو امير المؤمنين فى الحديث وفى الترجيح فيما بين سفيان وشعبة اقوال وكون سفيان الثورى مدلسا وقد اتى به معنعنا وكون شعبة غير مدلس وقد صرح فيه بالاخبار كما هو عند الطيالسى وجه حسن لترجيح شعبة على سفيان وحجر اسم ابيه عنبس وكنيته ككنية ابيه ابو العنبس ولا مانع من ان يكون له كنية اخرى وابو السكن لانه يكون لشخص واحد كنيتان وبهذا جزم ابن حبان فى كتاب الثقات وزاد فيه علقمة لا يضر لان الزيادة كان من الثقة مقبولة ولاسيما من قبل شعبة وبين فى بعض الروايات ان حجرا سمعه من علقمة عن وائل وقد سمعه من وائل نفسه كما اخرج احمد فى مسنده اما سماع علقمة عن ابيه فقد جاء مصرحا عند النسائى فى باب رفع اليدين عند الرفع

علقمة بن وائل عن ابیه انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین قال اٰمین وخفض بها صوته رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه وعنه عن ابیه انه صلی مع النبی صلی الله علیه وسلم فلما بلغ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین قال اٰمین واخفی بها صوته رواه احمد وابوداؤد الطیالسی وابویعلی والطبرانی والدارقطنی وعن

من الرکوع وعند البخاری فی جُزء رفع الیدین روایة ابی نعیم وعند مسلم ممن حدیث القصاص من طریق سماك وعند الترمذی فی کتاب الحدود فتعلیل البخاری هٰذا الحدیث بکون حدیث سفیان اصح من حدیث شعبة وقوله انما هو حجر بن العنبس وقوله لیس فیه عن علقمة وقوله ولد علقمة بن وائل بعد موت ابیه بستة اشهر لم یثبت والذی ولد بعد موت ابیه انما هو عبد الجبار بن وائل انتهی هٰذا ملخص ما فی التعلیق الحسن والبنایة وماروی من الجهر بها یحمل علی التعلیم کما کان صلی الله علیه وسلم یجهر بالاٰیة احیانا فی الظهر ومما یستأنس به لهذا القول ما اخرجه الحافظ ابوبشر الدولابی فی کتاب الاسماء والکنی عن وائل بن حجر رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم حین فرغ من الصلوٰة حتی رأیت خده من هٰذا الجانب ومن هٰذا الجانب وقرأ غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین فقال اٰمین یمد بها صوته ما اراه الا یعلمنا قیل فیه یحیی بن سلمة قواه الحاکم فیرجح الاخفاء بذٰلك وبالقیاس علی سائر الاذکار والادعیة ولان اٰمین لیس من القراٰن اجماعا فلا ینبغی ان یکون علی صوت القراٰن وباخفائها یقع التمیز بین القراٰن وغیره فانه اذا جهر بها مع الجهر بالفاتحة یلبس انها من القراٰن کما انه لایجوز کتابته فی المصحف ولهٰذا اجمعوا علی اخفاء التعوذ لکونه لیس من

ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی اللہ عنہما یجہران بجسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین رواہ الطبرانی فی تہذیب الآثار وعن ابی زہیر النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شئی یختم قال بآمین رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول فی الرکعۃ الاولی ما لا یطیل فی الرکعۃ الثانیۃ وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ وعن علقمۃ بن قیس ان عبداللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجہر فیہ وفیما یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحدہ قرأ فی الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخریین شیئا رواہ محمد وعن علی وابن مسعود انہما قالا اقرأ فی الاولیین وسبح فی الاخریین رواہ ابن ابی شیبۃ وفی التعلیق المجد بہ اخذ اصحابنا فقالوا لا تجب قراءۃ فی الاخریین فی الفرائض فان سبح فیہما او قام ساکتا اجزأہ وبہ قال الثوری والاوزاعی وابراہیم النخعی وسلف اہل العراق انتہی وعن عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواہ الترمذی وعبدالرزاق وروی البیہقی نحوہ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بقٓ والقرآن المجید ونحوہا وکانت

القرآن والخلاف بالجہر بالبسملۃ مبنی علی انہ من القرآن ام لا انتہی ھذا ملخص ما فی المرقات والبنایۃ والتعلیق الحسن ۱۲۔

صلاته بعد تخفیفا رواه مسلم وعن عمرو بن حریث انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی الفجر واللیل اذا عسعس رواه مسلم وعن ابی هریرة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعة بالٓمٓ تنزیل فی الرکعة الاولی وفی الثانیة هل اتی علی الانسان متفق علیه قال العینی وفی المحیط بشرط ان یقرأ غیر ذٰلك احیانا لئلا یظن الجاهل انه لایجوز غیره وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقرأ فی صلوٰة الظهر فی الرکعتین الاولیین فی کل رکعة قدر ثلثین اٰیة رواه مسلم وفی روایة للترمذی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه قرأ فی الظهر قدر تنزیل السجدة قال العینی وابن الهمام فدل علی انه کان یقرأ فی رکعتی الظهر مثل مایقرأ فی الفجر انتهی وعن جابر بن سمرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقرأ فی العصر بالسماء ذات البروج والسماء والطارق وشبههما رواه الترمذی وابو داؤد فدل علی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یقرأ فی رکعتی العصر باوساط المفصل کما اشیر الیه فی عمدة الرعایة والعنایة وعن عمر انه کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی المغرب بقصار المفصل رواه الترمذی وعبد الرزاق وروی ابن ابی شیبة نحوه وعن ابی بکر انه قرأ فی المغرب بقصار المفصل رواه الترمذی وعن جابر بن سمرة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یقرأ فی صلاة المغرب لیلة الجمعة قل یاایها الکافرون وقل هو اللہ احد رواه البغوی فی شرح السنة ورواه ابن ماجة عن ابن عمر الا انه لم یذکر لیلة الجمعة وعن عمر انه کتب الی ابی موسی الاشعری ان اقرأ فی العشاء بوسط المفصل رواه عبد الرزاق وعن عثمان بن عفان انه کان یقرأ فی العشاء بسور من

اوساط المفصل رواه الترمذی وعن البراء قال سمعت النبی صلی الله
علیه وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن
صوتا منه متفق علیه وعن سلیمان بن یسار عن ابی هریرة قال
ماصلیت وراء احد اشبه صلاة برسول الله صلی الله علیه وسلم من فلان
قال سلیمان صلیت خلفه فکان یطیل الرکعتین الاولیین من الظهر و
یخفف الاخریین ویخفف العصر ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل ویقرأ
فی العشاء بوسط المفصل ویقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواه النسائی.
وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال ما من المفصل سورة
صغیرة ولا کبیرة الا قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤم بها الناس
فی الصلاة المکتوبة رواه مالک وعن عبید الله بن ابی رافع قال
استخلف مروان ابا هریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابو هریرة
الجمعة فقرأ سورة الجمعة فی السجدة الاولی وفی الاخرة اذا جاءک
المنافقون فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بهما یوم الجمعة
رواه مسلم وعن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک
حدیث الغاشیة قال واذا اجتمع العید والجمعة فی یوم واحد قرأ بهما
فی الصلاتین رواه مسلم وعن عبید الله ان عمر بن الخطاب سأل
ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاضحی
والفطر فقال کان یقرأ فیهما بق والقرآن المجید واقتربت الساعة رواه مسلم
وعن ابی هریرة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فی رکعتی
الفجر قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد رواه مسلم وعن ابن عباس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا اٰمنا باللہ وما انزل الینا والتی فی اٰل عمران قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلٰوۃ الفجر بقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ الا انہ لم یذکر بعد المغرب وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیھم سورۃ الرحمن من اولھا الی اٰخرھا فسکتوا فقال لقد قرأتھا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبأی اٰلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشئی من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث غریب وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربك الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتھی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذٰلك من الشاھدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیامۃ فانتھی الی الیس ذٰلك بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبأی حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل اٰمنا باللہ رواہ ابوداؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذٰلك من الشاھدین قال علماءنا ان کلا من الامام والمقتدی فی مثل ھٰذہ الاشیاء سواء فلا یسأل المقتدی الجنۃ عند اٰیات الترغیب ولا یتعوذ من النار عند اٰیات الترھیب ولا یسبح عند اٰیات التسبیح ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عند سماع اسمه بل يستمع وينصت لاطلاق الأيات والاحاديث الدالة على الانصات ولان وظيفته الاستماع والانصات فلا يشتغل بما يخله وكذا الامام لا يشتغل بغير القرآن لان النبی صلی الله علیه وسلم لم يفعله فيها وكذا الائمة من بعده الى يومنا هذا فكان من المحدثات ولانه ثقيل على القوم فيكره وما ورد حمل على النفل منفردا وعلى خارج الصلوٰة ايضاً هذا الملخص ما فی ردا لمحتار وعمدة الرعاية۔

باب الركوع

وقول الله عز وجل فسبح باسم ربك العظيم وقوله سبح اسم ربك الاعلى وقوله يا ايها الذين آمنوا اركعوا واسجدوا وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقيموا الركوع والسجود فوالله انی لاراكم من بعدی متفق علیه وعن ابی مسعود الانصاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلاة الرجل حتى يقيم ظهره فی الركوع والسجود رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح وعن البراء قال كان ركوع النبی صلی الله علیه وسلم وسجوده وبين السجدتين واذا رفع من الركوع ما خلا القيام والقعود قريبا من السواء متفق علیه وعن انس قال كان النبی صلی الله علیه وسلم اذا قال سمع الله لمن حمده قام حتى نقول قد اوهم ثم يسجد ويقعد بين السجدتين حتى نقول قد اوهم رواه مسلم وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسوأ الناس سرقة الذی يسرق من صلاته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلاته قال لا يتم ركوعها

ولا سجودها رواه احمد وعن النعمان بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ما ترون فى الشارب والزانى والسارق وذلك قبل ان تنزل فيهم الحدود
قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفيهن عقوبة واسوأ السرقة الذى
يسرق من صلاته قالوا وكيف يسرق صلاته يارسول الله قال لايتم ركوعها
ولا سجودها رواه مالك واحمد وروى الدارمى نحوه وعن شقيق
قال ان حذيفة رأى رجلا لايتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلاته دعاه
فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولومت مت على غير
الفطرة التى فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وعن
طلق بن على الحنفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاينظر الله
عز وجل الى صلاة عبد لا يقيم فيها صلبه بين خشوعها وسجودها
رواه احمد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
الا انى نهيت ان اقرأ القران راكعا وساجدا فاما الركوع فعظموا فيه الرب
واما السجود فاجتهدوا فى الدعاء فقمن ان يستجاب لكم رواه مسلم وعن
عائشة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول
فى ركوعه وسجوده سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر لى يتأول القران
متفق عليه وعنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يقول فى ركوعه وسجوده
سبوح قدوس رب الملائكة والروح رواه مسلم وعن عوف بن مالك
قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة
البقرة يقول فى ركوعه سبحان ذى الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة
رواه النسائى وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم
ربك العظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها فى ركوعكم

فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في سجودكم رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والطحاوی والدارمی قال الطحاوی يجوز ان يكون ماكان من النبی صلى الله عليه وسلم فی الأثار الاول انماكان قبل نزول الأيتين اللتين ذكرنا فی حديث عقبة فصار ذلك ناسخا لما قد تقدم منه قبل ذلك انتهى ملتقطا وفی الدر المختار لا يأتی فی ركوعه وسجوده بغير التسبيح على المذهب وما ورد محمول على النفل انتهى قال الحلبی فان الامر فيه واسع انتهى وعن عبد الله بن ابی اوفى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع ظهره من الركوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد رواه مسلم وعن ابی سعيد الخدری قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع رأسه من الركوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وكلنا لك عبد اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطی لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم وفی الدر المختار ليس بعد رفعه من الركوع دعاء وما ورد محمول على النفل لمام وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه وفی رواية ابن ماجة والنسائی اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك الحمد قال علماؤنا هذه قسمة لانه قسم التسميع والتحميد فجعل التسميع للامام والتحميد للمأموم وانها تنافی الشركة فلهذا لا يأتی المؤتم بالتسميع ولا الامام بالتحميد كذا فی الهداية والبناية وعن ابی هريرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا قال سمع الله لمن حمده قال ربنا ولك الحمد رواه ابن ماجة وفی روایة للبخاری ومسلم عنه ثم یقول سمع الله لمن حمده حین یرفع صلبه من الرکوع ثم یقول وهو قائم ربنا ولك الحمد قال علماءنا فهو محمول علی حالة الانفراد والمنفرد یجمع بین الذکرین کذا فی الهدایة والبنایة وعن عون بن عبد الله عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعه وذلك ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات فقد تم سجوده وذلك ادناه رواه الترمذی وابو داؤد وابن ماجة وعن ابن جبیر قال سمعت انس بن مالك یقول ما صلیت ورآء احد بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم اشبه صلاة بصلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا الفتی یعنی عمر بن عبد العزیز قال قال فحزرنا رکوعه عشر تسبیحات وسجوده عشر تسبیحات رواه ابو داؤد والنسائی قال علماءنا بهذا الخبر وبحدیث ان الله وتر یحب الوتر یستدل لما ذکر صاحب الهدایة یستحب ان یزید علی الثلث فی الرکوع والسجود بعد ان یختم بالوتر لان النبی صلی الله علیه وسلم کان یختم بالوتر آه

باب السجود وفضله

وقول الله عز وجل ویخرون للاذقان سجدا وقوله واسجد واقترب عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اسجد علی سبعة اعظم علی الجبهة والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب ولا الشعر متفق علیه وعنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم

امرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ واشار بیدہ علی انفہ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولانکف الثیاب والشعر رواہ البخاری فی باب السجود علی الانف قال علی القاری ظاہر الحدیث ان الجبھۃ والانف فی حکم عضو واحد لانہ قال فی الحدیث سبعۃ فان جعلا عضوین صارت ثمانیا فمن ثم قال ابو حنیفۃ یجوز السجدۃ علی الانف فقط لوقوع اسم السجود علیہ انتہی وفی جامع الآثار یعلم من الاشارۃ ان السجود علی الانف کالسجود علی الجبھۃ انتہی وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امرت ان اسجد علی سبعۃ لا اکف الشعر ولا الثیاب الجبھۃ والانف والیدین والرکبتین والقدمین رواہ النسائی قال العینی فی البنایۃ فی بعض طرق حدیث ابن عباس امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعۃ اعظم الجبھۃ اوالانف فھذا ھو المراد من ذکر الجبھۃ والانف فی الروایۃ السابقۃ لئلا تصیر ثمانیۃ وعن العباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجد معہ سبعۃ آراب وجھہ وکفاہ ورکبتاہ وقدماہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح قال العینی فی شرح الھدایۃ ذکر الطبری فی تھذیب الآثار ان حکم الجبھۃ والانف سواء وعن طاؤس انہ سئل عن الانف فقال الیس من الوجہ وقال ابو ھلال سئل ابن سیرین عن الرجل یسجد علی انفہ فقال اوما تقرء فی القرآن ویخرون للاذقان سجدا الآیۃ فاللہ تعالی مدحھم علی خرورھم علی الاذقان فی السجود فاذا لم یسقط السجود بالذقن اجماعا یصرف الجواز الی الانف لانہ اقرب الیہ بخلاف الجبھۃ اذ الانف فاصل بینھما وقال تقی الدین ھو قول مالک وذکر

فی المبسوط جواز الاقتصار علی الانف عن ابن عمر انتہی ولکن لایجوز الاقتصار علی الانف الامن عذر لما رواہ ابوداؤد والنسائی وغیرہا عن ابی حمید حدیثا طویلا فی صفۃ صلاتہ فیہ ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ ونحی یدیہ وعن وائل قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع انفہ مع جبہتہ فی السجدۃ رواہ الطبرانی وابویعلی وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من صلاۃ صلاہا بالناس رواہ ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط الکلب متفق علیہ وعن عبدالرحمن بن شبل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وعن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک رواہ مسلم وعن میمونۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لوان بہمۃ ارادت ان تمر تحت یدیہ مرت رواہ ابوداؤد ولمسلم بمعناہ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد لوشاءت بہمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت وعن عبداللہ بن مالک بن بحینۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ متفق علیہ وعن وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد[1] وضع رکبتیہ قبل

---

[1] قولہ اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ وبہ قال ابوحنیفۃ والشافعی قالہ فی المرقات

يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی هذا الحديث حسن غريب وقال الحاکم صحيح علی شرط مسلم وصححه ابن حبان وعن نافع ان ابن عمر كان يقول من وضع جبهته بالارض فليضع كفيه علی الذی وضع عليه جبهته ثم اذا رفع فليرفعهما فان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه رواه مالك وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يا علی انی احب لك ما احب لنفسی واكره لك ما اكره لنفسی لا تقع بين السجدتين رواه الترمذی وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكی يقول يا ويلتی امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلی النار رواه مسلم وعن ربيعة بن كعب قال كنت ابيت مع رسول الله صلی الله عليه وسلم فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لی سل فقلت اسألك مرافقتك فی الجنة قال اوغير ذلك قلت هو ذاك قال فاعنی علی نفسك بكثرة السجود رواه مسلم وعن معدان بن طلحة قال لقيت ثوبان مولی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقلت اخبرنی بعمل اعمله يدخلنی الله به الجنة فسكت ثم سألته فسكت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذلك رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال عليك بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسألته فقال لی مثل

ك قوله واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه وبهذا قال ابوحنيفة وخالفه الشافعی لان مذهبه انه يسن ان يعتمد فی قيامه علی بطن راحتيه واصابعه مبسوطة علی الارض كذا فی المرقات ١٢

ما قال لی ثوبان رواه مسلم وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب مایکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واٰخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلة من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ ابوداؤد والترمذی وعن حذیفة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رواہ النسائی والدارمی وقال لیس بین السجدتین ذکر مسنون وکذا لایأتی فی سجودہ بغیر التسبیح علی المذھب وما ورد محمول علی النفل فان الامر فیہ واسع کذا فی الدر المختار والکبیری ولکن قال ابن عابدین فی رد المحتار ینبغی ان یندب الدعاء بالمغفرة بین السجدتین خروجا من خلاف الامام احمد ولم ار من صرح بذلک عندنا لکن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف

باب التشہد

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی قال رأنی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصا فی الصلوٰة فلما انصرف نہانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يصنع فقلت كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال اذا جلس
فى الصلوٰة وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار
باصبعه التى تلى الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى رواه ابوداؤد
ومسلم وقال امام ابن الهمام ولاشك ان وضع الكف مع قبض الاصابع لا
يتحقق فالمراد والله اعلم وضع الكف ثم قبض الاصابع بعد ذلك عند الاشارة
انتهى وعن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف يصلى فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث وفيه
ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى
وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورأيته
يقول هكذا وحلق بشر الابهام والوسطى واشار بالسبابة رواه ابوداؤد
وعن عبد الله بن الزبير قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها رواه ابوداؤد والنسائى وزاد ابوداؤد
ولا يجاوز بصره اشارته وفى رواية لاحمد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هى اشد على الشيطان من الحديد وعن ابى هريرة قال ان
رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد
رواه الترمذى والنسائى والبيهقى فى الدعوات الكبير وعن عاصم بن
كليب عن ابيه عن جده قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم
وهو يصلى وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى
على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب
القلوب ثبت قلبى على دينك رواه الترمذى فى كتاب الدعوات عن
جامعه وفى السعاية هذا الحديث يدل على ان النبى صلى الله عليه وسلم

بعد ما عقد استمر عليه ولم يرجع الى ما كان عليه انتهى وقال علی القاری فی تزئين العبارة والصحيح المختار عند جمهور اصحابنا ان يضع كفيه على فخذيه ثم عند وصوله الى كلمة التوحيد يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالمسبحة رافعا لها عند النفی واضعا عند الاثبات ثم يستمر على ذلك انتهى وعن عبد الله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نعلم شيأ فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا فی كل جلسة التحيات لله والصلوت والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه النسائی وعن ابی معمر قال سمعت عبد الله يقول علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد كما يعلمنا السورة من القران وكفه بين يديه التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه النسائی وروى البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة نحوه وقال الترمذی حديث ابن مسعود قد روی عنه من غير وجه وهو اصح حديث عن النبی صلى الله عليه وسلم فی التشهد والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق وقال البزار اصح حديث عندی فی التشهد حديث ابن مسعود روی عن نيف وعشرين وجها ولا يعلم روی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت منه ولا اصح اسنادا ولا اشهر رجالا ولا اشد تظافرا بكثرة الاسانيد وقال مسلم

انما اجتمع الناس على تشهد ابن مسعود لان اصحابه لایخالف بعضهم بعضا وغیرہ
قد اختلف اصحابه **وقال** محمد بن یحیی الذهلی حدیث ابن مسعود اصح
ماروی فی التشهد **وروی** الطبرانی فی الکبیر عن بریدة بن الخصیب
قال ماسمعت احسن من تشهد ابن مسعود کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر
وعن القاسم بن مخیمرة قال اخذ علقمة بیدی فحدثنی ان
عبد الله بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اخذ بید عبد الله فعلمه التشهد فی الصلوٰة رواہ ابوداؤد وروی
امامنا ابو حنیفة وقال اخذ حماد بن سلیمان بیدی وعلمنی التشهد
وقال حماد اخذ ابراهیم بیدی وعلمنی التشهد وقال ابراهیم
اخذ علقمة بیدی وعلمنی التشهد وقال علقمة اخذ عبد الله بن
مسعود بیدی وعلمنی التشهد وقال عبد الله اخذ رسول الله صلی الله
علیه وسلم بیدی وعلمنی التشهد کما یعلمنی السورة من القرآن
ذکرہ ابن الهمام **وعن** عبد الله انه قال اخذت التشهد من
فی رسول الله صلی الله علیه وسلم ولقننیها کلمة کلمة رواہ الطحاوی
وقال محمد وکان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه یکرہ ان یزاد
فیه حرف او ینقص منه حرف **وعن** ابن عمر قال کان ابو بکر
یعلمنا التشهد علی المنبر کما تعلمون الصبیان الکتاب ثم ذکر مثل تشهد
ابن مسعود سواء رواہ الطحاوی **وعن** عائشة قالت هٰذا تشهد
النبی صلی الله علیه وسلم التحیات لله الخ مثل تشهد ابن مسعود
رواہ البیهقی **وقال** النووی فی الخلاصة سندہ جید **وفی** السعایة
وفیه فائدة حسنة وهی ان تشهدہ علیه الصلوٰة والسلام بلفظ

تشهد نا انتهى وعن خصيف انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام فقال يارسول الله ان الناس قد اختلفوا فى التشهد فقال عليك بتشهد ابن مسعود رواه الترمذى ذكره الزيلعى وابن الهمام وابن حجر والعينى وعن ابن مسعود كان يقول من السنة اخفاء التشهد رواه ابوداؤد والترمذى وقال هذا حديث حسن غريب وعنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم فى الركعتين الاولين كانه[1] على الرضف حتى يقوم رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وفى رواية لاحمد عن النبى صلى الله عليه وسلم ثم ان كان فى وسط الصلاة نهض حين يفرغ من تشهده۔

باب الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم وفضلها

قال الله عز وجل ان الله وملائكته يصلون على النبى يايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما عن فضالة بن عبيد قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلى فقال اللهم اغفر لى وارحمنى فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجلت ايها المصلى اذا صليت فقعدت

[1] قوله كانه على الرضف حتى يقوم يعنى لا يلبث فى التشهد الاول كثيرا بل يخففه ويقوم مسرعا كمن هو قاعد على حجر حار فيكون مكتفيا بالتشهد دون الصلوٰة والدعاء على مذهبنا او مكتفيا بالتشهد والصلوٰة على الدعاء عند الشافعية كذا فى المرقات ۱۲۔

فاحمد الله بما هو اهله وصل على ثم ادعه قال ثم صلى رجل اخر بعد ذلك
فحمد الله وصلى على النبی صلى الله علیه وسلم فقال له النبی صلى الله علیه
وسلم ایها المصلی ادع تجب رواه الترمذی وروی ابوداؤد والنسائی نحوه
وعن عبد الله بن مسعود قال کنت اصلی والنبی صلى الله علیه وسلم
وابوبکر وعمر معه فلما جلست بدأت بالثناء على الله تعالى ثم الصلاة
على النبی صلى الله علیه وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلى الله علیه
وسلم سل تعطه سل تعطه رواه الترمذی وعن عمر بن الخطاب
رضی الله عنه قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منها
شئ حتى تصلی على نبیك رواه الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال لقینی کعب بن عجرة فقال الا اهدی لك هدیة سمعتها من النبی
صلى الله علیه وسلم فقلت بلى فاهدها لی فقال سألنا رسول الله صلى الله
علیه وسلم فقلنا یارسول الله کیف الصلاة علیکم اهل البیت فان الله
قد علمنا کیف نسلم علیك قال قولوا اللهم صل على محمد وعلى ال محمد
کما صلیت على ابراهیم وعلى ال ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك
على محمد وعلى ال محمد کما بارکت على ابراهیم وعلى ال ابراهیم انك حمید
مجید متفق علیه الا ان مسلما لم یذکر على ابراهیم فی الموضعین وعن
ابی حمید الساعدی قال قالوا یارسول الله کیف نصلی علیك فقال رسول
الله صلى الله علیه وسلم قولوا اللهم صل على محمد وازواجه وذریته کما
صلیت على ال ابراهیم وبارك على محمد وازواجه وذریته کما بارکت
على ال ابراهیم انك حمید مجید متفق علیه وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم من سره ان یکتال بالمکیال الاوفى

اذا صلی علینا اهل البیت فلیقل اللهم صل علی محمد النبی الامی وازواجه امهات المؤمنین وذریته واهل بیته کما صلیت علی ابراهیم انك حمید مجید رواه ابوداؤد وفی السعایة ان السنة المؤکدة هو مطلق الصلوٰة بعد التشهد لاخصوص بعض الفاظها والیه یشیر کلام عامة فقهائنا الا انهم اختلفوا فی ان ای لفظ مختار ففی غنیة المستملی المختار فی صفة الصلوٰة علی ما ذکره فی الکفایة والزاهدی فی القنیة وشرح القدوری ان محمدا سئل عنه فقال یقول اللهم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلیٰ ال ابراهیم انك حمید مجید اللهم بارك علی محمد وعلیٰ ال محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلیٰ ال ابراهیم انك حمید مجید وهی الموافقة لما فی الصحیحین من حدیث کعب ونقل صاحب الذخیرة عن کتاب الحجج علی اهل المدینة لعیسی بن ابان ان محمدا سئل عن کیفیة الصلوٰة فاجاب بما مر انتهی وعن عبدالرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتی خشیت ان یکون الله تعالی قد توفاه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال مالك فذکرت له ذٰلك قال فقال ان جبریل علیه السلام قال لی الا ابشرك ان الله عز وجل یقول لك من صلی علیك صلاة صلیت علیه ومن سلم علیك سلمت علیه رواه احمد وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علیّ واحدة صلی الله علیه عشرا رواه مسلم وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علیّ صلاة واحدة صلی الله علیه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطیئات ورفعت له عشر درجات رواه النسائی وعن ابی طلحة ان رسول الله صلی الله علیه

وسلم جاء ذات یوم والبشر فی وجھه فقال جاءنی جبریل فقال ان ربك
یقول اما یرضیك یا محمد ان لا یصلی علیك احد من امتك الا صلیت
علیه عشرا ولا یسلم علیك احد من امتك الا سلمت علیه عشرا رواه
النسائی والدارمی وعن عبد الله بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم
واحدة صلی الله علیه وملائكته سبعین صلاة رواه احمد وعن
رویفع ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی محمد وقال
اللهم انزله المقعد المقرب عندك یوم القیامة وجبت له شفاعتی
رواه احمد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اولی الناس بی یوم القیامة اكثرهم علی صلاة رواه الترمذی وعن
ابی بن كعب قال قلت یا رسول الله انی اكثر الصلاة علیك فكم اجعل لك
من صلاتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك
قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت فالثلثین قال
ما شئت فان زدت فهو خیر لك قلت اجعل لك صلاتی كلها قال اذا تكفی
همك ویكفر لك ذنبك رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم یصل علی
ورغم انف رجل دخل علیه رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر له ورغم
انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة رواه
الترمذی وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم البخیل الذی من ذكرت عنده فلم یصل علی رواه الترمذی
ورواه احمد عن الحسین بن علی وقال الترمذی هذا حدیث
حسن صحیح غریب وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله

صلى الله عليه وسلم يقول لا تجعلوا بيوتكم قبورا ولا تجعلوا قبري عيدا وصلوا علي فان صلاتكم تبلغني حيث كنتم رواه النسائي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علي عند قبري سمعته ومن صلى علي نائيا ابلغته رواه البيهقي في شعب الايمان وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني من امتي السلام رواه النسائي والدارمي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يسلم علي الا رد الله علي روحي حتى ارد عليه السلام رواه ابو داؤد والبيهقي في الدعوات الكبير۔

باب الدعاء في التشهد

قال الله عز وجل واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وقال عز وجل رب اغفر لي ولوالدي ولمن دخل بيتي مؤمنا وللمؤمنين والمؤمنات عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو في الصلاة يقول اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا وفتنة الممات اللهم اني اعوذ بك من المأثم ومن المغرم فقال له قائل ما اكثر ما تستعيذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فكذب ووعد فاخلف متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فرغ احدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله من اربع من عذاب جهنم ومن عذاب القبر ومن فتنة المحيا والممات ومن شر المسيح الدجال رواه مسلم وعن ابن عباس رضي الله عنهما ان النبي صلى الله عليه وسلم

کان یعلمہم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القرآن یقول قولوا اللھم انی
اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من
فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات رواہ مسلم۔
وعن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قلت یا رسول اللہ علمنی
دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا
ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت
الغفور الرحیم متفق علیہ وعن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک
یا رسول اللہ قال فلا تدع ان تقول فی دبر کل صلاۃ رب اعنی علی ذکرک
وشکرک وحسن عبادتک رواہ احمد وابوداؤد والنسائی الا ان اباداؤد
لم یذکر قال معاذ وانا احبک وعن شداد بن اوس قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ اللھم انی اسألک الثبات
فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک وحسن عبادتک
واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألک من خیر ما تعلم واعوذ بک
من شر ما تعلم واستغفرک لما تعلم رواہ النسائی وروی احمد نحوہ۔
وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ
بعد التشہد احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد رواہ
النسائی وعن عامر بن سعد عن ابیہ قال کنت اری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی اری بیاض خدہ رواہ مسلم
وعن عبد اللہ بن مسعود قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایمن

وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر رواه ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض خده ورواه ابن ماجة عن عمار بن یاسر قال الترمذی واصح الروایات عن النبی صلی الله علیه وسلم تسلیمتان وعلیه اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم والتابعین ومن بعدهم انتهی **وعن** سمرة قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان یسلم بعضنا علی بعض رواه ابوداؤد وفی روایة البزار وان نسلم علی ائمتنا وان یسلم بعضنا علی بعض فی الصلاة **وعن** سمرة بن جندب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی صلاة اقبل علینا بوجهه رواه البخاری **وعن** عبد الله بن مسعود قال لایجعل احدکم للشیطان شیأ من صلاته یری ان حقا علیه ان لاینصرف الا عن یمینه لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم کثیرا ینصرف عن یساره متفق علیه **وعنه** قال کان اکثر انصراف النبی صلی الله علیه وسلم من صلاته الی شقه الایسر الی حجرته رواه البغوی فی شرح السنة **وعن** انس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم ینصرف عن یمینه رواه مسلم **وعن** البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجهه قال فسمعته یقول رب قنی عذابك یوم تبعث او تجمع عبادك رواه مسلم **وعن** المغیرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایصلی الامام فی الموضع الذی صلی فیه حتی یتحول رواه ابوداؤد **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر او عن یمینه

اوعن شماله فی الصلوٰة یعنی فی السبحة رواه ابوداؤد وعن ام سلمة
قالت ان النساء فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم کن اذا سلمن
من المکتوبة قمن وثبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن صلی من
الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله صلی الله علیه وسلم قام الرجال
رواه البخاری وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم حضهم
علی الصلاة ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلاة رواه ابوداؤد

باب الذکر بعد الصلوٰة

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال کنت اعرف انقضاء صلوٰة رسول الله صلی الله
علیه وسلم بالتکبیر متفق علیه **قال** ابوالحسن بن بطال فی شرح البخاری یحتمل
ان یکون اراد به المجاهدین فان کان کذلک فهو الی الآن وعلیه العمل هو ان المجاهدین
اذا صلوا الخمس فیستحب لهم ان یکبروا جهرا یرفعون اصواتهم لیرهبوا العدو
فان لم یحمل علی ذلک فیکون منسوخا بالاجماع لانه لا نعلم احدا من
العلماء یقول به انتهی وفی البنایة قال ابوبکر الرازی قال مشائخنا
التکبیر جهرا فی غیر ایام التشریق لا یسن الا بازاء العدو واللصوص
وقیل وکذا فی الحریق والمخاوف کلها انتهی وعن عبد الله بن الزبیر
قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا سلم من صلوٰته یقول بصوته
الاعلی لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی
کل شئ قدیر لا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا ایاه
له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا الله مخلصین له
الدین ولو کره الکافرون رواه مسلم وفی الاحمل ذلك علی سبیل التعلیم

فان حصل التعلیم امسک کذا فی المرقات وقال فی المدخل ویحذروا جمیعا من الجہر بالذکر والدعاء عند الفراغ من الصلوٰۃ ان کان فی جماعۃ فان ذلک من البدع انتہی وعن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاٰخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی وعن الاسود عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف ویؤیدہ ما رواہ ابن السنی فی کتاب عمل الیوم واللیلۃ عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ ثم یقول اللہم الٰہی والہ ابراہیم واسحاق ویعقوب والہ جبریل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الاکان حقا علی اللہ عزوجل ان لایرد یدیہ خائبین فثبت بہذہ الاحادیث الدعاء ورفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المفروضۃ عن سید الانبیاء واسوۃ الاتقیاء صلی اللہ علیہ وسلم کما لایخفی علی العلماء الاذکیاء قالہ مولانا عبدالحی اللکنوی فی فتاواہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الامقدار مایقول اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام رواہ مسلم وعن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابارمثۃ قال صلیت ہذہ الصلوٰۃ اومثل ہذہ الصلاۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ فصلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم سلم عن یمینه وعن یساره حتی رأینا بیاض خدیه ثم انفتل کانفتال
ابی رمثة یعنی نفسه فقام الرجل الذی ادرك معه التکبیرة الاولی من
الصلاة یشفع فوثب عمر فاخذ بمنکبیه فهزه ثم قال اجلس فانه لن
یهلك اهل الکتاب الا انه لم یکن بین صلاتهم فصل فرفع النبی
صلی الله علیه وسلم بصره فقال اصاب الله بك یا ابن الخطاب رواه
ابوداؤد۔ وفی شرح المنیة ان المکث مقدار اللهم انت السلام
الی اخره فصل ولا دلیل علی المکث اکثر من ذلك فیکره لمخالفة ما کان
دأبه علیه الصلوٰة والسلام کما هو مفهوم حدیث عائشة انتهی وعن
ثوبان رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا انصرف
من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت
یا ذا الجلال والاکرام رواه مسلم وعن المغیرة بن شعبة ان النبی
صلی الله علیه وسلم کان یقول فی دبر کل صلاة مکتوبة لا اله الا الله
وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیٔ قدیر اللهم لا مانع
لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد متفق علیه
وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من قال
قبل ان ینصرف ویثنی رجلیه من صلاة المغرب والصبح لا اله الا الله
وحده لا شریك له له الملك وله الحمد بیده الخیر یحیی ویمیت وهو علی
کل شیٔ قدیر عشر مرات کتب له بکل واحدة عشر حسنات ومحیت عنه
عشر سیأت ورفع له عشر درجات وکانت له حرزا من کل مکروه وحرزا
من الشیطان الرجیم ولم یحل لذنب ان یدرکه الا الشرك وکان من
افضل الناس عملا الا رجلا یفضله یقول افضل مما قال رواه احمد

وروى الترمذى نحوه عن ابى ذر الى قوله الا الشرك ولم يذكر صلاة المغرب ولا بيده الخير وقال هٰذا حديث حسن صحيح غريب **وعن** كعب بن عجرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم معقبات لا يخيب قائلهن او فاعلهن دبر كل صلاة مكتوبة ثلاث وثلاثون تسبيحة وثلاث وثلاثون تحميدة واربع وثلاثون تكبيرة رواه مسلم **وفى** شرح المنية وقول عائشة رضى الله عنها مقدار ما يقول الخ يفيد انه ليس المراد انه كان يقول ذٰلك بعينه بل كان يقعد زمانا يسع ذٰلك المقدار ونحو ذٰلك من القول تقريبا لان المقدار المذكور من حيث التقريب والتخمين دون التحديد والتحقيق فلا ينافى ما فى هٰذه الاحاديث **وعن** ابى هريرة قال ان فقراء المهاجرين اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما ذاك قالوا يصلون كما نصلى ويصومون كما نصوم ويتصدقون ولا نتصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلا اعلمكم شيأ تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين مرة قال ابو صالح فرجع فقراء المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا سمع اخواننا اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء متفق عليه وليس قول ابى صالح الى اٰخره الا عند مسلم وفى رواية للبخارى تسبحون فى دبر كل صلاة عشرا وتحمدون عشرا وتكبرون عشرا بدل ثلاثا وثلاثين **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من سبح الله فی دبر کل صلاة ثلاثا وثلاثین وحمد الله ثلاثا وثلاثین و
کبر الله ثلاثا وثلاثین فتلك تسعة وتسعون وقال تمام المائة لا اله الا الله
وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر غفرت خطایاه
وان کانت مثل زبد البحر رواه مسلم **وعن** زید بن ثابت قال امرنا
ان نسبح فی دبر کل صلاة ثلاثا وثلاثین ونحمد ثلاثا وثلاثین ونکبر اربعا
وثلاثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل له امرکم رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلاة کذا وکذا قال الانصاری فی منامه
نعم قال فاجعلوها خمسا وعشرین واجعلوا فیها التهلیل خمسا وعشرین
فلما اصبح غدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم فافعلوا رواه احمد والنسائی والدارمی **وعن** سعد
انه کان یعلم بنیه هٰؤلاء الکلمات ویقول ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان یتعوذ بهن دبر الصلاة اللهم انی اعوذبك من الجبن
واعوذبك من البخل واعوذبك من ارذل العمر واعوذبك من فتنة
الدنیا وعذاب القبر رواه البخاری **وعن** عقبة بن عامر قال
امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل
صلاة رواه احمد وابوداؤد والنسائی والبیهقی فی الدعوات الکبیر **وعن**
علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم علی اعواد هٰذا المنبر
یقول من قرأ اٰیة الکرسی فی دبر کل صلاة لم یمنعه من دخول الجنة
الا الموت ومن قرأها حین یأخذ مضجعه امنه الله علی داره ودار جاره
واهل دویرات حوله رواه البیهقی فی شعب الایمان وفی شرح المنیة
وما روی من الاحادیث فی الاذکار عقیب الصلوٰة فلا دلالة فیها

على الاتيان بها عقيب الفرض قبل السنة بل يحمل على الاتيان بها بعد السنة ولا يخرجها تخلل السنة بينها وبين الفريضة عن كونها بعدها وعقيبها لان السنة من لواحق الفريضة وتوابعها ومكملاتها فلم تكن اجنبية منها فما يفعل بعدها يطلق عليه انه فعل بعد الفريضة وعقيبها انتهى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس احب الى من ان اعتق اربعة من ولد اسمٰعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر الى ان تغرب الشمس احب الى من ان اعتق اربعة رواه ابوداؤد وقال ابن الملك اطلاق الارقاء والعتق عليهم على الفرض والتقدير انتهى وعن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل منا لم يخرج ما رأينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هٰذا البعث فقال النبى صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة وافضل رجعة قوم شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة رواه الترمذى وقال هٰذا حديث غريب وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر فى جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة رواه الترمذى۔

باب مالایجوز من العمل فی الصلوٰۃ ومایباح منہ

وقول اللہ عزوجل وقوموا للہ قانتین و قولہ الذین ہم فی صلاتہم خاشعون۔ عن معاویۃ بن الحکم قال بینا انا اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارہم فقلت واثکل امیاہ ماشأنکم تنظرون الیّ فجعلوا یضربون بایدیہم علی افخاذہم فلما رأیتہم یصمتوننی لکنی سکت فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبابی ہو وامی ما رأیت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ فواللہ ماکہرنی ولا ضربنی ولا شتمنی قال ان ہذہ الصلوٰۃ لایصلح فیہا شئ من کلام الناس انما ہی التسبیح والتکبیر وقراءۃ القرآن اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یارسول اللہ انی حدیث عہد بجاہلیۃ وقد جاءنا اللہ بالاسلام وان منا رجالا یأتون الکہان قال فلا تأتہم قلت ومنا رجال یتطیرون قال ذاک شئ یجدونہ فی صدورہم فلا یصدنہم قال قلت ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک رواہ مسلم وقال الشافعی وفیہ ان کلام الجاہل بالحکم لایبطل الصلوٰۃ اذ لم یأمرہ باعادۃ الصلوٰۃ وقال علی القاری واطلاق الحدیث دلیل لنا فی ان الکلام مطلقا یبطل الصلاۃ کما ذکرہ فی الہدایۃ انتہی وفی جامع الآثار عموم شئ لکونہ نکرۃ ووقوعہ

تحت النفی یشمل کل کلام بای وجہ کان انتہی وقال الطحاوی فان سأل سائل عن المعنی الذی لہ لم یأمر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم معاویۃ بن الحکم باعادۃ الصلوٰۃ لما تکلم فیہا قیل یجوز ان یکون رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قد امرہ باعادۃ الصلوٰۃ ولکن لم ینقل ذٰلک فی حدیثہ انتہی وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ قبل ان نأتی ارض الحبشۃ فیرد علینا فلما رجعنا من ارض الحبشۃ اتیتہ فوجدتہ یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی اذا قضی صلاتہ قال ان اللّٰہ یحدث من امرہ مایشاء وان مما احدث ان لاتتکلموا فی الصلوٰۃ فرد علی السلام وقال انما الصلوٰۃ لقراءۃ القرآن وذکر اللّٰہ فاذا کنت فیہا فلیکن ذٰلک شأنک رواہ ابوداؤد وعنہ قال کنا نسلم علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ فیرد علینا فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا فقلنا یارسول اللّٰہ کنا نسلم علیک فی الصلوٰۃ فترد علینا فقال ان فی الصلوٰۃ لشغلا متفق علیہ وعن زید بن ارقم قال کنا نتکلم فی الصلوٰۃ یکلم الرجل صاحبہ وھو الی جنبہ فی الصلوٰۃ حتی نزلت وقوموا للّٰہ قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام رواہ مسلم وفی جامع الآثار اطلاق الکلام وکذا کونہ منافیا لشغل الصلوٰۃ یعم کل کلام انتہی وعن ابن عمر قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یرد علیہم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوٰۃ قال کان یشیر بیدہ رواہ الترمذی وروایۃ النسائی نحوہ وعوض بلال صہیب وقال فی شرح المنیۃ یکرہ ان یرد المصلی السلام بالاشارۃ بیدہ اوراسہ فیتعین حمل ھٰذا الحدیث علی ما قبل نسخ الکلام فان الاشارۃ

فی معناہ کذا فی المرقات وصرح فی المنیۃ بانہ مکروہ ای تنزیہا وفعلہ علیہ الصلاۃ والسلام لتعلیم الجواز فلا یوصف فعلہ بالکراھۃ کما حققہ فی الحلیۃ ومثلہ فی رد المحتار وعن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلاۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثالثۃ فقال رفاعۃ انا یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا بضعۃ وثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی قال ابن الملک یدل الحدیث علی جواز الحمد للعاطس فی الصلاۃ یعنی علی الصحیح المعتمد بخلاف روایۃ البطلان فانہا شاذۃ لکن الاولی ان یحمد فی نفسہ اویسکت خروجا من الخلاف علی ما فی شرح المنیۃ والحدیث یمکن حملہ علی ما قبل نسخ الکلام فی الصلاۃ کذا فی المرقات وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نابہ شئ فی صلاتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیہ وعن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامدا الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی قال فی شرح النقایۃ وکرہ کل ہیئۃ فیہا ترک خشوع فیکرہ العبث بالثوب اوبالجسد اوبالشعر کتشبیک الاصابع وفرقعتہا وعن ابی ہریرۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخصر فی الصلوۃ متفق علیہ لذلک قال فی شرح النقایۃ

ویکرہ التخصر ای وضع الید علی الخاصرۃ وقیل التوکؤ علی المخصرۃ وھی العصا وعن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما الاختصار فی الصلاۃ راحۃ اھل النار رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن معیقیب عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد قال ان کنت[1] فاعلا فواحدۃ متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وفی الدر المختار یکرہ کل عمل قلیل بلا عذر وعن جابر قال کنت اصلی الظھر مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فآخذ قبضۃ من الحصی لتبرد فی کفی اضعھا لجبھتی اسجد علیھا لشدۃ الحر رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ قال الشیخ السندھی فی شرح النسائی علم من ھذا جواز الفعل القلیل انتھی وعن ابی قتادۃ قال رأیت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی العاص علی عاتقہ فاذا رکع وضعھا واذا رفع من السجود اعادھا متفق علیہ. وفی التعلیق الممجد ولیس فی الحدیث ما یخالف قواعد الشرع لان الآدمی طاھر وثیاب الاطفال واجسادھم محمولۃ علی الطھارۃ والاعمال فی الصلوٰۃ لا تبطلھا اذا قلت او تفرقت وانما فعلہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لبیان الجواز کذا فی شرح الزرقانی ومثلہ فی رد المحتار عن الحلیۃ وفی عمدۃ القاری عن البدائع لا یکرہ لو احد منا لو فعل ذلک عند الحاجۃ اما بدون الحاجۃ فمکروہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان عفریتا

[1] قولہ ان کنت فاعلا فواحدۃ لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ قلب الحصی ای تسویتہ لیسجد علیہ الا مرۃ ۱۲

من الجن تفلت البارحة لیقطع علی صلاتی فامکننی اللّٰہ منہ فاخذتہ فاردت
ان اربطہ علی ساریۃ من سواری المسجد حتی تنظروا الیہ کلکم فذکرت دعوۃ
اخی سلیمان رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددتہ خاسئا
متفق علیہ قال ابن الملک یدل علی ان الشیطان عینہ غیر نجس وان لمسہ
لا یبطل الصلوٰۃ وفیہ دلالۃ علی ان المصلی لا تبطل صلاتہ بخطور مالیس
من افعالھا ببالہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اقتلوا الاسودین فی الصلوٰۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداؤد والترمذی
وللنسائی معناہ وعن عائشۃ قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح[1] لی ثم
رجع الی مصلاہ وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداؤد

[1] قولہ ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ وذکر فی الحلیۃ فی فصل المکروھات ان المشی
لا یخلوا اما ان یکون بلا عذر او بعذر فالاول ان کان کثیرا متوالیا تفسد وان لم یستدبر
القبلۃ وان کان کثیرا غیر متوال بل تفرق فی رکعات او کان قلیلا فان
استدبرھا فسدت صلاتہ للمنافی بلا ضرورۃ والا فلا وکرہ لما عرف ان ما
افسد کثیرہ کرہ قلیلہ بلا ضرورۃ وان کان بعذر فان کان للطھارۃ عند
سبق الحدث او فی صلاۃ الخوف لم یفسدھا ولم یکرہ قل او کثر استدبر
اولا وان کان لغیر ما ذکر فان استدبر معہ فسدت قل او کثر وان لم
یستدبر فان قل لم یفسد ولم یکرہ وان کان کثیرا متلاحقا افسد واما غیر المتلاحق
ففی کونہ مفسدا او مکروھا خلاف فتأمل اھ ملخصا وقال فی ھذا الباب والذی
یظھر ان الکثیر الغیر المتلاحق غیر مفسد ولا مکروہ اذا کان لعذر مطلقا ۱۲

والترمذی وروی النسائی نحوہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان
الشیطان یدخل رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری عن ابی ھریرۃ قال اذا تثاءب
احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ولا یقل ھا فانما ذٰلکم من الشیطان
یضحک منہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
التثاءب فی الصلاۃ من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع
رواہ الترمذی وفی اخری لہ ولابن ماجۃ فلیضع یدہ علی فیہ وعن
عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والنعاس والتثاءب
فی الصلاۃ والحیض والقیٔ والرعاف من الشیطان رواہ الترمذی وعن
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الالتفات فی الصلاۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ
العبد متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یزال اللہ عزوجل مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ مالم یلتفت
فاذا التفت انصرف عنہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ایاک والالتفات فی الصلاۃ
فان الالتفات فی الصلاۃ ھلکۃ فان کان لا بد ففی التطوع لا فی الفریضۃ
رواہ الترمذی وقال علی القاری والاظہر ان الحاصل من الحدیث ھو ان
الکراھۃ فی النفل دون الکراھۃ فی الفرض وعن ابن عباس رضی اللہ
عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلاۃ یمیناً وشمالاً
ولا یلوی عنقہ خلف ظہرہ رواہ الترمذی والنسائی وفی الدر المختار ورد المحتار
ان الالتفات فی الصلوٰۃ بصدرہ تفسد ویکرہ تحریما بوجہہ کلہ او لبعضہ للنہی

وببصرہ یکرہ تنزیہاً وفی الزیلعی وشرح الملتقی للباقانی انہ مباح لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلاتہ بموق عینیہ اھ ولا ینافی ما ھنا لحملہ علی عدم الحاجۃ وروی عن ابن عباس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ لم ینظر الا الی موضع سجودہ قالہ فی عمدۃ القاری **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم عند الدعاء فی الصلاۃ الی السماء او لتخطفن ابصارھم رواہ مسلم **وقال** علی القاری ای خصوصا وقت الدعاء والا فرفع الابصار مطلقا فی الصلاۃ مکروہ **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس اجعل بصرک حیث تسجد رواہ البیھقی فی سننہ الکبیر وفی روایۃ لابی داؤد لا یجاوز بصرہ اشارتہ لحدیث ابی داؤد ھٰذا ظاھرا یدل علی ان یکون نظرہ فی حال القعود الی حجرہ **وقال** فی رد المحتار المنقول فی ظاھر الروایۃ ان یکون منتھی بصرہ فی صلاتہ الی محل سجودہ کما فی المضمرات وعلیہ اقتصر فی الکنز وغیرہ وھٰذا التفصیل المذکور فی الدر المختار من تصرفات المشائخ کالطحاوی والکرخی وغیرھما کما یعلم من المطولات **وعن** ام سلمۃ قالت رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک رواہ الترمذی قال فی شرح النقایۃ وکرہ مسح جبھتہ من التراب فی الصلوٰۃ واما بعد الفراغ منھا فلا یکرہ بل یستحب کتمانا للعبادۃ او خوفا من الریاء والسمعۃ **وعن** مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی

من البكاء رواه احمد وروى النسائى الرواية الاولى وابوداؤد الثانية قال فى شرح النقاية والحاصل ان نحو الانين والبكاء بصوت ان كان لغير امر الأخرة بان كان لوجع او مصيبة تفسد الصلوٰة لان فيه اظهار التأسف والجزع فصار كانه قال اعينونى وان كان لامر الأخرة بان كان بخوف ورجاء لاتفسد لانه كالدعاء والثناء وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابه قیٔ او رعاف اوقلس اومذى فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن[1] على صلاته وهو فى ذٰلك لايتكلم رواه ابن ماجة وروى عبد الرزاق والدارقطنى والبيهقى عن على نحوه موقوفا ورواه الدارقطنى مرسلا ايضا قال فى الفتح وابن عياش قد وثقه ابن معين وزاد فى الاسناد عن عائشة والزيادة من الثقة مقبولة والمرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة كذا فى جامع الأثار وقال العينى فى البناية فان قلت استدل للتم بحديثين احدهما مرسل والأخر ضعيف قلت لايضرنا ارساله لان المرسل عندنا حجة ويقوى الضعيف بما نقل عن الصحابة رضى الله عنهم وهو ما اخرجه ابن ابى شيبة فى مصنفه عن على بن ابى طالب وابى بكر الصديق وسلمان وابن عمر وابن مسعود وروى من التابعين عن علقمة وطاؤس

---

[1] قوله ثم ليبن على صلاته الخ يعنى من سبقه حدث سماوى من بدنه موجب للوضوء فى الصلوٰة انصرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئ غير ضرورى فى وضوئه وبنى على صلاته عند الحنفية ان لم يعرض له ماينافيها لهذا الحديث وان كان مقتديا فحكمه كمؤتم فلا يأتى بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى مافاته بلا قراءة وخالفنا الائمة الثلاثة فانهم قالوا اذا سبقه الحدث وهو فى الصلوٰة من غير اختيار بطلت صلاته كذا فى شرح المنية مع زيادة ۱۲

وسالم بن عبد الله وسعيد بن جبير والشعبی وابراهيم النخعی وعطاء ومكحول وسعيد بن المسيب وكيف يذهب الى القياس بترك قول هؤلاء وقولهم فيما لا يدرك بالقياس كالنص فى كونه راجحا على القياس حتى قال بعضهم فى المسئلة اجماع الصحابة فانه روى عن ابى بكر وعمر وعثمان وعلى والعبادلة الثلاثة وانس وسلمان رضى الله عنهم جواز البناء والمراد اجماع فقهائهم وبقولهم يترك القياس هذا وروى ايضا مثل ماقلنا عن الاوزاعى وابن ابى ليلى والحسن البصرى وسفيان الثورى وابى سلمة بن عبد الرحمن رضى الله عنهم وعن ابراهيم فى الرجل يرعف فى الصلوٰة اويحدث قال يخرج ولا يتكلم الا ان يذكر الله يتوضأ ثم يرجع الى مكانه فيقضى مابقى عليه من صلاته ويعتد بما صلى فان كان تكلم استقبل رواه محمد فى الأثار وفى رواية لابن ابى شيبة عن على رضى الله عنه قال اذا رعف الرجل فى صلوٰته اوقاء فليتوضأ ولا يتكلم وليبن على صلاته ورجال هذا السند على شرط الصحيح وعن طلق بن على قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فسا احدكم فى الصلوٰة فلينصرف فليتوضأ وليعد الصلوٰة رواه ابوداؤد وروى الترمذى مع زيادة ونقصان قال على القارى الامر بالاعادة للوجوب اذا كان الحدث عمدا اما اذا سبقه الحدث فالامر للاستحباب فانه افضل للخروج عن الخلاف وعن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر فى صلوٰة من الصلوٰت ثم اشار اليهم بيده ان امكثوا فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رجع وعلى جلده اثر الماء فصلى رواه محمد فى الموطا وقال وبهذا ناخذ من سبقه حدث فى صلوٰة فلا بأس ان ينصرف ولا يتكلم فيتوضأ ثم يبنى على ما صلى وافضل ذلك

ان يتكلم ويتوضأ ويستقبل صلاته **وعن** عائشة رضی الله عنها انها قالت قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا احدث احدکم فی صلاته فلیأخذ بانفه ثم لینصرف رواه ابوداؤد **وعن** علی قال اذا ام الرجل القوم فوجد فی بطنه رزأ او قیأ او رعافا فلیضع ثوبه علی انفه ولیأخذ بید رجل من القوم فلیقدمه رواه الدارقطنی **وعن** عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا احدث احدکم وقد جلس فی اٰخر صلاته قبل ان یسلم فقد جازت صلاته رواه الترمذی **وقال علی القاری** لهٰذا الحدیث طرق ذکرها الطحاوی وتعدد الطرق یبلغ الحدیث الضعیف الی حد الحسن وقال ابن الهمام وقول من یقول فی حدیث انه لم یصح ان سلم لم یقدح لان الحجة لا تتوقف علی الصحة بل الحسن کاف۔

باب السهو

عن ابن عمر انه قال فی الذی لا یدری صلی ثلاثا ام اربعا قال یعید حتی یحفظ رواه ابن ابی شیبة **وفی** روایة عنه انه قال اما انا فاذا لم ادرکم صلیت فانی اعید **وفی** روایة له عن ابن جبیر والشعبی وشریح نحوه **وعن** طاؤس قال اذا صلیت فلم تدرکم صلیت فاعدها مرة فان التبست علیک مرة اخری فلا تعدها رواه ابن ابی شیبة وروی مالک عن عطاء نحوه **وفی** روایة للبخاری وابی داؤد عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال واذا شک احدکم فی صلاته فلیتحر الصواب فلیتم علیه ثم یسلم ثم یسجد سجدتین **قال العلامة العینی** تبویب ابی داؤد یدل علی انه یبنی علی اکبر رأیه حیث قال باب من قال یتم علی اکبر ظنه

وعن عبد اللہ بن مسعود قال اذا شك احدكم فی صلوٰة فلا يدری ثلاثا صلى ام اربعا فليتحر فلينظر افضل ظنه فان كان اكبر ظنه انها ثلاث قام فاضاف اليها الرابعة ثم تشهد فسلم و سجد سجدتی السهو وان كان افضل ظنه انه صلى اربعا تشهد ثم سلم ثم سجد سجدتی السهو رواه محمد فی الآثار وعن عمرو بن دينار قال سئل ابن عمر وابو سعيد الخدری عن رجل سها فلم يدركم صلى قال يتحری اصوب ذٰلك فيتمه ثم يسجد سجدتين رواه الطحاوی وعن ابراهيم فيمن نسی الفريضة فلا يدری اربعا صلى ام ثلاثا قال ان كان اول نسيانه اعاد الصلوٰة وان كان يكثر النسيان يتحری الصواب وان كان اكبر رأيه انه اتم الصلوٰة سجد سجدتی السهو وان كان اكبر رأيه انه صلى ثلاثا اضاف اليها واحدة ثم سجد سجدتی السهو رواه محمد فی الآثار وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى صلاة يشك فی النقصان فليصل حتى يشك فی الزيادة رواه احمد وفی رواية الترمذی عنه قال سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يقول اذا سها احدكم فی صلاته فلم يدر واحدة صلى او ثنتين فليبن على واحدة فان لم يدر ثنتين صلى او ثلاثا فليبن على ثنتين فان لم يدر ثلاثا صلى او اربعا فليبن على ثلاث وليسجد سجدتين قال الترمذی هٰذا حديث حسن صحيح فالحاصل انه قد ثبت فی هٰذا الباب احاديث ثلٰثة احدها اذا شك احدكم فی الصلوٰة فليستأنفوا وكما قال وثانيها من شك فی صلاته فليتحر الصواب وثالثها هٰذا الحديث الناطق بالبناء على ما استيقن فجمع امامنا ابو حنيفة رحمه الله بينها بحمل الاول على عروض الشك اول مرة والثانی على صورة وقوع التحری على احد الجانبين والثالث على

عدم وقوع التحری علیه وھذا الکمال الجامعیة الذی ابتنی مذھب اماما
ابی حنیفة علیه کذا فی شرح المنیة وعن عبد اللہ بن جعفر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال من شك فی صلاته فلیسجد سجدتین
بعد ما یسلم رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرة ان النبی صلی اللہ علیه
وسلم سجد فی وھمه بعد السلام رواہ النسائی وعن علقمة عن ابن مسعود سجد
سجدتی السھو بعد السلام وذکر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم فعل ذلك
رواہ ابن ماجة وروی الترمذی نحوہ وعن ابن سیرین عن ابی ھریرة
قال صلی بنا رسول اللہ علیه وسلم احدی صلاتی العشی قال ابن سیرین
قد سماھا ابوھریرة ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی
خشبة معروضة فی المسجد فاتکأ علیھا کانه غضبان ووضع یدہ الیمنی
علی الیسری وشبك بین اصابعه ووضع خدہ الایمن علی ظھر کفه الیسری
وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلاة وفی القوم
ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما فھاباہ ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیه طول
یقال له ذوالیدین قال یا رسول اللہ انسیت ام قصرت الصلاة فقال لم انس
ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترك ثم سلم
ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع رأسه وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ
او اطول ثم رفع رأسه وکبر فربما سألوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران
بن حصین قال ثم سلم متفق علیه ولفظه للبخاری وفی اخری لھما فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذلك لم یکن فقال
قد کان بعض ذلك یا رسول اللہ وعن عمران بن حصین ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم صلی العصر وسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام الیه

رجل یقال له الخرباق وکان فی یدیه طول فقال یارسول الله فذکر له صنیعه
فخرج غضبان یجر رداءه حتی انتهی الی الناس فقال اصدق هٰذا قالوا نعم
فصلی رکعة ثم سلم ثم سجد سجدتین ثم سلم رواه مسلم وعن محمد
ابن صالح بن علی بن عبد الله بن عباس قال صلیت خلف انس بن مالك
صلٰوة فسها فیها فسجد بعد السلام ثم التفت الینا وقال اما انی لم اصنع
الا کما رأیت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یصنع رواه الطبرانی وفی
روایة الترمذی وابی داؤد والنسائی عن عمران بن حصین ان النبی صلی الله
علیه وسلم صلی بهم فسها فسجد سجدتین ثم تشهد ثم سلم قال الترمذی هٰذا
حدیث حسن غریب وروی الحاکم وابن حبان نحوه وقال الحاکم صحیح علی
شرط الشیخین وفی عمدة الرعایة ویستفاد منه ان سجود السهو یرفع التشهد
السابق فیتشهد بعده وعن عبد الله ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم صلی الظهر خمسا فقیل له ازید فی الصلٰوة فقال وما ذاك قال صلیت
خمسا فسجد سجدتین بعد ما سلم رواه البخاری وابوداؤد وعن ثوبان
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لکل سهو سجدتان بعد ما
یسلم رواه ابن ماجة وابوداؤد وروی احمد وعبد الرزاق والطبرانی نحوه
وعن الشعبی قال صلی بنا المغیرة بن شعبة فنهض فی رکعتین فسبح به
القوم وسبح بهم فلما قضی صلٰوته سلم ثم سجد سجدتی السهو وهو جالس
ثم حدثهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فعل بهم مثل الذی فعل رواه
الترمذی وعن المغیرة بن شعبة قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه
وسلم فسها فنهض فی رکعتین فسبحنا به فمضی فلما اتم الصلٰوة وسلم سجد سجدتی
السهو رواه الطحاوی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا

قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس وان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السھو رواہ ابوداؤد وابن ماجة۔

باب سجود القرآن

وقول اللہ عزوجل واذا قرئ علیھم القرآن لایسجدون[1] عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویلہ امر[2] ابن آدم بالسجود فسجد فلہ الجنة وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواہ مسلم وابن ماجة وفی جامع الآثار الامر للوجوب

[1] قولہ واذا قرئ الخ قال فی المرقات تجب سجدة التلاوة بھذہ الآیة والحدیث الآتی بعد علی القارئ والسامع ولو لم یکن مستمعا عند ابی حنیفة واصحابہ وقال مالک والشافعی واحمد تسن علی القارئ والمستمع واختلفوا فیمن لم یکن مستمعا للقراءة بل حصل لہ سماع علی قولین ھما وجھان لاصحاب الشافعی اصحھما فی الروضة الاستحباب ایضا انتھی قلت وجہ الاستدلال بھذہ الآیة علی وجوب سجدة التلاوة ان اللہ تعالی ذم اقواما بترک السجود فقال واذا قرئ الخ وانما یستحق الذم بترک الواجب اخذتہ من بعض الحواشی ۱۲۔

[2] قولہ امر ابن آدم بالسجود الخ والاصل ان الحکیم اذا حکی عن غیر حکیم ولم یعقبہ بالانکار دل علی انہ صواب ففیہ دلیل علی ان ابن آدم مامور بالسجدة والامر للوجوب مع ان آی السجدة تفیدہ ایضا فانھا ثلاثة اقسام قسم فیہ الامر الصریح وقسم یتضمن حکایة استنکاف الکفرة حیث امروا بہ وقسم فیہ حکایة فعل الانبیاء بالسجود وکل من الامتثال والاقتداء ومخالفة الکفرة واجب الا ان یدل دلیل

وتقرير الشارع للصحة وتقدم انفا مواظبته صلى الله عليه وسلم على بعض السجود ولا فارق بين سجدة وسجدة وعن ابن عمر انه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ عام الفتح سجدة فسجد الناس كلهم منهم الراكب والساجد على الارض حتى ان الراكب ليسجد على يده رواه ابوداؤد وعنه انه قال السجدة على من سمعها رواه ابن ابی شيبة وروى البخاری مثله تعليقا وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ السجدة ونحن عنده فيسجد ونسجد معه فنزدحم[1] حتى ما يجد احدنا لجبهته موضعا يسجد عليه متفق عليه وعنه انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ علينا القرآن فاذا مر[2] بالسجدة كبر وسجد وسجدنا معه رواه ابوداؤد وعنه ان النبی صلى الله عليه وسلم سجد فی صلاة الظهر ثم قام فركع فرأوا انه قرأ تنزيل السجدة رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال سجد النبی صلى الله عليه وسلم بالنجم وسجد معه المسلمون والمشركون والجن والانس رواه البخاری وعن ابن مسعود ان النبی صلى الله عليه وسلم قرأ والنجم فسجد فيها وسجد من كان معه غير ان شيخا من قريش اخذ كفا من حصى او تراب فرفعه الى جبهته وقال يكفينی هذا قال عبد الله فلقد رأيته

فی معين على عدم لزومه لكن دلالتها فيه ظنية فكان الثابت الوجوب لا الفرض كذا فی شرح النقاية ۱۲

[1] قوله فنزدحم الخ هذا يدل على وجوب سجود التلاوة كذا فی المرقات ۱۲

[2] قوله فاذا مر بالسجدة كبر وسجد وسجدنا معه هذا يدل على انه لا يكبر الا للسجود وبه اخذ ابوحنيفة وعند الشافعی يرفع يديه ويكبر للاحرام ثم يكبر للسجود كذا فی المرقات ۱۲

بعد قتل کافرا متفق علیه وزاد البخاری فی روایة وهو امیة بن خلف وعن
ابی هریرة قال سجدنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ
باسم ربك رواه مسلم وعن ابن عباس قال فی سجود الحج ان الاولی عزیمة
والاخری تعلیم رواه الطحاوی وقال فبقول ابن عباس هذا نأخذ
وقال الترمذی رأی بعضهم فیها سجدة وهو قول سفیان الثوری ومالك
واهل الکوفة وقال محمد کان ابن عباس لایری فی سورة الحج الا سجدة
واحدة الاولی وبهذا نأخذ وعن ابن عباس انه قال فی الحج سجدة
رواه ابن ابی شیبة وفی روایة عن ابن المسیب والحسن وابراهیم وسعید
بن جبیر مثله وعن ابی سعید قال رأیت رؤیا وانا اکتب سورة
ص فلما بلغت السجدة رأیت الدواة والقلم وکل شیٔ یحضرنی انقلب
ساجدا فقال قصصتها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یزل یسجد
بها رواه الامام احمد وفی جامع الآثار المواظبة من غیر ترك کما یدل علیه
ظاهر قوله فلم یزل دال علی الوجوب کذا فی فتح القدیر وعن مجاهد قال
قلت لابن عباس أأسجد فی ص فقرأ ومن ذریته داؤد وسلیمان حتی
اتی فبهداهم اقتده فقال نبیکم صلی الله علیه وسلم ممن امر ان یقتدی
بهم رواه البخاری وعن السائب بن یزید ان عثمان بن عفان قرأ ص
وهو علی المنبر فنزل فسجد رواه البیهقی وعن ابن عباس رضی الله
عنهما قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یارسول الله
رأیتنی اللیلة وانا نائم کانی اصلی خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة
لسجودی فسمعتها تقول اللهم اکتب لی بها عندك اجرا وحط بها عنی وزرا
واجعلها لی عندك ذخرا وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدك داؤد قال

ابن عباس فقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وھو یقول مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القراٰن باللیل سجد وجھی للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب اوقات النہی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتحری احدکم فیصلی عند طلوع الشمس ولاعند غروبھا وفی روایۃ قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولاغروبھا فانھا تطلع بین قرنی الشیطان متفق علیہ وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی تلک الساعات رواہ مالک واحمد والنسائی وعن عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب رواہ مسلم وفی جامع الآثار شمل باطلاقہ الامکنۃ والازمنۃ والصلوٰت کلھا کذا فی المرقات والھدایۃ وفی رد المحتار وما ورد من النھی لامکنۃ

شاذ لا یقبل فی معارضۃ المشہور وکذا روایۃ استثناء یوم الجمعۃ غریب فلا یجوز تخصیص
المشہور بہ انتہی وفی التعلیق الممجد والاحادیث المفیدۃ لجواز التنفل یوم الجمعۃ
وقت الاستواء لا تساوی احادیث النہی من حیث السند انتہی وفی البنایۃ عن
ابی مسعود رضی اللہ عنہ کنا نہینا عن ذٰلک یوم الجمعۃ وعن سعید المقبری ادرکت
الناس وہم ینہون عن ذٰلک وعن عمرو بن عبسۃ قال قدم النبی صلی اللہ
علیہ وسلم المدینۃ فقدمت المدینۃ فدخلت علیہ فقلت اخبرنی عن الصلوٰۃ
فقال صل صلاۃ الصبح ثم اقصر عن الصلاۃ حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانہا
تطلع حین تطلع بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لہا الکفار ثم صل فان الصلاۃ
مشہودۃ محضورۃ حین یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاۃ فان حینئذ
تسجر جہنم فاذا اقبل الفیئ فصل فان الصلاۃ مشہودۃ محضورۃ حتی تصلی
العصر ثم اقصر عن الصلاۃ حتی تغرب الشمس فانہا تغرب بین قرنی الشیطان
وحینئذ یسجد لہا الکفار قال قلت یا نبی اللہ فالوضوء حدثنی عنہ قال ما منکم
رجل یقرب وضوءہ فیمضمض ویستنشق فیستنثر الا خرت خطایا وجہہ وفیہ
وخیاشیمہ ثم اذا غسل وجہہ کما امرہ اللہ الا خرت خطایا وجہہ من اطراف
لحیتہ مع الماء ثم یغسل یدیہ الی المرفقین الا خرت خطایا یدیہ من انا ملہ
مع الماء ثم یمسح رأسہ الا خرت خطایا رأسہ من اطراف شعرہ مع الماء ثم
یغسل قدمیہ الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیہ من انا ملہ مع الماء فان ہو قام
فصلی فحمد اللہ واثنی علیہ ومجدہ بالذی ہو لہ اہل وفرغ قلبہ للہ الا انصرف
من خطیئتہ کہیئتہ یوم ولدتہ امہ رواہ مسلم وعن ابی بصرۃ الغفاری قال صلی بنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمخمص صلاۃ العصر فقال ان ہٰذہ صلاۃ عرضت علی من
کان قبلکم فضیعوہا فمن حافظ علیہا کان لہ اجرہ مرتین ولا صلاۃ بعدہا حتی

يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم وعن ابى سعيد الخدرى قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صلاة[1] بعد الصبح حتى ترتفع الشمس
ولا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه وعن ابن عباس
قال شهد عندى رجال مرضيون وارضاهم عندى عمر ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى
تغرب متفق عليه وفى جامع الاثار شمل باطلاقه سنتى الفجر وادراك
الجماعة بعد الفراغ وعن ام سلمة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه
وسلم العصر ثم دخل بيتى فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله صليت صلوٰة
لم تكن تصليها قال قدم على مال فشغلنى عن ركعتين كنت اصليهما بعد
الظهر فصليتهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما اذا فاتتا قال لا رواه
الطحاوى وفى رواية للدارقطنى دخل عليها بعد العصر فصلى ركعتين
فقلت يا رسول الله احدث بالناس شئ قال لا الا ان بلالا عجل الاقامة
فلم اصل الركعتين قبل العصر فانا اقضيهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما

---

[1] قوله لا صلوٰة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتى تغيب الشمس
الحاصل ان الاوقات المنهية فيها الصلوٰة خمسة وجعل ابو حنيفة طائفتين فقال
لا تحل الصلوٰة فى وقت الغروب والطلوع والاستواء ثم ان صليت فيها ففيه تقسيم
البطلان وعدمه فتبطل الفريضة وكل ما هو دين فى الذمة ووجب كاملا وتصح
النوافل مع الكراهة التحريمية واما تفسير لعينه ولغيره فعند ما هو ظاهر الهداية
من ان الواجب لعينه ما يكون مطلوبا لنفسه والواجب لغيره ما يكون مطلوبا
لغيره وقال الشارحون ان الواجب لعينه ما يكون من الله والواجب لغيره ما يكون

اذا فاتتنا قال لا وعن ذکوان مولی عائشۃ انہا حدثتہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینہی عنہا ویواصل وینہی
عن الوصال رواہ ابوداؤد وفی روایۃ للدارقطنی کان یصلی الرکعتین
بعد العصر وینہی عنہا وعن معاویۃ قال انکم لتصلون صلاۃ لقد
صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیہما ولقد نہی عنہما

من جانب العبد وقال ابو حنیفۃ فی الطائفۃ الثانیۃ للاوقات المکروھۃ تجوز فیہا
الفرائض والواجبات لعینہا لا النوافل والواجبات لغیرہا ولم یفرق الشافعی بین
الطائفتین وقال تصح الفرائض وذوات الاسباب من النوافل مثل التحیتین
والخوف لا غیرہا وتجوز السنن الآکدۃ ایضا والوافی بمذھب الشافعی ماذکرہ شارح
الحاوی حیث قال ان کل صلوٰۃ لہا سبب متقدم او مقارن فانہا لا تکرہ فی ھذہ
الاوقات فمنہا الفوائت سواء فی ذٰلک قضاء الفوائت والسنن والنوافل التی اتخذھا
وردا ومنہا صلوٰۃ الجنازۃ ومنہا تحیۃ المسجد اذا اتفق دخولہ فی ھذہ الاوقات
لغرض غیر التحیۃ من انتظار صلوٰۃ وغیرہ اما اذا دخل المسجد لغرض التحیۃ فیکرہ
کما لو اخر الفائتۃ یقضیہا فیہا لکونہ متحریا بالصلوٰۃ ومنہا صلاۃ الاستسقاء لان
الحاجۃ الداعیۃ موجودۃ فی الوقت ومنہا صلوٰۃ الخوف اذ ربما یفوت بالانجلاء
علی تقدیر التاخیر ومنہا الرکعتان بعد الظہر وسجود الشکر وسجود التلاوۃ وانما
یکرہ فی ھٰذہ الاوقات صلوٰۃ لا سبب لہا الا فی حرم مکۃ وقالت الحنفیۃ ان
الفوائت وغیرہا فی الاوقات الثلٰثۃ انما لا تجوز لمعنی فی الاوقات وھو ان الشمس
اذا طلعت ومعہا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقہا فاذا زالت فارقہا فاذا
دنت للغروب قارنہا فاذا غربت فارقہا فلذلک اثر فی النقصان المتمکن فی الوقت

یعنی الرکعتین بعد العصر رواہ البخاری وعن ابی مجلز قال دخلت المسجد فی صلوٰۃ الغداۃ مع ابن عمر وابن عباس والامام یصلی فاما ابن عمر فدخل فی الصف واما ابن عباس فصلی رکعتین ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر مکانہ حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما[1] بعد ما تطلع الشمس رواہ الترمذی وعن عمر انہ طاف بعد صلوٰۃ الصبح فلم یصل وخرج من مکۃ حتی نزل بذی طوی فصلی بعد ما طلعت الشمس

فی حق الفرائض والنوافل واما النہی الوارد فی ھٰذین الوقتین فلم یکن لمعنی اتصل بالوقت وانما نھی عن صلوٰۃ النفل لاقامۃ ما ھو اولی من النفل وھو مراعاۃ الوقت مشغولا بالفرض بما بقی من الوقت کانہ فی الصلوٰۃ بعد مراعات جعل الوقت مشغولا بالفرض اولی من اقامۃ النفل فاذا صرفہ فی النفل وھو دون الفرض کرہ لہ فاما الوقت فخال عن ما یوجب النقصان فلما ادی القضاء فی ھٰذین الوقتین فقد صرفہ الی مقتضاہ فیجوز الا تری انہ لو نوی فرض الوقت فیھما جاز فکذا سائر الفرائض۔ النھایۃ والعرف الشذی ملتقط منھما ۱۲

[1] قولہ فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس لذلک قال فی الھدایۃ واذا فاتتہ رکعتا الفجر لا یقضیھما قبل طلوع الشمس لانہ یبقی نفلا مطلقا وھو مکروہ بعد الصبح انتھی والتحقیق ان الاصل فی السنن ان لا تقضی لا فی الوقت ولا بعدہ لکن لما ورد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی الرکعات التی قبل الظہر حکمنا بقضائھا ولما لم یرد قضاء سنۃ الفجر استقلالا قبل طلوع الشمس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابقیناہ علی اصلہ قالہ مولانا عبد الحی اللکنوی ۱۲۔

رواه الترمذی وروی مالك والطحاوی نحوه ورواه البخاری تعليقا وعن
عائشة انها قالت اذا اردت الطواف بالبيت بعد صلوٰة الفجر او العصر فطف
واخر الصلاة حتی تغيب الشمس او حتی تطلع فصل لكل اسبوع ركعتين رواه
ابن ابی شيبة باسناد حسن۔

باب الجماعة وفضلها

وقول الله عز وجل واركعوا مع الراكعين عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بسبع
وعشرين درجة متفق عليه وقال علی القاری استدل به ابو حنيفة ومالك
علی سنية الجماعة وعن ابی بن كعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله
عليه وسلم يوما الصبح فلما سلم قال اشاهد فلان قالوا لا قال اشاهد فلان
قالوا لا قال ان هاتين الصلاتين اثقل الصلوات علی المنافقين ولو تعلمون
ما فيهما لاتيتموهما ولو حبوا علی الركب وان الصف الاول علی مثل صف
الملائكة ولو علمتم ما فضيلته لابتدرتموه وان صلاة الرجل مع الرجل
ازكی من صلاته وحده وصلاته مع الرجلين ازكی من صلاته مع الرجل
وما كثر فهو احب الی الله رواه ابو داؤد والنسائی وعن ابی بكر بن سليمان
بن ابی حثمة قال ان عمر بن الخطاب فقد سليمان بن ابی حثمة فی صلاة
الصبح وان عمر غدا الی السوق ومسكن سليمان بين المسجد والسوق فمر
علی الشفاء ام سليمان فقال لها لم ار سليمان فی الصبح فقالت انه بات
يصلی فغلبته عيناه فقال عمر لان اشهد صلاة الصبح فی جماعة احب

الى من ان اقوم ليلة رواه مالك **وعن** عبد الله بن مسعود قال لقد رأيتنا
وما يتخلف عن الصلاة الا منافق قد علم نفاقه او مريض ان كان المريض
ليمشى بين رجلين حتى يأتى الصلاة وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
علمنا سنن الهدى وان من سنن الهدى الصلاة فى المسجد الذى يؤذن فيه
وفى رواية قال من سره ان يلقى الله غدا مسلما فليحافظ على هٰذه الصلوات
الخمس حيث ينادى بهن فان الله شرع لنبيكم سنن الهدى وانهن من سنن الهدى
ولو انكم صليتم فى بيوتكم كما يصلى هٰذا المتخلف فى بيته لتركتم سنة نبيكم
ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم وما من رجل يتطهر فيحسن الطهور ثم يعمد
الى مسجد من هٰذه المساجد الا كتب الله له بكل خطوة يخطوها حسنة
ورفعه بها درجة وحط عنه بها سيئة ولقد رأيتنا وما يتخلف عنها الا منافق
معلوم النفاق ولقد كان الرجل يؤتى به يهادى بين الرجلين حتى يقام
فى الصف رواه مسلم **وعن** ام الدرداء قالت دخل على ابو الدرداء وهو
مغضب فقلت ما اغضبك قال والله ما اعرف من امر امة محمد صلى الله
عليه وسلم شيئا الا انهم يصلون جميعا رواه البخارى **وعن** ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لقد هممت ان
آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف
الى رجال وفى رواية لا يشهدون الصلاة فاحرق عليهم بيوتهم والذى نفسى
بيده لو يعلم احدهم انه يجد عرقا سمينا او مرماتين حسنتين لشهد العشاء
رواه البخارى ولمسلم نحوه وفى المرقات قال القاضى الحديث يدل على وجوب
الجماعة وظاهر نصوص الشافعى يدل على انها من فروض الكفاية قلت ظاهر
الحديث يرد عليه فانه لو كان كفاية لما استحق بعض التاركين التعذيب انتهى

قال الشيخ ابن الهمام لاشك فی انها كانت تقام علی عهده عليه السلام فی مسجده
ومع ذلك قال فی المتخلفين ما قال وهمّ بتحريقهم ولم يصدر مثله عنه فيمن
تخلف عن الجنائز مع اقامتها بغيرهم انتهی وقال العلامة العينی ويدل علی
وجوبها صلاة الخوف اذ فيها اعمال منافية للصلاة ولا يعمل ذلك لاجل فرض
كفاية ولا سنة انتهی وعن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم
قال لولا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتيانی
يحرقون ما فی البيوت بالنار رواه احمد وعنه قال اتی النبی صلی الله عليه وسلم
رجل اعمی فقال يا رسول الله انه ليس لی قائد يقودنی الی المسجد فسأل
رسول الله صلی الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلی فی بيته فرخص له
فلما ولی دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم
وعن عبد الله بن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام
والسباع وانا ضرير البصر فهل تجد لی من رخصة قال هل تسمع حی علی الصلاة
حی علی الفلاح قال نعم قال فحی هلا ولم يرخص رواه ابوداؤد والنسائی
وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما من ثلاثة
فی قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة الا وقد استحوذ عليهم الشيطان فعليك
بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية رواه احمد وابوداؤد والنسائی وقال
علی القاری ظاهره يدل علی ان الجماعة فرض عين او واجب علی مختار
مذهبنا ولا يدل علی انها فرض كفاية وانما لم يقل ائمتنا بفرضيته بل
بوجوبه لان الدليل ظنی انتهی وقال علماءنا فيستفاد من هذه الاخبار
كلها ان الجماعة سنة مؤكدة غاية التاكيد ای تشبه الواجب فی القوة كما
فی مجمع الانهر والجواهر المنيفة وعن ابن عباس قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم من سمع المنادی فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما
العذر قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلاة التی صلی رواه ابوداؤد
والدارقطنی وفی المرقات معنی عدم قبول الصلاة ان لاثواب له فيها
وان كانت مجزئة فی سقوط الفرض عنه كالصلوٰة فی الدار المغصوبة تسقط
الفرض ولاثواب فيها انتهى وعن ابن عمر انه اذن بالصلوٰة فی ليلة
ذات برد وريح ثم قال الاصلوا فی الرحال ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم كان يأمر المؤذن اذا كانت ليلة ذات برد ومطر يقول الاصلوا فی الرحال
متفق عليه وفی التعليق الممجد ترك الجماعة فی البرد والريح ونحو ذٰلك رخصة
للترفية منا من صاحب الشرع واختيار العزيمة افضل لورود كثير من الاحاديث
بالتشديد فی ترك الجماعة والترغيب البالغ اليها انتهى وعنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وضع عشاء احدكم واقيمت الصلاة
فابدؤا بالعشاء ولا يعجل حتى يفرغ منه وكان ابن عمر يوضع له الطعام
ويقام الصلاة فلا يأتيها حتى يفرغ منه وانه ليسمع قراءة الامام متفق عليه
وعن عائشة رضی الله عنها انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول لاصلوٰة بحضرة طعام ولاهو يدافعه الاخبثان رواه مسلم
وعن عبد الله بن ارقم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا اقيمت الصلاة ووجد احدكم الخلاء فليبدأ بالخلاء رواه الترمذی
وروى مالك وابوداؤد والنسائی نحوه وعن ثوبان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثلاث لايحل لاحد ان يفعلهن لايؤمن رجل قوما
فيخص نفسه بالدعاء دونهم فان فعل ذٰلك فقد خانهم ولاينظر فی قعر بيت
قبل ان يستأذن فان فعل ذٰلك فقد خانهم ولايصل وهو حقن حتى يتخفف

رواه ابوداؤد وللترمذی نحوه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لاتؤخروا الصلاة لطعام ولا لغيره رواه البغوی فی شرح السنة
وقال ابن الملك يحمل هذا الحديث على ما اذا كان متماسكا فی نفسه لايزعجه
الجوع اوكان الوقت ضيقا يخاف فوته توفيقا بين الاحاديث انتهى وعن ابی هريرة
ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلاة فلا صلوٰة الا المكتوبة
الا ركعتی الفجر رواه البيهقی وفيه حجاج وعبّاد قال العلامة العينی قال يعقوب
ابن شيبة سألت ابن معين عن حجاج بن نصير الفساطيطی البصری فقال
صدوق وذكره ابن حبان فی الثقات وعباد بن كثير كان من الصالحين انتهى
وعن عبد الله بن ابی موسیٰ عن ابيه حين دعاهم سعيد بن العاص
دعا ابا موسی وحذيفة وعبد الله بن مسعود قبل ان يصلی الغداة ثم خرجوا
من عنده وقد اقيمت الصلوٰة فجلس عبد الله الی اسطوانة من المسجد
فصلی الركعتين ثم دخل فی الصلوٰة رواه الطحاوی وقال فهذا عبد الله
قد فعل هذا ومعه حذيفة وابو موسی لاينكران ذلك عليه فدل ذلك
على موافقتهما اياه انتهى وعن ابی الدرداء انه كان يدخل المسجد والناس
صفوف فی صلوٰة الفجر فيصلی الركعتين فی ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم
فی الصلوٰة رواه الطحاوی وعن ابی عثمان النهدی قال كنا نأتی عمر بن الخطاب
قبل ان نصلی الركعتين قبل الصبح وهو فی الصلوٰة فنصلی الركعتين فی اٰخر المسجد
ثم ندخل مع القوم فی صلاتهم رواه الطحاوی وعن الحسن انه كان يقول
اذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتی الفجر فصلهما وان كان الامام يصلی ثم
ادخل مع الامام رواه الطحاوی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم صلاة المرأة فی بيتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها

فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها رواه ابوداؤد وعن ام سلمة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر مساجد النساء قعر بیوتھن رواہ
احمد وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس
انھوا نساءکم عن لبس الزینة والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا
حتی لبس نساءھم الزینة وتبختروا فی المساجد رواہ ابن عبد البر بسندہ
فی التمھید وعنھا لو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ما احدثت النساء
بعدہ لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم وفی جامع الاثار
دل الحدیث الاول علی کون الحضور مشروطا بشرط عدم الفتنة منھن او من
غیرھن والثانی علی نقدان ھذا الشرط فی ما بعد ذالک الزمان فیمنع عن
المشروط وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین
زانیة وان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا کذا یعنی زانیة
رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ وعن ابی ھریرة قال امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰۃ فلا
یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل
من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال ابوھریرة اما ھذا فقد عصی ابا القاسم
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وعن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم
خرج لم یخرج لحاجة وھو لا یرید الرجعة فھو منافق رواہ ابن ماجة۔
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اثنان[1] فما فوقھما جماعة رواہ ابن ماجة

[1] قولہ اثنان فما فوقھما جماعة لذالک قال فی الدر المختار واقلھا اثنان واحد مع الامام ۱۲

باب تسوية الصف

وقول الله عزوجل ان الله يحب الذين يقاتلون فی سبیله صفا كانهم بنيان مرصوص عن النعمان بن بشير قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا حتى كانما يسوى بها القداح حتى رأى انا قد اقلنا عنه ثم خرج يوما فقام حتى كاد ان يكبر فرأى رجلا باديا صدره من الصف فقال عباد الله لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين وجوهكم رواه مسلم وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسوى صفوفنا اذا قمنا الى الصلوٰة فاذا استوينا كبر رواه ابوداؤد وعن انس قال اقيمت الصلوٰة فاقبل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بوجهه فقال اقيموا صفوفكم وتراصوا فانى اراكم من وراء ظهرى رواه البخارى وفی المتفق عليه قال اتموا الصفوف فانى اراكم من وراء ظهرى وعنه قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يقول استووا استووا استووا فوالذى نفسى بيده انى لاراكم من خلفى كما اراكم من بين يدى رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سوّوا صفوفكم فان تسوية الصفوف من اقامة الصلوٰة متفق عليه الا ان عند مسلم من تمام الصلاة وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عن يمينه اعتدلوا سووا صفوفكم وعن يساره اعتدلوا سوّوا صفوفكم رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا بالاعناق فوالذى نفسى بيده انى لارى الشيطان يدخل من خلل الصف كانها الحذف رواه ابوداؤد وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف
الملائکة عند ربها فقلنا یا رسول اللہ وکیف تصف الملائکة عند ربها
قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواہ مسلم وعن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه
فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر رواہ ابو داؤد وعن عائشة
رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال قوم یتأخرون
عن الصف الاول حتی یؤخرهم اللہ فی النار رواہ ابو داؤد وعن
ابی سعید الخدری قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابه تأخرا
فقال لهم تقدموا وأتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی
یؤخرهم اللہ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا
بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصله اللہ
ومن قطعه قطعه اللہ رواہ ابو داؤد وروی النسائی منه قوله ومن وصل
صفا الی اخرہ وعن البراء بن عازب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ وملائکته یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما
من خطوة احب الی اللہ من خطوة یمشیها یصل بها صفا رواہ ابو داؤد وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب
فی الصلاة رواہ ابو داؤد

باب الموقف

عن عبد اللہ بن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة فقام رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فقمت عن یسارہ فاخذ بیدی من وراء ظهره فعدلنی کذلک من وراء ظهره الی الشق الایمن متفق علیہ **وعن** سمرة بن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا ثلاثة ان یتقدمنا احدنا رواہ الترمذی **وعن** جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی فجئت حتی قمت عن یسارہ فاخذ بیدی فادارنی حتی اقامنی عن یمینه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن یسار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ بیدینا جمیعا فدفعنا حتی اقامنا خلفه رواہ مسلم **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی به وبامه او خالته قال فاقامنی عن یمینه واقام المرأة خلفنا رواہ مسلم **وعنه** قال صلیت انا ویتیم فی بیتنا خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وام سلیم خلفنا رواہ مسلم **وعنه** ان جدته ملیکة دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعته فاکل منه ثم قال قوموا فلنصل بکم قال انس فقمت الی حصیر لنا قد اسود من طول مالبس فنضحته بالماء فقام علیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصففت علیه انا والیتیم وراءه والعجوز من وراءنا فصلی بنا رکعتین ثم انصرف رواہ الترمذی **وعنه** انه کان هو ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامه وخالته فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل انسا عن یمینه وامه وخالته خلفهما رواہ النسائی ویستفاد من هذه الاحادیث ان النساء اذا صلین مع الرجال یجوز ولکن یقفن فی اخر الصفوف کذا قال العلامة العینی **وعن** ابن مسعود رضی اللہ عنه اخروهن من حیث اخرهن اللہ رواہ الطبرانی وعبد الرزاق **وعن** ابی مالک الاشعری قال الا احدثکم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اقام الصلاة وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلى بهم نذكر صلاته ثم قال هكذا صلاة قال عبد الاعلى لا احسبه الا قال امتى رواه ابو داؤد وعنه انه قال يا معشر الاشعريين اجتمعوا واجمعوا نساءكم وابناءكم حتى اريكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا واجمعوا ابناءهم ونساءهم ثم توضأ واراهم كيف يتوضأ ثم تقدم فصف الرجال فى ادنى الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الصبيان رواه احمد فى مسنده وفى رواية الحارث بن ابى امامة عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصفهم فى الصلوٰة فيجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفهم والنساء خلف الغلمان وعن ابى مسعود الانصارى قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا فى الصلاة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلينى منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال ابو مسعود فانتم اليوم اشد اختلافا رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلينى منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا واياكم وهيشات الاسواق رواه مسلم وعن قيس بن عباد قال بينا انا فى المسجد فى الصف المقدم فجبذنى رجل من خلفى جبذة فنحانى وقام مقامى فوالله ما عقلت صلاتى فلما انصرف اذا هو ابى بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك الله ان هذا عهد من النبى صلى الله عليه وسلم الينا ان نليه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة ثلاثا ثم قال والله ما عليهم آسى ولكن آسى على من اضلوا قلت يا ابا يعقوب ما تعنى باهل العقد قال الامراء رواه النسائى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها

اخرها وخير صفوف النساء اخرها وشرها اولها رواه مسلم وعن امامة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول
قالوا يا رسول الله وعلى الثانی قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول
قالوا يا رسول الله وعلى الثانی قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول
قالوا يا رسول الله وعلى الثانی قال وعلى الثانی وقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم سووا صفوفكم وحاذوا بين مناكبكم ولينوا فی ايدی اخوانكم وسدوا
الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الحذف يعنی اولاد الضأن
الصغار رواه احمد وعن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف
رواه ابوداؤد وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواه ابوداؤد وعن ابی بكرة انه
انتهى الى النبی صلى الله عليه وسلم وهو راكع فركع قبل ان يصل الى الصف
ثم مشى الى الصف فذكر ذلك للنبی صلى الله عليه وسلم فقال زادك
الله حرصا ولا تعد رواه البخاری وعن ابی هريرة قال قال النبی صلى الله
عليه وسلم اذا اتى احدكم الصلوٰة فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من
الصف رواه الطحاوی وعن عمار انه ام الناس بالمدائن وقام على دكان يصلی
والناس اسفل منه فتقدم حذيفة فاخذ على يديه فاتبعه عمار حتى انزله
حذيفة فلما فرغ عمار من صلاته قال له حذيفة الم تسمع رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول اذا ام الرجل القوم فلا يقم فی مقام ارفع من مقامهم او نحو ذلك
فقال عمار لذلك اتبعتك حين اخذت على يدی رواه ابوداؤد وعن
سهل بن سعد الساعدی انه سئل من ای شئ المنبر فقال هو من اثل الغابة

عمله فلان مولی فلانة لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وقام علیه رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم حین عمل ووضع فاستقبل القبلة وکبر وقام الناس
خلفه فقرأ ورکع ورکع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری فسجد علی الارض
ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری حتی سجد بالارض
هذا لفظ البخاری وفی المتفق علیه نحوه وقال فی اخره فلما فرغ اقبل علی الناس
فقال ایها الناس انما صنعت هذا لتأتموا بی ولتعلموا صلاتی وعن عائشة
قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من
وراء الحجرة رواه ابوداؤد وفی المرقات المراد بالحجرة کما قالوه المحل الذی
اتخذه علیه السلام فی المسجد من حصیر حین اراد الاعتکاف لا حجرة
عائشة والا قالت حجرتی وعن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم
کان له حصیر یبسطه بالنهار ویحتجره باللیل فثاب الیه ناس فصفوا
وراءه رواه البخاری وعنها قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرة قصیر فرئ الناس شخص النبی
صلی اللہ علیه وسلم فقام اناس یصلون بصلاته رواه البخاری وفی الدر المختار
والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه ولم یختلف المکان

باب الامامة

عن ابی موسی قال مرض النبی صلی اللہ علیه وسلم فاشتد مرضه
فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقیق اذا قام
مقامك لم یستطع ان یصلی بالناس قال مری ابا بکر فلیصل بالناس
فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه

الرسول فصلى بالناس فی حیوٰة النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ومسلم
قلت تبویب البخاری یدل علی ان الاحق بالامامة ہو الاعلم حیث قال باب
اہل العلم والفضل احق بالامامة **وقال** علماءنا یستدل لہذا الحدیث
علی تقدم الاعلم علی الاقرأ لان ابا بکر کان اعلمہم وقدم علی ابی کان اقرأہم
دلیل الاول قول ابی سعید کان ابوبکر اعلمنا ودلیل الثانی قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقرأکم ابی وھذا اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون المعول علیہ کذا فی فتح القدیر وجامع الاٰثار **وفی** روایة للحاکم
والدارقطنی فافقہہم فی الدین فان کانوا فی الفقہ سواء فاقرأہم للقرآن
وفی روایة مسلم فاقدمہم ہجرة فان کانوا فی الہجرة سواء فاقدمہم سنا
ولا یؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولا یقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ
وفی روایة اخری لہ ولا یؤمن الرجل الرجل فی اہلہ **وعن** ابی
عطیة العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأتینا الی مصلانا یتحدث
فحضرت الصلاة یوما قال ابو عطیة فقلنا لہ تقدم فصلہ قال لنا قدموا
رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من زار قوما فلا یؤمہم ولیؤمہم رجل منہم رواہ ابوداؤد
والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعن ابن عباس قال لا یؤم الغلام حتی یحتلم ولیؤذن لکم خیارکم
رواہ عبد الرزاق **وفی** روایة للاثرم عن ابن مسعود لا یؤم الغلام الذی
لا تجب علیہ الحدود **وفی** البنایة قال الخطابی کان الحسن یضعف حدیث
عمرو بن سلمة وقال مرة دعہ لیس بشئ بین وقال ابوداؤد قیل لاحمد
حدیث عمرو قال لا ادری ما ھذا فما العجب انہم لم یجعلوا قول ابی بکر وعمر

وكبار الصحابة حجة واستدلوا بفعل صبى ست سنين ولا يعرف فرائض الوضوء والصلاة فكيف يتقدم فى الامامة ومنعه احوط فى الدين كذا فى المرقات وعن انس قال استخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداؤد وروى سعيد بن منصور نحوه عن غالب بن الهذيل قال دخلت مع سعيد بن جبير مسجدا فصلى معهم فاذا امامهم اعمى فجعلوا يلومونه فقال سعيد من ثم كره[1] عمر بن الخطاب الامام اعمى والمؤذن اعمى و روى ابن ابى شيبة عن سعيد بن جبير وانس نحوه وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدينة كان يؤمهم سالم مولى ابى حذيفة وفيهم عمر وابو سلمة بن عبد الاسد رواه البخارى وفى رواية عن ابراهيم قال لا بأس بأن يؤمهم الاعرابى والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن رواه محمد فى الآثار وقال وبه نأخذ اذا كان فقيها عالما بامر الصلوٰة وهو قول ابى حنيفة وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الآبق حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذى وعن ابن عمر قال قال رسول الله

---

[1] قوله كره عمر بن الخطاب الخ لان الاعمى لا يرى النجاسة ليتحرز عنها وقد ينحرف عن القبلة وهو لا يشعر واذا تاملنا وجدنا سبب الكراهة فى الاعمى اخف من غيره ولذا لم يكره تقديمه عند الائمة الثلاثة قاله الحلبى فى شرح منية المصلى وقال العلامة العينى فى شرح كنز الدقائق لان الاعمى لا يتوقى النجاسة واذا كان لا يوازيه غيره فى الفضيلة فهو اولى وقد استخلف النبى صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم على المدينة انتهى وقال الحلبى انما يكره تقديم الاعمى اذا كان غيره افضل منه وقد ثبت ان النبى صلى الله

صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل اتى الصلاة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة رواه ابوداؤد وابن ماجة **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصادمان رواه ابن ماجة **وعن** سلامة بنت الحرث قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون[1] اماما يصلي بهم رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وفي رواية مسلم اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم احدهم قال علي القاري فيه اشارة الى جواز امامة المفضول انتهى **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر والصلوٰة[2] واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر والصلوٰة واجبة على كل مسلم برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر

عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداؤد ١٢-

[1] قوله لا يجدون اماما يصلي بهم قال علي القاري ولذا اجاز المتأخرون من اصحابنا اخذ الاجرة على الامامة والاذان ونحوهما من تعليم القران بخلاف المتقدمين فانهم كانوا يحرمون الاجرة على العبادة ١٢

[2] قوله والصلوٰة واجبة عليكم خلف كل مسلم الخ قال علي القاري في امره بالصلوٰة خلف الفاجر مع ان الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع مكروهة عندنا دليل على وجوب الجماعة فتأمل ١٢-

رواه ابوداؤد وعن عبيد الله بن عدى بن الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلى لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوٰة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم رواه البخاری۔

باب ما على الامام

عن انس قال ما صليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبی صلی الله علیه وسلم وان كان يسمع بكاء الصبی فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق علیه وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انی لادخل فی الصلاة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه رواه البخاری وعن عثمان بن ابی العاص قال اٰخر ما عهد الیّ رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اممت قوما فاخف بهم الصلاة رواه مسلم وفی رواية له ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له ام قومك قال قلت يا رسول الله انی اجد فی نفسی شيأ قال ادنه فاجلسنی بين يديه ثم وضع كفه فی صدری بين ثديي ثم قال تحول فوضعها فی ظهری بين كتفی ثم قال ام قومك فمن ام قوما فليخفف فان فيهم الكبير وان فيهم المريض وان فيهم الضعيف وان فيهم ذا الحاجة فاذا صلى احدكم وحده فليصل كيف شاء وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء متفق عليه وعن قيس بن ابی حازم قال اخبرنی ابومسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله انی لأتأخر عن صلاة الغداة من اجل فلان

مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة متفق عليه **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين رواه ابوداؤد والترمذى والشافعى وفى اخرى له بلفظ المصابيح وروى احمد مثله مرفوعا وهذا اسند صحيح **وفى** البناية بيانه انه لم يرد انه ضامن لنفسه لان كل مصل ضامن بصلاة نفسه فتعين ان يكون الامام ضامنا للقوم ولا يجوز ان يكون ضامنا للقوم وجوبا واداء لانه غير مراد بالاجماع فتعين[۱] ان يكون صحة وفسادا **وعن** عثمان بن ابى

---

[۱] قوله فتعين الخ قال الطحاوى واما حكمه من طريق النظر فانا قد رأينا صلوٰة المأمومين مضمنة بصلاة امامهم بصحتها وفسادها يوجب ذٰلك النظر الصحيح من ذٰلك انا رأينا الامام اذا سها وجب على من خلفه لسهوه ما وجب عليه ولو سهوا هم ولم يسه هو لم يجب عليهم ما يجب على الامام اذا سها فلما ثبت ان المأمومين يجب عليهم حكم السهو لسهو الامام وينتفى عنهم حكم السهو بانتفائه عن الامام ثبت ان حكمهم فى صلاتهم حكم الامام فى صلاته وكان صلاتهم مضمنة بصلاته ولما كانت صلاتهم مضمنة بصلاته لم يجز ان يكون صلاتهم خلاف صلاته **وايضا** ما يدل عليه النظر انهم اجمعوا ان رجلا لو صلى خلف جنب وهو يعلم بذلك ان صلاته باطلة وجعلوا صلاته مضمنة بصلاة الامام فلما كان ذٰلك كذلك اذا كان يعلم بفساد صلوٰة امامه كان كذلك فى النظر اذا كان لا يعلم بها الا ترى ان المأموم لو صلى وهو جنب وهو يعلم او لا يعلم كانت صلاته باطلة فكان ما يفسد صلاته فى حال

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون رواہ محمد فی الآثار وعن ابی جعفر ان علیا رضی اللہ عنہ صلی بالناس وھو جنب او محدث علی غیر وضوء فاعاد وامرھم ان یعیدوا رواہ عبد الرزاق وعن ابی امامۃ قال صلی عمر رضی اللہ عنہ بالناس وھو جنب فاعاد ولم یعد الناس فقال لہ علی قد کان ینبغی من صلی معک ان یعید وا قال فرجعوا الی قول علی رضی اللہ عنہ رواہ عبد الرزاق وعن طاؤس ومجاھد فی امام صلی بقوم وھو علی غیر وضوء قالا یعیدون الصلاۃ جمیعا رواہ الطحاوی۔

باب ما علی المأموم من المتابعة و حکم المسبوق

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضآلین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد متفق علیہ الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضآلین وقال علی القاری مذھبنا ان المتابعۃ بطریق المواصلۃ واجبۃ والفاء التعقیبیۃ تشیر الیہ وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلاتہ اقبل

علمہ بہ ھو الذی یفسد صلاتہ فی حال جھلہ بہ وکان علمہ بفساد صلاۃ امامہ تفسد بہ صلاتہ فالنظر علی ذلک ان یکون کذلک جھلہ بفساد صلاۃ امامہ ۱۲۔

علينا بوجهه فقال ايها الناس انى امامكم فلا تسبقونى بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فانى اراكم امامى ومن خلفى رواه مسلم وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذى يرفع رأسه قبل الامام ان يحول الله رأسه رأس حمار متفق عليه وعنه انه قال الذى يرفع رأسه ويخفضه قبل الامام فانما ناصيته بيد الشيطان رواه مالك وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الايمن فصلى صلاة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحميدى قوله اذا صلى جالسا فصلوا جلوسا هو فى مرضه القديم ثم صلى بعد ذلك النبى صلى الله عليه وسلم جالسا والناس خلفه قيام لم يأمرهم بالقعود وانما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبى صلى الله عليه وسلم هذا لفظ البخارى واتفق مسلم الى اجمعون وزاد فى رواية فلا تختلفوا عليه واذا سجد فاسجدوا وعن عائشة رضى الله عنها قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلاة فقال مروا ابابكر ان يصلى بالناس فصلى ابوبكر تلك الايام ثم ان النبى صلى الله عليه وسلم وجد فى نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان فى الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابوبكر حسه ذهب يتأخر فاومأ اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يتأخر فجاء حتى جلس عن يسار ابى بكر فكان ابوبكر يصلى قائما وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى قاعدا يقتدى ابوبكر بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلاة

ابی بکر متفق علیه وفی روایة لهما یسمع ابو بکر الناس التکبیر وعن علی ومعاذ
بن جبل رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی احدکم
الصلاة والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواه الترمذی وقال هذا حدیث
غریب وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئتم
الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شیأ ومن ادرك رکعة فقد ادرك
الصلاة رواه ابوداؤد وعنه انه کان یقول من ادرك الرکعة فقد ادرك
السجدة ومن فاتته قراءة ام القرآن فقد فاته خیر کثیر رواه مالك وعن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی لله اربعین یوما فی جماعة
یدرك التکبیرة الاولی کتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق
رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله مثل اجر
من صلاها وحضرها لا ینقص ذلك من اجورهم شیأ رواه ابوداؤد والنسائی
وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال الا رجل یتصدق علی هذا فیصلی معه فقام رجل فصلی معه رواه
الترمذی وابوداؤد وروی الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی بکرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل من نواحی المدینة یرید الصلوٰة فوجد
الناس قد صلوا فمال الی منزله فجمع[1] اهله فصلی بهم وقال الهیثمی رجاله

---

[1] قوله فجمع اهله فصلی بهم قال فی رد المحتار یکره تحریما تکرار الجماعة فی مسجد محلة باذان
واقامة الا اذا صلی بهما فیه اولا غیر اهله او اهله لکن بمخافتة الاذان ولو کرر اهله
بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس له امام ولا مؤذن ویصلی الناس

ثقات وقال علماءنا ولوجاز تکرار الجماعۃ فی المسجد لما اختار الصلاۃ فی بیتہ علی الجماعۃ فی المسجد کذا فی رد المحتار وعن الاسود بن یزید التابعی انہ کان اذا فاتتہ الجماعۃ فی مسجد قومہ ذھب الی مسجد اخر رواہ ابن ابی شیبۃ باسناد صحیح ورواہ البخاری تعلیقا وما ورد من قولہ علیہ السلام من یتصدق لایدل علی جواز التکرار المتکلم فیہ وھو اقتداء المفترض بالمفترض اذ الثابت بہ اقتداء المتنفل بالمفترض ولا یحکم بکراھتہ بل ورد فی جوازہ حدیث اخر

فیہ فوجا فوجا فان الافضل ان یصلی کل فریق باذان واقامۃ علی حدۃ کما فی امالی قاضی خان اھ ونحوہ فی الدرر والمراد بمسجد المحلۃ مالہ امام وجماعۃ معلومون کما فی الدرر وغیرھا قال فی المنبع والتقیید بالمسجد المختص بالمحلۃ احتراز من الشارع وبالاذان الثانی احتراز عما اذا صلی فی مسجد المحلۃ جماعۃ بغیر اذان حیث یباح اجماعا اھ ثم قال فی الاستدلال علی الامام الشافعی النافی للکراھۃ ما نصہ ولنا ھذا الحدیث ولوجاز تکرار الجماعۃ لما اختار الصلوۃ فی بیتہ علی الجماعۃ فی المسجد ولان فی الاطلاق ھکذا تقلیل الجماعۃ معنی فانھم لایجتمعون اذا علموا انھا لاتفوتھم واما مسجد الشارع فالناس فیہ سواء لا اختصاص لہ بفریق دون فریق اھ ومثلہ فی البدائع وغیرھا ومقتضی ھذا الاستدلال کراھۃ التکرار فی مسجد المحلۃ ولو بدون اذان ویؤیدہ ما فی الظھیریۃ لودخل جماعۃ المسجد بعد ما صلی فیہ اھلہ یصلون وحدانا وھو ظاھر الروایۃ اھ وھذا مخالف لحکایۃ الاجماع المارۃ وقدمنا فی باب الاذان عن اخر شرح المنیۃ عن ابی یوسف انہ اذا لم تکن الجماعۃ علی الھیئۃ الاولی لاتکرہ والاتکرہ وھو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الھیئۃ کذا فی البزازیۃ وفی التتارخانیۃ عن الولوالجیۃ وبہ نأخذ تم کلام رد المحتار مختصرا ۱۲۔

من قوله عليه السلام اذا صليتما فی رحالكما ثم اتيتما صلوٰة قوم فصليا معهم واجعلا صلوٰتكما معهم سبحة كما هو ظاهر ومارواه البخاری تعليقا عن انس محمول على مسجد الطريق اونحوه مما نقل فيه انه اذن واقام وهو مكروه عند العامة كذا يفهم من المرقات وغيره۔

باب من صلى صلاة مرتين

عن سليم رجل من بنی سلمة انه اتى النبی صلی الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان معاذ بن جبل يأتينا بعد ماننام ونكون فی اعمالنا بالنهار فينادی بالصلاة فنخرج اليه فيطول علينا فقال له صلی الله عليه وسلم يامعاذ لاتكن فتانا اما ان تصلی معی واما ان تخفف على قومك رواه احمد والطحاوی وقال الامام ابن الهمام فشرع له احد الامرين الصلاة معه ولا يصلی بقومه او الصلاة بقومه على وجه التخفيف ولايصلی معه هذا حقيقة اللفظ افاد منعه من الامامة اذا صلى معه صلى الله عليه وسلم ولا تمنع امامته بالاتفاق فعلم انه منعه من الفرض انتهى وقال العلامة العينی وبه قال الزهری والحسن البصری وسعيد بن المسيب والنخعی وابو قلابة ويحيی بن سعيد الانصاری ومجاهد وطاؤس واجاب الطحاوی عن حديث معاذ الذی يدل على صحة اقتداء المفترض بالمتنفل بانه منسوخ ويستدل على ذلك بوجه حسن وذلك ان اسلام معاذ متقدم وقد صلى النبی صلی الله عليه وسلم بعد سنين من الهجرة صلاة الخوف غير مرة من وجه وقع فيه مخالفة ظاهرة بالافعال المناقضة للصلاة فيقال لو جازت صلاة المفترض خلف المتنفل لامكن ايقاع الصلاة مرتين على وجه

لاتقع فيها المنافاة والمفسدات فى غير هذه الحالة وحيث صليت على هذا الوجه مع امكان دفع المفسدات على تقدير جواز اقتداء المفترض بالمتنفل دل على انه لايجوز ذلك كذا فى عمدة القارى وعن الاسود بن جابر عن ابيه ان رجلين صليا الظهر فى بيوتهما على عهد النبى صلى الله عليه وسلم وهما يريان ان الناس قد صلوا ثم اتيا المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الصلاة فقعدا فى ناحية المسجد وهما يريان ان الصلاة لاتحل لهما فلما انصرف النبى صلى الله عليه وسلم راهما فارسل اليهما فجيئ بهما وفرائصهما ترعد مخافة ان يكون قدحدث فى امرهما شئ فسألهما فاخبراه الخبر فقال اذا فعلتما ذلك فصليا مع الناس واجعلا الاولى هى الفريضة رواه امامنا ابو حنيفة وفى رواية محمد واجعلا الاولى فريضة وهذه نافلة وفى رواية للبيهقى اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما الامام فصليا معه فتكون لكما نافلة والتى فى رحالكما فريضة وفى رواية الترمذى وابى داؤد والنسائى فقال ما منعكما ان تصليا معنا فقالا يا رسول الله انا كنا قد صلينا فى رحالنا قال فلا تفعلا اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم فانها لكما نافلة وعن بسر بن محجن عن ابيه انه كان فى مجلس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذن بالصلوٰة فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ورجع ومحجن فى مجلسه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منعك ان تصلى مع الناس الست برجل مسلم فقال بلى يا رسول الله ولكنى كنت قد صليت فى اهلى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئت المسجد وكنت قد صليت فاقيمت الصلاة فصل مع الناس وان كنت قد صليت رواه مالك والنسائى وعن رجل من اسد بن خزيمة انه سأل ابا ايوب الانصارى قال يصلى احدنا فى منزله الصلوٰة ثم يأتى المسجد وتقام الصلاة فاصلى معهم فاجد

فی نفسی شیأ من ذٰلک فقال ابو ایوب سألنا عن ذٰلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذالک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداؤد وعن سلیمان مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وھم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا صلاۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وفی التعلیق المجد معناہ لا تصلوا علی وجہ الافتراض بان تجعلوا کلتیھما فریضۃ بل الاولی فریضۃ والثانیۃ نافلۃ انتھٰی وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام فلا یعد لھما رواہ مالک وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوٰۃ فصلھا الا الفجر والمغرب رواہ الدارقطنی وقال الشیخ ابن الھمام قال عبد الحق تفرد برفعہ سھل بن صالح الانطاکی وکان ثقۃ واذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ لان زیادۃ الثقۃ مقبولۃ انتھی وعن ابن عمر قال ان کنت قد صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوٰۃ فی المسجد مع الامام فصل معہ غیر صلوٰۃ الصبح والمغرب فانھما لا یصلیان مرتین رواہ عبد الرزاق وعن ناعم بن اجیل مولی ام سلمۃ قال کنت ادخل المسجد لصلوٰۃ المغرب فاری رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فی اٰخر المسجد والناس یصلون فیہ قد صلوا فی بیوتھم رواہ الطحاوی وقال ھٰؤلاء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا لا یصلون المغرب فی المسجد لما کانوا قد صلوھا فی بیوتھم ولا ینکر ذٰلک علیھم غیرھم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً فذٰلک دلیل عندنا علی نسخ ما قد کان تقدمہ من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لا یجوز ان یکون مثل ذٰلک من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب

عليهم جميعا حتى يكونوا على خلافه ولكن كان ذلك منهم لما قد ثبت عندهم فيه من نسخ ذلك القول انتهى۔

باب السنن وفضائلها

وقول الله عز وجل فسبحه وادبار السجود وقوله فسبحه وادبار النجوم۔ عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى فی يوم وليلة ثنتی عشرة ركعة بنی له بيت فی الجنة اربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر رواه الترمذی وفی رواية لمسلم انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلی لله كل يوم ثنتی عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنی الله له بيتا فی الجنة او الا بنی له بيت فی الجنة وعن عبدالله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلی[1] فی بيتی قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلی بالناس ثم يدخل فيصلی ركعتين وكان يصلی بالناس المغرب ثم يدخل فيصلی ركعتين ثم يصلی بالناس العشاء ويدخل بيتی فيصلی ركعتين وكان يصلی من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلی ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وكان اذا قرأ قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين رواه مسلم وزاد ابوداؤد ثم يخرج

---

[1] قوله كان يصلی فی بيتی قال فی الدر المختار والافضل فی النفل غير التراويح المنزل الالخوف شغل عنها والاصح افضلية ما كان اخشع واخلص ۱۲۔

فيصلى بالناس صلاة الفجر وفى رواية الترمذى عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى جالسا فيقرأ وهو جالس فاذا بقى من قراءته قدر مايكون ثلاثين او اربعين اية قام فقرأ وهو قائم ثم ركع وسجد ثم صنع فى الركعة الثانية مثل ذلك **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادبار النجوم الركعتان قبل الفجر وادبار السجود الركعتان بعد المغرب رواه الترمذى **وعن** ام حبيبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حافظ على اربع ركعات قبل الظهر واربع بعدها حرمه الله على النار رواه احمد والترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة **وعن** عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن فى صلاة السحر ومامن شئ الا وهو يسبح الله تلك الساعة ثم قرأ يتفيؤا ظلاله عن اليمين والشمائل سجدا لله وهم داخرون رواه الترمذى والبيهقى فى شعب الايمان **وعن** عبد الله بن السائب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظهر وقال انها ساعة تفتح فيها ابواب السماء فاحب ان يصعد لى فيها عمل صالح رواه الترمذى **وعن** عائشة رضى الله عنها ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لايدع اربعا قبل الظهر وركعتين قبل الغداة رواه البخارى **وعن** ابى ايوب الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السماء رواه ابوداؤد وابن ماجة **وعن** ابن عباس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يركع قبل الجمعة اربعا لايفصل فى شئ منهن رواه ابن ماجة والطبرانى **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صليتم بعد الجمعة فصلوا اربعا رواه مسلم **وفى** اخرى له قال اذا صلى احدكم الجمعة فليصل

بعدها اربعا وروى ابن ماجة والترمذى نحوه وعن ابى عبد الرحمٰن قال
علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء على بن ابى طالب علمهم
ان يصلوا ستا رواه الطحاوى وسعيد بن منصور وعن على انه قال من
كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا رواه الطحاوى وروى ابوداؤد عن ابن
عمر نحوه وفى رواية الترمذى قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم
صلى بعد ذلك اربعا قال الطحاوى قال ابو يوسف احب الى ان يبدأ بالاربع
ثم يثنى بالركعتين لانه هو ابعد من ان يكون قد صلى بعد الجمعة مثلها على
ما قد نهى عنه فان عمر كان يكره ان يصلى بعد صلاة الجمعة مثلها انتهى و
قال على القارى ان تقديم الاربع اولى وذلك لان الاربع سنة بلا خلاف
فى المذهب انتهى وعن عمرو بن عطاء قال ان نافع بن جبير ارسله الى
السائب يسأله عن شئ رآه منه معاوية فى الصلاة فقال نعم صليت معه
الجمعة فى مقصورة فلما سلم الامام قمت فى مقامى فصليت فلما دخل ارسل
الى فقال لا تعد لما فعلت اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم
او تخرج فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بذلك ان لا توصل بصلاة
حتى نتكلم او نخرج رواه مسلم وفى رواية ابى داؤد عن عطاء قال كان ابن عمر
اذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلى اربعا وعن
كعب بن عجرة قال ان النبى صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بنى عبد الاشهل
فصلى فيه المغرب فلما قضوا صلاتهم رآهم يسبحون بعدها فقال هذه صلاة
البيوت رواه ابوداؤد وفى رواية الترمذى والنسائى قام الناس يتنفلون
فقال النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة فى البيوت وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله امرأ صلى قبل العصر

اربعا رواه احمد والترمذی وابوداؤد وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملائکۃ
المقربین ومن تبعہم من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی وقال واختار
اسحاق بن ابراهیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بہذا الحدیث
وقال معنی قولہ انہ یفصل بینہن بالتسلیم یعنی التشہد انتہی وقال البغوی
المراد بالتسلیم التشہد دون السلام ای وسمی تسلیما علی من ذکر لاشتمالہ
علیہ وکذا قالہ ابن الملک قال الطیبی ویؤیدہ حدیث عبد اللہ بن مسعود
کنا اذا صلینا قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبرئیل وکان ذلک
فی التشہد کذا فی المرقات وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال انما
صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ
عن الرکعتین بعد الظہر فصلاہما بعد العصر ثم لم یعد رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن وفی روایۃ للدارقطنی ولم ارہ عاد لہما وعن
ابی سعید الخدری انہ قال امرنی عمر بن الخطاب ان اضرب من کان یصلی
بعد العصر الرکعتین بالدرۃ رواہ الطحاوی وروی مسلم ومالک نحوہ وعن
جابر قال سألنا نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل رأیتن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی الرکعتین قبل المغرب فقلن لا غیر ام سلمۃ قالت صلاہا
عندی مرۃ فسألتہ ما ہذہ الصلاۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم نسیت الرکعتین
قبل العصر فصلیتہما الآن رواہ الطبرانی واسنادہ حسن وعن حیان
ابن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل
اذانین صلوۃ الا المغرب رواہ البزار واسنادہ حسن وعن طاؤس

قال سئل ابن عمر عن الركعتين قبل المغرب فقال ما رأيت احدا على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما وساق الحديث رواه ابوداؤد وعن
حماد قال سألت ابراهيم عن الصلوٰة قبل المغرب فنهانی عنها وقال ان النبی
صلی الله علیه وسلم وابابکر وعمر لم یصلوها رواه محمد فی الأثار ورجاله
ثقات مع ارساله وعن منصور عن ابیه قال ما صلی ابوبکر ولا عمر ولا
عثمان الرکعتین قبل المغرب رواه عبد الرزاق ومسدد وعن ابی هریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات
لم یتکلم فیما بینهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتی عشرة سنة رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث عمر بن ابی خثعم
وسمعت محمد بن اسماعیل یقول هو منکر الحدیث وضعفه جدا وعن
عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی بعد المغرب عشرین
رکعة بنی الله له بیتا فی الجنة رواه الترمذی وعن مکحول یبلغ به
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی بعد المغرب قبل ان یتکلم
رکعتین وفی روایة اربع رکعات رفعت صلاته فی علیین مرسلا وعن
حذیفة نحوه وزاد فکان یقول عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانهما ترفعان
مع المکتوبة رواهما رزین وروی البیهقی الزیادة عنه نحوها فی شعب الایمان
وعن ابن عباس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یطیل القراءة
فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اهل المسجد رواه ابوداؤد وعن
عائشة قالت ما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء قط فدخل
علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات رواه ابوداؤد وعنها رضی الله
عنها قالت لم یکن النبی صلی الله علیه وسلم علی شیئ من النوافل

اشد[1] تعاهدا منه على ركعتی الفجر متفق علیه وعنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا رواہ مسلم۔

باب صلاة الليل

وقول اللہ عز وجل ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک وقولہ قم اللیل الا قلیلا وقولہ فاقرءوا ما تیسر من القرآن عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلثا فیسجد[2] السجدۃ من ذلک قدر ما یقرء احدکم خمسین آیۃ قبل ان یرفع رأسہ فاذا سکت المؤذن من صلاۃ الفجر وتبین لہ الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین فان کنت مستیقظۃ حدثنی والا اضطجع علی شقہ الایمن حتی یأتیہ المؤذن للاقامۃ فیخرج متفق[3] علیہ وفی روایۃ للبخاری ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءہ المؤذن فقام

---

[1] قولہ اشد تعاہدا الخ والسنن آکدہا سنۃ الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظہر فی الاصح لحدیث من ترکہا لم تنلہ شفاعتی ثم الکل سواء وقیل بوجوبہا فلا تجوز صلاتہا قاعدا ولا راکبا اتفاقا قالہ فی الدر المختار ۱۲

[2] قولہ فیسجد قال علی القاری والظاہر ان الفاء لتفصیل المجمل یعنی فیسجد کل واحدۃ من سجدات تلک الرکعات طویلۃ ۱۲

[3] قولہ متفق علیہ ای بمجموع الحدیث وان لم یکن بہذا السیاق فی حدیث واحد کذا حدیث مشکات الذی نقلہ صاحب المشکات اول ہذا الباب ۱۲

فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح وفى رواية ابى داؤد ثم اضطجع حتى يأتيه المؤذن فيؤذنه بصلاة الصبح فيصلى ركعتين خفيفتين ثم يخرج الى الصلاة وعنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا صلى ركعتي الفجر فان كانت له الي حاجة كلمني[1] والا خرج الى الصلاة رواه الترمذى وقال هذا حديث حسن صحيح قال العلامة العينى فهذه الاحاديث تدل على انه تارة يضطجع قبل السنة وتارة بعدها وتارة لا يضطجع قلت فهى الضجعة للاستراحة لا للتشريع وعن عبد الله بن عمر انه رأى رجلا ركع ركعتى الفجر ثم اضطجع فقال ابن عمر ما شأنه فقال نافع فقلت يفصل بين صلاته قال ابن عمر واى فصل افضل من السلام رواه محمد وقال وبقول ابن عمر نأخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله واسناده صحيح وعن ابن مسعود قال ما بال الرجل اذا صلى الركعتين يتمعك كما يتمعك الدابة والحمار اذا سلم فقد فصل رواه ابن ابى شيبة وعن ابى الصديق الناجى قال رأى ابن عمر قوما اضطجعوا بعد ركعتى الفجر فارسل اليهم فنهاهم فقالوا نريد بذلك السنة فقال ابن عمر ارجع اليهم فاخبرهم انها بدعة رواه ابن ابى شيبة وعن ابراهيم النخعى قال هى ضجعة الشيطان رواه ابن ابى شيبة وعن حميد بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم قال قلت وانا فى سفر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لارقبن رسول الله صلى الله عليه

---

[1] قوله كلمنى قال على القارى كلامه عليه السلام لا شك انه من كلام الأخرة واما كلام الدنيا فلا شك انه خلاف الاولى دائما فصلا ما بين الصلاتين لان الحكمة فى وضع السنة ان يتهيأ لكمال الحالة وطرد الغفلة فيدخل فى الفريضة على كمال الحضور واللذة ١٢

وسلم للصلوٰة حتی اری فعله فلما صلی صلوٰة العشاء وهی العتمة اضطجع هويا
من الليل ثم استيقظ فنظر فی الافق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتی بلغ
الی انك لا تخلف الميعاد ثم اهوی رسول الله صلی الله عليه وسلم الی فراشه
فاستل منه سواكا ثم افرغ فی قدح من اداوة عنده ماء فاستن ثم قام
فصلی حتی قلت قد صلی قدر ما نام ثم اضطجع حتی قلت قد نام قدر ما
صلی ثم استيقظ ففعل كما فعل اول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله
صلی الله عليه وسلم ثلاث مرات قبل الفجر رواه النسائی وعن عائشة
قالت كان النبی صلی الله عليه وسلم يصلی من الليل ثلاث عشرة ركعة
منها الوتر وركعتا الفجر رواه مسلم وعن مسروق قال سألت عائشة
عن صلاة رسول الله صلی الله عليه وسلم بالليل فقالت سبع وتسع واحدی
عشرة ركعة سوی ركعتی الفجر رواه البخاری وعن كريب مولی ابن عباس
انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلاة رسول الله صلی الله عليه وسلم
بالليل قال بِتُّ عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتی اذا ذهب ثلث الليل
او نصفه استيقظ فقام الی شَنٍّ فيه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت
الی جنبه علی يساره فجعلنی علی يمينه ثم وضع يده علی رأسی كانه يمس اُذنی
كانه يوقظنی فصلی ركعتين خفيفتين قلت قرأ فيهما بام القران فی كل ركعة
ثم سلم ثم صلی حتی صلی احدی عشرة ركعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال
الصلاة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلی للناس رواه ابو داؤد۔
وعن ابن عباس انه رقد عند رسول الله صلی الله عليه وسلم فاستيقظ
فتسوك وتوضأ وهو يقول ان فی خلق السموات والارض حتی ختم السورة
ثم قام فصلی ركعتين اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتی

نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك ويتوضأ ويقرء
هؤلاء الآيات ثم اوتر بثلاث رواه مسلم وفي رواية لابی داؤد ثم اوتر فاتاه بلال
فاذنه بالصلاة حين طلع الفجر فصلى ركعتي الفجر ثم خرج الى الصلوٰة وفي
رواية للبخاری ومسلم وكان فی دعائه اللهم اجعل فی قلبی نورا وفی بصري نورا وفی
سمعی نورا وعن يمينی نورا وعن يساری نورا وفوقی نورا وتحتی نورا وامامی نورا
وخلفی نورا واجعل لی نورا وزاد بعضهم وفی لسانی نورا وذكر وعصبی
ولحمی ودمی وشعری وبشری وفي رواية لهما واجعل فی نفسی نورا واعظم
لی نورا وفي اخری لمسلم اللهم اعطنی نورا وعن زيد بن خالد الجهنی
انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم الليلة فصلى ركعتين[1]
خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين
وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين
وهما دون اللتين قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث[2] عشرة ركعة رواه مسلم وعن

---

[1] قوله ركعتين خفيفتين المراد بالركعتين الخفيفتين ركعتا الوضوء ويستحب فيها التخفيف لورود الروايات بتخفيفهما قولا وفعلا كذا يفهم من الازهار ۱۲

[2] قوله فذلك ثلاث عشرة ركعة وفی المبسوط ان منتهی تهجده صلى الله عليه وسلم ثمان ركعات واقله ركعتان فانه قال روی انه صلى الله عليه وسلم كان يصلی من الليل خمس ركعات سبع ركعات تسع ركعات احدی عشرة ركعة ثلاث عشرة ركعة فالذی قال خمس ركعات ركعتان صلاة الليل وثلاث وتر والذی قال سبع ركعات اربع صلاة الليل وثلاث وتر والذی قال تسع ست وثلاث والذی قال احدی عشرة ثمان وثلاث والذی قال ثلاث عشرة ثمان صلاة الليل وثلاث وتر وركعتان سنة الفجر كذا فی فتح القدير ۱۲-

عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یصلی افتتح
صلاتہ برکعتین خفیفتین رواہ مسلم وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم من اللیل فلیفتتح الصلاة برکعتین خفیفتین
رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال لقد عرفت النظائر التی کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرن بینہن فذکر عشرین سورة من اول المفصل
علی تألیف ابن مسعود سورتین فی رکعة اٰخرہن حٰمٓ الدخان وعم یتسآءلون
متفق علیہ وفی روایة لمسلم عن شقیق قال جاء رجل من بنی بجیلة یقال لہ
نہیک بن سنان الی عبد اللہ فقال انی اقرأ المفصل فی کل رکعة فقال عبد اللہ
ہذًّا کہذ الشعر لقد علمت النظائر التی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقرأبہن سورتین فی کل رکعة وعن حذیفة انہ رأی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یصلی من اللیل وکان یقول اللہ اکبر ثلاثا ذو الملکوت والجبروت
والکبریاء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم رکع فکان رکوعہ نحوا من قیامہ
فکان یقول فی رکوعہ سبحان ربی العظیم ثم رفع رأسہ من الرکوع فکان قیامہ
نحوا من رکوعہ یقول لربی الحمد ثم سجد فکان سجودہ نحوا من قیامہ فکان یقول
فی سجودہ سبحان ربی الاعلی ثم رفع رأسہ من السجود وکان یقعد فی ما بین
السجدتین نحوا من سجودہ وکان یقول رب اغفرلی رب اغفرلی فصلی اربع رکعات

قولہ سورتین فی کل رکعة قال عیاض وہذا موافق لروایة عائشة ان قیامہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان احدی عشرة رکعة بالوتروان ہذا قدر قراءتہ غالبا وتطویلہ بسبب التدبر
وتطویل الارکان وقراءتہ البقرة والنساء نادر وانکار ابن مسعود علی الرجل یحضہ علی
التأمل لا انہ لایجوز قراءة المفصل فی رکعة کذا فی المرقات ۱۲۔

قرأ فيهن البقرة وآل عمران والنسآء والمائدة اوالانعام شك شعبة
رواه ابوداؤد وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة
آية كتب من القانتين ومن قام بالف آية كتب من المقنطرين رواه ابوداؤد
وعن ابي ذر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح بآية
والآية ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم رواه
النسائي وابن ماجة وعن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبي
صلى الله عليه وسلم عن قرآءة النبي صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت
ومالكم وصلاته كان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام
قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا
حرفا رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وعن ابي هريرة قال كانت
قراءة النبي صلى الله عليه وسلم بالليل يرفع طورا ويخفض طورا رواه ابوداؤد
وعن ابن عباس قال كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم على قدر ما
يسمعه من في الحجرة وهو في البيت رواه ابوداؤد وعن ابي قتادة قال
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ليلة فاذا هو بابي بكر يصلي يخفض
من صوته ومر بعمر وهو يصلي رافعا صوته قال فلما اجتمعا عند النبي صلى الله
عليه وسلم قال يا ابا بكر مررت بك وانت تصلي تخفض صوتك قال قد
اسمعت من ناجيت يا رسول الله وقال لعمر مررت بك وانت تصلي
رافعا صوتك فقال يا رسول الله اوقظ الوسنان واطرد الشيطان فقال
النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر ارفع من صوتك شيئا وقال لعمر اخفض
من صوتك شيئا رواه ابوداؤد وروى الترمذي نحوه ـ وعن مسروق

قال سألت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم
قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ متفق علیہ
وعن انس قال ماکنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل
مصلیا الا رأیناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رأیناہ رواہ النسائی وعن عائشۃ
رضی اللہ عنہا قالت لما بدّن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثقل کان اکثر صلاتہ
جالسا متفق علیہ۔

باب مایقول اذاقام من اللیل

وقول اللہ عز وجل واذکر اسم ربک عن ابن عباس قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال اللہم لک الحمد انت قیم
السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن
ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق
ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق
ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک
انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ماقدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا
الہ غیرک متفق علیہ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قام من اللیل افتتح صلاتہ فقال اللہم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل
فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا
فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی
صراط مستقیم رواہ مسلم وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ رواہ الترمذی وابو داؤد
والنسائی وزاد ابو داؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلاثا وفی
اٰخر الحدیث ثم یقرأ وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند
حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ اذا قام من اللیل یقول سبحان
رب العالمین الھویّ ثم یقول سبحان اللہ وبحمدہ الھویّ رواہ النسائی وللترمذی
نحوہ وقال ھذا حدیث حسن صحیح وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل قال لا الہ الا انت سبحانک
اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی
بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابوداؤد وعن
شریق الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتھا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شئ ما سألنی عنہ احد
قبلک کان اذا ھبّ من اللیل کبر عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال
سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر اللہ عشرا وھلل اللہ عشرا ثم
قال اللھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ
عشرا ثم یفتتح الصلاۃ رواہ ابوداؤد وعن عبادۃ بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لا الہ الا اللہ وحدہ
لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفر لی او قال ثم
دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلاتہ رواہ البخاری وعن معاذ بن جبل

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یبیت علی ذکر طاھرا فیتعارّ من اللیل فیسأل اللہ خیرا الا اعطاہ اللہ ایاہ رواہ احمد وابوداؤد۔

باب التحریض علی قیام اللیل

وقول اللہ عز وجل ان ناشئۃ اللیل ھی اشد وطأ واقوم قیلا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعقد الشیطان علی قافیۃ رأس احدکم اذا ھو نام ثلاث عقد یضرب علی کل عقدۃ علیک لیل طویل فارقد فان استیقظ فذکر اللہ انحلت عقدۃ فان توضأ انحلت عقدۃ فان صلی انحلت عقدۃ فاصبح نشیطا طیب النفس والا اصبح خبیث النفس کسلان متفق علیہ وعن ابن مسعود قال ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقیل لہ مازال نائما حتی اصبح ما قام الی الصلاۃ قال ذٰلک رجل بال الشیطان فی اذنہ او قال فی اذنیہ متفق علیہ وعن ام سلمۃ قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فزعا یقول سبحان اللہ ما ذا انزل اللیلۃ من الخزائن وما ذا انزل من الفتن من یوقظ صواحب الحجرات یرید ازواجہ لکی یصلین رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الاٰخرۃ رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ لاتکن مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل ربنا تبارک وتعالی کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاُخر یقول من یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیہ من یستغفرنی فاغفر لہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ثم یبسط یدیہ ویقول من یقرض

غیر عدوم ولا ظلوم حتی ینفجر الفجر وعن عمرو بن عبسۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب مایکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاٰخر فان استطعت ان تکون ممن یذکر اللہ فی تلک الساعۃ فکن رواہ الترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب اسنادا وعن ابی امامۃ قال قیل یارسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاٰخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول افضل[1] الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلاۃ فی جوف اللیل رواہ احمد وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعۃ لایوافقھا رجل مسلم یسأل اللہ فیھا خیرا من امر الدنیا والاٰخرۃ الا اعطاہ ایاہ وذٰلک کل لیلۃ رواہ مسلم وعن عثمان بن ابی العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کان لداؤد علیہ السلام من اللیل ساعۃ یوقظ فیھا اھلہ یقول یاٰال داؤد قوموا فصلوا فان ھذہ ساعۃ یستجیب اللہ عزوجل فیھا الدعاء الا لساحر او عشار رواہ احمد وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بقیام اللیل فانہ دأب الصالحین قبلکم وھو قربۃ لکم الی ربکم ومکفرۃ للسیاٰت ومنھاۃ عن الاثم رواہ الترمذی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ یضحک اللہ الیھم الرجل اذا قام باللیل یصلی والقوم اذا صفوا فی الصلاۃ والقوم اذا صفوا فی قتال العدو رواہ فی شرح السنۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ

---

[1] قولہ افضل الصلوٰۃ الخ وقد یقال التھجد افضل من حیث زیادۃ مشقۃ علی النفس وبعدہ عن الریاء والرواتب افضل من حیث الاٰکدیۃ فی المتابعۃ للمفروضۃ فلامنافات کذا فی المرقات۔

صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ رجلا قام من اللیل فصلی وایقظ امرأتہ فصلت
فان ابت نضح فی وجھھا الماء رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وایقظت
زوجھا فصلی فان ابی نضحت فی وجھہ الماء رواہ ابوداؤد والنسائی وعن ابی سعید
وابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ایقظ الرجل اھلہ من اللیل
فصلیا او صلی رکعتین جمیعا کتبا فی الذاکرین والذاکرات رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ
وعن ابن عمر ان اباہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کان یصلی من اللیل
ماشاء اللہ حتی اذا کان من اخر اللیل ایقظ اھلہ للصلاۃ یقول لھم الصلاۃ ثم یتلو
ھذہ الآیۃ وأمر اھلک بالصلوٰۃ واصطبر علیھا لانسئلک رزقا نحن نرزقک
والعاقبۃ للتقوی رواہ مالک وعن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا یری ظاھرھا من باطنھا وباطنھا من ظاھرھا
اعدھا اللہ لمن الان الکلام واطعم الطعام وتابع الصیام وصلی باللیل والناس
نیام رواہ البیھقی فی شعب الایمان وروی الترمذی عن علی نحوہ وفی روایتہ
لمن اطاب الکلام وعن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ان فلانا یصلی باللیل فاذا اصبح سرق فقال انہ سینھاہ ما تقول
رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اشراف امتی حملۃ القرآن واصحاب اللیل رواہ البیھقی
فی شعب الایمان وعن المغیرۃ قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی
تورمت قدماہ فقیل لہ لم تصنع ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک
وما تأخر قال افلا اکون عبدا شکورا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی اللہ
صلاۃ داؤد واحب الصیام الی اللہ صیام داؤد کان ینام نصف اللیل ویقوم

ثلثه وينام سدسه ويصوم يوما ويفطر يوما متفق عليه وعن عائشة قالت كان تعني رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام اول الليل ويحيي اخره ثم ان كانت له حاجة الى اهله قضى حاجته ثم ينام فان كان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض عليه الماء وان لم يكن جنبا توضأ للصلوٰة ثم صلى ركعتين متفق عليه

باب القصد فى العمل

وقول الله عز وجل واقصد فى مشيك وقوله فاذا قضيتم الصلوٰة فاذكروا الله قياما وقعودا وعلى جنوبكم فاذا اطمأننتم فاقيموا الصلوٰة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر من الشهر حتى نظن ان لا يصوم منه شيأ ويصوم حتى نظن ان لا يفطر منه شيأ وكان لاتشاء ان تراه من الليل مصليا الا رأيته ولا نائما الا رأيته رواه البخاري وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الاعمال الى الله ادومها وان قل متفق عليه وعن ابی امامة قال سمعت النبی صلى الله عليه وسلم يقول من اوى الى فراشه طاهرا وذكر الله حتى يدركه النعاس لم يتقلب ساعة من الليل يسأل الله فيها خيرا من الدنيا والاٰخرة الا اعطاه اياه ذكره النووی فی كتاب الاذكار برواية ابن السنی وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا متفق عليه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصل احدكم نشاطه واذا فتر فليقعد متفق عليه وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم

وهو يصلى فلیرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لايدرى لعله يستغفر فيسب نفسه متفق عليه **وعن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشئ من الدلجة رواه البخارى **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب ربنا من رجلين رجل ثار عن وطائه ولحافه من بين حبه واهله الى صلاته فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدى ثار عن فراشه ووطائه من بين حبه واهله الى صلاته رغبة فيما عندى وشفقا مما عندى ورجل غزا فى سبيل الله فانهزم مع اصحابه فعلم ما عليه فى الانهزام وما له فى الرجوع فرجع حتى هريق دمه فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدى رجع رغبة فيما عندى وشفقا مما عندى حتى هريق دمه رواه صاحب المصابيح فى شرح السنة **وعن** عمر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل رواه مسلم **وعن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه البخارى **وفى** رواية النسائى فان لم تستطع فمستلقيا

له قوله فمستلقيا واعلم ان الاستلقاء فى مذهبنا افضل من الاضطجاع ولا ينتهض حديث عمران حجة على العموم فانه خطاب له وكان مرضه البواسير وهو يمنع الاستلقاء فلا يكون خطابه خطابا للامة فوجب الترجيح بالمعنى وهو ان المستلقى تقع اشارته الى جهة القبلة وبه يتأدى الفرض بخلاف الآخر الا ترى انه لو حققه مستلقيا كان

لا يكلف الله نفسا الا وسعها وعنه انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعدا قال ان صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم ومن صلى نائما فله نصف اجر القاعد رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو قال حدثت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلاة الرجل قاعدا نصف الصلاة قال فاتيته فوجدته يصلي جالسا فوضعت يدي على رأسه فقال مالك يا عبد الله بن عمرو قلت حدثت يا رسول الله انك قلت صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة وانت تصلي قاعدا قال اجل ولكني لست كاحد منكم رواه مسلم وعن سالم بن ابي الجعد قال قال رجل من خزاعة ليتني صليت فاسترحت فكانهم عابوا ذلك عليه فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اقم الصلاة يا بلال ارحنا بها رواه ابوداؤد۔

باب الوتر

وقول الله عز وجل حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوله

سجودا وركوعا الى القبلة ولو نائما على جنب كان الى غير جهتها كذا في المرقات ۱۲۔

له قوله ومن صلى نائما الخ قال الخطابي ان المراد به المريض المفترض الذي يمكنه ان يتحامل فيقعد مع مشقة فجعل اجره ضعف اجره اذا صلى نائما ترغيبا له في القعود مع جواز صلاته نائما وكذا جعل صلاته اذا تحامل وقام مع مشقة ضعف صلاته اذا صلى قاعدا لكن في مجمع البحار وقال في المرقات وهل يجوز ان يصلي التطوع نائما مع القدرة على القيام او القعود فمذهب ابي حنيفة انه لا يجوز فقيل هذا الحديث في حق المفترض المريض الذي امكنه القيام او القعود مع شدة وزيادة في المرض ۱۲

والشفع والوتر عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ سأل
عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزید فی رمضان ولا
فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم
یصلی[1] اربعا فلا تسأل عن حسنہن وطولہن ثم یصلی ثلاثا متفق علیہ ۔ وعن
ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن البتیراء ان یصلی الرجل
واحدۃ یوتر بہا رواہ ابن عبد البر فی التمہید وعن علی قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوتر بثلاث رواہ الترمذی وقال قد ذہب قوم من اہل العلم
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم الی ہذا ورأوا ان یوتر الرجل بثلاث
وعن عبد اللہ بن ابی قیس قال سألت عائشۃ بکم کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر
وثلاث[2] ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرۃ رواہ ابوداؤد ۔
وعن الکرخی قال اوتر سعد بن ابی وقاص برکعۃ فانکر علیہ ابن مسعود وقال ما
ہذہ البتیراء التی لا نعرفہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ

---

[1] قولہ ثم یصلی اربعا ہذا الفصل یفید ان صلاۃ اللیل اربعا اربعا والا لقالت ثمانیا فلا تسأل
عن حسنہن وطولہن کذا فی فتح القدیر ۱۲ ۔

[2] قولہ وثلاث قال العلامۃ العینی فقد نصت علی الوتر بثلاثۃ ولم تذکر الوتر بواحدۃ
فدل علی انہ لا اعتبار للرکعۃ البتیراء انتہی وقال علی القاری وفی اتیانہا بثلاث فی کل عدد
دلالۃ ظاہرۃ بان الوتر فی الحقیقۃ ہو الثلاث وما وقع قبلہ من مقدماتہ المسمی بصلاۃ التہجد
فاطلاق الوتر علی الکل مجاز ویؤیدہ الحدیث الصحیح اجعلوا اخر صلاتکم باللیل وترا ۱۲ ۔

ابن ابی شیبة وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة المغرب
وتر صلاة النهار فاوتروا صلاة اللیل رواه النسائی وقال العلامة العینی وهذا سند
علی شرط الشیخین وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم وتر اللیل ثلاث کوتر النهار صلاة المغرب رواه الدارقطنی والبیهقی وفی روایة
للدارقطنی عن عائشة نحوه مرفوعا وعن ابی خلدة قال سألت ابا العالیة
عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الوتر مثل صلاة المغرب
هذا وتر اللیل وهذا وتر النهار رواه الطحاوی وعن عائشة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر رواه النسائی وعنها قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوتر بثلاث[1] لا یسلم الا فی اخرهن رواه الحاکم فی مستدرکه وقال
انه صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاه وعن ابی بن کعب قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربك الاعلی وفی الرکعة الثانیة بقل
یا ایها الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد ولا یسلم الا فی اخرهن ویقول یعنی
بعد التسلیم سبحان الملك القدوس ثلثا رواه النسائی وعن خارجة بن
حذافة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال ان الله امدکم
بصلاة هی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعله الله لکم فیما بین صلاة العشاء الی
ان یطلع الفجر رواه الترمذی وابو داؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

---

[1] قوله یوتر بثلاث قال العلامة العینی ممن قال یوتر بثلاث لا یفصل بینهن عمر وعلی وابن
مسعود وحذیفة وابی بن کعب وابن عباس وانس وابو امامة وعمر بن عبد العزیز والفقهاء
السبعة والثوری وقال الطحاوی [illegible] العجب من بعض الفقهاء [illegible]
الجمهور ۱۲

وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم وعن ابی هریرة قال اوصانی خلیلی بثلاث
صیام ثلاثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق علیه وعن
ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اجعلوا[1] اخر صلاتکم باللیل وترا رواه مسلم
وعن غضیف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان یغتسل من الجنابة فی اول اللیل ام فی اخره قالت ربما اغتسل فی اول
اللیل وربما اغتسل فی اخره قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة
قلت کان یوتر اول اللیل ام فی اخره قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی اخره
قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یجهر بالقراءة ام یخفت
قالت ربما جهر به وربما خفت قلت الله اکبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة
رواه ابوداؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن عائشة قالت من کل اللیل
اوتر رسول الله صلی الله علیه وسلم من اول اللیل واوسطه واخره وانتهی وتره الی
السحر متفق علیه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خاف
ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اوله ومن طمع ان یقوم اخره فلیوتر اخر اللیل فان
صلاة اخر اللیل مشهودة وذلک افضل رواه مسلم وعن بریدة قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الوتر[2] حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن

---

[1] قوله اجعلوا الخ وقال علی القاری فیه الامر للندب ۱۲

[2] قوله الوتر حق قال العلامة العینی قوله الوتر حق ای واجب والدلیل علی هذا المعنی قوله
فمن لم یوتر فلیس منا وهذا وعید شدید ولا یقال مثل هذا الا فی حق تارک فرض او
واجب ولاسیما وقد تاکد ذلک بالتکرار ثلاث مرات ومثل هذا الکلام بهذه التاکیدات لم
یأت فی حق السنن انتهی وقال فی المرقات وما کان لیس منا تهدیدا یقال فی غیر الواجب کقوله علیه

لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن لم يوتر فليس منا رواه ابو داؤد والحاكم فی مستدرکه وصححه وفی رواية للدارقطنی عن ابی ایوب عن النبی صلی الله عليه وسلم الوتر حق واجب وفی اسناد ابی داؤد ابو المنيب عبيد الله بن عبد الله وقد تكلم فيه البخاری قال ابن ابی حاتم سمعت ابی يقول هو صالح الحديث وانكر علی البخاری ادخاله فی الضعفاء وقال الحاكم وثقه ابن معين فهذا ابن معين امام هذا الشأن وكفی به حجة فی توثيقه اياه وعن عبد الله عن النبی صلی الله عليه وسلم الوتر واجب علی كل مسلم رواه البزار وفی رواية عبد الله بن احمد عن ابيه بسنده ان معاذ بن جبل قدم الشام فوجد اهل الشام لا يوترون فقال لمعاوية مالی اری اهل الشام لا يوترون فقال معاوية اواجب ذلك عليهم فقال نعم سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول زادنی ربی صلوٰة وهی الوتر ووقتها ما بين العشاء الی طلوع الفجر وعن خارجة بن حذافة قال خرج[ل] علينا رسول الله صلی الله عليه وسلم وقال ان الله

الصلوٰة والسلام ليس منا من استنجی من الريح وكقوله فی تارك النكاح مع القدرة مع انه سنة لا واجب اجماعا فمن رغب عن سنتی فليس منی وقد يقال فی الفرض كقوله تعالیٰ ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا لست منهم فی شئ قلنا بوجوب الوتر لكون الدليل ظنيا ۱۲

ل قوله خرج علينا الخ اما الاستدلال علی وجوب الوتر بمتن الحديث فبوجوه الاول غاية الاهتمام بشأنه والاعتناء بمكانه حتی روی احمرار الوجه وصعود المنبر وتمهيد الحمد لله والثناء عليه والامر باجتماع الصحابة وبيان الخيرية من حمر النعم وغير ذلك وهذا كله من شواكل الفرائض والثانی ان متون بعض الطرق مصرحة بصيغة الامر او بلفظ الامر والامر حقيقة فی الوجوب ولا يعدل عنه الا بضرورة والثالث ان الزيادة علی شئ انما تحقق اذا كان من جنس المزيد عليه والمزيد عليه فرض فكذا الزائد الا ان الدليل غير قطعی نصار واجبا ۱۲-

امدکم بصلاۃ ھی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعلہ اللہ لکم فیما بین صلاۃ العشاء الی ان یطلع الفجر رواہ الترمذی وابوداؤد وروی ابن ماجۃ والحاکم فی مستدرکہ واحمد فی مسندہ والدارقطنی فی سننہ والطبرانی فی معجمہ نحوہ وصححہ الحاکم فقال حدیث صحیح الاسناد وسکت[1] ابوداؤد عنہ وفی روایۃ لامامنا ابی حنیفۃ ان اللہ افترض علیکم وزادکم الوتر وفی روایۃ اخری لہ ان اللہ زادکم صلوٰۃ وھی الوتر فحافظوا علیہا وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا رواہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وتر یحب الوتر فاوتروا[2] یا اھل القراٰن رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن وترہ او نسیہ فلیصلہ[3] اذا اصبح اوذکرہ رواہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ ونقل تصحیحہ ابن الحصار ایضا وروی الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ نحوہ وعن مالک بلغہ ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر أواجب ھو فقال عبد اللہ قد اوتر[4]

---

[1] قولہ سکت الخ من عادتہ اذا سکت عن حدیث اخرجہ یدل علی صحتہ عندہ ورضاہ بہ ۱۲

[2] قولہ فاوتروا امر وھو للوجوب واھل القراٰن بحسب اللغۃ یتناول کل من معہ شئ من القراٰن ولوکان اٰیۃ فیدخل فیہ الحفاظ وغیرھم علی ان القراٰن کان فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم مفرقا بین الصحابۃ ۱۲

[3] قولہ فلیصلہ الخ وجہ الاحتجاج ان وجوب القضاء فرع علی وجوب الاداء وقال الطحاوی ان وجوب قضاء الوتر اجماع من الصحابۃ ۱۲-

[4] قولہ قد اوتر الخ فمواظبتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لاسیما مع مواظبۃ الصحابہ والتابعین دلیل علی وجوب الوتر ۱۲-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یرد علیہ وعبد اللہ
یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون رواہ فی الموطا وعن عائشۃ
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا راقدۃ معترضۃ علی فراشہ فاذا اراد
ان یوتر ایقظنی[1] فاوترت رواہ البخاری وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر
یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی
واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ ویوتر بالارض ویزعم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک کان یفعل رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن
خالد بن ابی عمران قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی مضر اذ جاءہ
جبریل فاومأ الیہ ان اسکت فسکت فقال یا محمد ان اللہ لم یبعثک سبابا ولا
لعانا وانما بعثک رحمۃ للعالمین لیس لک من الامر شئ ثم علمہ القنوت اللھم انا
نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونخضع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللھم
ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک
ان عذابک الجد بالکفار ملحق رواہ ابوداؤد فی المراسیل والطبرانی وروی ابن ابی
شیبۃ بسند صحیح موقوفا من قول ابن مسعود اللھم انا نستعینک ونستغفرک
ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک نخلع[2] ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی
ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی عذابک الجد ونرجو رحمتک ان عذابک الجد
بالکفار ملحق ورواہ البیہقی فی السنن الکبیر لہ موقوفا من قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

[1] قولہ ایقظنی الخ قال العلامۃ العینی فیہ الدلالۃ علی وجوب الوتر ۱۲

[2] قولہ نخلع الخ فقد اسقط الواو فی الحاوی القدسی من نخلع والظاہر ثبوتہا کما فی روایۃ
الطحاوی قالہ فی البحر الرائق ۱۲۔

وعن ابن عباس ان عمر بن الخطاب كان يقنت بالسورتين اللهم انا نستعينك اللهم اياك نعبد رواه ابن ابی شیبة والطحاوی وعن عبد الله بن زرير الغافقي قال لی عبد الملك بن مروان لقد علمت ما حملك على حب ابی تراب الا انك اعرابی جاف فقلت والله لقد جمعت القرآن من قبل ان يجتمع ابواك ولقد علمنی منه علی بن ابی طالب سورتين علمهما اياه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما علمتهما انت ولا ابواك اللهم انا نستعينك ونثنى عليك القران ولا نكفرك ونخلع ونترك من يفجرك اللهم اياك نعبد ولك نصلى ونسجد واليك نسعى ونحفد نرجو رحمتك ونخشى عذابك ان عذابك بالكفار ملحق رواه الطبرانی فی الدعاء وعن الحسن بن علی قال علمنی رسول الله صلى الله عليه وسلم كلمات اقولهن فی قنوت الوتر اللهم[1] اهدنی فيمن هديت وعافنی فيمن عافيت وتولنی فيمن توليت وبارك لی فيما اعطيت وقنی شر ما قضيت فانك تقضی ولا يقضى عليك انه لا يذل من واليت تباركت ربنا وتعاليت رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی وعن علی قال ان النبی صلى الله عليه وسلم كان يقول فی آخر وتره اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن ابی بن كعب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملك القدوس رواه ابوداؤد

---

[1] قوله اللهم اهدنی الخ فی شرح المنية والصحيح ان عدم التوقيت فيما عدا المأثور لان الصحابة اتفقوا عليه ولانه ربما يجری على اللسان ما يشبه كلام الناس اذا لم يوقت ثم ذكر اختلاف الالفاظ الواردة فی اللهم انا نستعينك الخ ثم ذكر ان الاولى ان يضم اليه اللهم اهدنی الخ قاله الشامی ١٢

والنسائی وزاد ثلاث مرات یطیل وفی روایة للنسائی عن عبد الرحمٰن بن ابزی عن ابیه قال کان یقول اذا سلم سبحان الملك القدوس ثلاثا ویرفع صوته بالثالثة وعن عائشة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وهو جالس فاذا بقی من قراءته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین اٰیة قام وقرأ وهو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعة الثانیة مثل ذٰلك رواه مسلم وعن ام سلمة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواه الترمذی وزاد ابن ماجة خفیفتین وهو جالس وفی روایة لابن ماجة ثم یرکع رکعتین یقرأ فیهما وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع وعن ثوبان عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال ان هذا السهر جهد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا له رواه الدارمی وعن ابی امامة ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیهما اذا زلزلت وقل یا ایها الکافرون رواه احمد ۔

باب القنوت

وقول اللّٰه عز وجل قوموا للّٰه قانتین وقوله لیس لك من الامر شیٔ او یتوب علیهم او یعذبهم عن ابی بن کعب ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع رواه ابن ماجة باسناد صحیح وعنه ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یوتر بثلاث رکعات کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربك الاعلی وفی الثانیة بقل یا ایها الکافرون وفی الثالثة بقل هو اللّٰه احد ویقنت قبل الرکوع رواه النسائی وعن عبد اللّٰه بن مسعود رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

رواہ الخطیب فی کتاب القنوت لہ وذکرہ ابن الجوزی فی التحقیق وسکت عنہ
وعن ابن عباس قال اوتر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بثلاث فقنت فیہا قبل
الرکوع رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع رواہ الطبرانی فی الاوسط
وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقنت فی الوتر قبل
الرکوع رواہ ابن ابی شیبۃ وعنہ قال بت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لانظر کیف یقنت فی وترہ فقنت قبل الرکوع ثم بعثت امی ام عبد فقلت
بیتی مع نسائہ فانظری کیف یقنت فی وترہ فاتتنی فاخبرتنی انہ قنت قبل الرکوع
رواہ الدارقطنی وعن علقمۃ ان ابن مسعود واصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع رواہ ابن ابی شیبۃ وعن سوید بن
غفلۃ قال سمعت ابا بکر وعمر وعثمان وعلیا یقولون قنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی اٰخر الوتر وکانوا[1] یفعلون ذٰلک رواہ الدارقطنی والبیہقی وعن
عاصم الاحول قال سألت انس بن مالک عن القنوت فی الصلوٰۃ کان قبل الرکوع
اوبعدہ قال قبلہ انما قنت[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا

---

[1] قولہ کانوا یفعلون ذٰلک لاشک ان فیما قدمناہ من الاحادیث ما ہو نص علی المواظبۃ علی قنوت الوتر اشار الیہ الشیخ ابن الہمام ۱۲

[2] قولہ قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد الرکوع شہرا الخ یعنی لایقنت لغیر الوتر الا لنازلۃ قالہ فی الدر المختار وقال فی رد المختار عن البنایۃ اذا وقعت نازلۃ قنت الامام فی الصلوٰۃ الجہریۃ لکن فی الاشباہ عن الغایۃ قنت فی صلوٰۃ الفجر ویؤیدہ ما فی شرح المنیۃ حیث قال بعد کلام فتکون شرعیتہ ای شرعیۃ القنوت فی النوازل مستمرۃ وہو محمل قنوت

انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه **وعن** ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت فى صلاة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم رواه ابن حبان باسناد صحيح **وعن** انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم او دعا عليهم رواه الخطيب فى كتاب القنوت وقال صاحب تنقيح التحقيق هذا اسند صحيح **وعن** عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقنت فى الفجر قط الا شهرا واحدا لم ير قبل ذلك ولا بعده وانما قنت فى ذلك الشهر يدعو على الناس من المشركين رواه امامنا ابو حنيفة وقال الشيخ ابن الهمام هذا اسند لا غبار عليه - **وعن** ابى مالك الاشجعى قال قلت لابى

من قنت من الصحابة بعد وفاته عليه الصلوٰة والسلام وهو مذهبنا وعليه الجمهور قال الحافظ ابو جعفر الطحاوى انما لا يقنت عندنا فى صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا بأس به فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم واما القنوت فى الصلوات كلها للنوازل فلم يقل به الا الشافعى وكانهم حملوا ماروى عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قنت فى الظهر والعشاء كما فى مسلم وانه قنت فى المغرب ايضا كما فى البخارى على النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردين فى الفجر عنه عليه الصلوٰة والسلام اھ وهو صريح فى ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلوٰة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية او السرية وظاهر تقييدهم بالامام انه لا يقنت المنفرد وهل المقتدى مثله ام لا وهل القنوت هنا قبل الركوع ام بعده لم اره والذى يظهر لى ان المقتدى يتابع امامه الا اذا جهر فيؤمن وانه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل ان ما استدل به الشافعى على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماءنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالى

یا ابت انك قد صليت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی ههنا بالکوفة نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث رواه الترمذی والنسائی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وعنه عن ابیه قال صلیت خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یقنت وصلیت خلف ابی بکر فلم یقنت وصلیت خلف عمر فلم یقنت وصلیت خلف عثمان فلم یقنت وصلیت خلف علی فلم یقنت ثم قال یا بنی انها بدعة رواه النسائی وعن ابن عباس انه قال القنوت فی صلاة الصبح بدعة رواه الدارقطنی والبیهقی وعن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس بن مالك رضی الله عنه شهرین فلم یقنت فی صلاة الغداة رواه الطبرانی وعن الاسود بن یزید انه صحب عمر بن الخطاب سنتین فی السفر والحضر فلم یره قانتا فی الفجر رواه محمد وقال الشیخ ابن الهمام هذا سند لاغبار علیه وعن انس ابن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم قنت شهرا ثم ترکه[1] رواه ابوداؤد وروی النسائی نحوه وعن عبدالله قال لم یقنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصبح الاشهرا ثم ترکه لم یقنت قبله ولابعده رواه الطحاوی والطبرانی وابن ابی شیبة والبزار۔ وعنه قال قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم شهرا یدعو علی عصیة وذکوان فلما ظهر علیهم ترك القنوت رواه البیهقی والبزار وابویعلی الموصلی والطبرانی فی الکبیر وعن ام سلمة قالت نهی[2] رسول الله

فی مراقی الفلاح صرح بانه بعده واستظهر الحموی انه قبله والاظهر ما قلناه ۱۲

[1] قوله ثم ترکه قال العلامة العینی فقوله ثم ترکه یدل علی ان القنوت فی الفرائض کان ثم نسخ ۱۲

[2] قوله نهی الخ هذه الاحادیث تدل علی ان ماروی من القنوت فی الصلوات منسوخ ۱۲ منه

صلی اللہ علیہ وسلم عن القنوت فی الفجر، رواہ ابن ماجة۔

باب قیام شهر رمضان

وقول الله عزوجل انا انزلناہ فی لیلة مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم۔ فصل[1] عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یأمرهم بعزیمة امر فیه فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواہ النسائی۔ وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواہ البخاری وعن عبد الرحمن قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تبارك وتعالی فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامه فمن صامه وقامه ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه رواہ النسائی والبیهقی وابن ماجة وابن ابی شیبة وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبه کیوم ولدته امه رواہ النسائی وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رمضان لم یأت فراشه حتی ینسلخ رواہ البیهقی فصل[2] عن ابی ذر قال صمت

---

[1] قوله فصل ههنا امور الاول ان نفس قیام رمضان سنة مؤکدة لانه علیه الصلوٰة والسلام رغب الیه والاحادیث التی فی هذا الفصل تدل علیه ۱۲ منه

[2] قوله فصل الامر الثانی قیام رمضان بالجماعة سنة مؤکدة لانه علیه الصلوٰة والسلام قام فی بعض اللیالی مع الجماعة ولو لم یکن له خوف الافتراض لداوم علیه فصار ذلك سنة واظب علیه حکما وما واظب علیه حکما سنة ایضا وایضا الخلفاء الراشدون امروا بقیام التراویح بالجماعة

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان ولم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر فلما كانت الليلة السابعة خرج فصلى بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لم يصل بنا السادسة حتى خرج ليلة الخامسة فصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتى ينصرف كتب لهم قيام تلك الليلة ثم لم يصل بنا الرابعة حتى اذا كانت ليلة الثالثة خرج وخرج باهله فصلى بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور رواه الطحاوي وروى ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة نحوه وعن ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا اناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء ناس ليس معهم قرآن وابي بن كعب[1] يصلي وهم يصلون بصلاته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا رواه ابوداؤد ولا يقال هذا الحديث ضعيف بمسلم بن خالد فانه ضعيف كما نص عليه ابوداؤد لانا نقول مسلم بن خالد ليس متفقا على تركه حتى يترك روايته وثقه ابن معين في رواية عنه وابن حبان واخرج له غير حديث في صحيحه وقال ابن عدي ارجو لا بأس به وهو حسن الحديث وعن عبد الله بن مسعود قال ما راٰه[2] المسلمون حسنا فهو عند الله حسن رواه احمد والطبراني والطيالسي والبزار وابونعيم موقوفا وذكره الرازي والعيني مرفوعا وعن العرباض بن سارية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين

وجعلوا للرجال والنساء اماما ورضوا به وحسنوه وقد وردت فيه هذه الاخبار ١٢۔

[1] قوله وابي بن كعب الخ وفي التعليق الممجد قد استخرجت لذلك اصلا لطيفا وهو انه قد علم ان ابيا كان يصلي بالناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحب عمر ان يجمع الناس به ١٢

[2] قوله ما راه المسلمون الخ المراد بالمسلمين الصحابة فقط او اهل الاجتهاد الذين هم الكاملون

المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابوداؤد والبیھقی وروی الترمذی وابن ماجۃ نحوه وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح وعن حذيفة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذين من بعدی ابی بکر وعمر رواه الترمذی واحمد وابن ماجة وحسنه الترمذی وصححه ابن حبان والحاكم وعن ابی هريرة قال كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غير ان يأمرهم فيه بعزيمة فيقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلك ثم كان الامر علی ذلك فی خلافة ابی بکر وصدرا من خلافة عمر علی ذلك رواه مسلم وعن عبد[1] الرحمن بن عبدٍ القاریّ قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلی الرجل لنفسه ويصلی الرجل فيصلی بصلاته الرهط فقال عمر انی لو جمعت هؤلاء علی قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم علی ابی بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخری والناس يصلون بصلاة قارئهم قال عمر نعمت البد[2]عة هذه والتی تنامون

فی صفة الاسلام صرفا للمطلق الی الكامل لان المطلق عند عدم القرينة ينصرف الی الفرد الكامل وهو المجتهد فيكون المعنی ما رآه الصحابة او اهل الاجتهاد حسنا فهو عند اللہ حسن وما رآه الصحابة او اهل الاجتهاد قبيحا فهو عند اللہ قبيح ١٢

[1] قوله وعن عبد الرحمن بن عبدٍ بالتنوين قاله الطيبی وقوله القاریّ بالياء المشددة نسبة الی قبيلة قارة وهم عضل والديش قال المؤلف والمشهور ان عبد الرحمن تابعی من اجلة تابعی المدينة يقال ولد علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وليس له منه سماع ولا رؤية وعده الواقدی من الصحابة فيمن ولد علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كذا فی المرقاة ١٢

[2] قوله نعمت البدعة هذه قال ابن تيمية اما التراويح فليست ببدعة فی الشريعة

عنها افضل من التی تقومون یرید اخر اللیل وکان الناس یقومون اوله رواه
البخاری وعن عبد الله بن ابی بکر قال سمعت ابیا یقول کنا ننصرف فی رمضان
من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفی اخری مخافة الفجر

بل سنة بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم وفعله فانه قال ان الله فرض علیکم صیام
رمضان وسننت لکم قیامه ولا صلوتها جماعة بدعة بل سنة فی الشریعة بل قد
صلاها رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الجماعة لیلتین بل ثلثا وقال ان الرجل اذا
صلی مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة لما قام بهم حتی حسبوا ان یفوتهم
الفلاح رواه اهل السنن وفی هذا ترغیب لقیام رمضان خلف الامام وذلك اوکد من
ان تکون سنة وکان الناس یصلونها جماعات فی المسجد علی عهده صلی الله علیه وسلم
ویقرهم واقراره سنة منه صلی الله علیه وسلم واما قول عمر رضی الله عنه نعمت
البدعة هذه فالتسمیة لغویة لان العمل الذی دل علیه الکتاب او السنة لیس
ببدعة فی الشریعة وان سمی بدعة فی اللغة وقد علم ان قول النبی صلی الله علیه
وسلم کل بدعة ضلالة لم یرد به کل عمل مبتدأ وانما اراد ما ابتدأ من الاعمال التی
لم یشرعها هو صلی الله علیه وسلم واذا کان کذلك فقد کانوا یصلون قیام رمضان
علی عهده جماعة وفرادی وقد قال لهم فی اللیلة الثالثة او الرابعة لما اجتمعوا انه
لم یمنعنی من الخروج الیکم الا کراهة ان یفرض علیکم فصلوا فی بیوتکم فعلل عدم الخروج
خشیة الافتراض فعلم بذلك ان المقتضی قائم وانه لولا خوف الافتراض لخرج الیهم
فلما کان فی عهد عمر جمعهم علی قارئ واحد واسرج فی المسجد فصارت هذه الهیئة
وهی اجتماعهم فی المسجد علی امام واحد مع الاسراج عملا لم یعملوا به من قبل فسمی
بدعة لانه فی اللغة سمی بذلك ولم یکن بدعة شرعیة لان السنة اقتضت انه عمل

رواه مالك **فصل**[1] **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان بعشرین رکعة فی غیر جماعة والوتر رواه البیہقی والطبرانی وابن ابی شیبة والبغوی وعبد بن حمید وفیہ ضعف **وعن** یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرین رکعة رواه مالک وقال فی اٰثار السنن اسناده مرسل قوی **وعن** عمر انه جمع الناس علی ابی بن کعب وکان یصلی بہم عشرین رکعة رواه البیہقی وابن ابی شیبة **وعن** السائب بن یزید قال کنا[2] نقوم فی عہد عمر بعشرین رکعة والوتر رواه البیہقی فی المعرفة بالاسناد الصحیح قال النووی فی الخلاصة اسناده صحیح **وفی** روایة للبیہقی وعلی عہد عثمان وعلی مثله **وعن** شبرمة وکان من اصحاب علی انه کان یؤمہم فی رمضان فیصلی خمس ترویحات رواه البیہقی **وعن** ابی عبد الرحمن السلمی ان علیا دعا القراء فی رمضان فامر رجلا ان یصلی بالناس عشرین رکعة وکان علی یوتر بہم رواه البیہقی

صالح لولا خوف الافتراض وقد زال بموته صلی اللہ علیہ وسلم فانتفی المعارض فصار ھذا کجمع المصحف وغیره ۱۲

[1] قوله فصل الامر الثالث ان مجموع عشرین رکعة فی التراویح سنة مؤکدة لانه مما واظب علیه الخلفاء وقد سبق ان سنة الخلفاء ایضا لازم الاتباع وتارکھا آثم والروایات التی فی ھذا الفصل دالة علیه ۱۲

[2] قوله کنا نقوم الخ وقد علم ان قول الصحابی کنا نفعل وامرنا ونهینا محمول علی انه امر للہ ولرسوله ونهی عن اللہ ورسوله لان الصحابی انما یقصد الاحتجاج به لاثبات شرع وتحلیل وتحریم وحکم یوجب کونه مشروعا وقد اختلفوا فی ھذه الصیغ والراجح ان حکمها الرفع لما ذکرنا قاله العلامة العینی ۱۲۔

فصلٌ عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فاذا
هو بالبقيع فقال أكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت يا رسول الله
انى ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله تعالى ينزل ليلة النصف
من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب رواه
الترمذى وابن ماجة وزاد رزين ممن استحق النار وعنها عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال هل تدرين ما فى هذه الليلة يعنى ليلة النصف من شعبان
قالت ما فيها يا رسول الله فقال فيها ان يكتب كل مولود بنى آدم فى هذه السنة
وفيها ان يكتب كل هالك من بنى آدم فى هذه السنة وفيها ترفع اعمالهم و
فيها تنزل ارزاقهم فقالت يا رسول الله ما من احد يدخل الجنة الا
برحمة الله تعالى فقال ما من احد يدخل الجنة الا برحمة الله تعالى ثلاثاً
قلت ولا انت يا رسول الله فوضع يده على هامته فقال ولا انا الا ان يتغمدنى
الله منه برحمته يقولها ثلاث مرات رواه البيهقى فى الدعوات الكبير وعن
ابى موسى الاشعرى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله تعالى
ليطلع فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن
رواه ابن ماجة ورواه احمد عن عبد الله بن عمرو بن العاص وفى رواية الا
اثنين مشاحن وقاتل نفس وعن على قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا يومها
فان الله تعالى ينزل فيها لغروب الشمس الى السماء الدنيا فيقول الا من
مستغفر فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع

له قوله فصل فيه قيام ليلة النصف من شعبان ١٢

الفجر رواه ابن ماجة

باب صلاة الضحى

وقول الله عز وجل والشفع والوتر عن زيد بن ارقم انه رأى قوما يصلون من الضحى فقال لقد علموا ان الصلوٰة فى غير هذه الساعة افضل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلٰوة الاوابين حين ترمض الفصال رواه مسلم وعن معاذ بن انس الجهنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قعد فى مصلاه حين ينصرف من صلاة الصبح حتى يسبح ركعتى الضحى لايقول الا خيرا غفر له خطاياه وان كانت اكثر من زبد البحر رواه ابوداؤد وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبح على كل سلامى من احدكم صدقة فكل تسبيحة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وكل تكبيرة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهى عن المنكر صدقة ويجزئ من ذٰلك ركعتان يركعهما من الضحى رواه مسلم وعن بريدة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى الانسان ثلاث مائة وستون مفصلا فعليه ان يتصدق عن كل مفصل

له قوله صلٰوة الاوابين حين ترمض الفصال وقال فى الدر المختار وندب اربع فصاعدا فى الضحى على الصحيح من بعد الطلوع الى الزوال ووقتها المختار بعد ربع النهار وفى المنية اقلها ركعتان واكثرها اثناعشر واوسطها ثمان وهو افضلها كما فى الذخائر الاشرفية لثبوته بفعله وقوله عليه السلام واما اكثرها فبقوله فقط ١٢-

منه بصدقة قالوا ومن يطيق ذلك يا نبى الله قال النخاعة فى المسجد تدفنها
والشئ تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحى تجزئك رواه ابوداؤد وعن
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى
غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه احمد والترمذى وابن ماجة
وعن ابى الدرداء وابى ذر رضى الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى انه قال يا ابن آدم اركع لى اربع ركعات
من اول النهار اكفك آخره رواه الترمذى ورواه ابوداؤد والدارمى عن نعيم
ابن همار الغطفانى واحمد عنهم وعن معاذة قالت سألت عائشة كم كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى صلاة الضحى قالت اربع ركعات
ويزيد ما شاء الله رواه مسلم وعن امهانئ قالت ان النبى صلى الله عليه
وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثمانى ركعات فلم ار صلاة
قط اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود وقالت فى رواية اخرى وذلك
ضحى متفق عليه وعن عائشة انها كانت تصلى الضحى ثمانى ركعات
ثم تقول لو نشرلى ابواى ما تركتها رواه مالك وعن انس قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى ثنتى عشرة ركعة
بنى الله له قصرا من ذهب فى الجنة رواه الترمذى وابن ماجة وعن
ابى سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى الضحى حتى نقول
لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها رواه الترمذى۔

باب التطوع

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلاة الفجر

یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین یدیّ
فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة
من لیل ولا نهار الا صلیت بذلك الطهور ما کتب لی ان اصلی متفق علیه
وفی روایة الترمذی وما اصابنی حدث قط الا توضأت عنده ورأیت
ان لله علیّ رکعتین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بهما وعن
جابر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور
کما یعلمنا السورة من القراٰن یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین
من غیر الفریضة ثم لیقل اللهم انی استخیرك بعلمك واستقدرك
بقدرتك واسألك من فضلك العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم
ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی
فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واٰجله فاقدره
لی ویسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی
ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واٰجله فاصرفه عنی واصرفنی
عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به قال ویسمی حاجته رواه
البخاری وعن علی قال حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی
ثم یستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم
ذکروا الله فاستغفروا الذنوبهم رواه الترمذی وابن ماجة الا ان ابن ماجة
لم یذکر الاٰیة وعن حذیفة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا حزبه امر صلی
رواه ابوداؤد وعن عبد الله بن ابی اوفی قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من کانت له حاجة الی الله او الی احد من بنی اٰدم فلیتوضأ

فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتہا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھٰذا حدیث غریب۔

(صلوٰۃ التسبیح)

عن ابی وھب قال سألت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیہا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولہا عشرا ثم یسجد فیقولہا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولہا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولہا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھٰذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داؤد قال فانک لو کنت اعظم اھل الارض ذنباً غفر لک بذلک وفی روایۃ لابن ماجۃ فلو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا لک قال یا رسول اللہ ومن لم یستطع یقولہا فی یوم قال قلہا فی جمعۃ فان لم تستطع فقلہا فی شہر حتی قال فقلہا فی سنۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ من عملہ صلاتہ فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شئ قال الرب تبارک وتعالیٰ انظروا ھل لعبدی من تطوع فیکمل بہا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذٰلک وفی روایۃ ثم الزکوٰۃ مثل ذٰلک ثم تؤخذ الاعمال علی حسب ذٰلک رواہ ابوداؤد ورواہ احمد عن رجل وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لعبد فی شئ افضل من الرکعتین یصلیہما وان البر لیذر علی رأس العبد ما دام فی صلاتہ وما تقرب العباد الی اللہ بمثل ما خرج منہ رواہ احمد والترمذی وقال ابونصر الراوی یعنی القرآن۔

باب صلوٰۃ السفر

وقول اللہ عزوجل واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا وقولہ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا وقولہ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین متفق علیہ وعن ابی حرب بن ابی الاسود الدیلی ان علیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ خرج من البصرۃ فصلی الظہر اربعا ثم قال انا لو جاوزنا ھذا الخص لصلینا رکعتین رواہ ابن ابی شیبۃ وروی عبدالرزاق نحوہ وعن حارثۃ بن وھب الخزاعی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وآمنہ بمنی رکعتین متفق علیہ وعن یعلی بن امیۃ قال

قلت لعمر بن الخطاب انما قال الله تعالیٰ ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منه فسألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها علیکم فاقبلوا[1] صدقته رواه مسلم وعن انس قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من المدینة الی مکة فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینة قیل له اقمتم بمکة شیأ قال اقمنا بها عشرا[2] متفق علیه وعن مجاهد ان ابن عمر کان اذا اجمع علی اقامة خمسة عشر یوما اتم الصلوٰة رواه ابن ابی شیبة وعن عبد الله بن عمر قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسك علی اقامة خمسة عشر یوما فاتمم الصلوٰة وان کنت لاتدری متی تظعن فاقصر رواه محمد فی کتاب الاٰثار عن امامنا ابی حنیفة قال فی اٰثار السنن اسناده حسن وعن ابن عباس وابن عمر رضی الله عنهم قال اذا قدمت بلدة وانت مسافر وفی نفسك ان تقیم خمس عشرة لیلة فاکمل الصلوٰة بها وان کنت لاتدری متی تظعن فاقصرها رواه الطحاوی وعن جابر بن عبد الله قال اقام رسول الله صلی الله علیه وسلم بتبوك عشرین یوما یقصر الصلوٰة رواه ابوداؤد وعن ابن عمر

---

[1] قوله فاقبلوا وامر فاقبلوا ظاهره الوجوب فیؤید قول ابی حنیفة ان القصر عزیمة والاتمام اساءة قاله فی المرقات ۱۲

[2] قوله اقمنا بها عشرا هذا الحدیث مما یدل علی فساد التحدید باربعة ایام لانه انما هو فی حجة الوداع فتعین انهم نووا الاقامة اکثر من اربعة ایام لاجل قضاء النسك قاله فی التعلیق المجد وقال فی المرقات والحدیث بظاهره ینافی مذهب الشافعی من انه اذا قام اربعة ایام یجب الاتمام وقال ابوحنیفة یقصر ما لم ینو الاقامة خمسة عشر یوما

قال ادتج علینا الثلج ونحن باذربیجان ستة اشهر فی غزاة فکنا نصلی رکعتین رواه البیهقی فی المعرفة باسناد صحیح وعن انس بن مالك انه کان مع عبد الملك ابن مروان بالشام شهرین یصلی رکعتین رکعتین رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم الظهر فی السفر رکعتین وبعدها رکعتین وفی روایة قال صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معه فی الحضر الظهر اربعا وبعدها رکعتین وصلیت معه فی السفر الظهر رکعتین وبعدها رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدها شیأ والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلاث رکعات ولا ینقص فی حضر ولا سفر وهی وتر النهار وبعدها رکعتین رواه الترمذی وعن البراء قال صحبت رسول الله صلی الله علیه وسلم ثمانیة عشر سفرا فما رأیته ترك رکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابوداؤد وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر کان یری ابنه عبید الله یتنفل فی السفر فلا ینکر علیه رواه مالك وعن ابن عباس قال قد فرض لرسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین فکما یتطوع ههنا قبلها ومن بعدها فکذلك یصلی فی السفر قبلها وبعدها رواه الطحاوی وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی صلاة لغیر وقتها الا بجمع فانه جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی صلاة الصبح فی الغد قبل وقتها متفق علیه

یوما وهو مأثور عن ابن عباس وابن عمر ۱۲

له وقوله بعدها رکعتین وفی الدر المختار ویأتی المسافر بالسنن ان کان فی حال امن وقرار والا بان کان فی خوف وفرار لا یأتی بها هو المختار لانه ترك لعذر ۱۲۔

وروی ابوداؤد والطحاوی نحوه وفی روایة لابی داؤد عن ابن عمر نحوه وعن
ابی قتادة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه لیس فی النوم تفریط انما
التفریط علی من[1] لم یصل الصلوٰة حتی یجئی وقت الصلوٰة الاخری رواه مسلم
وفی روایة له عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس فی النوم تفریط
انما التفریط فی الیقظة ان یؤخر صلوٰة حتی یدخل وقت صلوٰة اخری وروی
الطحاوی نحوه وعن عثمان بن عبد الله بن موهب قال سُئل ابوهریرة ما
التفریط فی الصلوٰة قال ان تؤخر حتی یجئی وقت الاخری رواه الطحاوی
واسناده صحیح وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء رواه الطحاوی
واحمد والحاکم واسناده حسن وفی روایة احمد وابن ابی شیبة ان النبی
صلی الله علیه وسلم کان یؤخر الظهر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء
فی السفر وفیه مغیرة بن زیاد وثقه ابن معین وابوزرعة وعن ابن شهاب
قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأته صفیة بنت ابی عبید
فقلت له الصلوٰة فقال سر فقلت له الصلوٰة فقال سر حتی سار میلین او ثلثة
ثم نزل فصلی ثم قال هٰکذا رأیت النبی صلی الله علیه وسلم یصلی اذا اعجله السیر
وقال عبد الله رأیت النبی صلی الله علیه وسلم اذا اعجله السیر یقیم المغرب
فیصلیها ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیها رکعتین ثم یسلم
رواه البخاری قال العلامة العینی لیس المراد منه ان یصلیهما فی وقت العشاء
ولکن المراد منه ان یؤخر المغرب الی اخر وقتها ثم یصلیها ثم یصلی العشاء وهو جمع بینهما

[1] قوله من لم یصل الخ وفی جامع الآثار قلت ویدخل فی عموم مَن المسافر الذی یجمع جمع تأخیر
والمقدم والمؤخر سواء فی المنع ۱۲

صورة لا وقتا وعن عمر بن الخطاب انه كتب فى الآفاق ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاتين ويخبرهم ان الجمع بين الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر رواه محمد فى المؤطا وصححه وعن سعيد بن جبير قال كان ابن عمر يصلى على راحلته تطوعا فاذا اراد ان يؤتر نزل فاوتر على الارض رواه الدارقطنى واحمد وعن نافع عن ابن عمر انه كان يصلى على راحلته ويوتر بالارض ويزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك كان يفعل رواه الطحاوى باسناد صحيح وعن مجاهد انه صحب عبد الله بن عمر رضى الله عنه من مكة الى المدينة يصلى على راحلته يومى ايماء الا المكتوبة والوتر فانه كان ينزل لهما فسألته عن صلاته على راحلته ووجهه قبل المدينة فقال لى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى على راحلته تطوعا حيث[1] كان وجهه يومى ايماء رواه امامنا ابو حنيفة وروى محمد فى المؤطا نحوه وعن محمد بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى التطوع وهو راكب فى غير القبلة رواه البخارى وعن انس بن مالك حين قدم من الشام فلقيناه بعين التمر فرأيته يصلى على حمار ووجهه

---

[1] قوله حيث كان وجهه يتنفل المقيم والمسافر راكبا خارج المصر محل القصر مؤميا الى اى جهة توجهت دابته ولو ابتداء عندنا يعنى انه لا يشترط استقبال القبلة فى الابتداء لانه لما جازت الصلوة الى غير جهة الكعبة جاز الافتتاح الى غير جهتها بحر واحترز عن قول الشافعى رحمه الله تعالى فانه يقول يشترط فى الابتداء ان يوجهها الى القبلة كما فى الشرنبلالية قلت وذكر فى الحلية عن غاية السروجى ان ماهذا رواية ابن المبارك ذكرها فى جوامع الفقه ثم ذكر بعد سياقه الاحاديث ان الاشبه استحباب ذلك عند عدم الحرج عملا بحديث انس الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲ -

من ذا الجانب يعنى عن يسار القبلة فقلت رأيتك تصلى لغير القبلة فقال لولا انى رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يفعله لم افعله متفق عليه وعن جابر قال بعثنى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حاجته فجئت وهو يصلى على راحلته نحو المشرق ويجعل السجود اخفض من الركوع رواه ابوداؤد وعن عائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم انها قالت فرضت الصلوٰة ركعتين ركعتين فى الحضر والسفر[1] فاقرت صلوٰة السفر وزيد فى صلوٰة الحضر رواه مسلم وعنها قالت فرض الله الصلوٰة حين فرضها ركعتين ثم اتمها فى الحضر فاقرت صلوٰة السفر على الفريضة الاولى رواه مسلم وعن ابن عباس قال فرض الله الصلوٰة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم فى الحضر اربعا وفى السفر ركعتين وفى الخوف ركعة رواه مسلم وعنه قال افترض رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين فى السفر كما افترض فى الحضر اربعا رواه الطبرانى وعن ابن عمر قال صلى النبى صلى الله عليه وسلم بمنى صلوٰة المسافر وابوبكر وعمر وعثمان ثمان سنين اوقال ست سنين رواه مسلم وفى رواية له صلى فى السفر ولم يقل بمنى وعنه قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فى السفر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه[2] الله

---

[1] قوله فى الحضر والسفر قال اما منا ابوحنيفة سفر الطاعة والمعصية سواء فى الرخص لاطلاق نصوص الرخصة ولانه فلما كان حكم الاتمام يجب له فى الاقامة بالاقامة خاصة لابطاعة ولابغيرها كان كذلك يجئ فى النظران يكون حكم التقصير يجب له فى السفر بالسفر خاصة لابطاعة ولاغيرها قياسا كذا فى فتح القدير والطحاوى ١٢۔

[2] قوله حتى قبضه الله فيستفاد منه المواظبة على القصر ووجوبه كذا فى جامع الآثار ١٢۔

وصحبت ابابکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضه الله وصحبت عمر فلم یزد علی
رکعتین حتی قبضه الله وصحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضه الله تعالےٰ
وقد قال تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة رواه البخاری وابن ماجة
وروی مسلم وابوداؤد نحوه - وعن سعید بن شفی قال جعل الناس
یسألون ابن عباس عن الصلوٰة فقال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا خرج من اهله لم یصل الا رکعتین حتی یرجع الیهم رواه الطحاوی وعن
عون بن ابی جحیفة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم خرج مسافرا فلم
یزل یصلی رکعتین رکعتین حتی رجع رواه الطحاوی وعن عمر قال صلوٰة
السفر رکعتان وصلوٰة الاضحی رکعتان وصلوٰة الفطر رکعتان وصلوٰة الجمعة
رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی الله علیه وسلم رواه النسائی وابن ماجة
وابن حبان فی صحیحه وروی الطحاوی نحوه وعن ابن عمر قال ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اتانا ونحن ضلال یعلمنا فکان فیما علمنا ان الله عزوجل
امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر رواه النسائی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم المتم الصلاة فی السفر کالمقصر فی الحضر رواه الدارقطنی
فی سننه وعن مورق العجلی قال سئل ابن عمر رضی الله عنهما عن الصلوٰة
فی السفر فقال رکعتین رکعتین من خالف السنة کفر رواه عبد الرزاق وعنه
قال سأل صفوان بن محرز ابن عمر عن الصلوٰة فی السفر فقال اخشی ان
تکذب علی رکعتان من خالف السنة کفر رواه الطحاوی والبیهقی وعن
همام بن الحارث ان عمر صلی بمکة رکعتین ثم قال یا اهل مکة اتموا صلاتکم فانا
قوم سفر رواه الطحاوی وعن علی بن ربیعة الوالبی قال سألت عبد الله
ابن عمر الی کم نقصر الصلوٰة فقال اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی

قد سمعت بها قال هی ثلٰث لیال قواصد فاذا خرجنا الیها قصرنا الصلوٰة رواه محمد فی الاٰثار وقال فی اٰثار السنن اسناده صحیح

باب الجمعة

وقول الله عز وجل والیوم الموعود وشاهد ومشهود عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن الاٰخرون السابقون یوم القیامة بید انهم اوتوا الکتاب من قبلنا واوتیناه من بعدهم ثم هٰذا یومهم الذی فرض علیهم یعنی الجمعة فاختلفوا فیه فهدانا الله له والناس لنا فیه تبع الیهود غدا والنصاری بعد غد متفق علیه وفی روایة مسلم قال نحن الاٰخرون الاولون یوم القیامة ونحن اول من یدخل الجنة بید انهم وذکر نحوه الی اٰخره وفی اخری له عنه وعن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اٰخر الحدیث نحن الاٰخرون من اهل الدنیا والاولون یوم القیامة المقضی لهم قبل الخلائق وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر یوم طلعت علیه الشمس یوم الجمعة فیه خلق اٰدم وفیه ادخل الجنة وفیه اخرج منها

ے قوله هی ثلاث لیال ذهب اصحابنا الی التقدیر بثلاثة ایام اخذا من حدیث الصحیحین لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الا مع ذی رحم محرم ومن حدیث یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلاثة ایام ولیالیها ومن هٰذا الحدیث کذا فی التعلیق الممجد وقال فی المرقات قال ابن الهمام ویدل علی القصر لمسافة اقل من ثلاثة ایام حدیث ابن عباس عنه علیه الصلوٰة والسلام قال یا اهل مکة لاتقصروا فی ادنی اربعة برد من مکة الی عسفان فانه یفید القصر فی اربعة برد وهی تقطع فی اقل من ثلاثة ایام واجیب بضعف الحدیث بضعف روایة عبد الوهاب ابن مجاهد فبقی قصر الاقل بلا دلیل ۱۲-

ولاتقوم الساعة الا فی یوم الجمعة رواه مسلم وعن ابن عباس انه قرأ الیوم اکملت
لکم دینکم الأیة وعنده یهودی فقال لو نزلت هٰذه الایة علینا لاتخذناها عیدا
فقال ابن عباس انها نزلت فی یوم عیدین فی یوم جمعة ویوم عرفة رواه الترمذی
وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك
لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وکان یقول لیلة الجمعة لیلة اغر ویوم
الجمعة یوم ازهر رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الیوم الموعود یوم القیامة والیوم المشهود
یوم عرفة والشاهد یوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل
منه فیه ساعة لایوافقها عبد مومن یدعو الله بخیر الا استجاب الله له ولا
یستعیذ من شئ الا اعاذه منه رواه احمد والترمذی وعن ابی لبابة بن عبد المنذر
قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ان یوم الجمعة سید الایام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله
من یوم الاضحی ویوم الفطر فیه خمس خلال خلق الله فیه اٰدم واهبط الله
فیه اٰدم الی الارض وفیه توفی الله اٰدم وفیه ساعة لایسأل العبد فیها شیئا
الا اعطاه ما لم یسأل حراما وفیه تقوم الساعة ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض
ولا ریاح ولا جبال ولا بحر الا هو مشفق من یوم الجمعة رواه ابن ماجة وروی احمد
عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال
اخبرنا عن یوم الجمعة ماذا فیه من خیر قال فیه خمس خلال وساق الی اخر
الحدیث وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجمعة
لساعة لایوافقها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرا الا اعطاه ایاه متفق علیه وزاد
مسلم قال وهی ساعة خفیفة وفی روایة لهما قال ان فی الجمعة لساعة لایوافقها
مسلم قائم یصلی یسأل الله خیرا الا اعطاه ایاه وعن ابی بردة بن ابی موسی

قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شأن ساعۃ
الجمعۃ ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰۃ رواہ مسلم وعن
ابی ھریرۃ قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی
عن التوراۃ وحدثتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ
ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس
یوم الجمعۃ فیہ خلق اٰدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم
الساعۃ وما من دابۃ الا وھی مصیخۃ یوم الجمعۃ من حین تصبح حتی تطلع
الشمس شفقا من الساعۃ الا الجن والانس وفیہ ساعۃ لا یصادفہا عبد مسلم
وھو یصلی یسأل اللہ شیأ الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذٰلک فی کل سنۃ یوم فقلت
بل فی کل جمعۃ فقرأ کعب التوراۃ فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ابوھریرۃ لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما
حدثتہ فی یوم الجمعۃ فقلت لہ قال کعب ذٰلک فی کل سنۃ یوم قال عبد اللہ
ابن سلام کذب کعب فقلت لہ ثم قرأ کعب التوراۃ فقال بل ھی فی کل جمعۃ
فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت
ایۃ ساعۃ ھی قال ابوھریرۃ فقلت اخبرنی بہا ولا تضن علی فقال عبد اللہ
ابن سلام ھی اٰخر ساعۃ فی یوم الجمعۃ قال ابوھریرۃ فقلت وکیف تکون اٰخر
ساعۃ فی یوم الجمعۃ وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفہا
عبد مسلم وھو یصلی فیہا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰۃ فھو فی صلاۃ حتی یصلی قال ابوھریرۃ
فقلت بلی قال فھو ذٰلک رواہ مالک وابوداؤد والترمذی والنسائی وروی احمد
الی قولہ صدق کعب وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا

اساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس رواہ الترمذی وعن
ابی هریرة قال قیل للنبی صلی الله علیه وسلم لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان
فیها طبعت طینة ابیك ادم فیها الصعقة والبعثة وفیها البطشة وفی اخر
ثلاث ساعات منها ساعة من دعا الله فیها استجیب له رواہ احمد وعن اوس
بن اوس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من افضل ایامکم یوم
الجمعة فیه خلق ادم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علیّ
من الصلوٰة فیه فان صلوٰتکم معروضة علیّ قالوا یا رسول الله وکیف تعرض
صلاتنا علیك وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان الله حرم علی الارض
اجساد الانبیاء رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیهقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اکثروا الصلوٰة علیّ یوم الجمعة فانه مشهود یشهده الملائکة وان احدا لم یصل
علیّ الا عرضت علیّ صلاته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال ان الله حرم
علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی الله حیّ یرزق رواہ ابن ماجة۔
وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم
یموت یوم الجمعة اولیلة الجمعة الا وقاہ الله فتنة القبر رواہ احمد والترمذی

باب وجوبها

وقول الله عز وجل یا ایها الذین امنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة
فاسعوا الی ذکر الله عن ابن عمر وابی هریرة انهما قالا سمعنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول علی اعواد منبره لینتهین اقوام عن ودعهم
الجمعات اولیختمن الله علی قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین رواہ مسلم

وعن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک ثلاث جمع تہاونا بہا طبع اللہ علی قلبہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ورواہ مالک عن صفوان بن سلیم واحمد عن ابی قتادۃ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلاثا رواہ الشافعی وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت[1] ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الجمعۃ من غیر عذر فلیتصدق[2] بدینار فان لم یجد فبنصف دینار رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی عبد الرحمن السلمی انہ قال قال علی

---

[1] قولہ لقد ہممت ان امر رجلا الخ فان قلت کیف یترک الفرض ویشتغل بہم قلت لا یلزم من جعل الخلیفۃ ترک فرض الجمعۃ مطلقا فانہ یتصور تکرارہا ففی شرح المنیۃ انما تجوز اقامۃ الجمعۃ فی المصر فی موضع واحد لا اکثر فی ظاہر الروایۃ عن ابی حنیفۃ وعنہ کقول محمد انما تجوز فی مواضع متعددۃ قیل وہو الاصح وعن ابی یوسف یجوز بموضعین لا غیر وقال ابن الہمام قال السرخسی الصحیح من مذہب ابی حنیفۃ جواز اقامتہا فی مصر واحد فی مسجدین واکثر وبہ نأخذ لاطلاق لاجمعۃ الا فی مصر فاذا تحقق تحقق فی کل منہا قال ابن الہمام وہو الاصح فارتفع الاشکال من اصلہ قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فلیتصدق بدینار الخ لان الحسنات یذہبن السیآت والظاہر ان الامر للاستحباب ولذلک جاء التخییر بین الدینار والنصف ولابد من التوبۃ مع ذلک فانہا الماحیۃ للذنب واللہ تعالی اعلم قالہ السندھی ۱۲

رضی الله عنه لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر[1] جامع رواه ابن ابی شیبة بسند صحیح موقوفا وروی عبد الرزاق والبیهقی وابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب الجمعة مثله موقوفا والموقوف فی مثل هذا کالمرفوع وقال العلامة العینی ان ابا زید زعم فی الاسرار ان محمد بن الحسن قال رواه مرفوعا معاذ وسراقة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما ثم قال العلامة العینی فان قلت قال النووی حدیث علی ضعیف متفق علی ضعفه وهو موقوف علیه بسند ضعیف منقطع قلت کانه لم یطلع الا علی الاثر الذی فیه الحجاج بن ارطاة ولم یطلع علی طرق جریر عن منصور فانه سند صحیح وعن الحارث عن علی رضی الله عنه قال لا جمعة ولا تشریق ولا صلاة فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینة عظیمة رواه ابن ابی شیبة موقوفا وصححه ابن حزم وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الجمعة[2] علی من اواه اللیل الی اهله رواه الترمذی وعن رجل من اهل قباء عن ابیه وکان من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال امرنا النبی صلی الله علیه وسلم ان نشهد الجمعة من قباء رواه الترمذی وعن جابر بن عبد الله قال خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ایها الناس توبوا الی الله قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا وصلوا الذی

---

[1] قوله الا فی مصر جامع ای شرط لا دائها المصر لهذه الآثار ولانه کان لمدینة النبی صلی الله علیه وسلم قری کثیرة ولم ینقل انه صلی الله علیه وسلم امر باقامة الجمعة فیها قاله فی شرح النقایة ۱۲

[2] قوله الجمعة علی من اواه اللیل الی الخ وما مرّ من الاحادیث فی شرط المصر الذی تصح اقامة الجمعة فیه والکلام هنا فی حد المکان الذی من کان فیه یلزمه الحضور الی المصر لیصلیها فیه وقال العلامة الشامی قد علمت بنص الحدیث والاثر والروایات عن ائمتنا الثلاثة

بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له وكثرة الصدقة فى السر والعلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا واعلموا ان الله قد افترض عليكم الجمعة فى مقامى هذا فى يومى هذا فى شهرى هذا من عامى هذا الى يوم القيامة فمن تركها فى حياتى او بعدى وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله شمله ولا بارك له فى امره الا ولا صلوٰة له ولا زكوٰة له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتى يتوب فمن تاب تاب الله عليه رواه ابن ماجة والبيهقى فى السنن والبزار وروى الطبرانى فى الاوسط عن ابن عمر نحوه وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة حق واجب على كل مسلم فى جماعة[2] الا على اربعة عبد مملوك

والمختيار المحققين من اهل الترجيح انه لا عبرة ببلوغ النداء ولا بالغلوة والاميال انتهى وقال فى الدر المختار ورجح فى البحر اعتبار عوده لبيته بلا كلفة وفى قاضيخان عن ابى يوسف هو رواية عنه من ثلاثة فراسخ وعنه اذا شهد الجمعة فان امكنه المبيت باهله لزمه الجمعة واختاره كثير من مشائخنا ۱۲

[2] قوله فى جماعة اى شرط لادائها الجماعة اجماعا على خلاف فى عددها اى ثلث رجال سوى الامام عند ابى حنيفة ومحمد وبالامام عند ابى يوسف لان الاثنين مع الامام جمع ولهما ان الجماعة شرط على حدة والامام شرط اخر فيعتبر جمع سوى الامام لقوله تعالى اذا نودى للصلوٰة من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله فهذا يقتضى مناديا وذاكرا وهما المؤذن والامام وساعيين لان قوله تعالى فاسعوا لا يتناول ما دون المثنى ثم ما دون الثلاث ليس بجمع متفق عليه فان اهل اللغة فصلوا بين التثنية والجمع فالمثنى وان كان فيه معنى الاجتماع من وجه فليس بجمع مطلقا واشتراط الجماعة هنا ثابت مطلقا وشرط الشافعى وجود اربعين احرارا مكلفين مقيمين

او امرأة او صبی او مریض رواہ ابوداؤد وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن رجل من بنی وائل وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بلھو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید رواہ الدار قطنی

باب التنظیف والتبکیر

وقول اللہ عز وجل فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع[1] عن ابی سعید وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلاتہ کانت کفارۃ لما بینھا وبین الجمعۃ التی قبلھا رواہ ابوداؤد وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لاحمد لا یؤذی احدا فان لم یجد الامام خرج صلی ما بدا لہ وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتی یقضی الامام جمعتہ وکلامہ رجالہ رجال الصحیح خلا شیخ احمد وھو ثقۃ قالہ فی مجمع الزوائد وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلاثۃ نفر فرجل حضرھا بلغو فذلک حظہ منھا ورجل حضرھا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء اعطاہ وان شاء

فی موضع لا یرتحلون عنہ صیفا ولا شتاء الا لحاجۃ سامعین الخطبۃ لقول جابر مضت السنۃ ان فی کل ثلاثۃ اماما وفی کل اربعین فما فوقہ جمعۃ واضحی وفطرا قلنا ھو ضعیف حتی قال البیہقی لا یحتج بمثلہ کذا فی شرح النقایۃ ۱۲۔

[1] قولہ وذروا البیع فیہ اشارۃ الی التبکیر ۱۲۔

منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلاثة ايام وذلك بان الله يقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها رواه ابوداؤد وعن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن وعن علي وابن عباس وابن عمر رضي الله عنهم انهم كانوا يكرهون الصلوٰة والكلام بعد خروج الامام رواه ابن ابي شيبة ورجاله ثقات وروى الطحاوي نحوه عن ابن عمر وابن عباس وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول له انصت ليس له جمعة رواه احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وعن عبيد بن السباق مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هٰذا يوم جعله الله عيدا فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك رواه مالك ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلا وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب رواه احمد والترمذي وقال هٰذا حديث حسن وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا كان يوم الجمعة وقفت الملائكة على باب المسجد يكتبون الاول فالاول ومثل
المهجر كمثل الذى يهدى بدنة ثم كالذى يهدى بقرة ثم كبشا ثم دجاجة ثم
بيضة فاذا خرج الامام طووا صحفهم ويستمعون الذكر متفق عليه وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيمن احدكم اخاه يوم الجمعة
ثم يخالف الى مقعده فيقعد فيه ولكن يقول افسحوا رواه مسلم وعن نافع قال سمعت
ابن عمر يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقيم الرجل الرجل من مقعده
ويجلس فيه قيل لنافع فى الجمعة قال فى الجمعة وغيرها متفق عليه وعن
عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على احدكم
ان وجد ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبى مهنته رواه ابن ماجة
ورواه مالك عن يحيى بن سعيد وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم احضروا الذكر وادنوا من الامام فان الرجل لا يزال
يتباعد حتى يؤخر فى الجنة وان دخلها رواه ابو داؤد وعن ابى هريرة
لان يصلى احدكم بظهر الحرة خير له من ان يقعد حتى اذا قام الامام جاء
يتخطى رقاب الناس رواه مالك فى المؤطا وعن جابر بن عبد الله ان رجلا دخل
المسجد يوم الجمعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فجعل يتخطى الناس
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجلس فقد اذيت وانيت رواه ابن ماجة
وعن ابى الزاهرية قال كنا مع عبد الله بن بُسر صاحب النبى صلى الله عليه
وسلم يوم الجمعة فجاء رجل يتخطى رقاب الناس فقال عبد الله بن بسر جاء
رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة والنبى صلى الله عليه وسلم يخطب فقال
له النبى صلى الله عليه وسلم اجلس فقد اذيت رواه ابو داؤد والنسائى باسناد
جيد وفى رواية احمد عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال ان الذى يتخطى

رقاب الناس ویفرق بین اثنین بعد خروج الامام کالجار قصبه فی النار وفی روایة للطبرانی نحوه وفیه رأیتك تخطی رقاب الناس وتؤذیهم من اذی مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله عزوجل وعن یعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاویة بیت المقدس فجمّع بنا فنظرت فاذا جُلُّ من فی المسجد اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فرأیتهم محتبین والامام یخطب رواه ابوداؤد وقال کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وانس بن مالك وشریح وصعصعة بن صوحان وسعید بن المسیب وابراهیم النخعی ومکحول واسمعیل بن محمد بن سعد ونعیم بن سلامة قال لابأس بها وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحوّل من مجلسه ذلك رواه الترمذی

باب الخطبة[1] والصلوٰة

وقول الله عزوجل فاسعوا الی ذکر[2] الله وقوله وترکوك قائما وقوله فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی الجمعة

---

[1] قوله الخطبة فروع الخطبة یشتمل علی فروض وسنن اما الفرض فشیأن الوقت وهوما بعد الزوال وقبل الصلوٰة حتی لوخطب قبل الزوال اوبعد الصلوٰة لایجوز واما السنن فخمسة عشر الطهارة حتی کره من الجنب والمحدث والقیام واستقبال القوم بوجهه والقعود قبل الخطبتین قاله ابویوسف والبدایة بالحمدلله والثناء علیه بما هواهله وکلمتا الشهادة والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم والموعظة والتذکرة وقرأة القرآن وتارکها مسیئ والجلوس بین الخطبتین واعادة التحمید والثناء علی الله تعالی فی الخطبة الثانیة وزیادة الدعاء للمسلمین والمسلمات فی الثانیة وتخفیف الخطبتین بقدر سور

حین تمیلُ[۱] الشمس رواہ البخاری وعن سھل بن سعد قال ما کنا نقیل و لا
نتغدی الا بعد الجمعة متفق علیه وعن السائب بن یزید قال کان الندا ءیوم
الجمعة اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء رواہ البخاری
وعن جابر بن سمرة قال کانت للنبی صلی اللہ علیه وسلم خطبتان یجلس بینھما
یقرأ القراٰن ویذکر الناس فکانت صلاته قصدا وخطبته قصدا رواہ مسلم
وعن عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ان طول صلاة
الرجل وقصر خطبته مئنة من فقھه فاطیلوا الصلوٰة واقصروا الخطبة وان
من البیان سحرا رواہ مسلم وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوته واشتد غضبه حتی کأنه منذر جیش
یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعة کھاتین ویقرن بین اصبعیه

من طوال المفصل واما الخطیب فمن السنن فیه طھارته واستقباله بوجھه الی القوم وترک
السلام من وقت خروجه الی دخوله فی الصلوٰة وترک الکلام قاله العلامة العینی فی
شرح الھدایة وقال فی الدر المختار ویکرہ تکلمه فیھا الا لامر بمعروف لانه منھا ۱۲۔

[۲] قوله الی ذکر اللہ ای الی الخطبة عند الجمھور وبه استدل ابو حنیفة رضی اللہ عنه
علی ان الخطیب اذا اقتصر علی الحمد للہ جاز قاله فی المدارک ۱۲۔

[۱] قوله حین تمیل الشمس الخ قال العلامة الشامی جزم فی الاشباہ من فن الاحکام انه لا یسن لھا الابراد
وقال الجمھور لیس بمشروع لانھا تقام بجمع عظیم فتأخیرھا مفض الی الحرج ولا کذلک الظھر
وموافقة الخلف لاصله من کل وجه لیس بشرط انتھی وقال العلامة العینی قالوا ندب
الابراد الا فی الجمعة لشدة الخطر فی فواتھا ولان الناس یبکرون الیھا فلا یتأذون بالحر ۱۲۔

السبابة والوسطى رواه مسلم وعن يعلی بن امية قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالك ليقض علینا ربك متفق عليه وعن ام هشام بنت حارثة بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن المجيد الا عن لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ها کل جمعة على المنبر اذا خطب الناس رواه مسلم وعن ابن عمر قال كان النبی صلی اللہ علیہ وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم[1] فيخطب ثم يجلس ولا يتكلم ثم يقوم فيخطب رواه ابوداؤد۔ وعن ابی سعيد الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله رواه البخاری وعن جابر قال لما استوى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فرآه رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم فقال تعال يا عبد اللہ بن مسعود رواه ابوداؤد۔ وعن عمرو بن حريث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه يوم الجمعة رواه مسلم وعن عبد اللہ بن وهب قال سمعت معاوية بن صالح يحدث عن ابی الزاهرية عن عبد اللہ بن بُسر قال كنت جالسا الى جنبه يوم الجمعة فقال جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد آذيت وآنيت رواه الطحاوی وروى النسائی وابوداؤد باسناد جيد نحوه وقال الطحاوی افلا ترى ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر فی هذا الحديث هذا الرجل بالجلوس ولم يأمره بالصلوٰة وعن جابر قال جاء

---

[1] قوله ثم يقوم فيخطب ای يخطب الامام بسيف فی بلدة فتحت به كمكة والا لا كالمدينة ونقل القهستانی عن عيد المحيط ان اخذ العصا سنة كالقيام كذا التقطناه من الدر المختار ورد المحتار ١٢۔

سلیک الغطفانی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد علی المنبر فقعد سلیک قبل ان یصلی فقال لہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکعت رکعتین قال لا قال قم فارکعہما رواہ النسائی فی سننہ الکبیر وبوب فیہ علی ھذا الحدیث وقال باب الصلوٰة قبل الخطبة وعن انس قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم فارکع رکعتین وامسک عن الخطبة حتی فرغ من صلوٰتہ رواہ الدارقطنی وفی روایة لہ عن احمد بن حنبل عن معتمر عن ابیہ قال جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال یا فلان اصلیت قال لا قال قم فصل ثم انتظرہ حتی صلی وعن محمد بن قیس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیث امرہ ان یصلی رکعتین امسک عن الخطبة حتی فرغ من رکعتیہ ثم عاد الی خطبتہ رواہ ابن ابی شیبة وعن عقبة بن عامر قال الصلوٰة والامام علی المنبر معصیة رواہ الطحاوی وفیہ عبد اللہ بن لھیعة وثقہ احمد وکفی بہ ذٰلک وعن ثعلبة بن ابی مالک القرظی ان جلوس الامام علی المنبر یقطع الصلوٰة رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن ابن شھاب فی الرجل یدخل المسجد یوم الجمعة والامام یخطب قال یجلس ولا یسبح ای لا یصلی رواہ الطحاوی باسناد صحیح فقد روینا فی ھٰذہ الاٰثار ان خروج الامام یقطع الصلوٰة وان عبد اللہ بن صفوان جاء وعبد اللہ بن الزبیر یخطب فجلس ولم یرکع فلم ینکر ذٰلک علیہ عبد اللہ بن الزبیر ولا من کان بحضرتہ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتابعیہم ثم قد کان شریح یفعل ذٰلک وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ثوب بالصلوٰة فلا یسعی الیہا احدکم ولکن لیمش وعلیہ السکینة والوقار صل ما ادرکت واقض[1] ما سبقک

---

[1] قولہ واقض ما سبقک وفی شرح المنیة من ادرک الامام فیہما صلی معہ ما ادرک وبنی علیہ الجمعة وان ادرکہ فی التشھد او سجود السھو وقال محمد ان ادرک معہ رکوع الثانیة بنی علیہا الجمعة

رواه مسلم وعنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوٰة وعلیکم السکینة فصلوا
ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم رواه ابوداؤد وفی روایة له ولیقض وروی احمد عنه
وما فاتکم فاقضوا ورواه ابن ابی شیبة بسند جید عن ابی ذر والبیہقی بسند
لا بأس به وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی
علی المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذی وفی المبسوط یستحب للقوم ان یستقبلوا
الامام عند الخطبة وعن ابی حنیفة رحمة اللہ علیہ انه کان اذا فرغ المؤذن من
اذانه ادار وجهه الی الامام وعن علی بن ثابت کان علیہ الصلوٰة والسلام
اذا خطب استقبله اصحابه بوجوههم ذکره ابن بطال فی شرح البخاری لکن الرسم
الاٰن انهم یستقبلون القبلة للحرج فی تسویة الصفوف لکثرة الزحام کذا فی شرح
الهدایة للسروجی قاله فی غنیة المستملی وقال العلامة العینی قال ابن المنذر
وهذا ای استقبالهم الامام کالاجماع وعن عمارة بن رویبة انه رأی بشر بن مروان
علی المنبر رافعا یدیه فقال قبح اللہ هاتین الیدین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما یزید علی ان یقول بیده هکذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم

وان ادرکها فیما بعد ذلک بنی علیها الظهر قال صاحب الهدایة لها اطلاق
قوله علیہ الصلوٰة والسلام اخرجه الستة فی کتبهم عن ابی سلمة عن ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فلا تاتوها وانتم
تسعون وأتوها تمشون وعلیکم السکینة فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا
وفی روایة فاقضوا وقال ابن الهمام وما رواه من ادرک رکعة من الجمعة اضاف
الیها رکعة اخری والا صلی اربعا لم یثبت اه واما لفظ المشکاة علی تقدیر ثبوته فلا دلالة
له علی صحة المخالفة لان معنی من فاتته الرکعتان فلیصل اربعا ای من لم یدرک
شیأ منهما فلیصل الظهر ای لا قضاء الجمعة ملخص من المرقات ١٢

باب صلاة الخوف

وقول الله عز وجل واذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم وامتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة وقوله فان خفتم فرجالا[1] اوركبانا عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى لنا فقامت طائفة معه واقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التى لم تصل فجاؤا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين وروى نافع نحوه وزاد فان كان خوف هو اشد من ذٰلك صلوا رجالا قياما على اقدامهم او ركبانا مستقبلى القبلة اوغير مستقبليها قال نافع لا ارى ابن عمر ذكر ذٰلك الا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وفى رواية له فليصلوا قياما وركبانا

---

[1] قوله فرجالا استدل الشافعية برجالا على صحة صلوٰة الخائف ماشيا فلما صح يفترض عنده وقت المسايفة ايضا واجاب علمائنا انه جمع راجل بمعنى الكائن على رجليه ولو واقفا فانه مشترك معنوى بين الماشى والواقف ولما كان المشى عملا كثيرا ولم يدل نص على تجويزه كان مفسد اللصلوٰة للاطلاق ولما لم يصح ماشيا توخر وقت العجز والمسايفة كما اخر عليه السلام يوم الاحزاب وقد نزلت صلوٰة الخوف قبل ذٰلك فى ذات الرقاع كما نقله فى روح المعانى عن ابى اسحاق وغيره من اهل السير قاله فى بيان القرآن ۱۲-

وفی روایۃ لمسلم فصل راکبا او قائما تومئ ایماء وعن عبد اللہ بن مسعود قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الخوف فقاموا صفا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصف مستقبل العدو فصلی بہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم جاء الاٰخرون فقاموا مقامہم واستقبل ھٰؤلاء العدو فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعۃ ثم سلم فقام[1] ھٰؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا ثم ذھبوا فقاموا مقام اُولٰئك مستقبلی العدو ورجع اولئك الی مقامہم فصلوا لانفسہم رکعۃ ثم سلموا رواہ ابوداؤد والبیہقی وفیہ ابو عبیدۃ اخرج لہ البخاری محتجا بہ فی غیر موضع وروی لہ مسلم وقال ابوداؤد کان ابو عبیدۃ یوم مات ابوہ ابن سبع سنین ممیزا وابن سبع سنین یحتمل السماع والحفظ وھٰذا یؤمر الصبی ابن سبع سنین بالصلوٰۃ تخلقا و تأدبا وفی اسنادہ خصیف ایضا وثقہ ابو زرعۃ والعجلی وابن معین وابن سعد وقال النسائی صالح وعن عبد اللہ بن عباس قال اذا صلی الامام باصحابہ فلتقم طائفۃ منہم مع الامام وطائفۃ بازاء العدو فیصلی الامام بالطائفۃ الذین معہ رکعۃ

---

[1] قولہ فقام ھٰؤلاء فصلوا لانفسہم رکعۃ الخ وقال فی شرح النقایۃ اذا اشتد خوف العدو جعل الامام امۃ نحو العدو وصلی باخری رکعۃ فی الثنائی سواء کان فجرا او قصرا او رکعتین فی غیرہ ای غیر الثنائی ومشت ھٰذہ التی صلت الیہ ای الی وجہ العدو وجاءت تلك ای التی کانت نحو العدو وصلی بہم مابقی وھو رکعۃ فی الثنائی والمغرب ورکعتان فی غیرہ وسلم الامام وحدہ ومشت الی العدو وفی المحیط لو کانت الطائفۃ الثانیۃ حین سلم الامام قضوا رکعتین فی مکانہم ثم انصرفوا جاز والافضل ما ذکرنا قلت ویؤید الاول اقتصارہ سبحانہ فی الآیۃ علی ما تقدم وحدیث عبد اللہ بن عباس الاٰتی وجاءت الاخری وھی الاولی واتمت بلا قراءۃ لانہا لاحقۃ واللاحق فی حکم المقتدی ومشت الی وجہ العدو ثم جاءت الاخری وھی الثانیۃ

ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الامام من غير ان يتكلموا حتى يقوموا فی مقام اصحابهم وتأتی الطائفة الاخری فیصلون مع الامام الرکعة الاخری ثم ینصرفون من غیر ان یتکلموا حتی یقوموا فی مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاولی حتی یصلوا رکعة وحدانا ثم ینصرفون فیقومون مقام اصحابهم وتاتی الطائفة الاخری حتی یقضوا الرکعة التی بقیت علیهم وحدانا رواه محمد فی کتاب الآثار عن امامنا ابی حنیفة وعن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نزل بین ضجنان و عسفان فقال المشرکون لهؤلاء صلوة هی احب الیهم من آبائهم وابنائهم وهی العصر فاجمعوا امرکم فتمیلوا علیهم میلة واحدة وان جبرئیل اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فامره ان یقسم اصحابه شطرین فیصلی بهم وتقوم طائفة اخری وراءهم ولیأخذوا حذرهم واسلحتهم فتکون لهم رکعة ولرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم رکعتان رواه الترمذی والنسائی۔

باب صلوة العیدین

وقول اللّٰه عز وجل ولتکبروا[2] اللّٰه علی ما هداکم وقوله فصل[3] لربک وانحر

واتمت بها ای بقراءة لانها مسبوقة والمسبوق فی حکم المنفرد ۱۲

[1] قوله تأتی الطائفة الاولی الخ وهذه الزیادة مندوبة عند الحنفیة واصل الکیفیة هو المروی فی احدیث ابن عمر وابن مسعود قاله فی جامع الآثار ۱۲۔

[2] قوله ولتکبروا اللّٰه الخ المراد به صلاة العید والامر للوجوب کذا فی عمدة القاری ۱۲

[3] قوله فصل لربک وانحر والمراد به صلوٰة عید النحر فتجب بالامر قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

عن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج[1] یوم الفطر والاضحی الی المصلی فاول شئ یبدأ بہ الصلاۃ ثم ینصرف فیقوم مقابل الناس والناس جلوس علی صفوفہم فیعظہم ویوصیہم ویأمرہم وان کان یرید ان یقطع بعثا قطعہ اویأمر بشئ امر بہ ثم ینصرف متفق علیہ وسئل ابن عباس اشہدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العید قال نعم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی ثم خطب ولم یذکر اذانا ولا اقامۃ ثم اتی النساء فوعظہن وذکرہن وامرہن بالصدقۃ فرأیتہن یہوین الی اذانہن وحلوقہن یدفعن الی بلال ثم ارتفع ہو وبلال الی بیتہ متفق علیہ وعن جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیدین غیر مرۃ ولا مرتین بغیر اذان ولا اقامۃ رواہ مسلم وعن ابن جریج قال اخبرنی عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد اللہ قالا لم یکن یؤذن یوم الفطر ولا یوم الاضحی ثم سألتہ یعنی عطاء بعد حین عن ذلک فاخبرنی قال اخبرنی جابر بن عبد اللہ ان لا اذان للصلوۃ یوم الفطر حین یخرج الامام ولا بعد ما یخرج ولا اقامۃ ولا نداء ولا شئ لا نداء یومئذ ولا اقامۃ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر یصلون العیدین قبل الخطبۃ متفق علیہ وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج یوم الاضحی ویوم الفطر فیبدأ

---

[1] قولہ یخرج یوم الفطر والاضحی الی المصلی بصیغۃ المجہول ہو موضع فی الصحراء یصلی فیہ صلوۃ العیدین ویقال لہا الجبانۃ ومطلق الخروج من بیتہ الی الصلوۃ وان کان واجبا بناء علی ان ما یتم بہ الواجب واجب لکن الخروج الی الجبانۃ سنۃ مؤکدۃ وان وسعہم المسجد الجامع فان صلوا فی مساجد المصر من غیر عذر جازت صلاتہم وترکوا السنۃ

بالصلوٰۃ فاذا صلی صلوٰتہ قام فاقبل علی الناس وھم جلوس فی مصلاھم فان
کانت لہ حاجۃ یبعث ذکرہ للناس اوکانت لہ حاجۃ بغیر ذلک امرھم
بھا وکان یقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وکان اکثر من یتصدق النساء ثم
ینصرف فلم یزل کذلک حتی کان مروان بن الحکم فخرجت مخاصرا مروان حتی اتینا
المصلی فاذا کثیر بن الصلت قد بنی منبرا من طین ولبن فاذا مروان ینازعنی
یدہ کأنہ یجرنی نحو المنبر وانا اجرہ نحو الصلوٰۃ فلما رأیت ذلک منہ قلت این
الابتداء بالصلوٰۃ فقال لا یا ابا سعید قد ترک ما تعلم قلت کلا والذی نفسی
بیدہ لا تأتون بخیر مما اعلم ثلاث مرار ثم انصرف رواہ مسلم وعنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی قبل العید شیئًا فاذا رجع الی منزلہ
صلی رکعتین رواہ ابن ماجۃ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایھا الناس انھوا[له] نساءکم عن لبس الزینۃ والتبختر فی المساجد فان
بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساؤھم الزینۃ والتبختر فی المساجد

ھذا ھو الصحیح کما فی الظھیریہ قالہ فی عمدۃ الرعایہ ۔۱۲

له قولہ انھوا نساءکم وروی عن ابن المبارک انہ قال اکرہ الیوم الخروج للنساء فی العیدین
فان ابت المرأۃ الا ان تخرج فلیأذن لھا زوجھا ان تخرج فی اطارھا ولا تتزین فان ابت
ان تخرج کذلک فللزوج ان یمنعھا عن الخروج ویروی عن عائشۃ قالت لو رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدثت النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء
بنی اسرائیل ویروی عن سفیان الثوری انہ کرہ الیوم الخروج للنساء الی العید قالہ
الترمذی وقال فی المرقات قال ابو حنیفۃ ملازمات البیوت لا یخرجن وجلبہ
الطحاوی بان ذلک کان اول الاسلام والمسلمون قلیل فاراد التکثیر بھن ترھیبا للعدو
ومرادہ ان المسبب یزول بزوال السبب ولذا اخرجت المؤلفۃ قلوبھم من مصرف الزکوٰۃ

رواه ابن عبد البر بسنده فی التمهید وعنها لو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
رأی ما احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواه مسلم
وعنها قالت ان ابابکر دخل علیها وعندها جاریتان فی ایام منی تدففان
وتضربان وفی روایة تغنیان بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی الله
علیه وسلم متغش بثوبه فانتهرهما ابوبکر فکشف النبی صلی الله علیه وسلم
عن وجهه فقال دعهما یا ابابکر فانها ایام عید وفی روایة یا ابابکران لکل قوم
عیدا وهذا عیدنا متفق علیه وفی روایة للبخاری ولیستا بمغنیتین وقالت
الحنفیة ان الدف ایضا حرام وهو ظاهر الروایة وما ورد من ضرب الدف
فهو منسوخ وتمام تحقیقه فی باب اعلان النکاح فراجعه وعن انس قال
کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لایغدو یوم الفطر حتی یأکل تمرات
ویأکلهن وترا رواه البخاری وعن بریدة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم
لایخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا یطعم یوم الاضحی حتی یصلی رواه الترمذی
وابن ماجة والدارمی وعن جابر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا کان
یوم عید خالف الطریق رواه البخاری وعن ابی هریرة قال کان النبی صلی الله
علیه وسلم اذا خرج یوم العید فی طریق رجع فی غیره رواه الترمذی والدارمی
وعن البراء قال خطبنا النبی صلی الله علیه وسلم یوم النحر فقال ان اول[1] ما نبدأ

ولیس مراده ان هذا صار منسوخا ۱۲

[1] قوله ان اول ما نبدأ به فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فننحر الخ هذا الحدیث
یشتمل علی بیان وقت الاضحیة فاجمع العلماء علی انه لایجوز ذبحها قبل طلوع الفجر
من یوم النحر ثم ذهب جماعة الی ان وقتها یدخل اذا ارتفعت الشمس قدر رمح

بہ فی یومنا ھٰذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذٰلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما ھو شاۃ لحم عجلہ لاھلہ لیس من النسک فی شئی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاضحی بعد الصلوٰۃ فقال من صلی صلاتنا ونسک نسکنا فقد اصاب النسک ومن نسک قبل الصلوٰۃ فانہ قبل الصلوٰۃ ولا نسک لہ وعن جندب بن عبد اللہ البجلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوٰۃ فلیذبح مکانہا اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم اللہ متفق علیہ وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذبح قبل الصلوٰۃ فانما یذبح لنفسہ ومن ذبح بعد الصلوٰۃ فقد تم نسکہ واصاب سنۃ المسلمین متفق علیہ وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواہ البخاری وعن انس قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولھم یومان یلعبون فیہما فقال ما ھٰذان الیومان قالوا کنا نلعب فیہما فی الجاھلیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابدلکم اللہ بہما خیرا منہما یوم الاضحی ویوم الفطر رواہ ابوداؤد وعن سعید بن عمرو بن العاص انہ سأل ابا موسی الاشعری

ومضی بعدہ قدر رکعتین وخطبتین خفیفتین فان ذبح بعدہ جاز سواء صلی الامام اولم یصل فان ذبح قبلہ لم یجز سواء کان فی المصر اولم یکن وھو مذھب الشافعی وذھب ابوحنیفۃ الی ان الاضحیۃ واجبۃ ووقتہا بعد صلوٰۃ الامام فی حق المصری وظاھر الحدیث حجۃ علی الشافعی ودلیل لابی حنیفۃ ومالک واحمد فی شرط صحۃ الاضحیۃ ان یصلی الامام ویخطب کذا فی المرقات ۱۲

وحذيفة بن اليمان كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبر فى الاضحى والفطر فقال ابو موسى كان يكبر اربعا تكبيره على الجنازة فقال حذيفة صدق فقال ابو موسى كذلك كنت اكبر فى البصرة حيث كنت عليهم رواه ابوداؤد والطحاوى وسكت ابوداؤد عنه ثم المنذرى فى مختصره وفى اسناده عبد الرحمن بن ثوبان وثقه غير واحد وقال ابن معين ليس به بأس وفى سنده ابو عائشة ايضاً قال فى التعليق الحسن عن الخلاصة ابو عائشة الاموى مولاهم عن ابى موسى وابى هريرة وعنه مكحول وخالد بن معدان فارتفعت الجهالة برواية اثنين عنه ورواه عبد الرزاق عن ابن مسعود باسناد صحيح وعن ابى عبد الرحمن قال حدثنى بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلى بنا النبى صلى الله عليه وسلم يوم عيد فكبر اربعا واربعا ثم اقبل علينا بوجهه حين انصرف فقال لا تنسوا كتكبير الجنائز واشار باصابعه وقبض ابهامه رواه الطحاوى وقال هٰذا حديث حسن الاسناد وعن انس بن مالك رضى الله عنه انه قال تسع تكبيرات خمس فى الاولى واربع فى الاٰخرة مع تكبيرة الصلوٰة رواه الطحاوى وقال الامام ابن الهمام فى فتح القدير والمراد بالخمس تكبيرة الافتتاح والركوع وثلاث زوائد وبالاربع بتكبيرة الركوع وعن حمزة ابى عمارة قال سمعت الشعبى رحمة الله يقول ثلٰثا ثلٰثا سوى تكبيرة الصلوٰة رواه الطحاوى وعن عامر ان عمر وعبد الله رضى الله عنهما اجتمع[1] رأيهما فى تكبير العيدين على تسع تكبيرات خمس فى الاولى

[1] قوله اجتمع الخ قال الطحاوى ثم نظرنا فى عدد التكبير فيهما فرأينا سائر الصلوات خالية من هٰذا التكبير ورأينا صلوٰة العيدين قد اجمع ان فيها تكبيرات زائدة على غيرها من الصلوات فكان النظر ان لا يزاد فى الصلوٰة للعيدين على ما فى سائر الصلوات غيرها الا ما اتفق على زيادته فكل قد اجمع على زيادة تسع تكبيرات على ما ذهب اليه ابن مسعود وحذيفة

وا ربع فی الاخرة ویوالی بین القراءتین رواه الطحاوی وعن عبد اللّٰہ بن قیس
عن ابیه ان سعید بن العاص رضی اللّٰہ عنه دعاهم یوم عید فدعا الاشعری
وابن مسعود وحذیفة بن الیمان رضی اللّٰہ عنهم فقال ان الیوم عید کم فکیف
اصلی قال حذیفة سل الاشعری وقال الاشعری سل عبد اللّٰہ فقال عبد اللّٰہ
تکبر وذکر الحدیث وهو یکبر تکبیرة ویفتتح بها الصلوٰة ثم یکبر بعدها ثلٰثا ثم
یقرأ ثم یکبر تکبیرة یرکع بها ثم یسجد ثم یقوم فیقرأ ثم یکبر ثلٰثا ثم یکبر تکبیرة
یرکع بها رواه الطحاوی وروی عبد الرزاق نحوه وروی الطحاوی عن ابن عباس
نحوه ایضاً وعن علقمة والاسود ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا
اربعا قبل القراءة ثم یکبر فیرکع وفی الثانیة یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع
رواه عبد الرزاق واسناده صحیح وروی الترمذی عن ابن مسعود نحوه وقال
وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نحو هٰذا
وفی روایة لابن ابی شیبة نحوه وقال فی فتح القدیر وهٰذا اثر صحیح
قاله بحضرة جماعة من الصحابة ومثل هٰذا یحمل علی الرفع لانه
مثل نقل اعداد الرکعات وعن ابراهیم النخعی قال ترفع الایدی فی
سبع مواطن فی افتتاح الصلوٰة وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین الحدیث
رواه الطحاوی واسناده صحیح وعن البراء ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم نُوّل یوم
العید قوسا فخطب علیه رواه ابوداؤد وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللّٰہ علیه
وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزته اعتمادا رواه الشافعی وعن جابر قال

وابن عباس وابو موسی ومن سمینا معهم رضی اللّٰہ عنهم واختلفوا فی الزیادة علی ذٰلك فزدنا فی
هٰذه الصلوٰة ما اتفق علی زیادته فیها ونفینا عنها ما لم یتفق علی زیادته فیها ۱۲

شهدت الصلاة مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم عید فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان ولا اقامۃ فلما قضی الصلوٰۃ قام متکأً علی بلال فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ الناس وذکرھم وحثہم علی طاعتہ ومضی الی النساء ومعہ بلال فامرھن بتقوی اللہ ووعظھن وذکرھن رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ انہ اصابہم[1] مطر فی یوم عید فصلی بہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العید فی المسجد رواہ ابوداؤد وعن ابی الحویرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عمرو بن حزم وھو بنجران عجل[2] الاضحی واخر الفطر وذکر الناس رواہ الشافعی۔ وعن ابی عمیر بن انس عن عمومۃ لہ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رکبا جاؤا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انہم رأوا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا واذا اصبحوا ان یغدوا الی مصلاھم رواہ ابوداؤد والنسائی والدارقطنی وابن ماجۃ وقال الدارقطنی اسنادہ حسن وصححہ عبد الحق والبیہقی وعنہ قال اخبرنی عمومتی من الانصار ان الھلال خفی علی الناس فی اخر لیلۃ من شھر رمضان فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحوا صیاما فشھدوا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد زوال الشمس انہم رأوا الھلال اللیلۃ الماضیۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس بالفطر فافطروا تلک الساعۃ وخرج بہم من الغد فصلی بہم صلوٰۃ العید رواہ الطحاوی۔

---

[1] قولہ اصابہم مطر الخ والاصل فیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج الی المصلی ولم یصل صلوٰۃ العید فی مسجدہ مع شرفہ الا مرۃ بعذر المطر کما بسطہ ابن القیم فی زاد المعاد والقسطلانی فی مواھب اللدنیۃ وغیرھما کذا فی عمدۃ الرعایۃ ۱۲۔

[2] قولہ ان عجل الاضحی الخ الافضل ان یعجل الاضحی ویؤخر الفطر کذا فی الخلاصۃ قالہ فی العالمگیری ۱۲۔

باب فی الاضحیة

وقول الله عزوجل فصل[1] لربك وانحر وقوله ومن يعظم[2] شعائر الله فانها من تقوى القلوب عن انس قال ضحى رسول الله صلى الله عليه وسلم بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر قال رأيته واضعا قدمه على صفاحهما ويقول بسم الله والله اكبر متفق عليه وعن ابى سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحى بكبش اقرن فحيل ينظر فى سواد ويأكل فى سواد ويمشى فى سواد رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة وعن جابر بن عبد الله ان النبى صلى الله عليه وسلم ضحى بكبشين اشعرين املحين احدهما عن نفسه والآخر[3] عمن شهد ان لا اله الا الله من امته رواه امامنا ابو حنيفة و

---

[1] قوله فصل الخ - اى صل صلوٰة العيد وانحر النسك قاله فى المرقات ۱۲-

[2] قوله ومن يعظم الخ قال فى التفسير الاحمدى لهٰذه الاية اصل فى انه ينبغى ان يكون الهدايا متصفة بالاوصاف المذكورة ولعله لهذا المعنى لم يجوز الفقهاء فى الاضحية العمياء والعوراء والعجفاء والعرجاء التى لا يمشى الى المنسك ومقطوع يدها و رجلها وما ذهب اكثر من ثلث اذنها او ذنبها وعينها واليتها وذٰلك لان الاضحية كالهدايا واجب التعظيم وهٰذه المذكورات متصفات بالعيب والنقصان فضلا عن ان يكون معظمة اذ التعظيم على ماذكر امر زائد عليه فتقيم الاية دليلا على استخراجها عن الجواز بخلاف الجماء والخصى والشولاء لانها لا تبلغ فى حد النقصان الى ماذكر فيجوز التضحية بها ۱۲-

[3] قوله والآخر عمن شهد ان لا اله الا الله من امته لما كان بعض الاحاديث دالا على

ورواه محمد فی الآثار وروی الحاکم وابن ماجة واحمد نحوه وصححه الحاکم علی شرط مسلم وفی روایةٍ لابن ماجة عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ رجل فقال ان علیّ بدنة وانا موسر بھا ولا اجدھا فاشتریھا فامرہ

ان الشاة الواحدة تجزئ عن الرجل واھل بیتہ اوله محمد فی الموطاء وقال کان الرجل یکون محتاجا فیذبح الشاة الواحدة یضحی بھا عن نفسہ فیأکل ویطعم اھلہ فاما شاة واحدة تذبح عن اثنین او ثلاثة اضحیة فھٰذہ لایجزئ ولایجوز شاة الا عن الواحد وھو قول ابی حنیفة والعامة من فقھائنا وقال فی التعلیق الممجد اوله محمد الی انه محمول علی ما اذا کان الرجل محتاجا الی اللحم او فقیرا لایجب علیہ الاضحیة فیذبح الشاة الواحدة عن نفسہ ویطعم اللحم اھل بیتہ او یشرکھم فی الثواب فذٰلک جائز فاما الاشتراك فی الشاة الواحدة فی الاضحیة الواجبة فلا وقال الطحاوی انه منسوخ او مخصوص فمما دل علی ذٰلك ان الکبش لما کان یجزئ عن غیر واحد لاوقت فی ذٰلك ولاعدد کانت البقرة والبدنة احری ان تکون تجزئان عن غیر واحد لاوقت فی ذلك ولاعدد ثم قد روینا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد دل علی خلاف ذٰلك مما قد ذکرناہ فی الباب الذی قبل ھٰذا من نحر اصحابہ معه الجزور عن سبعة والبقرة عن سبعة وکان ذٰلك عند اصحابہ علی التوقف منه لھم علی ان البقرة والبدنة لاتجزئ واحدة منھما عن اکثر مما ذبحت عنه یومئذ وتواترت عنھم الروایات بذٰلك فلما جعلت البقرة عن سبعة وکان ذٰلك مما قد وقف علیہ ولم یجعل لنا ان نعدو ذٰلك الی ما ھو اکثر منه کانت الشاة احری ان لاتجزئ عن اکثر مما تجزئ عنه البقرة من ذلك فلما ثبت ان الشاة لاتجزئ عن اکثر من سبعة انتفی بذٰلك قول من قال انھا تجزئ عن جمیع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذ بحھن وفی روایۃ
عبد الرزاق وفی کل اضحی شاۃ وقال الطحاوی اما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ
فی الاضحیۃ الواجبۃ فھو منسوخ واولہ محمد رضی اللہ عنہ الی انہ محمول علی ما
اذا کان الرجل فقیرا لا یجب علیہ الاضحیۃ یشرکھم فی الثواب فذلک جائز
اما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ فی الاضحیۃ الواجبۃ فلا وعن ابراھیم انہ
کان یکرہ ان یذکر اسم انسان مع اسم اللہ علی ذبیحتہ ان یقول بسم اللہ تقبل
من فلان رواہ محمد فی الآثار ویؤیدہ ما قال فی الھدایۃ عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ جردوا التسمیۃ وعن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ضحی
اشتری کبشین عظیمین املحین حتی اذا خطب الناس وصلی اُتِیَ باحدھما
وھو قائم فی مصلاہ فذبحہ بیدہ ثم قال اللھم ھذا عن امتی جمیعا من شھد
لک بالتوحید وشھد لی بالبلاغ ثم یؤتی بالآخر فیذبحہ ثم یقول اللھم ھذا عن محمد

من ذبحت عنہ ممن لا وقت لھم ولا عدد ولا یجاوز الی غیرہ وثبت ضدہ وھو قول من
قال ان الشاۃ لا تجزئ الا عن واحد وقد ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی الباب الذی قبل ھذا ان رجلا قال لہ ان علی ناقۃ وقد عزبت عنی فامرہ ان
یجعل مکانھا سبعا من الغنم فدل ذلک علی ما ذکرنا ایضاً فلما کانت البدنۃ اعظم
مایھدی ثبت انھا اعظم ما یضحی بہ ولما کانت باتفاقھم لا تجزئ فی الاضحیۃ عما فوق
السبعۃ کانت الشاۃ احری ان لا تجزئُ عن ذلک ولما انتفی ان تجزئ الشاۃ عما فوق
السبعۃ ثبت انھا لا تجزئ الا عن خاص من الناس وقد اجمعوا علی انھا مجزئۃ عن
الواحد واختلفوا فیما ھو اکثر منہ فلا یدخل فیما قد ثبت لہ حکم الخصوصیۃ الا ما
قد اجمعوا علی دخولہ فیہ فثبت بما ذکرنا انہ لا یجوز ان یضحی بالشاۃ الواحدۃ

وآل محمد رواه الطحاوی وقال فی الدر المختار فان فصل صورة ومعنی کالدعاء قبل الاضجاع والدعاء قبل التسمیة او بعد الذبح لا بأس به وقال فی رد المحتار ای لا یکره وعن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال ضحی رسول الله صلی الله علیه وسلم بکبشین فی یوم عید فقال حین وجههما وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض الی اخر الآیة اللهم منك ولك عن محمد وامته ثم سمی وکبر وذبح رواه الطحاوی وروی احمد وابوداؤد وابن ماجة والدارمی نحوه وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضأن رواه مسلم وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة وعن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نعمت الاضحیة الجذع من الضأن رواه الترمذی وعن عقبة بن عامر ان النبی صلی الله علیه وسلم اعطاه غنما یقسمها علی صحابته ضحایا فبقی عتود[1] فذکره لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ضح به انت وفی روایة قلت یا رسول الله اصابنی جذع قال ضح به متفق علیه وعن ابن عمر قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی[2] رواه البخاری۔

عن اثنین ولا عن اکثر من ذلك وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمة الله علیهم اجمعین ۱۲

[1] قوله عتود فی النهایة بفتح العین المهملة هو الصغیر من اولاد المعز اذا قوی واتی علیه حول وفیه دلیل علی جواز التضحیة بالمعز اذا کان له سنة وهو مذهبنا قاله فی المرقات ۱۲

[2] قوله بالمصلی قال السید قدم هذا الحدیث بروایة ابن عمر ایضا فی صلوة العید ذکره هنا لبیان مکان الذبح اذ الذبح فی المصلی افضل لاظهار الشعار وذکر ثمه لبیان

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة رواه مسلم وابوداؤد واللفظ له وعن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد[1] بعضکم ان یضحی فلا یمس[2] من شعره وبشره شیأ وفی روایة فلا یأخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایة من رأی هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یأخذ من شعره ولا من اظفاره رواه مسلم۔ وعن یزید بن عبد اللہ بن قسیط ان عطاء بن یسار وابا بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وابا بکر بن سلیمان کانوا لا یرون بأسا ان یأخذ الرجل من شعره ویقلم اظفاره فی عشر ذی الحجة رواه الطحاوی وعن محمد بن ربیعة قال رأنی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه طویل الشارب وذلک بذی الحلیفة وانا علی ناقتی وانا ارید الحج فامرنی ان اقص من شعری ففعلت رواه الطحاوی۔

وقت الاضحیة لانه اذا ذبح بالمصلی علم ان الافضل الذبح بعد الصلوة قاله فی المرقات ۱۲

[1] قوله اراد الخ وفی شرح السنة فی الحدیث دلالة علی ان الاضحیة غیر واجبة لانه فوض الی ارادته حیث قال واراد ولو کانت واجبة لم یفوض انتهی وتبعه ابن حجر قلت یرد علیه قوله علیه الصلوة والسلام من اراد الحج فلیعجل وقوله من اراد الجمعة فلیغتسل قاله فی المرقات ۱۲

[2] قوله فلا یمس قال فی المرقات وظاهر کلام شراح الحدیث من الحنفیة انه یستحب عند ابی حنیفة فمعنی قوله رخصوا ان النهی للتنزیه فخلافه خلاف الاولی ولا کراهة فیه خلافا للشافعی وقال الطحاوی واحتجوا فی ذلک بما قد ذکرناه فی کتاب الحج عن عائشة رضی اللہ عنها انها قالت کنت افتل قلائد هدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیبعث بها ثم یقیم فینا حلالا لا یجتنب شیأ مما یجتنبه المحرم حتی یرجع الناس ففی ذلک دلیل علی اباحة ما قد حظره هذا الحدیث ۱۲

وعن جندب بن عبد الله قال شهدت الاضحى يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يعد ان صلى وفرغ من صلاته وسلم فاذا هو يرى لحم اضاحي قد ذبحت قبل ان يفرغ من صلاته فقال من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح مكانها[1] اخرى وفي رواية قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من كان ذبح قبل ان يصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه وعن ابن عمر قال اقام رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة عشر سنين يضحي[2] رواه الترمذي وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان له سعة ولم يضح فلا يقربن[3] مصلانا رواه ابن ماجة والحاكم واحمد قال الحاكم صحيح الاسناد وعن مخنف بن سليم قال كنا وقوفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل[4] اهل بيت في كل عام اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وقال ابوداؤد والعتيرة منسوخة قال صاحب المشكوة في هذا المقام وقال

---

[1] قوله مكانها اخرى وقال العلي القاري هذا صريح في الوجوب ١٢

[2] قوله عشر سنين يضحي قال في المرقات ومما يدل على الوجوب مواظبته عليه الصلوة والسلام عشر سنين مدة اقامته بالمدينة وقوله عليه الصلوٰة والسلام فيما سبق فليذبح اخرى مكانها فانه لا يعرف في الشرع الامر بالاعادة الا للوجوب ١٢

[3] قوله فلا يقربن وقال العلامة العيني مثل هذا الوعيد لا يلحق بترك غير الواجب ١٢

[4] قوله على كل اهل بيت قال في الازهار تمسک ابوحنيفة بهذا الحديث على ان الاضحية واجبة على كل مقيم اي في مصر وهو مالک النصاب قاله في المرقات ١٢۔

الترمذی هٰذا حدیث غریب ضعیف الاسناد قال میرک ولکن عبارة الترمذی هٰکذا هذا حدیث غریب لا نعرف هٰذا الحدیث مرفوعا الامن هٰذا الوجه من حدیث ابن عون ولیس فی الترمذی حکم بضعف اسناد هذا الحدیث کذا فی کثیر من النسخ الحاضرة وکذا نقله عنه صاحب التخریج وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارأیت ان لم اجد الا منیحة[1] انثی افاضحی بها قال[2] لا ولکن خذ[3] من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذلك تمام اضحیتك عند الله رواه ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هٰذه الایام العشر قالوا یارسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذٰلك بشئی رواه البخاری وعن عائشة

---

[1] قوله منیحة قال السندهی اصل المنیحة ما یعطیه الرجل غیره لیشرب لبنها ثم یردها علیه ثم یقع علی کل شاة لان من شانها ان تمنح بها وهو المراد هٰهنا وانما منعه لانه لم یکن عنده غیرها ینتفع به قلت ویحتمل ان المراد هٰهنا ما اعطاه غیره لیشرب اللبن ومنعه لانه ملك الغیر وقول الرجل لزعمه ان المنحة لا ترد ولذٰلك قال صلی الله علیه وسلم المنحة مردودة ۱۲

[2] قوله قال لا ثم ظاهر الحدیث وجوب الاضحیة الا علی العاجز وقال ابوحنیفة لا یجب الا علی من یملك نصابا قاله فی المرقات ۱۲

[3] قوله خذ قال السندهی کأنه ارشده الی ان یشارك المسلمین فی العید والسرور وازالة الوسخ فذلك یکفیه اذا لم یجد الاضحیة والله تعالیٰ اعلم ۱۲۔

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن ادم من عمل يوم النحر احب
الى الله من اهراق الدم وانه ليأتى يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها
وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفسا رواه الترمذی
وابن ماجة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام
احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذی الحجة يعدل صيام كل يوم منها
بصيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر رواه الترمذی وابن ماجة
وعن زيد بن ارقم قال قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله
ما هٰذه الاضاحى قال سنة ابيكم ابراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها
يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة قالوا فالصوف يا رسول الله قال بكل
شعرة من الصوف حسنة رواه احمد وابن ماجة وعن حنش قال رأيت
عليا يضحى بكبشين فقلت له ما هٰذه فقال ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اوصانى ان اضحى عنه فانا اضحى عنه رواه ابوداؤد وروى الترمذی
نحوه وعن البراء ابن عازب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل ما ذا
يتقى من الضحايا فاشار بيده فقال اربع العرجاء البين ظلعها والعوراء
البين عورها والمريضة البين مرضها والعجفاء التى لا تنقى رواه مالك
واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائى وابن ماجة والدارمى والطحاوى
وعن ابى الضحاك عبيد بن فيروز مولى بنى شيبان قال قلت للبراء
حدثنى عما نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاضاحى قال
قام رسول الله صلى الله عليه وسلم ويدى اقصر من يده فقال اربع لا يجزين
العوراء البين عورها والمريضة البين مرضها والعرجاء البين
ظلعها والكسيرة التى لا تنقى قلت انى اكره ان تكون فى

القرن[1] نقص وان یکون فی السن[2] نقص قال ماکرهته فدعه ولا تحرمه علی
احد رواه النسائی وفی روایة ابن ماجة قال فانی اکره ان یکون نقص فی الاذن
قال فما کرهت منه فدعه ولا تحرمه علی احد وروی الطحاوی نحوهما وعن
حجیة بن عدی عن علی قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها
معها قلت والعرجاء قال اذا بلغت المنسک فاذبح قلت فمکسورة القرن قال
لا بأس امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف العینین والاذنین رواه
الدارمی والنسائی وابن ماجة والدارقطنی والبیهقی وابوداؤد الطیالسی والترمذی
والحاکم فی المستدرک وقال الترمذی حسن صحیح وعن قتادة قال قلت یعنی
لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه رواه ابوداؤد وروی
الترمذی نحوه وفی روایة الطحاوی عن قتادة فقلت لسعید[3] بن المسیب
ما عضباء الاذن قال اذا کان النصف فاکثر من ذلک مقطوعا وعن ابی سعید
الخدری قال ابتعنا کبشا نضحی به فاصاب الذئب من الیتیه واذنه فسألنا
النبی صلی الله علیه وسلم فامرنا[4] ان تضحی به رواه ابن ماجة وعن ابراهیم

[1] قوله فی القرن قال فی رد المحتار ویضحی بالجماء هی التی لا قرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر وغیره فان بلغ الکسر الی المخ لم یجز قهستانی ۱۲۔

[2] قوله فی السن قال فی التلخیص الحبیر ونقل القاضی الحسین عن الشافعی انه قال لا یحفظ عن النبی صلی الله علیه وسلم فی نقص الاسنان شیئ یعنی فی النهی ۱۲

[3] قوله لسعید بن المسیب الخ قال الطحاوی وبین سعید بن المسیب عضباء الاذن المنهی عن ذبحها فی الاضحیة فقال هی المقطوعة نصف اذنها ۱۲

[4] قوله فامرنا الخ وفی انجاح الحاجة قلت لعل هذا العیب ما کان مانعا عن الاضحیة لان الاکثر حکما لکل کذا فی الدر ۱۲

انه قال الاضحية واجبة على اهل[1] الامصار الا الحاج رواه امامنا ابو حنيفة ۔

وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال وبلغنی عن علی بن ابی طالب مثله وعن ابن عباس قال الاضحی ثلثة ایام یومان بعد یوم النحر رواه الطحاوی بسند جید ورواه امامنا ابو حنیفة عن ابراهیم نحوه وعن انس قال الذبح بعد یوم النحر یومان رواه البیهقی

باب العتيرة

وقول الله عز وجل نذرهم وما يفترون عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة فى رجب متفق عليه وعن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نسخت الزكوة كل صدقة فى القرآن ونسخ صوم رمضان كل صوم ونسخ غسل الجنابة كل غسل ونسخت الاضاحى كل ذبح رواه الدارقطنى والبيهقى وقال ابو داؤد والعتيرة منسوخة[2] ۔

باب صلوة الخسوف

وقول الله عز وجل وما نرسل بالآيات الا تخويفا عن عبد الله بن عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودى

---

[1] قوله على اهل الامصار الخ ويستفاد منه ان الاضحية واجبة على المقيم ولا تجب على المسافر ۱۲

[2] قوله منسوخة وقال على القارى ثم وقع النهى العام للتشبه باهل الاصنام انتهى قلت فلا تستحب ايضاً ۱۲

ان الصلوٰة جامعة رواه البخاری وروی ابوداؤد عن عائشة نحوه۔ وعن ابی قلابة[1] عن النعمان بن بشیران النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون[2] رکعة وسجدتین رواه الطحاوی وابوداؤد والنسائی وعنه عن قبیصة البجلی قال انکسفت الشمس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی کما تصلون رواه الطحاوی وعن ابی بکرة قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت الشمس فقام الی المسجد یجر رداءه من العجلة وثاب الناس الیه فصلی کما تصلون رواه الطحاوی وروی البخاری نحوه وفی روایة ابن حبان وقال رکعتین مثل صلاتکم وفی روایة للحاکم نحو ابن حبان

---

[1] قوله ابی قلابة الخ وقال البیهقی ابوقلابة لم یسمع من النعمان والحدیث مرسل قلت صرح فی الکمال بسماعه عن النعمان وقال ابن حزم ابوقلابة ادرک النعمان وروی هٰذا الخبر عنه وصرح ابن عبد البر بصحة هٰذا الحدیث وقال من احسن حدیث ذهب الیه الکوفیون حدیث ابی قلابة عن النعمان وابوقلابة احد الاعلام واسمه عبد اللہ بن زید الجرمی قاله العلامة العینی فی عمدة القاری وقال فی التعلیق الحسن قال ابن الترکمانی فی الجوهر النقی ولو صح الطریق الذی ذکره البیهقی وفیه عن ابی قلابة عن رجل عن النعمان لم یدل علی انه لم یسمعه من النعمان بل یحتمل انه سمعه منه ثم من رجل عنه وقال ابن حزم ابوقلابة ادرک النعمان فروی هٰذا الخبر عنه ثم رواه عن اٰخر عنه فحدث بکلتا روایتیه ۱۲

[2] قوله کما تصلون رکعة وسجدتین وقال الطحاوی وهو النظر عندنا لانا رأینا سائر الصلوٰت من المکتوبات والتطوع مع کل رکعة سجدتین فالنظر علی ذلک ان یکون هٰذه الصلوٰة کذلک ۱۲

وقال الحاکم انه علی شرط الشیخین ولم یخرجاه واقر علیه الذہبی وعن النعمان بن بشیر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس نحوا من صلاتکم یرکع ویسجد رواہ احمد والنسائی واسنادہ صحیح وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حین انکسفت الشمس مثل صلاتنا یرکع ویسجد وعن ابراہیم کانوا یقولون اذا کان ذلک فصلوا کصلاتکم حتی تنجلی رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح وعن عطاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوعا واحدا رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم والترمذی فی الشمائل وقال الحاکم صحیح وعطاء قال ایوب ہو ثقۃ وعن محمود بن لبید قال کسفت الشمس یوم مات ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کسفت الشمس لموت ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ عزوجل الا وانہما لاینکسفان لموت احد ولالحیاتہ فاذا رأیتموہا کذلک فافزعوا الی المساجد ثم قام فقرأ فیما نری بعض الٓر کتاب ثم رکع[1] ثم اعتدل ثم سجد سجدتین ثم قام ففعل مثل ما فعل فی الاولی رواہ احمد واسنادہ حسن وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد رجالہ رجال الصحیح وعن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمر قال انکسفت

---

[1] قولہ ثم رکع وقال الشیخ ابن الہمام واحادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیہا الرواۃ ایضا فان منہم من روی رکوعین کما تقدم ومنہم من روی ثلاث رکوعات انتہی وقال علی القاری فان احادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیہا الرواۃ ایضا فان منہم من روی رکوعین ومنہم من روی ثلاثا ومنہم من روی اربعا ومنہم من

الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم
رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل
ذلک رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی فی الشمائل والحاکم والطحاوی واسنادہ
حسن وقال الحاکم صحیح ولم یخرجاہ وقال الشیخ الامام ابن الھمام وقد اخرج البخاری لعطاء
مقرونا بابی بشر وقال ایوب ھو ثقۃ وعن ابی قلابۃ عن قبیصۃ الھلالی
قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزِعاً یجرّ ثوبہ

روی خمسا والاضطراب موجب للضعف فوجب ترک روایات التعدد کلھا الی روایات
غیرھا وقال علی القاری ایضا فی موضع اخر واجاب الشافعی والبخاری بانہ لامساغ لحمل
ھٰذہ الاحادیث علی بیان الجواز الا اذا تعددت الواقعۃ وھی لم تتعدد لان مرجعھا
کلھا الی صلوٰتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس یوم مات ابنہ ابراھیم وحینئذ
یجب ترجیح اخبار الرکوعین فقط لانھا اصح واشھر قلت بل یجب ترجیح اخبار الرکوع
فقط لانھا الاصل وقد ورد بہ الخبر قولا وفعلا کما سبق وسائر الاخبار مضطرب
مختلف الاٰثار انتھی وفی تابع الاٰثار وما روی من خلافہ من تعدد الرکوع فلما لم
ینقل تاریخ فعلہ المتاخر یرجح ما ھو الموافق للمعھود ثم یترجح بانہ ورد فیہ القول
انتھی وفی البدائع قال ابو منصور اختلاف الروایات محمول علی النسخ دون التخییر
لاختلاف الائمۃ ولو کان علی التخییر لما اختلفوا قالہ العلامۃ العینی فی شرح الھدایۃ
وقال فی المرقات وفق بعض مشائخنا بحمل روایات التعدد علی انہ لما اطال فی الرکوع
اکثر من المعھود جدا ولا یسمعون لہ صوتا علی ما تقدم فی روایۃ رفع من خلفہ
متوقعین رفعہ وعدم سماعھم الانتقال فرفع الصف الذی یلی من رفع فلما

وانا معه يومئذ بالمدينة فصلى ركعتين فاطال فيهما القيام ثم انصرف وانجلت فقال انما هٰذه الآيات يخوف الله عز وجل بها فاذا رأيتموها فصلوا كاحدث[1] صلوٰة صليتموها من المكتوبة رواه ابوداؤد والطحاوی والنسائی واسناده صحیح وعن النعمان بن بشير قال كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل يصلى ركعتين ركعتين ويسأل عنها حتى انجلت الشمس رواه ابوداؤد وعن سمرة بن جندب قال بينما انا وغلام من الانصار نرمى غرضين لنا حتى اذا كانت الشمس قيد رمحين اوثلاثة فى عين الناظر من الافق اسودت حتى آضت كأنها تنومة فقال احدنا لصاحبه انطلق بنا الى المسجد فوالله ليحدثن شان هذه الشمس لرسول الله صلى الله عليه وسلم فى امته حدثا قال فدفعنا فاذا هو بارز فاستقدم فصلى فقام بنا كاطول ما قام بنا فى صلوٰة قط لا نسمع له صوتا قال ثم ركع بنا كاطول ما ركع بنا فى صلواة قط لا نسمع له صوتا قال ثم سجد بنا كاطول ما سجد بنا فى صلوٰة قط لا نسمع[2] له صوتا ثم فعل فى الركعة الاخرى مثل ذٰلك قال فوافق تجلى الشمس جلوسه فى ركعة الثانية رواه ابوداؤد وروى الترمذى والنسائى نحوه واسناده صحيح وقال الترمذى حديث حسن صحيح وعنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم

رأى من خلفه انه عليه الصلوٰة والسلام لم يرفع فلعلهم انتظروه على توهم انه يدركهم فيه فلما يئسوا من ذٰلك رجعوا الى الركوع فظن من خلفهم انه ركوع بعد ركوع منه عليه الصلوٰة والسلام فرووا كذٰلك ثم لعل روايات الثلاث والاربع بناء على اتفاق تكرر الرفع من الذى خلف الاول كذا قال العلامة العينى فى شرح الهداية ۔۱۲

[1] قوله كاحدث وفى جامع الآثار واراد باحدث صلوٰة صلوٰة الفجر فان الكسوف كان عند ارتفاع الشمس قيد رمحين كذا فى فتح القدير وزاد فيه قدر رمحين على ما فى حديث سمرة ۱۲

[2] قوله لا نسمع له صوتا وما روى من الجهر محمول على ما كان من عادته صلى الله عليه وسلم

فی کسوف لا نسمع له صوتا رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وعن ابن عباس قال صليت الى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم كسفت الشمس فلم اسمع له قراءة رواه الطبرانی والبیهقی واسناده حسن وروى احمد وابويعلى وابونعيم نحوه وعن ابی موسی قال خسفت الشمس فی زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فزعاً يخشى ان تكون الساعة حتى اتى المسجد فقام يصلى باطول قيام وركوع وسجود ما رأيته يفعله فی صلوٰة قط ثم قال ان هٰذه الايات التی يرسل الله عز وجل لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن الله عز وجل يرسلها يخوف بها عباده فاذا رأيتم شيأ منها فافزعوا الى ذكر الله ودعائه واستغفاره رواه الطحاوی وروى البخاری ومسلم نحوه وفی رواية لهما قالت عائشة ما ركعت ركوعا قط ولا سجدت سجودا قط كان اطول منه وفی رواية لهما عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الشمس والقمر ايتان من ايات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحياته فاذا رأيتم ذٰلك فاذكروا[1] الله وكبروا وصلوا وتصدقوا وفی رواية لهما

من الجهر بآية اوآيتين فی السرية للتعليم فظنه الراوی البعيد ان كل القراءة لعله كان جهرا وهو لم يسمع فروى الجهر قاله فی تابع الآثار وقال الشيخ الامام ابن الهمام واذا حصل التعارض وجب الترجيح بان الاصل فی صلوٰة النهار الاخفاء ۱۲

[1] قوله فاذكروا الله قال ابوحنيفة ومالك واحمد لا خطبة فيها قالوا لان النبی صلى الله عليه وسلم امرهم بالصلوٰة والتكبير والصدقة ولم يأمرهم بالخطبة ولو كانت سنة لامرهم بها ولانها صلوٰة كان يفعلها المنفرد فی بيته فلم يشرع لها خطبة وانما خطب صلى الله تعالى عليه وسلم بعد الصلوٰة ليعلمهم حكمها وكأنه مختص به وقيل خطب بعدها لا لها بل ليردهم عن قولهم ان الشمس كسفت لموت ابراهيم كما فی الحديث قاله فی عمدة القاری ۱۲

عن عبد اللہ بن عباس ثم انصرف وقد تجلت[1] الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان
من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلک فاذکروا اللہ
قالوا یارسول اللہ رأیناک تناولت شیئاً فی مقامک ھذا ثم رأیناک تکعکعت فقال
انی رأیت الجنۃ فتناولت منہا عنقودا ولو اخذتہ لاکلتم منہ ما بقیت الدنیا
ورأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اھلہا النساء قالوا بم
یارسول اللہ قال بکفرھن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان
لو احسنت الی احداھن الدھر ثم رأت منک شیئاً قالت ما رأیت منک خیرا قط
وفی روایۃ لہما عن عائشۃ ثم قال یا امۃ محمد واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان
یزنی عبدہ او تزنی امتہ یا امۃ محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم
کثیرا وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما مستعجلا الی
المسجد وقد انکسفت الشمس فصلی حتی انجلت ثم قال ان اھل الجاھلیۃ
کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان الا لموت عظیم من عظماء اھل الارض
وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنہما خلیقتان من خلقہ
یحدث اللہ فی خلقہ ما شاء فایہما انخسف فصلوا حتی ینجلی او یحدث اللہ امرا
وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالعتاقۃ
فی کسوف الشمس رواہ البخاری۔

---

[1] قولہ وقد تجلت قال فی البحر وما ورد من خطبتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یوم مات ابنہ
ابراھیم وکسفت الشمس فانما کان للرد علی من قال انہا کسفت لموتہ لا لانہا مشروعۃ لہ
ولذا خطب علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد الانجلاء ولو کانت سنۃ لہ لخطب قبلہ کالصلوٰۃ
والدعاء قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

باب فی سجود الشکر

عن ابی بکرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر سرورا اویسر بہ خر ساجدا[1] شاکراللہ تعالیٰ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن غریب وعن ابی جعفران النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلامن النغاشین فخر ساجدا رواہ الدارقطنی مرسلاوفی شرح السنۃ لفظ المصابیح وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاٰخر فخررت ساجدا لربی شکرا رواہ احمد وابوداؤد۔

باب الاستسقاء

وقول اللہ عزوجل استغفروا ربکم انہ کان غفارا

---

[1] قولہ ساجدا وفی الدرالمختار وسجدۃ الشکر مستحبۃ بہ یفتی وقال فی ردالمحتار وھی لمن تجددت عندہ نعمۃ ظاھرۃ اورزقہ اللہ تعالیٰ مالا اوولدا اواندفعت عنہ نقمۃ ونحو ذلک یستحب لہ ان یسجد للہ تعالیٰ شکرا مستقبل القبلۃ یحمد اللہ تعالیٰ فیھا ویسبحہ ثم یکبر فیرفع رأسہ کمافی سجدۃ التلاوۃ انتھی وفی اٰخر شرح المنیۃ فیکبر مستقبل القبلۃ ویسجد ویحمد اللہ ویشکرہ ویسبح ثم یکبر فیرفع رأسہ ۱۲

يرسل[1] السماء عليكم مدرارا **فصل**[2] عن شريك بن عبد الله بن ابى نمر انه سمع
انس بن مالك يذكر ان رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان وجاه المنبر ورسول الله
صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فقال
يا رسول الله هلكت المواشى وانقطعت السبل فادع الله ان يغيثنا قال فرفع[3]
رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم اسقنا اللهم اسقنا قال
انس فلا والله ما نرى فى السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيأ وما بيننا وبين سلع من
بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت
السماء انتشرت ثم امطرت قال فوالله ما رأينا الشمس سبتاً ثم دخل رجل
من ذٰلك الباب فى الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم
قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت
الاموال وانقطعت السبل فادع الله ان يمسكها قال فرفع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام
والجبال والظراب والاودية ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشى
فى الشمس قال شريك فسألت انسا أهو الرجل الاول قال لا ادرى متفق عليه
وعن شرحبيل بن السمط انه قال لكعب يا كعب بن مرة حدثنا عن

---

[1] قوله يرسل علق نزول الغيث بالاستغفار لا بالصلوٰة فكان الاصل فيه الدعاء والتضرع دون الصلوٰة قاله فى عمدة القارى ۱۲

[2] قوله فصل الخ فهٰذه الاحاديث والآثار كلها تشهد لابى حنيفة ان الاستسقاء استغفار ودعاء ۱۲

[3] قوله فرفع فيه لا تحويل ولا استقبال وفيه حجة واضحة لابى حنيفة ان الاستسقاء دعاء و استغفار ولا صلاة فيه قاله العلامة العينى فى عمدة القارى ۔۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحذ رقال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدیہ فقال اللھم اسقنا غیثا مریئا مریعا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا
غیر ضار قال فما جمعوا حتی اُحیوا قال فاتوہ فشکوا الیہ المطر فقالوا یا رسول اللہ
تھدمت البیوت فقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فجعل السحاب ینقطع
یمینا وشمالا رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یواکئی فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر
آجل قال فاطبقت علیہم السماء رواہ ابوداؤد وعن عمیر مولی آبی اللحم
انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء
قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجہہ لا یجاوز بہما رأسہ رواہ ابوداؤد
وروی الترمذی والنسائی نحوہ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک
وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابوداؤد وروی
البیہقی والطبرانی نحوہ وعن عطاء بن ابی مروان الاسلمی عن ابیہ قال
خرجنا مع عمر بن الخطاب یستسقی فما زاد علی الاستغفار رواہ ابن ابی شیبۃ
وروی سعید بن منصور فی سننہ بسند جید نحوہ وعن ابراھیم انہ خرج
مع المغیرۃ بن عبد اللہ الثقفی یستسقی قال فصلی المغیرۃ فرجع ابراھیم
حیث راٰہ یصلی رواہ ابن ابی شیبۃ وعن انس بن مالک ان رجلا شکا الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلاک المال وجھد العیال فدعا اللہ یستسقی ولم
یذکر انہ حوّل رداءہ ولا استقبل القبلۃ متفق علیہ وعن جابر قال
استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحوّل رداءہ

ليتحول[1] القحط رواه الحاكم فى المستدرك وقال هٰذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه

وعن هشام بن اسحاق بن عبد الله بن كنانة عن ابيه قال سألت ابن عباس عن صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم فى الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس على المنبر فلم يخطب خطبتكم هذه ولكن لم يزل فى الدعاء والتضرع والتكبير وصلى ركعتين كما كان يصلى فى العيدين رواه النسائى والترمذى وابوداؤد وابن ماجة وقال الترمذى هٰذا حديث حسن صحيح وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم لا يرفع يديه فى شئ من دعائه الا فى الاستسقاء فانه يرفع حتى يرى بياض ابطيه متفق عليه وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم استسقى فاشار بظهر كفيه الى السماء رواه مسلم فصل[2] عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقى فصلى بهم ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول

---

[1] قوله ليتحول وقال فى الهداية وما رواه كان تفاؤلا قال ابن الهمام اعتراف بروايته ومنع استنانه لانه فعل لامر لا يرجع الى معنى العبادة والله اعلم ثم قال واعلم ان كون التحويل كان تفاؤلا جاء مصرحا به فى المستدرك من حديث جابر وصححه قال وحول رداءه ليتحول القحط وفى طوالات الطبرانى من حديث انس وقلب رداءه لكى ينقلب القحط الى الخصب قاله فى المرقات ١٢ـ

[2] قوله فصل والجواب عن هٰذه الاحاديث التى فيها الصلوٰة انه صلى الله عليه وسلم فعلها مرة وتركها اخرى وذا لا يدل على السنية وانما يدل على الجواز فلذا ابو حنيفة لم يقل ان الصلوٰة فيه غير مشروعة بل يقول انها ليست بسنة كذا قال العلامة العينى فى عمدة القارى ١٢

رداءه حين استقبل القبلة متفق عليه وعن عبد الله بن ابی بکر سمع
عباد بن تميم عن عمه قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم الى المصلى يستسقى
واستقبل القبلة فصلى ركعتين وقلب رداءه رواه البخاری وعن عائشة قالت
شكا الناس الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له
فی المصلى ووعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله
ثم قال انكم شكوتم جدب دیارکم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد[1]
امركم الله ان تدعوه ووعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العالمين
الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت
الله لا اله الا انت الغنى ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت
لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يترك الرفع حتى بدا بياض ابطيه
ثم حوّل الى الناس ظهره وقلب وحوّل رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس
ونزل فصلى ركعتين فانشأ الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت
باذن الله فلم يأت مسجده حتى سالت السيول فلما رأى سرعتهم الى الكن
ضحك حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شئ قدير وانی
عبد الله ورسوله رواه ابوداؤد وقال الشيخ ابن الهمام حديث غريب وفی اسناده جيد

---

[1] قوله وقد امركم قال الشيخ ابن الهمام الخ وذلك الكلام هو المراد بالخطبة كما قاله بعضهم
ولعل الامام احمد اعله بهذه الغرابة او بالاضطراب فان الخطبة فيه مذكورة قبل
الصلوة فيما تقدم من حديث ابی هريرة بعدها وكذا في غيره انتهى وفی تابع لاتا
وما روی من الخطبة يحمل على الدعاء والذكر مجازا ۱۲

وعن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم
الى المصلى فاستسقى وحوّل رداءه حين استقبل القبلة فجعل عطافه
الايمن على عاتقه الايسر وجعل عطافه الايسر على عاتقه الايمن ثم دعا الله
رواه ابوداؤد وعنه انه قال استسقى رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه
خميصة له سوداء فاراد ان يأخذ اسفلها فيجعله اعلاها فلما ثقلت قلبها
على عاتقيه رواه احمد وابوداؤد فصل عن ابن عباس قال خرج رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعنى فى الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا
رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة وعن ابى هريرة قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خرج نبى من الانبياء بالناس
يستسقى فاذا هو بنملة رافعة بعض قوائمها الى السماء فقال ارجعوا فقد
استجيب لكم من اجل هذه النملة رواه الدارقطنى وعن عائشة قالت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى المطر قال اللهم صيبا نافعا
رواه البخارى وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
مطر قال فحسر رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبه حتى اصابه من المطر
فقلنا يا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حديث عهد بربه رواه مسلم

باب فى الرياح

وقول الله عز وجل انا ارسلنا عليهم ريحا صرصرا وقوله وارسلنا
عليهم الريح العقيم وقوله وارسلنا الرياح لواقح وان يرسل الرياح مبشرات
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرت بالصبا و
اهلكت عاد بالدبور متفق عليه وعن عائشة قالت ما رأيت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم فکان اذا رأی
غیما او ریحا عرف فی وجھہ متفق علیہ وعنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسئلك خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما
ارسلت بہ واعوذ بك من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ واذا تخیلت
السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت
ذلك عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما رأوہ عارضا
مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا وفی روایۃ ویقول اذا رأی المطر
رحمۃ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من
خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیھقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مأمورۃ وانہ من لعن شیأ لیس لہ
باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وعن ابی بن کعب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا
اللھم انا نسألك من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ
ونعوذ بك من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی
وعن ابن عباس قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا
ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا
وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
رواہ الشافعی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن عائشۃ قالت کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصرنا شیئاً من السماء تعنی السحاب ترک عملہ واستقبلہ
وقال اللھم انی اعوذ بک من شر ما فیہ فان کشفہ حمد اللہ وان مطرت
قال اللھم سقیا نافعا رواہ ابوداؤد والنسأی وابن ماجۃ والشافعی واللفظ لہ
وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد
والصواعق قال اللھم لاتقتلنا بغضبک ولاتھلکنا بعذابک وعافنا قبل
ذٰلک رواہ احمد والترمذی وعن عبد اللہ بن الزبیر انہ کان اذا سمع الرعد
ترک الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ
رواہ مالک وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح
الغیب خمس ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الاٰیۃ رواہ البخاری
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست السنۃ بان
لاتمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا ولاتنبت الارض شیئاً رواہ مسلم۔

کتاب الجنائز

وقول اللہ عز وجل اذا بلغت التراقی وقیل من راق وظن انہ الفراق
والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق۔

باب عیادۃ المریض وثواب المرض

وقول اللہ عز وجل انا نکتب ما قدموا واٰثارھم وقولہ الم تر الی الذین
خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت وقولہ قل لن ینفعکم الفرار
ان فررتم من الموت او القتل واذا لاتمتعون الا قلیلا عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض

وفكوا[1] العانى رواه البخارى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعيادة المريض واتباع الجنائز واجابة
الدعوة وتشميت العاطس متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم حق المسلم على المسلم ست قيل ماهن يا رسول الله قال اذا لقيته
فسلم عليه واذا دعاك فاجبه واذا استنصحك فانصح له واذا عطس فحمد الله
فشمته واذا مرض فعده واذا مات فاتبعه رواه مسلم وعن البراء بن عازب
قال امرنا النبى صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع امرنا بعيادة المريض
واتباع الجنائز وتشميت العاطس ورد السلام واجابة الداعى وابرار المقسم
ونصر المظلوم ونهانا عن خاتم الذهب وعن الحرير والاستبرق والديباج
والميثرة الحمراء والقسى وانية الفضة وفى رواية وعن الشرب فى الفضة
فانه من شرب فيها فى الدنيا لم يشرب فيها فى الاخرة متفق عليه وعن انس
قال كان غلام يهودى يخدم النبى صلى الله عليه وسلم فمرض فاتاه النبى صلى الله
عليه وسلم يعوده فقعد عند رأسه فقال له اسلم فنظر الى ابيه وهو عنده فقال
اطع ابا القاسم فاسلم[2] فخرج النبى صلى الله عليه وسلم وهو يقول الحمد لله
الذى انقذه من النار رواه البخارى وعن ابن عباس قال من السنة تخفيف
الجلوس وقلة الصخب فى العيادة عند المريض قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما كثر لغطهم واختلافهم قوموا عنى رواه رزين وعن انس

---

[1] قوله فكوا العانى اى اعتقوا الاسير اى الرقيق قاله فى المرقات ۱۲

[2] قوله فاسلم الخ ظاهر الحديث يؤيد مذهب الامام ابى حنيفة حيث يقول بصحة
اسلام الصبى كذا فى المرقات ۱۲

قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم العیادۃ فواق ناقۃ وفی روایۃ سعید بن المسیب
مرسلا افضل العیادۃ سرعۃ القیام رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی قال اشتہی خبز بر قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ ثم قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیأ فلیطعمہ رواہ ابن ماجۃ وعنہ
قال ان علیا خرج من عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی وجعہ الذی توفی
فیہ فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اصبح بحمد اللہ بارئا رواہ البخاری وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع رواہ مسلم
وعن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما
غدوۃ الا صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یمسی وان عادہ عشیۃ الا صلی
علیہ سبعون الف ملک حتی یصبح وکان لہ خریف فی الجنۃ رواہ الترمذی
وابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی
یقول یوم القیامۃ یا ابن ادم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودک
وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت
انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی قال یا رب
کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان
فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن ادم استسقیتک
فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیک وانت رب العالمین قال استسقاک عبدی
فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی رواہ مسلم وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا نادی مناد

من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه ابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد
اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابوداؤد وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة
حتى يجلس فاذا جلس اغتمس فيها رواه مالك واحمد وعن ابن عباس ان النبى
صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابى يعوده وكان اذا دخل على مريض يعوده قال
لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله قال كلا بل حمى
تفور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبى صلى الله عليه وسلم فنعم اذا رواه
البخارى وعن ابى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم
على المريض فنفسوا له فى اجله فان ذٰلك لا يرد شيأ ويطيب بنفسه رواه الترمذی
وابن ماجة وعن ابى هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا
فقال ابشر فان الله تعالٰى يقول هى نارى اسلطها على عبدى المؤمن فى الدنيا
لتكون حظه من النار يوم القيامة رواه احمد وابن ماجة والبيهقى فى شعب
الايمان وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى
منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافى
لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل اللهم اشف
عبدك ينكأ لك عدوا ويمشى لك الى جنازة رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت
كان اذا اشتكى الانسان الشئى منه او كانت به قرحة او جرح قال النبى صلى الله
عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا باذن
ربنا متفق عليه وعنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى نفث على نفسه

بالمعوذات ومسح عنه بيده فلما اشتكى وجعه الذى توفى فيه كنت انفث عليه
بالمعوذات التى كان ينفث وامسح بيد النبى صلى الله عليه وسلم متفق عليه
وفى رواية لمسلم قالت كان اذا مرض احد من اهل بيته نفث عليه بالمعوذات
وعن عثمان بن ابى العاص انه شكا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا يجده
فى جسده فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ضع يدك على الذى يألم
من جسدك وقل بسم الله ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزة الله وقدرته
من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذهب الله ما كان بى رواه مسلم وعن
ابى سعيد الخدرى ان جبريل اتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد اشتكيت
فقال نعم قال بسم الله ارقيك من كل شئ يؤذيك من شر كل نفس او عين
حاسد الله يشفيك بسم الله ارقيك رواه مسلم وعن ابن عباس قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعوذ الحسن والحسين اعيذ كما بكلمات الله التامة من كل شيطان
وهامة ومن كل عين لامة ويقول ان اباكما كان يعوذ بها اسمعيل واسحٰق رواه البخارى
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يعود مسلما فيقول سبع مرات
اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا شفى الا ان يكون قد حضر
اجله رواه ابوداؤد والترمذى وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من
الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقولوا بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق
نعار ومن شر حر النار رواه الترمذى وعن ابى الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول من اشتكى منكم شيئا او اشتكاه اخ له فليقل ربنا الله الذى
فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كما رحمتك فى السماء فاجعل
رحمتك فى الارض اغفر لنا حوبنا وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من
رحمتك وشفاء من شفائك على هٰذا الوجع فيبرأ رواه ابوداؤد وعن زيد بن ارقم

قال عادنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من وجع کان یعینی رواہ احمد وابوداؤد وفی
روایۃ البیہقی والطبرانی مرفوعا ثلاثۃ لیس لہم عیادۃ العین والرمد والضرس وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یصب منہ
رواہ البخاری وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرب سبحانہ وتعالیٰ
یقول وعزتی وجلالی لا اخرج احدا من الدنیا ارید اغفر لہ حتی استوفی کل
خطیئۃ فی عنقہ بسقم فی بدنہ واقتار فی رزقہ رواہ رزین وعن ابی سعید عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما یصیب المسلم من نصب ولا وصب ولا ہم ولا
حزن ولا اذی ولا غم حتی الشوکۃ یشاکہا الا کفر اللہ بہا من خطایاہ متفق علیہ
وعن عامر الرام قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسقام فقال ان
المؤمن اذا اصابہ السقم ثم عافاہ اللہ عزوجل منہ کان کفارۃ لما مضی من
ذنوبہ وموعظۃ لہ فیما یستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفی کان کالبعیر عقلہ
اہلہ ثم ارسلوہ فلم یدر لم عقلوہ ولم ارسلوہ فقال رجل یارسول اللہ وما الاسقام
واللہ ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواہ ابوداؤد وعن یحیی بن سعید
قال ان رجلا جاءہ الموت فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ھنیأ لہ
مات ولم یبتل بمرض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویحک ما یدریک لو
ان اللہ ابتلاہ بمرض فکفر عنہ من سیأتہ رواہ مالک مرسلا وعن عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ ما یکفرھا
من العمل ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرھا عنہ رواہ احمد وعن عبد اللہ بن مسعود

لہ قولہ عادنی الخ فانہ محمول علی انہ من السنن الغیر المؤکدۃ وخلاصۃ الکلام انہ لا یلزم
فیہا العیادۃ لانہ منہی عنہا قالہ فی المرقات ۱۲

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله
انك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجل اني اوعك كما يوعك
رجلان منكم قال فقلت ذلك لان لك اجرين فقال اجل ثم قال ما من مسلم يصيبه اذى
من مرض فما سواه الا حط الله تعالى به سيآته كما تحط الشجرة ورقها متفق عليه
وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلت على
مريض فمره يدعو لك فان دعاءه كدعاء الملائكة رواه ابن ماجة وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله تعالى بعبده الخير عجل
له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى
يوافيه به يوم القيامة رواه الترمذي وعن عطاء بن ابي رباح قال قال لي
ابن عباس الا اريك امرأة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء
اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اصرع واني
اتكشف فادع الله فقال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله
ان يعافيك فقالت اصبر فقالت اني اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعا لها
متفق عليه وعن عبد الله بن شخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل
ابن ادم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى
يموت رواه الترمذي وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها اخرى
حتى يأتي اجله ومثل المنافق كمثل الارزة المجذية التي لا يصيبها شئ حتى
يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن
يصيبه البلاء ومثل المنافق كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا الوجع عليه اشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه وعنها قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا اكره شدة الموت لاحد ابدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعنها قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي والنسائي وعنها قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضى فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمؤمن او المؤمنة في نفسه وماله وولده حتى يلقى الله تعالى وما عليه من خطيئة رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن محمد بن خالد السلمي عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه احمد وابوداؤد وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيامة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض رواه الترمذي وعن سعد قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اى الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب

دينه فان كان فی دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان فی دينه رقة هون عليه فما زال كذلك حتى يمشی على الارض ماله ذنب رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی هذا حديث حسن صحيح وعن جابر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام السائب فقال مالك تزفزفين قالت الحمى لابارك الله فيها فقال لا تسبی الحمى فانها تذهب خطايا بنی آدم كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم وعن ابی هريرة قال ذكرت الحمى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبها رجل فقال النبی صلى الله عليه وسلم لا تسبها فانها تنفی الذنوب كما تنفی النار خبث الحديد رواه ابن ماجة ۔ وعن على بن زيد عن أمية انها سألت عائشة عن قول الله عز وجل ان تبدوا ما فی انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله وعن قوله من يعمل سوأ يجز به فقالت ما سألنی عنها احد منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذه معاتبة الله العبد بما يصيبه من الحمى والنكبة حتى البضاعة يضعها فی يد قميصه فيفقدها فيفزع لها حتى ان العبد ليخرج من ذنوبه كما يخرج التبر الاحمر من الكير رواه الترمذی ۔ وعن ابی موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب عبدا نكبة فما فوقها او دونها الا بذنب وما يعفوا الله تعالى عنه اكثر وقرأ وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير رواه الترمذی وعن ثوبان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار فليطفئها عنه بالماء فليستنقع فی نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم الله اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلاة الصبح قبل طلوع الشمس

ولیغمس فیه ثلاث غمسات ثلاثة ایام فان لم یبرأ فی ثلاث فخمس فان لم یبرأ
فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانها لاتکاد تجاوز تسعا باذن الله
عزوجل رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب وعن ابی موسی
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب له
بمثل ماکان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری وعن عبد الله بن عمرو
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا کان علی طریقة
حسنة من العبادۃ ثم مرض قیل للملک الموکل به اکتب له مثل عمله
اذا کان طلیقا حتی اطلقه او اکفه الیّ رواہ فی شرح السنة وعن انس
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہ
قیل للملک اکتب له صالح عمله الذی کان یعمل فان شفاہ غسله وطهرہ
وان قبضه غفر له ورحمه رواہ فی شرح السنة وعن شداد بن اوس
والصنابحی انهما دخلا علی رجل مریض یعودانه فقالا له کیف اصبحت
فقال اصبحت بنعمة الله قال شداد ابشر بکفارات السیآت وحط
الخطایا فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله عزوجل
یقول انا اذا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیته فانه
یقوم من مضجعه ذلک کیوم ولدته امه من الخطایا ویقول الرب تبارک
وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیته فاجروا له ماکنتم تجرون له وهو
صحیح رواہ احمد وعن شقیق قال مرض عبد الله بن مسعود فعدناہ
فجعل یبکی فعوتب فقال انی لا ابکی لاجل المرض لانی سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول المرض کفارۃ وانما ابکی انه اصابنی علی حال
فترۃ ولم یصبنی فی حال اجتهاد لانه یکتب للعبد من الاجر اذا مرض

ماكان يكتب له قبل ان يمرض فمنعه منه المرض رواه رزين وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة كل مسلم
متفق عليه وعن العرباض بن سارية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال يختصم الشهداء والمتوفون على فرشهم الى ربنا عزوجل فى الذين
يتوفون من الطاعون فيقول الشهداء اخواننا قتلوا كما قتلنا
ويقول المتوفون اخواننا ماتوا على فرشهم كما متنا فيقول ربنا انظروا
الى جراحتهم فان اشبهت جراحهم جرح المقتولين فانهم منهم
ومعهم فاذا جراحهم قد اشبهت جراحهم رواه احمد والنسائى وعن
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهداء خمسة المطعون
والمبطون والغريق وصاحب الهدم والشهيد فى سبيل الله متفق عليه ـ
وعن سليمان بن صرد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتله
بطنه لم يعذب فى قبره رواه احمد والترمذى وعن جابر بن عتيك
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهادة سبع سوى القتل فى سبيل الله
المطعون شهيد والغريق شهيد وصاحب ذات الجنب شهيد والمبطون
شهيد وصاحب الحريق شهيد والذى يموت تحت الهدم شهيد والمرأة
تموت بجمع شهيد رواه مالك وابوداؤد والنسائى وعن عبد الله بن عمرو
قال توفى رجل بالمدينة ممن ولد بها فصلى عليه النبى صلى الله عليه وسلم
فقال ياليته مات بغير مولده قالوا ولم ذاك يارسول الله قال ان الرجل
اذامات بغير مولده قيس له من مولده الى منقطع اثره فى الجنة رواه النسائى
وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت غربة
شهادة رواه ابن ماجة وعن طارق بن شهاب قال كنا نتحدث الى ابى موسى الاشعرى

فقال لنا ذات يوم لا عليكم ان تخفوا عنى فان هذا الطاعون قد وقع فى اهلى فمن شاء منكم ان يتنزه فليتنزه واحذروا اثنين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فاصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم ال فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما اصيب ال فلان وانى سأحدثكم ما ينبغى للناس فى الطاعون انى كنت مع ابى عبيدة وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابى هذا فانى اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسى حتى تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الى فقد عرضت لى اليك حاجة لا غنائى عنك فيها فلما قرأ ابو عبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان يستبقى من ليس بباق فكتب اليه ابو عبيدة انى فى جند من المسلمين الى فررت من المناة والسر لن ارغب بنفسى عنهم وقد عرفنا حاجة امير المؤمنين فحللنى من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل له توفى ابو عبيدة قال لا وكان قد كتب اليه عمر ان الاردن ارض عمقة وان الجابية ارض نزهة فانهض[1] بالمسلمين الى الجابية فقال لى ابو عبيدة انطلق فبوئ المسلمين

[1] قوله فانهض وفى شرح معانى الآثار فهذا عمر رضى الله عنه قد امر الناس ان يخرجوا من الطاعون ووافقه على ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عبد الرحمن بن عوف عن النبى صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهب اليه من ذلك انتهى وقال صاحب الدر المختار فى مسائل شتى منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلى به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهى فى الحديث الشريف مجمع الفتاوى

منزلهم فقلت لا استطیع قال فذهب لیرکب وقال لی رحل الناس قال فاخذه اخذة فطعن فمات وانکشف الطاعون رواه الطحاوی وفی روایة لابن عساکر وکان قد کتب الیه عمر ان الاردان ارض وبیئة عمقة وان الجابیة ارض نزهة فاظهر بالمهاجرین الیها قال ابو عبیدة حین قرأ الکتاب اما هذا فنسمع فیه امر امیر المؤمنین ونطیعه فامرنی ان ارکب وابوئ الناس منازلهم فطعنت امرأتی فجئت ابا عبیدة فانطلق ابو عبیدة یبوئ الناس منازلهم فطعن فتوفی وانکشف الطاعون وروی سفیان بن عیینة فی جامعه نحو ابن عساکر اخصر منه وقال صاحب الدر المختار فی مسائل شتی منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان کل شئ بقدر الله تعالی فلا بأس بان یخرج ویدخل وان کان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلی به کره له ذلک فلا یدخل ولا یخرج صیانة لاعتقاده وعلیه حمل النهی فی الحدیث الشریف وعن انس قال قال رجل یا رسول الله انا کنا فی دار کثیر فیها عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیها عددنا واموالنا فقال صلی الله علیه وسلم ذروها ذمیمة رواه ابوداؤد وعن یحیی بن عبد الله بن بحیر قال اخبرنی من سمع فروة بن مسیک یقول قلت یا رسول الله عندنا ارض یقال لها ابین وهی ارض ریفنا ومیرتنا وان وباءها شدید فقال دعها[1] عنک فان من القرف

انتهی وقال فی الاشباه والنظائر وفی البزازیة اذا تزلزلت الارض وهو فی بیته یستحب له الفرار الی الصحراء لقوله تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة وفیه قیل الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین انتهی ویفید جواز الفرار من الطاعون اذا نزل ببلدة انتهی قول الاشباه والنظائر ۱۲ [1] قوله دعها عنک مثله ذروها ذمیمة قال علی القاری

التلف رواه ابوداؤد وعن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الطاعون رجز ارسل علی طائفة من بنی اسرائیل او علی من کان قبلکم فاذا
سمعتم به بارض فلا تقدموا علیه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا
منه متفق علیه وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم

رحمه الله الباری لیس هذا من باب العدوی وانما هو من باب الطب فان استصلاح الاهواء
من اعون الاشیاء علی صحة الابدان وفساد الهواء من اسرع الاشیاء الی الاسقام ۱۲
له قوله فلا تقدموا علیه الخ قال الشیخ النووی فی شرح مسلم وفی هذه الاحادیث
منع القدوم علی بلد الطاعون ومنع الخروج منه فرارا من ذلک اما الخروج لعارض
فلا بأس به وهذا الذی ذکرناه هو مذهبنا ومذهب الجمهور قال القاضی هو قول
الاکثرین قال حتی قالت عائشة الفرار منه کالفرار من الزحف قال ومنهم من جوز
القدوم علیه والخروج منه فرارا قال وروی هذا عن عمر بن الخطاب وانه ندم
علی رجوعه من سرغ وعن ابی موسی الاشعری ومسروق والاسود بن هلال انهم
فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن هذا الرجز فی الشعاب
والاودیة ورؤس الجبال فقال معاذ بل هو شهادة ورحمة ویتأول هؤلاء النهی
علی انه لم ینه عن الدخول علیه والخروج منه مخافة ان یصیبه غیر المقدر
لکن مخافة الفتنة علی الناس لئلا یظنوا ان هلاک القادم انما حصل بقدومه
وسلامة الفار انما کانت بفراره قالوا وهو من نحو النهی عن الطیرة والقرب
من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنة علی المقیم والفار اما الفار
فیقول فررت فنجوت واما المقیم فیقول اقمت فمت وانما فر من لم یات اجله واقام
من حضر اجله انتهی وذکر الطحاوی فی مشکل الآثار هذا الحدیث فقال تأویله

عن الطاعون فاخبرنی انه عذاب یبعثه الله علی من یشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلده صابرا محتسبا یعلم انه لا یصیبه الا ما کتب الله له الا کان له مثل اجر شهید رواه البخاری وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیه له اجر شهید رواه احمد وعن انس قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول قال الله سبحانه وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیه ثم صبر عوضته منهما الجنة یرید عینیه رواه البخاری۔

باب تمنی الموت وذکره

عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی[1] احدکم الموت اما محسنا فلعله ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعله ان یستعتب رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتمنی احدکم الموت ولا یدع به من قبل ان یأتیه انه اذا مات انقطع عمله وانه لا یزید المؤمن عمره الا خیرا

انه اذا کان بحال لو دخل وابتلی به وقع عنده انه ابتلی بدخوله ولو خرج ونجا وقع عنده انه نجا بخروجه فلا یدخل ولا یخرج صیانة لاعتقاده فاما اذا کان یعلم ان کل شئ بقدر الله وانه لا یصیبه الا ما کتبه الله فلا بأس بان یدخل ویخرج کذا فی الظهیریة قاله فی العالمگیریة ۱۲۔

[1] قوله لا یتمنی احدکم الموت الخ قال فی رد المحتار قال فی النهر ویکره تمنی الموت بضرر نزل به النهی عن ذلک فان کان ولا بد فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاة خیرا لی کذا فی السراج ۱۲۔

رواه مسلم ـ وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنوا الموت فان هول المطلع شديد وان من السعادة ان يطول عمر العبد ويرزقه الله عز وجل الانابة رواه احمد وعن ابى امامة قال جلسنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ورققنا فبكى سعد بن ابى وقاص فاكثر البكاء فقال يا ليتنى مت فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا سعد أعندى تتمنى الموت فردد ذٰلك ثلاث مرات ثم قال يا سعد ان كنت خلقت للجنة فما طال عمرك وحسن من عملك فهو خير لك رواه احمد وعن حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب وقد اكتوى سبعا فقال لولا انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يتمن احدكم الموت لتمنيته ولقد رأيتنى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ما املك درهما وان فى جانب بيتى الآن لاربعين الف درهم قال ثم اتى بكفنه فلما راٰه بكى وقال لكن حمزة لم يوجد له كفن الا بردة ملحاء اذا جعلت على رأسه قلصت عن قدميه واذا جعلت على قدميه قلصت عن رأسه حتى مدت على رأسه وجعل على قدميه الاذخر رواه احمد والترمذى الا انه لم يذكر ثم اتى بكفنه الىٰ اخره وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتمنين احدكم الموت من ضر اصابه فان كان لا بد فاعلا فليقل اللهم احينى ما كانت الحياة خيرا لى وتوفنى اذا كانت الوفاة خيرا لى متفق عليه وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه فقالت عائشة او بعض ازواجه انا لنكره الموت قال ليس ذٰلك ولكن المؤمن اذا حضره الموت بشر برضوان الله وكرامته فليس شئ احب اليه مما امامه فاحب لقاء الله واحب الله لقاءه

وان الكافر اذا حضر بشر بعذاب الله وعقوبته فليس شئ اكره اليه مما امامه فكره
لقاء الله وكره الله لقاءه متفق عليه وفی رواية عائشة والموت قبل لقاء الله
وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان شئتم انبأتكم
ما اول ما يقول الله للمؤمنين يوم القيامة وما اول ما يقولون له قلنا نعم
يا رسول الله قال ان الله يقول للمؤمنين هل احببتم لقائی فيقولون نعم
يا ربنا فيقول لم فيقولون رجونا عفوك ومغفرتك فيقول قد وجبت لكم
مغفرتی رواه فی شرح السنة وابو نعيم فی الحلية وعن انس قال دخل
النبی صلی الله عليه وسلم علی شاب وهو فی الموت فقال كيف تجدك قال
ارجو الله يا رسول الله وانی اخاف ذنوبی فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم
لا يجتمعان فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاه الله ما يرجوا منه
ما يخاف رواه الترمذی وابن ماجة وعن جابر قال سمعت رسول الله صلی الله
عليه وسلم قبل موته بثلاثة ايام يقول لا يموتن احدكم الا وهو يحسن الظن
بالله رواه مسلم وعن ابی قتادة انه كان يحدث ان رسول الله صلی الله عليه
وسلم مر عليه بجنازة فقال مستريح او مستراح منه فقالوا يا رسول الله
ما المستريح والمستراح منه فقال العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا
واذاها الی رحمة الله والعبد الفاجر يستريح منه العباد والبلاد
والشجر والدواب متفق عليه وعن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله
صلی الله عليه وسلم بمنكبی فقال كن فی الدنيا كأنك غريب او عابر سبيل
وكان ابن عمر يقول اذا امسيت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء
وخذ من صحتك لمرضك ومن حياتك لموتك رواه البخاری ۔ وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات الموت رواه الترمذی

والنسائی وابن ماجۃ وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم
لاصحابہ استحیوا من اللہ حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ
قال لیس ذٰلک ولکن من استحیی من اللہ حق الحیاء فلیحفظ الرأس وما وعی
ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن اراد الآخرۃ ترک زینۃ
الدنیا فمن فعل ذٰلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء رواہ احمد والترمذی۔
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ المؤمن
الموت رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن یموت بعرق الجبین رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ۔
وعن عبید اللہ بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت الفجأۃ
اخذۃ الاسف رواہ ابوداؤد وزاد البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ
اخذۃ الاسف للکافر ورحمۃ للمؤمن۔

باب ما یقال عند من حضرہ الموت

وقول اللہ عز وجل ولو تری اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکۃ باسطوا
ایدیہم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون عذاب الھون وقولہ النار یعرضون علیھا
غدوا وعشیا وقولہ کذٰلک یجزی اللہ المتقین الذین تتوفٰھم الملائکۃ طیبین
یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون عن ابی سعید وابی ہریرۃ
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا[1] موتاکم لا الٰہ الا اللہ رواہ مسلم

---

[1] قولہ لقنوا موتاکم الخ قال فی الدر المختار ویلقن ندبا وقیل وجوبا بذکر الشہادتین
لان الاولی لا تقبل بدون الثانیۃ عندہ قبل الغرغرۃ من غیر امرہ بہا لئلا یضجر د

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من کان اٰخر کلامہ
لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ ابوداؤد وعن عبد اللہ بن جعفر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ
رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین قالوا یا رسول اللہ کیف للاحیاء قال
اجود واجود رواہ ابن ماجۃ وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اقرؤا سورۃ یٰسٓ علی موتاکم رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ۔
وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی جابر بن عبد اللہ وھو یموت فقلت اقرأ[۱]

اذا قالہا مرۃ کفاہ ولا یکرر علیہ ما لم یتکلم لیکون اٰخر کلامہ لا الہ الا اللہ ویندب قراءۃ یٰسٓ
والرعد ولا یلقن بعد تلحیدہ وان فعل لا ینہی عنہ وفی الجوہرۃ انہ مشروع عند اہل السنۃ
ویکفی قولہ یا فلان یا ابن فلان اذکر ما کنت علیہ وقل رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد
صلی اللہ علیہ وسلم نبیا قیل یا رسول اللہ فان لم یعرف اسمہ قال ینسب الی اٰدم وحواء
ومن لا یسأل ینبغی ان لا یلقن انتہی وقال فی رد المحتار وقد اطال فی الفتح فی تائید حمل
موتاکم فی الحدیث علی حقیقتہ مع التوفیق بین الادلۃ علی ان المیت یسمع اولا لکن قال فی
شرح المنیۃ ان الجمہور علی ان المراد منہ مجازہ ثم قال وانما لا ینہی عن التلقین بعد
الدفن لانہ لا ضرر فیہ بل فیہ نفع فان المیت یستأنس بالذکر علی ما ورد فی الاٰثار الخ ثم ذکر ان من
لا یسأل ثمانیۃ الشہید والمرابط والمطعون والمیت زمن الطاعون بغیرہ اذا کان صابرا محتسبا
والصدیق والاطفال والمیت یوم الجمعۃ او لیلتہا والقاری کل لیلۃ تبارک الملک وبعضہم ضم
الیہا السجدۃ والقاری فی مرض موتہ قل ھو اللہ احد اھ واشار الشارح الی انہ یزاد الانبیاء
علیہم السلام لانہم اولی من الصدیقین ۱۲۔

[۱] قولہ اقرأ الخ قال الشرنبلالی وھکذا علیہ تبلیغ السلام الی حضرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الذی امرہ
بہ قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة وعن عبد الرحمن بن
كعب عن ابيه قال لما حضرت كعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء بن معرور
فقالت يا ابا عبد الرحمن ان لقيت فلانا فاقرأ عليه منى السلام فقال غفر الله لك
يا ام بشر نحن اشغل من ذلك فقالت يا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان ارواح المؤمنين فى طير خضر تعلق بشجر الجنة قال بلى قالت فهو
ذاك رواه ابن ماجة والبيهقى فى كتاب البعث والنشور وعن عائشة قالت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل[1] عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكى حتى
سال دموع النبى صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان رواه الترمذى وابوداؤد
وابن ماجة وعنها قالت ان ابا بكر قبل النبى صلى الله عليه وسلم وهو ميت
رواه الترمذى وابن ماجة وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون
رواه مسلم وعنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابى سلمة وقد
شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج ناس من اهله
فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال
اللهم اغفر لابى سلمة وارفع درجته فى المهديين واخلفه فى عقبه فى الغابرين
واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له فى قبره ونور له فيه رواه مسلم وعنها
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول
ما امره الله به انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرنى فى مصيبتى واخلف لى خيرا
منها الا اخلف الله له خيرا منها فلما مات ابو سلمة قلت اى المسلمين خير من ابى سلمة

---

[1] قوله قبل وفى المجتبى ولا بأس بتقبيل الميت قال فى بحر الرائق وكذا فى عمدة القارى ١٢

اول بیت هاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم انی قلتها فاخلف اللہ لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم ۔ وعن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حین توفی سجی ببرد حبرۃ متفق علیہ وعن حصین بن وحوح ان طلحۃ بن البراء
مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقال انی لا اری طلحۃ الا قد حدث
بہ الموت فآذنونی بہ وعجلوا فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرانی اہلہ
رواہ ابوداؤد وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ
الملائکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی ایتها النفس الطیبۃ کانت فی الجسد
الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال
لها ذلک حتی تخرج ثم یعرج بها الی السماء فیفتح لها فیقال من ھذا فیقول
فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ
وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لها ذلک حتی تنتهی
الی السماء التی فیها اللہ فاذا کان الرجل السوء قال اخرجی ایتها النفس الخبیثۃ
کانت فی الجسد الخبیث اخرجی ذمیمۃ وابشری بحمیم وغساق واٰخر من
شکلہ ازواج فما تزال یقال لها ذلک حتی تخرج ثم یعرج الی السماء فیفتح لها
فیقال من ھذا فیقال فلان فیقال لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ کانت فی الجسد الخبیث
ارجعی ذمیمۃ فانها لا تفتح لک ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصیر الی القبر
رواہ ابن ماجۃ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرجت روح
المؤمن تلقاها ملکان یصعدانها قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسک قال
ویقول اہل السماء روح طیبۃ جاءت من قبل الارض صلی اللہ علیک وعلی
جسد کنت تعمرینہ فینطلق بہ الی ربہ ثم یقول انطلقوا بہ الی اٰخر الاجل
قال وان الکافر اذا خرجت روحہ قال حماد وذکر من نتنها وذکر لعنا ویقول

اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض فيقال انطلقوا به الى اخر الاجل
قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ريطة كانت على انفه هكذا رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملائكة الرحمة
بحريرة بيضاء فيقولون اخرجي راضية مرضيا عنك الى روح الله وريحان ورب غير
غضبان فتخرج كاطيب ريح المسك حتى انه ليناوله بعضهم بعضا حتى يأتوا به
ابواب السماء فيقولون ما اطيب هذه الريح التى جاءتكم من الارض فيأتون به
ارواح المؤمنين فلهم اشد فرحا به من احدكم بغائبه يقدم عليه فيسألونه ماذا
فعل فلان ماذا فعل فلان فيقولون دعوه فانه كان فى غم الدنيا فيقول قد مات
اما اتاكم فيقولون قد ذهب به الى امه الهاوية وان الكافر اذا حضر اتته ملائكة
العذاب بمسح فيقولون اخرجي ساخطة مسخوطا عليك الى عذاب الله عز وجل
فتخرج كانتن ريح جيفة حتى يأتون به الى باب الارض فيقولون ما انتن هذه الريح
حتى يأتون به ارواح الكفار رواه احمد والنسائى وعن البراء بن عازب قال خرجنا
مع النبى صلى الله عليه وسلم فى جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما
يلحد فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كأن على رؤسنا الطير وفى
يده عود ينكت به فى الارض فرفع رأسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر
مرتين او ثلاثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا كان فى انقطاع من الدنيا واقبال من
الأخرة نزل اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس معهم
كفن من اكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم
يجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الطيبة
اخرجي الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من السقاء
فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها فى يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها

فی ذٰلک الکفن وفی ذٰلک الحنوط ویخرج منہا کاطیب نفحۃ مسک وجدت علی وجہ الارض
قال فیصعدون بہا فلا یمرون یعنی بہا علی ملاءٍ من الملائکۃ الا قالوا ماھذا الروح
الطیب فیقولون فلان ابن فلان باحسن اسمائہ التی کانوا یسمونہ بہا فی الدنیا حتے
ینتھوا بہا الی السماء الدنیا فیستفتحون لہ فیفتح لھم فیشیعہ من کل سماء
مقربوھا الی السماء التی تلیھا حتی ینتھی بہ الی السماء السابعۃ فیقول اللہ عزوجل
اکتبوا کتاب عبدی فی علیین واعیدوہ الی الارض فانی منہا خلقتہم وفیہا
اعیدھم ومنہا اخرجھم تارۃ اخری قال فتعاد روحہ فی جسدہ فیأتیہ ملکان
فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول
دینی الاسلام فیقولان لہ ماھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہ وما علمک فیقول قرأت کتاب اللہ فآمنت
بہ وصدقت فینادی منادٍ من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ من الجنۃ
والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ بابا الی الجنۃ قال فیأتیہ من روحھا وطیبھا
فیفسح لہ فی قبرہ مد بصرہ قال ویأتیہ رجل حسن الوجہ حسن الثیاب
طیب الریح فیقول ابشر بالذی یسرک ھذا یومک الذی کنت توعد فیقول لہ
من انت فوجھک الوجہ یجیئ بالخیر فیقول انا عملک الصالح فیقول رب اقم الساعۃ
رب اقم الساعۃ حتی ارجع الی اھلی ومالی قال وان العبد الکافر اذا کان فی انقطاع
من الدنیا واقبال من الآخرۃ نزل الیہ من السماء ملائکۃ سود الوجوہ معھم المسوح
فیجلسون منہ مد البصر ثم یجیئ ملک الموت حتی یجلس عند رأسہ فیقول
ایتھا النفس الخبیثۃ اخرجی الی سخط من اللہ قال فتفرق فی جسدہ فینتزعھا
کما ینزع السفود من الصوف المبلول فیأخذھا واذا اخذھا لم یدعوھا فی یدہ
طرفۃ عین حتی یجعلوھا فی تلک المسوح وتخرج منہا کانتن ریح جیفۃ وجدت

على وجه الارض فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الخبيث فيقولون فلان بن فلان باقبح اسمائه التى كان يسمى بها فى الدنيا حتى ينتهى به الى السماء الدنيا فيستفتح له فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه فى سجين فى الارض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فى مكان سحيق فتعاد روحه فى جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما هذا الرجل الذى بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادرى فينادى مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بالذى يسوءك هذا يومك الذى كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه يجئ بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة وفى رواية نحوه وزاد فيه اذا خرج روحه صلى عليه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فى السماء وفتحت له ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله ان يعرج بروحه من قبلهم وتنزع نفسه يعنى الكافر مع العروق فيلعنه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فى السماء وتغلق ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله ان لا يعرج روحه من قبلهم رواه احمد ورواه ابوداؤد فى سننه والحاكم فى مستدركه وابن ابى شيبة فى مصنفه والبيهقى فى كتاب عذاب القبر والطيالسى وعبد[1] فى مسنديهما وهناد بن السرى فى الزهد وابن جرير وابن ابى حاتم وغيره من طرق

[1] قوله عبد اراد بقوله عبد عبد بن حميد اول من كتب فى التفسير كذا فى المرقات ۱۲ -

صحيحة وقال ميرك حديث احمد حديث حسن ۔ وعن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه انه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما نسمة المؤمن طير تعلق فی شجر الجنة حتى يرجعه الله فی جسده يوم يبعثه رواه مالك والنسائی والبيهقی فی كتاب البعث والنشور۔

باب غسل الميت وتكفينه

عن ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن فی الاخرة كافورا او شيأ من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا اذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه وفی رواية اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها متفق عليه وفی رواية عبد الرزاق عن عائشة انها رأت امرأة يكدون رأسها بمشط فقالت علام[1] تنصون ميتكم وروى امامنا ابو حنيفة عنها انها رأت ميتا يسرح رأسه فقالت على ما تنصون ميتكم وعن ابی سلمة انه قال سألت عائشة زوج النبی صلى الله عليه وسلم فقلت لها فی كم كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت فی ثلاثة اثواب سحولية رواه مسلم وعن ابن عباس قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ثلثة اثواب نجرانية الحلة ثوبان وقميصه الذی مات فيه رواه ابوداؤد وسكت عنه وذلك دليل رضاه بصحته وفی سنده يزيد ابن ابی زياد وان مسلما قد اخرج له فی المتابعات

---

[1] قوله علام تنصون ميتكم قال الشافعی يسرح شعرها ويجعل ثلاث ظفائر ويجعل خلف ظهرها وبه قال احمد واسحق قلنا ليس فی الحديث الذی استدل بها الشافعی و احمد

وفی الکافی روی له مسلم وابوداؤد والترمذی قاله فی شرح الهدایة وعن جابر قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم عبد الله بن ابی بعد ما ادخل حفرته فامر به فاخرج فوضعه علی رکبتیه فنفث فیه من ریقه والبسه[له] قمیصه قال وکان کسا عباسا قمیصا متفق علیه وعن سماك عن جابر بن سمرة قال کفن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ثلاثة اثواب قمیص وازار ولفافة رواه ابن عدی فی الکامل وعن ابراهیم النخعی ان النبی صلی الله علیه وسلم کفن فی حلة یمانیة وقمیص رواه محمد فی کتاب الآثار مرسلا وروی عبد الرزاق فی مصنفه نحوه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کفن احدکم اخاه فلیحسن کفنه رواه مسلم وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تغالوا فی الکفن فانه یسلب سلبا سریعا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانها من خیر ثیابکم وکفنوا فیها موتاکم ومن خیر اکحالکم الاثمد فانه ینبت الشعر ویجلوا لبصر رواه

اشارة من النبی صلی الله علیه وسلم الی ذلك وانما المذکور فیه الاخبار من ام عطیة انها مشطت شعرها ثلاثة قرون وکونها فعلت ذلك بامر النبی صلی الله علیه وسلم احتمال والحکم لا یثبت به ولان ما ذکره زینة والمیت مستغن عنها قاله فی عمدة القاری وحدیث عبد الرزاق واما منا ابی حنیفة الذی ذکر فی هذا الکتاب یؤید مذهبنا ۱۲۔

[له] قوله والبسه قمیصه وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فیه دلالة علی الکفن فی القمیص وفیه جواز اخراج المیت من قبره لحاجة او لمصلحة ونفث الریق فیه قاله الکرمانی وقال ابن وهب اذا سوی علیه التراب فات اخراجه وقاله یحیی بن یحیی وقال اشهب اذا اهیل علیه التراب فات اخراجه ویصلی علیه فی قبره انتهی ۱۲۔

ابوداؤد والترمذی وروی ابن ماجة الی موتاکم۔ وعن ابی سعید الخدری انه
لما حضره الموت دعا بثیاب جدد فلبسها ثم قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول المیت یبعث فی ثیابه التی یموت فیها رواه ابوداؤد وبوب علیه مایستحب من
تطهیر ثیاب المیت عند الموت وعن عائشة رضی الله عنها قالت لما احتضر ابوبکر رضی الله عنه
تمثلت بهذا البیت اعاذل مایغنی الثراء عن الفتی ٭ اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر
فقال لها یا بنیة لیس کذلك ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذلك ماکنت منه
تحید ثم انظروا ثوبیّ هذین فاغسلوها ثم کفنونی فیها فان الحیی احوج الی الجدید
رواه احمد فی کتاب الزهد وروی عبد الرزاق نحوه وفی روایة البخاری ومسلم
عن عبد الله بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی الله علیه وسلم فوقصته
ناقته وهو محرم فمات فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اغسلوه بماء وسدر[1]
وکفنوه فی ثوبیه وفی روایة للدارقطنی عن ابن عباس عن رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی المحرم یموت خمروه ولا تشبهوه بالیهود وفی روایة لمالك عن عائشة
رضی الله عنها اصنعوا به ما تصنعون بموتاکم وفی روایة له ان ابن عمر لما مات
ابنه واقد وهو محرم کفنه وخمر[2] رأسه ووجهه وقال لولا انا محرمون لحنطناه

[1] قوله وسدر وفیه غسله بالسدر وهذا یدل علی انه خرج من الاحرام لانه لا یجوز
غسل المحرم بسدر من عمدة القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قوله وخمر رأسه الخ قال طاوس یغیب رأس المحرم اذا مات وقال الحسن اذا مات المحرم
فهو حلال ومن حدیث مجالد عن عامر اذا مات المحرم ذهب احرامه ومن حدیث ابراهیم
عن عائشة اذا مات المحرم ذهب احرام صاحبکم وقاله عکرمة بسند جید وحکی ابن
حزم انه صح عن عائشة تحنیط المیت المحرم اذا مات وتطییبه وتخمیر رأسه وعن جابر

یا واقد وفی روایة ابن ماجة اذا مات ابن ادم انقطع عمله[۱] الا من ثلث صدقة جاریة او علم ینتفع به او ولد صالح یدعو له وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال خیر الکفن الحلة[۲] وخیر الاضحیة الکبش الاقرن رواه ابو داؤد ورواه الترمذی وابن ماجة عن ابی امامة وعن خباب بن الارت

عن ابی جعفر قال المحرم یغطی رأسه ولا یکشف قاله العلامة العینی فی عمدة القاری ۱۲۔

[۱] قوله انقطع عمله الخ وقال بعض الاعلام یشکل بالحدیث الصحیح تجویز مشائخنا تخمیر وجه المیت محرما ورأسه لحدیث لیس فی قوة هذا قاله فی شرح النقایة وقال العلامة فی هامشه هذا الاشکال مبنی علی عدم الفرق بین احکام الدنیا واحکام الاخرة وشتان ما بینهما نتدبر فی قوله صلی الله علیه وسلم یظهر لك ان الاحرام له اثر قوی فی ستر الرأس فلذا رتب ستر الرأس علیه وقال فانه یبعث الخ واحکام الدنیا تنقطع عن الاموات فیغطی رأس المحرم اذا مات لانقطاع عمله واما هذا المحرم فعدم تغطیة الراس من خصوصیاته الا تری انه علیه الصلوٰة والسلام قال فانه یبعث الخ ولو کان کما ذهب الیه من یخالفنا لکان نسق الکلام فان المحرمین یبعثون او کل محرم یبعث ولو رتب علی وصف الاحرام لعرفنا انه عدم تغطیة الرأس اثر الاحرام بعد الموت ایضا فان قلت ان الضمیر فی فانه یبعث راجع الی المحرم قلت کلا بل الی ذات المحرم فان الضمائر ترجع الی الذوات بخلاف اسماء الاشارات فانها تلاحظ فیه المشار الیه مع صفته فحاصل الکلام ان عدم تغطیة الرأس اثر الاحرام کما هو ظاهر من قوله علیه الصلوٰة والسلام واما المحرمون بعد الموت فلان یغطی رؤسهم لانقطاع اعمالهم فی حق احکام الدنیا ۱۲

[۲] قوله الحلة الحلة ازار ورداء من برود الیمن ولا یطلق الا علی الثوبین والمقصود والله اعلم انه لا ینبغی الاقتصار علی الثوب الواحد والثوبان خیر منه وان ارید السنة

قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالیٰ فوقع اجرنا علی اللہ فمنا من مضی لم یأکل من اجرہ شیئاً منھم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا غطینا رأسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج رأسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا[1] بھا رأسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا متفق علیہ وعن سعد بن ابراھیم عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائماً فقال

والکمال فتلث علی ما علیہ الجمھور قالہ فی حاشیۃ ابی داؤد ۱۲۔

[1] قولہ غطوا بھا رأسہ الخ ھذا دلیل علی ان کفن الضرورۃ ثوب واحد وعلی ان ستر جمیع المیت واجب قالہ فی المرقات وفی الدر المختار وکفن الضرورۃ لھما ما یوجد واقلہ ما یعم البدن وعند الشافعی ما یستر العورۃ کالحی وقال فی رد المحتار ان ما لا یستر البدن لا یکفی عند الضرورۃ ایضا بل یجب ستر باقیہ بنحو حشیش کالاذخر ولذا قال الزیلعی بعد سوقہ حدیث مصعب وھذا دلیل علی ان ستر العورۃ وحدھا لا یکفی خلافا للشافعی وقال فی شرح المنیۃ ولا یجوز الجمع بین اثنین فی کفن واحد عندنا خلافا للشافعیۃ والحنابلۃ حیث جوزوہ عند الضرورۃ لما روی انس قلنا معناہ انہ کان یقسم الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر الا بعض بدنہ ولیس المراد ان یلاصق بدناھما لان فیہ مباشرۃ عورۃ احدھما الآخر ولا یجوز ان یدفن اثنان او اکثر فی قبر واحد الا عند الضرورۃ وحینئذ یجعل بینھما حاجز من التراب انتھی وفی عمدۃ القاری عن العلامۃ ابن تیمیۃ معنی الحدیث انہ کان یقسم الثوب الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر الا بعض بدنہ یدل علیہ تمام الحدیث انہ کان یسأل عن اکثرھم قرآنا فیقدمہ فی اللحد فلو انھم فی ثوب واحد جملۃ لیسأل

قتل مصعب بن عمیر وهو خیر منی کفن فی بردة ان غطی رأسه بدت رجلاه وان
غطی رجلاه بدا رأسه واراه قال وقتل حمزة وهو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا
ما بسط اوقال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا
عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترک الطعام رواه البخاری **وعن** ابن عباس قال امر
رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود
وان یدفنوا بدمائهم وثیابهم رواه ابوداؤد وابن ماجة **وفی** روایة للبخاری
ولم یغسلهم۔

باب المشی بالجنازة والصلوٰة علیها

وقول الله عز وجل ولا تصل علی احد منهم مات ابدا **عن** ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسرعوا بالجنازة فان تک صالحة
فخیر تقدمونها الیه وان تک سوی ذٰلک فشر تضعونه عن رقابکم متفق علیه
وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وضعت الجنازة
فاحتملها الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحة قالت قدمونی وان کانت غیر
صالحة قالت لاهلها یا ویلها این تذهبون بها یسمع صوتها کل شیء الا الانسان
ولو سمع الانسان لصعق رواه البخاری **وعن** علی قال کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم امرنا بالقیام فی جنازة ثم جلس بعد ذٰلک وامرنا بالجلوس رواه احمد

عن افضلهم قبل ذٰلک کیلا یؤدی الی نقض التکفین واعادته ۱۲

والطحاوی وفی روایۃ مالک وابی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد وفی روایۃ
محمد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقوم فی الجنازۃ ثم جلس بعد
قال محمد وبھذا ناخذ لا نری القیام للجنازۃ کان ھذا شیأ فترک وھو قول
ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ وعن محمد بن سیرین قال ان جنازۃ
مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن
الیس قد قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجنازۃ یہودی قال نعم ثم
جلس رواہ النسائی وعن ابن سخبرۃ قال کنا قعودا مع علی بن ابی طالب ننتظر
جنازۃ فمر بجنازۃ اخری فقمنا فقال ما ھذا القیام فقلت ما تأتونا بہ
یا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو موسی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا رأیتم جنازۃ مسلم او یہودی او نصرانی فقوموا فانکم لستم لھا
تقومون انما تقومون لمن معھا من الملائکۃ فقال علی انما صنع ذلک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ واحدۃ کان یتشبہ باھل الکتاب فی الشئی فاذا
نھی عنہ ترکہ رواہ الطحاوی وعن ابن ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا حتی توضع
رواہ ابوداؤد وفی روایۃ لہ حتی توضع بالارض وروی الترمذی وابوداؤد
وابن ماجۃ عن عبادۃ الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا تبع جنازۃ لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض لہ حبر من الیہود فقال لہ
انا ھکذا نصنع یا محمد قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال
خالفوھم[1] وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع

[1] قولہ خالفوھم لذلک قال فی شرح النقایۃ وکرہ الجلوس قبل وضعھا ای

جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہا ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط متفق علیہ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی[1] فصف[2] بہم

عن اعناق الرجال موافقۃً لہم واستعدادا لاعانتہم فاذا وُضِعت علی الارض فلا بأس بالجلوس ۱۲

[1] قولہ المصلی وفیہ حجۃ للحنفیۃ والمالکیۃ فی منع الصلاۃ علی المیت فی المسجد لانہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بہم الی المصلی فصف بہم وصلی علیہ ولوساغ ان یصلی علیہ فی المسجد لما خرج بہم الی المصلی قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲

[2] قولہ فصف بہم الخ ذہب الشافعی الی جواز الصلوٰۃ علی الغائب وعند ابی حنیفۃ لاتجوز ولاتصح واما صلوٰتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی النجاشی لانہ رفع سریرہ لہ حتی راٰہ بحضرتہ فتکون صلوٰۃ من خلفہ علی میت یراہ الامام وبحضرہ دون المأمومین وھذا غیر مانع من الاقتداء وذکر الحافظ ابن حجر العسقلانی ناقلا عن اسباب النزول للواحدی بغیر اسناد عن ابن عباس قال کشف للنبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سریر النجاشی حتی راٰہ وصلی علیہ وفی مغازی الواقدی لما التقی الناس بموتۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وکشف لہ ما بینہ وبین الشام فہو ینظر الی معترکہم فقال علیہ السلام اخذ الرایۃ زید بن حارثۃ فمضی حتی استشہد وصلی علیہ ودعالہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ وھو یسعی ثم اخذ الرایۃ جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشہد فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعالہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ فہو یطیر فیہا بجناحین حیث شاء ویدل علی ذلک انہ توفی خلق کثیر من اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعزہم علیہ القراء

وکبر اربع تکبیرات متفق علیہ وروی ابن حبان فی صحیحہ عن عمران بن الحصین ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ فقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وصفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لایظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ وفی روایۃ ابی عوانۃ فصلینا خلفہ ونحن لانری الا ان الجنازۃ قدامنا وروی الطبرانی فی معجمہ الاوسط عن ابی امامۃ قال کنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بتبوک فنزل جبریل علیہ السلام فقال یارسول اللّٰہ ان معاویۃ بن معاویۃ المزنی مات بالمدینۃ اتحب ان تطوی لک الارض فتصلی علیہ قال نعم فضرب بجناحہ علی الارض ورفع لہ سریرہ فصلی علیہ وخلفہ صفان من الملائکۃ فی کل صف سبعون الف ملک ثم رجع فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لجبریل علیہ السلام بما ادرک ھذا قال بحبہ سورۃ قل ھو اللّٰہ احد وقراءتہ ایاھا جائیا وذاھبا وقائما وقاعدا وعلی کل حال وعن سلمان المؤذن قال توفی ابوشریحۃ فصلی علیہ زید بن ارقم فکبر علیہ اربعا فقلنا ماھذا فقال ھکذا رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یفعل رواہ الطحاوی وعن ابراھیم النخعی ان الناس کانوا یصلون علی الجنائز خمسا وستا واربعا حتی قبض النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم کبروا کذالک فی ولایۃ ابی بکر الصدیق ثم ولی عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ ففعلوا ذلک فقال

ولم ینقل عنہ انہ صلی علیہم مع حرصہ علی ذلک حتی قال لایموتن احد منکم الا اذنتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ لہ ھذا حاصل ما فی المرقات والدر المختار ورد المحتار وشرح المنیۃ وفتح القدیر ۱۲

لہ قولہ وکبر اربع تکبیرات یدل علی ان تکبیرات الجنازۃ اربع کذا فی عمدۃ القاری ۱۲

لهم عمر انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متى تختلفون تختلف الناس بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شئ يجمع عليه من بعدكم فاجمع رأى اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان ينظروا اٰخر جنازة كبر عليها النبى صلى الله عليه وسلم حتى قبض فيأخذون به ويرفضون ما سواه فنظروا فوجدوا اٰخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا رواه محمد وروى احمد والطحاوى نحوه وعن ابن عباس قال اٰخر ما كبر النبى صلى الله عليه وسلم على الجنائز اربع تكبيرات وكبر عمر على ابى بكر اربعا وكبر ابن عمر على عمر اربعا وكبر الحسن بن على على علىّ اربعا وكبر الحسين بن على على الحسن اربعا وكبرت الملائكة على اٰدم اربعا رواه الحاكم فى المستدرك والبيهقى فى سننه والطبرانى وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان لايقرأ[ل] فى الصلوٰة على الجنازة رواه مالك

[ل] قوله كان لايقرأ فى الصلوٰة على الجنازة وقال فى تابع الاٰثار وما روى من القراءة محمول على ما كان نية الدعاء وقال فى الدر المختار وعيّن الشافعى الفاتحة فى الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام قال ابن الملك بحديث الترمذى قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب قال الشافعى قلت مع عدم تعيين دلالته على ان القراءة كانت على الميت او فى الصلوٰة عليه او بعد اى تكبيرة من تكبيراتها والحديث لايصح الاستدلال به وقال فى رد المحتار والظاهر ان الفاتحة بنية الدعاء تقوم مقام الثناء على ظاهر الرواية من انه يسن بعد الاولى التحميد وتكره بنية القراءة قال فى البحر عن التجنيس والمحيط لايجوز لانها محل الدعاء دون القراءة اھ ومثله فى الولوالجية والتاترخانية وظاهره ان الكراهة تحريمية وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز اى لو قرأها

روی عن ابن مسعود انه قال لم یوقت النبی صلی اللہ علیه وسلم شیأ
من القرآن فی صلوٰۃ الجنازۃ وقال ابن بطال وممن کان لایقرأ فی الصلوٰۃ علی
الجنازۃ وینکر عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وابن عمر وابوھریرۃ ومن التابعین
عطاء وطاؤس وسعید بن المسیب وابن سیرین وسعید بن جبیر والشعبی
والحکم وقال ابن المنذر وبه قال مجاھد وحماد والثوری وقال مالك قراءۃ الفاتحة
لیست معمولاً بها فی بلدنا فی صلاۃ الجنازۃ قاله فی عمدۃ القاری وقال فی شرح النقایۃ
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا صلیتم على المیت
فاخلصوا له الدعاء رواہ ابوداؤد وابن ماجة وعنه قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللّٰھم اغفر لحینا ومیتنا

بنیۃ الدعاء لیوافق ما ذکرہ غیرہ واراد بالجواز الصحة علی ان کلام القنیۃ لایعمل به
اذا عارضه غیرہ فقول الشرنبلالی فی رسالته انه نص علی جواز قراءتها فیه نظر ظاهر
لما علمته وقوله وقول ملا علی القاری ایضا یستحب قراءتها بنیۃ الدعاء خروجا من خلاف
الامام الشافعی فیه نظر ایضا لانها لاتتم عندہ الا بنیۃ القرآن ولیس له ان یقرأها
بنیۃ القراءۃ ویرتکب مکروہ مذھبه لیراعی مذھب غیرہ کما مر تقریرہ اول الکتاب ۱۲
له قوله اذا صلیتم الخ ای لاتجب ولاتسن عندنا قراءۃ القرآن فیها ای بنیۃ
القرآن فلو قرأ الفاتحة بنیۃ الثناء جاز کذا فی الاشباہ والاصل فیه ھذا
الحدیث کذا فی عمدۃ الرعایۃ ۱۲
له قوله اللّٰھم اغفر الخ وفی فتح القدیر ویدعو فی الثالثة للمیت ولنفسه
ولابویه وللمسلمین ولا توقیت فی الدعاء سوی انه بامور الآخرۃ وان دعا
بالمأثور فما احسنه وابلغه انتھی ۱۲۔

وشاهدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللهم من احییته منا فاحیه
علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفه علی الایمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا
بعده رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة ورواه النسائی عن ابراهیم
الاشهلی عن ابیه وانتهت روایته عند قوله وانثانا وفی روایة
ابی داؤد فاحیه علی الایمان وتوفه علی الاسلام وفی اٰخره ولا تضلنا بعده
وعن عوف بن مالك قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم علی جنازة
فحفظت من دعائه وهو یقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واکرم
نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطایا کما نقیت
الثوب الابیض من الدنس وابدله دارا خیرا من داره واهلا خیرا من اهله
وزوجا خیرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن
عذاب النار وفی روایة وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتی تمنیت ان
اکون انا ذلك المیت رواه مسلم وعن واثلة بن الاسقع قال صلی بنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم علی رجل من المسلمین فسمعته یقول اللهم ان فلان بن
فلان فی ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت
اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحیم رواه ابوداؤد
وابن ماجة وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلوٰة علی الجنازة
اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هدیتها الی الاسلام وانت قبضت روحها
وانت اعلم بسرها وعلانیتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداؤد وعنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صُلّی علی جنازة فی المسجد فلا

ل قوله من صلی علی جنازة الخ وقال الطحاوی ان الروایات لما اختلفت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

شئی له رواه ابوداؤد واحمد والطحاوی وقال فی البنایة وسکت ابوداؤد عنه فهذا دلیل رضاه به وانه صحیح عنده انتهی وحقق ابن القیم فی زاد المعاد وغیره ان سنده حسن محتج به ویؤیده ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یکن من عادته الصلوٰة علی الجنازة فی مسجده مع شرفه بل کان یخرج الی المصلی قاله فی عمدة الرعایة وقال محمد فی موطأه لا یصلی علی جنازة فی المسجد وکذلك بلغنا عن ابی هریرة وموضع الجنازة بالمدینة خارج من المسجد وهو الموضع الذی کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی علی الجنازة فیه وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس له شئی رواه ابن ماجة

فی هذا الباب فاحتجنا الی کشف ذلك لنعلم المتأخر منها فنجعله ناسخا لما تقدم فحدیث عائشة رضی الله عنها اخبار عن فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حال الاباحة التی لم یتقدمها نهی وحدیث ابی هریرة اخبار عن نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی قد تقدمته الاباحة فصار حدیث ابی هریرة ناسخا لحدیث عائشة وانکار الصحابة علیها مما یؤید ذلك قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ملخصا وفی البنایة ولنا ما روی ابوهریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی جنازة فی المسجد فلا اجر له وحدیث عائشة مشترك الالزام لان الناس فی زمانها المهاجرون والانصار قد عابوا علیها فدل علی ان کراهة ذلك کانت معروفة فیما بینهم وتأویل صلاته صلی الله علیه وسلم علی جنازة سهیل فی المسجد انه کان معتکفا فی ذلك الوقت فلم یمکنه الخروج فامر بالجنازة فوضعت خارج المسجد انتهی وقال فی فتح القدیر ومما یقطع بعدم مسنونیة انکارهم وتخصیصها رضی الله عنها فی الروایة ابنی بیضاء اذ لو کان سنة فی کل میت ذلك کان هذا مستقرا عندهم لا ینکرونه لانهم کانوا حینئذ یتوارثونه

واسنادہ حسن وفی روایة الطیالسی وابن ابی شیبة فلا صلاة لہ۔ وعن ابی غالب قال صلیت خلف انس علی جنازة فقام حیالَ[1] صدرہ رواہ احمد فیہ ابو غالب قال فی فتح القدیر ابو غالب الباھلی الخیاط البصری قال ابن معین صالح وابو حاتم شیخ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن ابراھیم قال یقوم الرجل الذی یصلی علی الجنازة عند صدرھا رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرة ان امرأة سوداء کانت تقم المسجد اوشاب نفقدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأل عنھا او عنہ فقالوا مات قال افلا کنتم اٰذنتمونی قال فکأنھم صغروا امرھا او امرہ فقال دلونی علی قبرہ فدلوہ فصلّی[2] علیھا ثم قال ان ھذہ القبور مملوٴة ظلمة علی اھلھا وان اللہ

ولقالت کان صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنائز فی المسجد ۱۲۔

[1] قولہ حیال صدرہ وما روی من القیام عند رأس الرجل او عند عجیزة المرأة اوفی الوسط فاما اتفاق اوکان لمصلحة وایضا الوسط یحتمل الصدر ومن المصلحة عدم النعوش اذ ذاک کما نقلہ صاحب الفتح عن ابی داؤد قالہ فی تابع الاٰثار ۱۲۔

[2] قولہ فصلی علیھا فھذا یفید ان للسلطان الاعادة ولو لم یکن حاضرا علی ما یفھم من رد المحتار وقال فی فتح القدیر واما ما روی انہ علیہ الصلوٰة والسلام صلی علی قبر بعد ما صلی علیہ اھلہ فلانہ علیہ السلام کان لہ حق التقدم فی الصلوٰة انتہی وقال محمد فی موطأہ ولا ینبغی ان یصلی علی جنازة قد صُلِّی علیھا ولیس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا کغیرہ الا یری انہ صلی علی النجاشی بالمدینة وقد مات بالحبشة فصلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکة وطھور فلیست کغیرھا من الصلوات وھو قول ابی حنیفة انتہی وقال فی التعلیق الممجد حاصلہ انہ من خصوصیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان صلاتہ علی امة برکة وطھور کما یفیدہ ما ورد فی صحیح مسلم وابن حبان

ینوّرها لهم بصلاتی علیهم متفق علیه ولفظه لمسلم وروی ابن حبان نحوه وقال فی التعلیق المجد ان الصلوٰة علی الجنازة بعد ما صلی علیه من خصوصیات النبی صلی الله علیه وسلم لان صلاته علی امته برکة وطهور کما یفیده ما ورد فی هذا الحدیث وعن کریب مولی بن عباس عن عبد الله بن عباس انه مات له ابن بقدید او بعسفان فقال یا کریب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا له فاخبرته فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجوه فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیئا الا شفعهم الله فیه رواه مسلم وعن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه رواه مسلم وعن مالك بن هبیرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من مسلم یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین الا اوجب فکان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزأهم ثلاثة صفوف لهذا الحدیث رواه ابو داؤد وفی روایة الترمذی قال کان مالك ابن هبیرة اذا صلی علی جنازة فتقال الناس علیها جزأهم ثلاثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علیه ثلاثة صفوف اوجب وروی ابن ماجة نحوه وعن انس قال مروا بجنازة فاثنوا علیها خیرا فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت ثم مروا باخری فاثنوا

نصلی علی القبر ثم قال ان هذه القبور مملوة ظلمة علی اهلها وان الله ینورها لهم بصلاتی علیهم وفی حدیث زید فان صلوٰتی علیه رحمة وهذا لا یتحقق فی غیره کما انه صلی علی النجاشی مع انه قد صلی علیه فی بلده ومع غیبوبة الجنازة ۱۲-

علیہا شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت
له الجنة وهذا اثنیتم علیه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض
متفق علیه وفی روایة المؤمنون اشهداء الله فی الارض وروی الحاکم نحوه وفیه
فقال نعم یا ابابکر ان لله ملائکة تنطق علی لسان بنی ادم بما فی المرأ من الخیر
والشر وقال الحاکم هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم وعن عمر قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ایما مسلم شهد له اربعة بخیر ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة
قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاری وعن
عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد
افضوا الی ما قدموا رواه البخاری وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن مساویهم رواه ابوداؤد والترمذی وعن
عقبة بن عامر الجهنی ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قتلی احد صلوٰته
علی المیت ذکره الحاکم فی المستدرک وقال قد اتفقا جمیعا علی اخراجه وعن
عطاء بن ابی رباح ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی قتلی احد رواه ابوداؤد
فی المراسیل[1] وفی الباب عن جابر رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد وعن ابن مسعود
رواه احمد وعن ابن عباس رواه الدارقطنی وعن جابر قال فقد رسول الله
صلی الله علیه وسلم حمزة حین فاء الناس من القتال فقال رجل رأیته عند
تلك الشجرة فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم نحوه فلما رآه ورأی ما مثل به
شهق وبکی فقام رجل من الانصار فرمی علیه بثوب ثم جئ بحمزة فصلی علیه

---

[1] قوله فی المراسیل وقال فی فتح القدیر ونمنع اصل المخالف فی تضعیف المراسیل ولو سلم
فعنده اذا اعتضد یرفع معناه ۱۲ –

ثم بالشهداء فیوضعون الی جانب حمزة فیصلی علیهم ثم یرفعون ویترك حمزة
حتی صلی علی الشهداء کلهم وقال صلی الله علیه وسلم حمزة سید الشهداء
عند الله یوم القیامة رواه الحاکم[1] وعن ابن عباس قال اتی بهم رسول الله
صلی الله علیه وسلم یوم احد فجعل یصلی علی عشرة عشرة وحمزة هو کما
هو یرفعون وهو کما هو موضوع[2] رواه ابن ماجة وروی الطحاوی نحوه وعن
شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فآمن
به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصی به النبی صلی الله علیه وسلم بعض
اصحابه فلما کانت غزوة غَنِمَ النبی صلی الله علیه وسلم سبیا فقسم وقسم له
فاعطی اصحابه مَاقسم له وکان یرعی ظهرهم فلما جاء دفعوه الیه فقال ماهذا
قالوا قسم قسمه لك النبی صلی الله علیه وسلم فاخذه فجاء به الی النبی
صلی الله علیه وسلم فقال ماهذا قال قسمته لك قال ما علی هذا اتَّبَعْتُكَ
ولکنی اتبعت علی ان اُرمیٰ الی ههنا واشار الی حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة

---

[1] قوله رواه الحاکم الخ وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاه الا ان فی سنده مفضل بن صدقة ابو حماد الحنفی وهو وان ضعفه یحیی والنسائی فقد قال الاهوازی کان عطاء بن مسلم یوثقه وکان احمد بن محمد بن شعیب یثنی علیه ثناء تاما وقال ابن عدی ما اری به بأسا فلا یقصر الحدیث عن درجة الحسن وهو حجة استقلالا فلا اقل من صلاحیته عاضدا لغیره قاله فی فتح القدیر ۱۲

[2] قوله موضوع فان قلت روی ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی حمزة سبعین مرة وکان الفرض قد تأدی بالاولی قلت اجیب عنه انه کان موضوعا بین یدیه فیوتی بعشرة عشرة من الذین استشهدوا وکان علیه السلام یصلی علیهم صلاة فظن الراوی انه علیه السلام صلی علی حمزة فی کل مرة فقال صلی علی حمزة سبعین مرة مثله قال العلامة العینی فی شرح الهدایة ۱۲

فقال ان تصدق الله يصدقك فلبثوا قليلاً ثم نهضوا فى قتال العدو فأتى به
النبى صلى الله عليه وسلم يحمل قد اصابه سهم حيث اشار فقال النبى صلى الله
عليه وسلم اهو هو قالوا نعم قال صدق الله فصدقه ثم كفنه النبى صلى الله عليه
وسلم فى جبة النبى صلى الله عليه وسلم ثم قدمه فصلى عليه فكان مما ظهر من
صلاته اللهم هذا عبدك خرج مهاجرا فى سبيلك فقتل شهيدا انا شهيد
على ذلك رواه النسائى والطحاوى واسناده صحيح وعن سعيد بن عبد الله
قال سمعت مكحولاً يسأل عبادة بن اوفى النميرى عن الشهداء يصلى عليهم
فقال عبادة[1] نعم رواه الطحاوى وعن طاؤس قال ما مشى رسول الله صلى الله
عليه وسلم حتى مات الا خلف الجنازة رواه عبد الرزاق واسناده مرسل صحيح
وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجنازة
متبوعة ولا تتبع ليس معها من تقدمها رواه الترمذى وابو داؤد وابن
ماجة قال الترمذى وابو ماجد الراوى رجل مجهول وقال على القارى جهل الراوى
المتأخر لا يضر للمجتهد حيث ثبت الحديث عنده وقال به وعن عبد الرحمن
بن ابزى قال كنت امشى فى جنازة فيها ابو بكر وعمر وعلىؓ فكان ابو بكر وعمر
يمشيان امامها وعلى يمشى خلفها يدى فى يده فقال علىؓ اما ان فضل الرجل
يمشى خلف الجنازة على الذى يمشى امامها كفضل صلوٰة الجماعة على صلوٰة

---

[1] قوله فقال عبادة وقال الطحاوى فهذا عبادة بن اوفى يقول هذا ومغازى
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
انما كان جلها هناک نحو الشام فلم يكن يخفى على اهله ما كانوا يصنعون بشهدائهم
من الغسل والصلوٰة وغير ذلك ۱۲۔

الفذ وانهما [1] ليعلمان من ذلك مثل الذی اعلم ولکنہما سهلان یسهلان علی الناس
رواه الطحاوی وعبد الرزاق وابن ابی شیبة واسناده صحیح قاله فی اٰثار السنن
وذکر ابن حجر فی الفتح اسناده حسن وهو موقوف فی حکم المرفوع وعن عبد الله
ابن عمرو بن العاص ان اباه قال له کن خلف الجنازة فان مقدمها للملائکة
وخلفها لبنی اٰدم رواه ابوبکر بن ابی شیبة واسناده حسن وعن نافع قال
خرج عبد الله بن عمر وانا معه علی جنازة فرآی معها نساء فوقف ثم قال ردهن
فانهن فتنة الحی والمیت ثم مضی نمشی خلفها فقلت یا ابا عبد الرحمن کیف
المشی فی الجنازة امامها ام خلفها فقال اما ترانی امشی خلفها رواه الطحاوی
وعن ابراهیم قال کان الاسود [2] اذا کان معها نساء اخذ بیدی فتقدمنا
نمشی امامها فاذا لم یکن معها نساء مشینا خلفها رواه الطحاوی وعنه
قال کانوا [3] یکرهون السیر امام الجنازة رواه الطحاوی وفی روایة لابی داؤد عن

---

[1] قوله انهما لیعلمان الخ قال الطحاوی ففی هذا الحدیث تفضیل علی رضی الله عنه المشی خلف
الجنازة علی المشی امامها وقوله ان ابابکر وعمر یعلمان مثل ما اعلم وانهما انما یترکان ذلک
التسهیل علی الناس لا لان ذلک افضل من غیره وهذا مما لا یقال بالرأی انما یقال
ویعلم بما قد وقفهم علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلمهم ایاه من ذلک ۱۲
[2] قوله کان الاسود الخ قال الطحاوی فهذا الاسود بن یزید علی طول صحبته لعبد الله بن مسعود دل علی صحبة لعمر
قد کان قصده فی المشی مع الجنازة الی المشی خلفها الا ان یعرض له عارض فیمشی امامها
لذلک العارض لا لان ذلک افضل عنده من غیره فکذلک عمر ما رویناه عنه فیما
فعله فی جنازة زینب هو علی هذا المعنی عندنا والله اعلم ۱۲۔
[3] قوله کانوا یکرهون الخ قال الطحاوی فهذا ابراهیم یقول هذا واذا قال کانوا

المغيرة بن شعبة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب یسیر خلف الجنازة
وعن ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة فرأی ناسا رکبانا فقال
الا تستحیون ان ملائکة اللہ علی اقدامہم وانتم علی ظہور الدواب رواہ الترمذی
وابن ماجة وروی ابوداؤد نحوہ قال الترمذی وقد روی عن ثوبان موقوفا
وعن جابر بن سمرة قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بفرس معرور فرکبہ حین
انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشی حولہ رواہ مسلم وعن جابر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الطفل لا یصلی علیہ ولا یرث ولا یورث حتی یستہل
رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجة الا انہ لم یذکر ولا یورث وصححہ ابن حبان
والحاکم وقال انہ علی شرط الشیخین وروی الحاکم نحوہ وقال الشیخ ابن الہمام اسنادہ
صحیح وعن ابی عبیدة قال قال عبد اللہ بن مسعود من اتبع جنازة فلیحمل
بجوانب السریر کلہا فانہ من السنة ثم ان شاء فلیتطوع وان شاء فلیدع رواہ
ابن ماجة واسنادہ مرسل جید وروی البیہقی والطیالسی عنہ وابن ابی شیبة
عن ابی الدرداء نحوہ وفی روایة عبد الرزاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال من

فانما یعنی بذلک اصحاب عبد اللہ فقد کانوا یکرہون ہذا ثم یفعلونہ للعذر لان ذلک
ہو افضل من مخالطة النساء اذا قربن من الجنازة فاما اذا بعدن منہا ولم یکن معہا نساء
فان المشی خلفہا افضل من المشی امامہا وعن یمینہا وعن شمالہا وہذا قول ابی حنیفة
وابی یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ تعالیٰ ۱۲
لہ قولہ بجوانب السریر کلہا وما روی انہ علیہ الصلوة والسلام حمل جنازة سعد بن معاذ
بین العمودین ضعیف الاسناد قال النووی لیس فی حملہا بین العمودین نص ثابت عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالہ فی شرح المنیة ۱۲ -

حمل الجنازة بجوانبها الاربع فقد قضی الذی علیہ وعن ابی الدرداء قال من تمام اجر الجنازة ان تشیعها من اهلها وان تحمل بارکانها الاربعة وان تحثو فی القبر رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه واسناده مرسل قوی وعن علی الازدی قال رأیت ابن عمر فی جنازة فحمل بجوانب السریر الاربع رواه ابن ابی شیبة وعبد الرزاق۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمل جوانب السریر الاربع کفر اللہ عنه اربعین کبیرة رواه الطبرانی فی الاوسط وعن منصور بن المعتمر قال من السنة حمل الجنازة بجوانب السریر الاربع رواه محمد۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد المؤمنین فی جبل[1] فی الجنة یکفلهم ابراهیم وسارة حتی یردهم الی آبائهم یوم القیامة رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وعنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ذراری المؤمنین فی الجنة یکفلهم ابراهیم علیہ السلام رواه الحاکم فی المستدرک وقال هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه وروی البیهقی من حدیث ابی هریرة انه اذا کان المیت طفلا استحب ان یقول المصلی اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا واجرا وعن البخاری تعلیقا ویقول اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا وعن ابی مسعود الانصاری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شیئ[2] والناس خلفه یعنی اسفل منه رواه الدارقطنی فی المجتبی فی کتاب الجنائز۔

---

[1] قوله فی جبل فی الجنة وقال فی الدر المختار والاصح ان الانبیاء لایسألون والاطفال المؤمنین ۱۲

[2] قوله فوق شیئ قال ابن الهمام ولاتجوز الصلاة والمیت علی دابة او ایدی الناس لانه کالامام واختلاف المکان مانع من الاقتداء وقال فی موضع آخر وشرط صحتها اسلام المیت وطهارته

باب دفن المیت

وقول الله عزوجل فاقبره عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد
ابن ابی وقاص قال فی مرضه الذی هلك فیه الحدوا لی لحدا وانصبوا علی اللبن
نصبا کما صنع برسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم وعن عروة بن الزبیر
قال کان بالمدینة رجلان احدهما یلحد والاٰخر لا یلحد فقالوا ایهما جاء اولا
عمل عمله فجاء الذی یلحد فلحد لرسول الله صلی الله علیه وسلم رواه فی شرح
السنة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللحد لنا والشق
لغیرنا رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة ورواه احمد عن جریر
ابن عبد الله وقال الترمذی وقد روی عن ابن عباس انه کره[۱] ان یلقی
تحت المیت فی القبر شیئ ـ وعن سفیان التمار انه رأی قبر النبی صلی الله
علیه وسلم مسنما رواه البخاری وعنه دخلت البیت الذی فیه قبر النبی
صلی الله علیه وسلم فرأیت قبر النبی صلی الله علیه وسلم وقبر ابی بکر
وعمر مسنمة رواه ابن ابی شیبة فی مصنفه وعن جابر
قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یجصص القبر

ووضعه امام المصلی فلهذا القید لا تجوز علی غائب ولا حاضر علی دابة وغیرها ولا
موضوع یتقدم علیه المصلی وهو کالامام من وجه قاله فی المرقات ۱۲ ـ
[۱] قوله کره الخ فالکراهة تحریمیة لذا قال فی الدر المختار ولا یجوز ان یوضع فیه
مضربة انتهی وما روی انه جعل فی قبره علیه الصلوٰة والسلام قطیفة فغیر ثابت عند وقیل
ان ذلك من خواصه علیه الصلوٰة والسلام فلا یحسن فی غیره ملتقط من المرقات ورد المحتار ۱۲

وان یبنی[1] علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر رواہ مسلم وعن ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا[2] مشرفا الا سویتہ رواہ مسلم وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا رواہ مسلم وعن ہشام بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرہم قرانا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجۃ الی قولہ واحسنوا وعن جابر قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ

---

[1] قولہ وان یبنی علیہ والنہی فی البناء للکراہۃ ان کان فی ملکہ وللحرمۃ فی المقبرۃ المسبلۃ وقال بعض الشراح من علمائنا ولاضاعۃ المال وقد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ والعلماء المشہورین لیزورہم الناس ولیستریحوا بالجلوس فیہ کذا فی المرقات ورد المحتار ۱۲۔

[2] قولہ ولا قبر مشرفا الخ وقال ابن الہمام ہذا الحدیث محمول علی ما کانوا یفعلونہ من تعلیۃ القبور بالبناء العالی ولیس مرادنا ذلک بتسنیم القبر بل بقدر ما یبدو من الارض یتمیز عنہا قالہ فی المرقات وفیہ ایضا ولا دلالۃ فیہ لا علی التسطیح کما قالہ ابن حجر ولا علی التسنیم کما قالہ غیرہ بل فیہ مبالغۃ للزجر علی البناء والا فلا یجوز تسویتہ بالارض حقیقۃ اذ السنۃ ان یعلم القبر وان یرفع شبر کقبرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کما رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۱۲۔

فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردّوا القتلی الی مضاجعہم رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی ولفظہ للترمذی وعن ابن ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع فحمل الی مکۃ فدفن بہا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ + من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی و مالکا + لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک ما زرتک رواہ الترمذی وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ من قبل القبلۃ واستقبل استقبالا رواہ ابن ماجۃ وعن ابن بریدۃ عن ابیہ قال الحد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ من قبل القبلۃ ونصب علیہ اللبن نصبا رواہ امامنا ابوحنیفۃ وعن ابراھیم النخعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادخل القبر من قبل القبلۃ ولم یسل سلا رواہ ابن ابی شیبۃ وابوداؤد فی المراسیل وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھا تلاء للقران وکبر علیہ اربعا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لہ قولہ ردوا القتلی الی مضاجعہم ویستحب فی القتیل والمیت دفنہ فی المکان الذی مات فیہ فی مقابر اولئک القوم وان نقل قبل الدفن قدر میل او میلین فلا بأس بہ لانہ نقل عن سعد بن ابی وقاص انہ مات فی ضیعۃ علی اربعۃ فراسخ من المدینۃ فحمل علی اعناق الرجال الیہا ھذا حاصل ما فی شرح المنیۃ وفتح القدیر ۱۲ - لہ قولہ ولو شہدتک ما زرتک تحقیقہ فی باب زیارۃ القبور فراجعہ ۱۲ - لہ قولہ حدیث حسن قال فی فتح القدیر ۱۲

وابوبکر وعمر یدخلون المیت من قبل القبلة رواه الطبرانی فی الکبیر و فی
اسناده عبد اللّٰہ بن خراش وثقه ابن حبان وعن علی انه ادخل یزید بن
المکفف من قبل القبلة رواه عبد الرزاق وابن ابی شیبة و صححه ابن حزم
فی المحلی وعن ابن الحنفیة انه ولی ابن عباس فکبر علیه اربعا وادخله
من قبل القبلة رواه ابن ابی شیبة وعن ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم
کان اذا ادخل المیت القبر قال بسم اللّٰہ و باللّٰہ وعلی ملة رسول اللّٰہ رواه
احمد والترمذی وابن ماجة وعن جعفر بن محمد عن ابیه مرسلا ان النبی
صلی اللّٰہ علیه وسلم حثی علی المیت ثلاث حثیات بیدیه جمیعا وانه رش
علی قبر ابنه ابراهیم ووضع علیه حصباء رواه فی شرح السنة وروی
الشافعی من قوله رش وعن ابی هریرة ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم
صلی علی جنازة ثم اتی القبر فحثی علیه من قبل رأسه ثلاثا رواه ابن ماجة
وعن جابر قال رش قبر النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وکان الذی رش الماء
علی قبره بلال بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتی انتهی الی رجلیه
رواه البیهقی فی دلائل النبوة وعنه قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه
وسلم ان یجصص القبور وان یکتب[1] علیها وان توطأ رواه الترمذی۔
وعن المطلب بن ابی وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته

فیه الحجاج بن ارطاة ومنهال بن خلیفة وقد اختلفوا فیهما وذلك یحط الحدیث عن درجة الصحیح لا الحسن ۱۲
[1] قوله ان یکتب علیها فصل فی المحیط فقال وان احتیج الی الکتابة حتی لا یذهب الاثر
ولا یمتهن فلا بأس به فاما الکتابة بغیر عذر فلا اه حتی انه یکره کتابة شیء علیه
من القرآن او الشعر او اطراء مدح له ونحو ذلك حلیة ملخصا قاله فی رد المحتار ۱۲

فدفن امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یأتیہ بحجر فلم یستطع حملہا فقام الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسر عن ذراعیہ قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنی انظر الی بیاض ذراعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم[1] بہا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اہلی رواہ ابوداؤد وعن البراء ابن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وزاد فی اٰخرہ کأن علی رؤسنا الطیر۔ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابوداؤد وابن ماجۃ وعن عمرو بن حزم قال رأٰنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب ہذا القبر اولا تؤذہ رواہ احمد وعن انس قال شہدنا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرأیت عینیہ تدمعان فقال ہل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابوطلحۃ

---

[1] قولہ اعلم بہا فی قاضیخان ولا بأس بوضع الاحجار لیکون علامۃ قالہ العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بہا قبر اخی قال فی الدر المختار لا بأس بالکتابۃ اھ وقال فی رد المحتار لان النہی عن الکتابۃ وان صح ولکن لیس العمل علیہا فان ائمۃ المسلمین من الشرق الی الغرب مکتوب علی قبورہم وہو عمل اخذ بہ الخلف عن السلف ویتقوی بہذا الحدیث فان الکتابۃ طریق الی تعرف القبر بہا نعم یظہر ان محل ہذا الاجماع العملی علی الرخصۃ فیہا ما اذا کانت الحاجۃ داعیۃ الیہ فی الجملۃ کما اشار الیہ فی المحیط ۱۲۔

انا قال فانزل فی قبرها فنزل[1] فی قبرها رواه البخاری وعن عمرو بن العاص قال لابنه وهو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمها حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع به رسل ربی رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوه واسرعوا به الی قبره ولیقرأ عند رأسه فاتحة البقرة وعند رجلیه بخاتمة البقرة رواه البیهقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انه موقوف علیه۔

باب البکاء علی المیت

وقول الله عز وجل وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة قالوا انا لله وانا الیه راجعون اولئك علیهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم المهتدون وقوله تعالی واستعینوا بالصبر والصلوة وانها لکبیرة الا علی الخاشعین الذین یظنون انهم ملاقوا ربهم وانهم الیه راجعون عن انس قال دخلنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراهیم فاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم ابراهیم فقبله وشمه ثم دخلنا علیه بعد ذلك وابراهیم یجود بنفسه فجعلت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم تذرفان

---

[1] قوله فنزل قال الشیخ ابن الهمام لا یدخل احد من النساء القبر ولا یخرجهن الا الرجال ولو کانوا اجانب لان مس الاجنبی لها بحائل عند الضرورة جائز فی حیاتها فکذا بعد موتها فاذا ماتت ولا محرم لها دفنها اهل الصلاح عن جیرانها فان لم یکونوا فالشباب الصلحاء اما ان کان لها محرم ولو من رضاع او صهریة نزل والحدها ۱۲۔

فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضى ربنا وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون متفق عليه وعن اسامة بن زيد قال ارسلت ابنة النبي صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لي قبض فأتنا فارسل يقرئ السلام ويقول ان الله ما اخذ وله ما اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وابي ابن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبي ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله في قلوب عباده فانما يرحم الله من عباده الرحماء متفق عليه وعن ابي هريرة قال مات ميت من آل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر ينهاهن ويطردهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يا عمر فان العين دامعة والقلب مصاب والعهد قريب رواه احمد والنسائي وعن عبد الله بن عمر قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن ابن عوف وسعد بن ابي وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل عليه وجده في غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبي صلى الله عليه وسلم فلما رأى القوم بكاء النبي صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم وان الميت[1] ليعذب ببكاء اهله عليه متفق عليه وعن المغيرة بن شعبة

---

[1] قوله ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه وفي الدر المختار انما يعذب الميت ببكاء اهله اذا

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما
نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مؤمن الاولہ بابان باب یصعد منہ عملہ وباب ینزل منہ
رزقہ فاذا مات بکیا علیہ فذلک قولہ تعالی فما بکت علیہم السماء والارض رواہ
الترمذی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ
وعن عمران بن حصین وابی برزۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی جنازۃ فرأی قوما قد طرحوا اردیتہم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم أبفعل الجاھلیۃ تأخذون أو بصنیع الجاھلیۃ تشبہون
لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا
اردیتہم ولم یعودوا لذلک رواہ ابن ماجۃ وعن ابی بردۃ قال اغمی علی
ابی موسی الاشعری فاقبلت امرأتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم
تعلمی وکان یحدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بریٔ ممن
حلق وصلق وخرق متفق علیہ ولفظہ لمسلم وعن ابی مالک الاشعری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونہن
الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال
النائحۃ اذا لم تتب قبل موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا سربال من قطران
ودرع من جرب رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اوصی بذلک وقال فی ردالمحتار وتأویل الحدیث انہم فی ذلک الزمان کانوا یوصون بالنوح
فقال علیہ الصلوۃ والسلام ذلک بحر عن الظہیریۃ ۱۲۔

النائحة والمستمعة رواه ابوداؤد وعن ام سلمة قالت لما مات ابوسلمة قلت غريب وفی ارض غربة لابكينه بكاء يتحدث عنه فكنت قد تهيأت للبكاء عليه اذ اقبلت امرأة تريد أن تسعدنی فاستقبلها رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال اتريدين ان تدخلی الشيطان بيتا اخرجه الله منه مرتين وكففت عن البكاء فلم ابك رواه مسلم وعن ابن عباس قال ماتت زينب بنت رسول الله صلی الله عليه وسلم فبكت النساء فجعل عمر يضربهن بسوطه فاخره رسول الله صلی الله عليه وسلم بيده وقال مهلا يا عمر ثم قال اياكن ونعيق الشيطان ثم قال انه مهما كان من العين ومن القلب فمن الله عزوجل ومن الرحمة وما كان من اليد ومن اللسان فمن الشيطان رواه احمد وعن ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله عليه وسلم ان تتبع[1] جنازة معها رانة رواه احمد وابن ماجة وعن انس قال مر النبی صلی الله عليه وسلم بامرأة تبكی عند قبر فقال اتقی الله واصبری قالت اليك عنی فانك لم تصب بمصيبتی ولم تعرفه فقيل لها انه النبی صلی الله عليه وسلم فاتت باب النبی صلی الله عليه وسلم فلم تجد عنده بوابين فقالت لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی متفق عليه وعن ابی امامة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال يقول الله تبارك وتعالی ابن آدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمة الاولی لم ارض لك ثوابا دون الجنة رواه ابن ماجة

---

[1] قوله ان تتبع وفی الدر المختار ويكره خروجهن تحريما وتزجر النائحة ولا يترك اتباعها لاجلها وقال فی رد المحتار ناقلا عن ابی السعود والظاهر ان المراد باتباعها المشی معها مطلقا لاخصوص المشی خلفها بل يترك المشی خلفها اذا كانت نائحة لما مر من الاختيار وبه يحصل التوفيق ۱۲-

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایموت لمسلم
ثلاثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه وعن ابی سعید قال
جاءت امرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ذهب
الرجال بحدیثك فاجعل لنا من نفسك یوما نأتیك فیه تعلمنا مما علمك الله
فقال اجتمعن فی یوم كذا وكذا فی مكان كذا وكذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله
صلی الله علیه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منكن امرأة تقدم بین
یدیها من ولدها ثلاثة الا كان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن
یا رسول الله او اثنین فاعادتها مرتین ثم قال واثنین واثنین واثنین رواه البخاری
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لنسوة من الانصار
لایموت لاحداكن ثلاثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة
منهن او اثنان یا رسول الله قال او اثنان رواه مسلم وفی روایة لهما ثلاثة
لم یبلغوا الحنث وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من قدم ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث كانوا له حصنا حصینا من النار فقال
ابو ذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن كعب ابو المنذر سید القراء
قدمت واحدا قال وواحدا رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا
حدیث غریب وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من مسلمین یتوفی لهما ثلاثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته ایاهما
فقالوا یا رسول الله او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال
والذی نفسی بیده ان السقط لیجر امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته رواه
احمد وروی ابن ماجة من قوله والذی نفسی بیده وعن علی قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان السقط لیراغم ربه اذا ادخل ابویه النار

فقال ايها السقط المراغم ربه ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره حتى يدخلهما
الجنة رواه ابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من كان له فرطان من امتى ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن كان له
فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط
من امتك قال فانا فرط امتى لن يصابوا بمثلى رواه الترمذى وقال هذا
حديث غريب وعن ابى هريرة ان رجلا قال له مات ابن لى فوجدت عليه
هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه شيأ يطيب بانفسنا عن موتانا قال
نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم
اباه فيأخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم واحمد
واللفظ له وعن قرة المزنى ان رجلا كان يأتى النبى صلى الله عليه وسلم ومعه
ابن له فقال له النبى صلى الله عليه وسلم أتحبه فقال يا رسول الله احبك الله
كما احبه ففقده النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا يا رسول الله
مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب ان لا تأتى بابا من ابواب
الجنة الا وجدته ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل
لكلكم رواه احمد وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدى
فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال
عبدى فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدى بيتا فى الجنة
وسموه بيت الحمد رواه احمد والترمذى وعن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول الله ما لعبدى المؤمن عندى جزاء اذا قبضت
صفيه من اهل الدنيا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخارى وعن الحسين بن على

رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمۃ
یصاب بمصیبۃ فیذکرہا وان طال عہدہا فیحدث لذلک استرجاعا
الاجدد اللہ تبارک وتعالی لہ عند ذلک فاعطاہ مثل اجرہا یوم اصیب بہا
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانہ من
المصائب رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ام الدرداء قالت
سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ تبارک وتعالی قال یا عیسی انی باعث من بعدک امۃ اذا اصابہم
ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابہم ما یکرہون احتسبوا وصبروا ولا حلم
ولا عقل فقال یارب کیف یکون ہذا لہم ولا حلم ولا عقل قال اعطیہم
من حلمی وعلمی رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن سعد بن ابی وقاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب للمؤمن ان اصابہ خیر
حمد اللہ وشکر وان اصابتہ مصیبۃ حمد اللہ وصبر والمؤمن یؤجر فی
کل امرہ حتی فی اللقمۃ یرفعہا الی فی امرأتہ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابی برزۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنۃ
رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وعن عائشۃ قالت لما جاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثۃ وجعفر وابن رواحۃ جلس[1] یعرف

---

[1] قولہ جلس یعرف فیہ الحزن قال البقالی ولا بأس بالجلوس للعزاء ثلاثۃ ایام فی بیت

فیه الحزن وانا انظر من صائر الباب تعنی شق الباب فاتاه رجل فقال ان نساء جعفر وذکر بکاءهن فامره ان ینهاهن فذهب ثم اتاه الثانیة لم یطعنه فقال انههن فاتاه الثالثة قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انه قال فأحث فی افواههن التراب فقلت ارغم اللہ انفك لم تفعل ما امرك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولم تترك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من العناء متفق علیه وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاهم ما یشغلهم

او مسجد وقد جلس رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما قتل جعفر وزید بن حارثة والناس یأتون ویعزونه والتعزیة فی الیوم الاول افضل والجلوس فی المسجد ثلاثة ایام للتعزیة مکروه وفی غیره جاءت الرخصة ثلاثة ایام للرجال وترکه احسن ویکره للمعزی ان یعزی ثانیا قاله فی البحر الرائق وفی العالمگیریة ولا بأس لاهل المصیبة ان یجلسوا فی البیت او فی مسجد ثلثة ایام والناس یأتونهم ویعزونهم ویکره الجلوس علی باب الدار وما یصنع فی بلاد العجم من فرش البسط والقیام علی قوارع الطرق من اقبح القبائح کذا فی الظهیریة انتهی وکذا فی البنایة وقال علی القاری ظاهر الحدیث ان جلوسه فی المسجد کان للعزاء لکن قال ابن الهمام یجوز الجلوس للمصیبة ثلاثة ایام وهو خلاف الاولی ویکره فی المسجد اه فلعله محمول علی الاختصاص او لبیان الجواز او کان جلوسه فی المسجد اتفاقیا انتهی وفی رد المحتار ناقلا عن الامداد وقال کثیر من متأخری ائمتنا یکره الاجتماع عند صاحب البیت ویکره له الجلوس فی بیته حتی یأتی الیه من یعزی بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس بامورهم وصاحب البیت بامره ۱۲۔

رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن البخاری تعليقا قال لما مات الحسن ابن الحسن بن علی رضی الله عنهم ضربت امرأته القبة علی قبره سنة ثم رفعت فسمعت صائحًا يقول الاهل وجدوا ما فقدوا فاجابه اٰخر بل يئسوا فانقلبوا۔

باب زيارة القبور

عن بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم نهيتكم[1] عن زيارة القبور فزوروها ونهيتكم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسكوا ما بدا لكم ونهيتكم

---

[1] قوله نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها ای لا بأس بزيارة القبور بل تندب كما فی البحر عن المجتبی فكان ينبغی التصريح به للامر بها فی الحديث المذكور كما فی الامداد وتزار فی كل اسبوع كما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسك الا ان الافضل يوم الجمعة والسبت والاثنين والخميس فقد قال محمد بن واسع الموتی يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوما قبله ويوما بعده فتحصل ان يوم الجمعة افضل اھ وفيه يستحب ان يزور شهداء جبل احد لما روی ابن ابی شيبة ان النبی صلی الله عليه وسلم كان يأتی قبور الشهداء باحد علی رأس كل حول فيقول السلام عليكم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والافضل ان يكون ذلك يوم الخميس متطهرا مبكرا لئلا تفوته الظهر بالمسجد النبوی اھ قلت استفيد منه ندب الزيارة وان بعد محلها وهل تندب الرحلة لها كما اعتيد من الرحلة الی زيارة خليل الرحمن واهله واولاده وزيارة السيد البدوی وغيره من الاكابر الكرام لم ار من صرح به من ائمتنا ومنع منه بعض الائمة الشافعية الا لزيارته صلی الله عليه وسلم قياسا علی منع الرحلة لغير المساجد الثلاث ورده الغزالی بوضوح الفرق فان ما عدا تلك المساجد الثلاثة مستوية فی الفضل فلا فائدة فی الرحلة اليها واما الاولياء فانهم متفاوتون

عن النبيذ الا سقاء فاشربوا فی الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا رواه مسلم وعن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنيا وتذكر الأخرة رواه ابن ماجة وعن ابی هريرة قال زار النبی صلى الله عليه وسلم قبر امه فبكى وابكى من حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها فلم يُؤذن لی واستأذنته فی ان ازور قبرها فأذن لی فزوروا القبور

فی القرب من الله تعالى ونفع الزائرين بحسب معارفهم واسرارهم قال ابن حجر فی فتاوله ولا تترك لما يحصل عندها من منكرات ومفاسد كاختلاط الرجال بالنساء وغير ذلك لان القربات لا تترك لمثل ذلك بل على الانسان فعلها وانكار البدع بل وازالتها ان امكن اه كذا فی رد المحتار ۱۲

لـه قوله فلم يؤذن لی وفی اشعة اللمعات ما ترجمته ان ما ذكر فی هذا الحديث وامثاله طريقة المتقدمين وقال بعضهم نزل فی هذا الباب قوله تعالى ما كان للنبی والذين أمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولى قربیٰ وقوله ولا تسأل عن اصحاب الجحيم على قراءة المعلوم واما المتأخرون فقد اثبتوا اسلامهما بل جميع ابائه وامهاته صلى الله عليه وسلم الى أدم ولهم فی اثباته طرق ثلثة اما انهما على دين ابراهيم واما انهما لم يبلغهما الدعوة وماتا فی الفترة قبل زمان النبوة واما انهما احياهما الله تعالى على يده صلى الله عليه وسلم بعد ما ئه فأمنا به وحديث احيائه لهما وان ضعف فی ذاته فقد صححوه وحسنوه بتعدد الطرق وهذا العلم كانه كان مستورا مختفيا على المتقدمين فكشفه وفتحه الله على المتأخرين والله يختص برحمته من يشاء بما يشاء من فضله والشيخ جلال الدين السيوطی صنف رسائل واثبته بدلائل واجاب عن شبهات المخالفين انتهى وبالجملة لا اقل فی هذا الباب للمحتاط المتسنن ان يكف لسانه ولا يلوث بما لا يليق بشانه صلى الله عليه وسلم ويلاحظ دابه ويحافظ أدابه صلى الله عليه وسلم ومع ذلك ليست هذه المسئلة مما يسأل عنها فی القبر والحشر والموقف وقد صرح بذلك فی الشروح الفقهية ايضاً كالطحطاوی والشامی

فانها تذكر الموت رواه مسلم وقال فى رد المحتار فى باب المرتد ان نبينا صلى الله عليه وسلم
قد اكرمه الله تعالى بحياة ابويه له حتى آمنا به كما فى حديث صححه القرطبى وابن ناصر الدين
حافظ الشام وغيرهما فانتفعا بالايمان بعد الموت وعن بريدة قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يعلمهم اذا خرجوا الى المقابر السلام عليكم اهل الديار من المؤمنين والمسلمين
وانا ان شاء الله بكم للاحقون نسأل الله لنا ولكم العافية رواه مسلم وعن عائشة قالت
كيف اقول يارسول الله تعني فى زيارة القبور قال قولى السلام على اهل الديار من المؤمنين
والمسلمين ويرحم الله المستقدمين منا والمستأخرين وانا ان شاء الله بكم للاحقون
رواه مسلم وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كلما كان ليلتها من رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخرج من آخر الليل الى البقيع فيقول السلام عليكم دار قوم مؤمنين
واتاكم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء الله بكم لاحقون اللهم اغفر لاهل بقيع

فى الحاشية على الدر المختار وما نقل انه مذهب ابى حنيفة على ما ذكره فى الفقه الاكبر فقيل انه
مدسوس على الامام وان استناد نفقه الاكبر اليه ايضاً متردد فيه كما ذكره الطحاوى قاله
فى تنسيق انتظام فى مسند الامام وقال فى رد المحتار فى باب المرتد ان نبينا صلى الله عليه
وسلم قد اكرمه الله تعالى بحياة ابويه له حتى آمنا به كما فى حديث صححه القرطبى وابن ناصر الدين
حافظ الشام وغيرهما فانتفعا بالايمان بعد الموت على خلاف القاعدة اكراما للنبيه صلى الله
عليه وسلم كما احيي قتيل بنى اسرائيل ليخبر بقاتله وكان عيسى عليه السلام يحيى الموتى وكذلك
نبينا صلى الله عليه وسلم احيى الله تعالى على يديه جماعة من الموتى وقد صح ان الله تعالى رد عليه
صلى الله عليه وسلم الشمس بعد مغيبها حتى صلى على كرم الله وجهه العصر فكما اكرم بعود الشمس
والوقت بعد فواته فكذلك اكرم بعود الحياة ووقت الايمان بعد فواته وما قيل ان قوله تعالى
ولا تسأل عن اصحاب الجحيم نزل فيهما لم يصح وخبر مسلم ابى وابوك فى النار كان قبل ذلك انتهى ۱۲

الغر قد رواه مسلم وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینة فاقبل علیهم بوجهه فقال السلام[1] علیکم یا اهل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب وعن محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زار قبر ابویه او احدهما فی کل جمعة غفر له وکتب برًّا رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا وعن ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن[2] زوّارات القبور رواه احمد والترمذی وابن ماجة قال الترمذی هذا حسن صحیح وقال قد رأی بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارة القبور فلما رخص دخل فی رخصته الرجال والنساء وقال بعضهم انما کره زیارة القبور للنساء لقلة صبرهن وکثرة جزعهن تم کلامه وعن عائشة قالت کنت ادخل بیتی الذی فیه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر معهم فواللہ ما دخلته الا وانا مشدودة علیّ ثیابی حیاء[3] من عمر رواه احمد

---

[1] قوله السلام علیکم یا اهل القبور الخ کذا فی العالمگیریة ۱۲

[2] قوله لعن زوارات القبور قیل تحرم علیهن والاصح ان الرخصة ثابتة لهن بحر وجزم فی شرح المنیة بالکراهة لما مر فی اتباعهن الجنازة وقال الخیر الرملی ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاء والندب علی ما جرت به عادتهن فلا تجوز وعلیه حمل حدیث لعن اللہ زائرات القبور وان کان للاعتبار والترحم من غیر بکاء والتبرک بزیارة قبور الصالحین فلا بأس اذا کن عجائز ویکره اذا کن شواب کحضور الجماعة فی المساجد اھ وهو توفیق حسن قاله فی رد المحتار ۱۲۔

[3] قوله حیاء من عمر فیه ان احترام المیت کاحترامه حیا قاله فی المرقات وقال فی رد المحتار وان یجلس جلس بعیدا او قریبا بحسب مرتبته فی حال حیاته کذا فی العالمگیریة ناقلا عن خزانة الفتاویٰ

کتاب الزکوٰۃ

وقول اللہ عزوجل واٰتوا الزکوٰۃ وقولہ سیطوّقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ وقولہ ولا تیمموا[1] الخبیث منہ تنفقون ولستم بآخذیہ الا ان تغمضوا فیہ واعلموا ان اللہ غنی حمید عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معاذا الی الیمن فقال انک تأتی قوما اھل کتاب فادعھم الی شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذالک فاعلمھم ان اللہ قد فرض علیھم خمس صلوات فی الیوم واللیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ قد فرض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیائھم[2] فترد علی فقرائھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق

---

[1] قولہ ولا تیمموا الخ وقال فی التفسیرات الاحمدیۃ وقد ذکر الفقہاء ایضا ان لا یأخذ المصدق الا الوسط ولا یأخذ رذالۃ المال ولا خیارہ ففی الاٰیۃ دلیل علیہ ایضا وان لم یصرح بہ ۱۲

[2] قولہ عن اغنیاءھم وفیہ ان الضمیر راجع الی المکلفین والطفل غیر داخل فیھم وکذا المجنون کذا فی المرقات وعمدۃ القاری وعبارۃ الشافعیۃ لا تجب الزکوٰۃ علیھما بل تجب فی مالھما وعند الحنابلۃ الوجوب علیھما احتجوا بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فقال الا من ولی یتیما لہ مال فلیتجر فی مالہ ولا یترکہ حتی تأکلہ الصدقۃ رواہ الترمذی قلنا الشرط فی وجوب الزکوٰۃ العقل والبلوغ فلا تجب فی مال الصبی والمجنون لحدیث عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال رفع القلم عن ثلاثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن المجنون حتی یفیق وحدیث الترمذی ضعیف لان فی اسنادہ المثنی بن الصباح فقال احمد لا یساوی شیأ وقال النسائی متروک الحدیث وقال یحیی لیس بشئی وقال الترمذی بعد ان رواہ

دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب متفق عليه عن ابن مسعود قال ليس في مال اليتيم زكوة رواه محمد في الآثار وروى عن ابراهيم نحوه وعن ابن عباس قال لا يجب على مال الصغير زكوٰة حتى تجب عليه الصلوٰة رواه الدارقطني في سنده ابن لهيعة احتج به الامام احمد وصحح حديثه وحسن له الترمذي فهو مختلف فيه والاختلاف لا يضر وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من صاحب ذهب ولا فضة لا يؤدي منها حقها الا اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من نار فاحمي عليها في نار جهنم فيكوى بها جنبه وجبينه وظهره وكلما ردت اعيدت له في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يا رسول الله فالابل قال ولا صاحب ابل لا يؤدي منها حقها

وفي اسناده مقال لان المثنى بن الصباح يضعف في الحديث وله طرق كلها ضعيفة واجاب شمس الائمة وغيره من الاصحاب عن احاديثهم مع انها غير ثابتة ان المراد من الصدقة النفقة ويؤيده انه اضاف الاكل الى جميع المال والنفقة التي هي تأكل جميع المال والصدقة هي النفقة لقوله عليه الصلوٰة والسلام نفقة المرء على عياله صدقة وقال الترمذي وقد اختلف اهل العلم في هذا الباب فرأى غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مال اليتيم زكوة منهم عمر وعلي وعائشة وابن عمر وبه يقول مالك والشافعي واحمد واسحاق وقالت طائفة من اهل العلم ليس في مال اليتيم زكوة وبه قال سفيان الثوري وعبد الله بن المبارك قلت وبه قال ابو حنيفة واصحابه وهو قول ابي وائل وسعيد بن جبير والنخعي والشعبي والحسن البصري وحكى عنه اجماع الصحابة وقال سعيد بن المسيب لا تجب الزكوة الا على من تجب الصلوٰة والصيام وذكر حميد بن زنجويه النسائي انه مذهب ابن عباس وفي المبسوط وهو قول علي ايضا وعن جعفر بن محمد عن ابيه مثله وبه قال شريح ذكره النسائي هذا حاصل ما في البناية وعمدة القاري ۱۲ -

ومن حقها حلبها[1] يوم وردها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لايفقد منها فصيلا واحدا تطؤه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يارسول الله فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولاغنم لايؤدى منها حقها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر لايفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما مر عليه اولها رد عليه اخرها في يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يارسول الله فالخيل قال فالخيل ثلاثة هي لرجل وزر وهي لرجل ستر وهي لرجل اجر فاما التي هي له وزر فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء على اهل الاسلام فهي له وزر واما التي هي له ستر فرجل ربطها في سبيل الله ثم لم ينس[2] حق الله في ظهورها ولا رقابها فهي له ستر واما التي هي له اجر فرجل ربطها في سبيل الله لاهل الاسلام في مرج وروضة فما اكلت من ذلك المرج او الروضة من شيئ الا كتب له عدد ما اكلت حسنات وكتب له عدد ارواثها وابوالها حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله عدد اثارها وارواثها حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا يريد ان يسقيها الا كتب الله له عدد ما شربت حسنات قيل يارسول الله فالحمر قال ما انزل على في الحمر شيئ

---

[1] قوله من حقها حلبها هذا على سبيل الاستحباب واعلم ان ذكره وقع استطرادا وبيانا لما ينبغي ان يعتنى به من له مروأة لا لكون التعذيب مرقات ملخصا ۱۲۔

[2] قوله ثم لم ينس حق الله في ظهورها ولا رقابها قال النوروي استدل به ابو حنيفة على وجوب الزكوة في الخيل ۱۲۔

الا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة
شرا يره رواه مسلم وعن ابي ذر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل يكون
له ابل او بقر او غنم لا يؤدي حقها الا اتي بها يوم القيامة اعظم ما تكون واسمنه تطؤه
باخفافها وتنطحه بقرونها كلما جازت اخراها ردت عليه اولاها حتى يقضى بين الناس
متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتاه الله
مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة
ثم يأخذ بلهزمتيه يعني شدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين
يبخلون الآية رواه البخاري وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون كنز
احدكم يوم القيامة شجاعا اقرع يفر منه صاحبه وهو يطلبه حتى يلقمه اصابعه
رواه احمد وعن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل لا يؤدي
زكوة ماله الا جعل الله يوم القيامة في عنقه شجاعا ثم قرأ علينا مصداقه من كتاب الله
ولا يحسبن الذين يبخلون بما اتاهم الله من فضله الآية رواه الترمذي والنسائي
وابن ماجة وعن ابي هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر على
الصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد
فانكم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده في سبيل الله واما العباس
فهي علي ومثلها معها ثم قال يا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابيه متفق عليه وعنه
قال لما توفي النبي صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر بعده وكفر من كفر من العرب
قال عمر بن الخطاب لابي بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم مني
ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوٰة والزكوٰة

فان الزكوة حق المال والله لو منعوني عناقا[1] كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر فوالله ما هو الا رأيت ان الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق متفق عليه وعن ابن عباس قال لما نزلت هذه الأية والذين[2] يكنزون الذهب والفضة كبر ذلك على المسلمين فقال عمر انا افرج عنكم فانطلق فقال يانبي الله انه كبر على اصحابك هذه الأية فقال ان الله لم يفرض الزكوة الا ليطيب مابقى من اموالكم وانما فرض المواريث وذكر كلمة لتكون لمن بعدكم فقال فكبر عمر ثم قال له الا اخبرك بخير ما يكنز المرء المرأة الصالحة اذا نظر اليها سرته واذا امرها اطاعته واذا غاب عنها حفظته رواه ابوداؤد وعن جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

---

[1] قوله عناقا وليس فى الفصلان والحملان والعجاجيل صدقة عند ابى حنيفة الا ان يكون معها كبار وهذا اخر اقواله وهو قول محمد وفى القهستانى عن التحفة الصحيح قولهما وحديث ابى بكر لا يعارضه لان اخذ العناق لا يستلزم الاخذ من الصغار لان ظاهر ما قدمنا فى حديث المرتدين فى صدقة الغنم ان العناق يقال على الجذعة والثنية ولو مجازا فارجع اليه فيجب الحمل عليه دفعا للتعارض ولو سلم جاز اخذها بطريق القيمة لا انها هى نفس الواجب ونحن نقول به اوهو على طريق المبالغة لا التحقيق يدل عليه ان فى الرواية الاخرى عقالا مكان العناق هذا حاصل مافى الهداية ورد المحتار وفتح القدير ١٢۔

[2] قوله والذين يكنزون الحق الوعيد الشديد بكنز الذهب والفضة وترك انفاقها فى سبيل الله من غير فصل بين الحلى وغيره وكل مال لم تؤد زكوته فهو كنز بالحديث الذى روينا فكان تارك اداء الزكوة منه كانزا فيدخل تحت الوعيد ولا يلحق الوعيد الا بترك الواجب وقول النبى صلى الله عليه وسلم ادوا زكوة اموالكم طيبة بها انفسكم من غير فصل بين مال ومال ولان الحلى مال فاضل عن الحاجة الاصلية اذ الاعداد للتجمل والتزين دليل الفضل عن الحاجة الاصلية فكان

اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض رواه مسلم وعنه قال جاء ناس یعنی
من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یأتونا
فیظلمونا فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا[۱] قال ارضوا مصدقیکم
وان ظلمتم رواه ابوداؤد وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
سیأتیکم رکیب مبغضون فاذا جاؤکم فرحبوا بهم وخلوا بینهم وبین مایبتغون
فان عدلوا فلانفسهم وان ظلموا فعلیهم وارضوهم فان تمام زکوتکم رضاهم ولیدعوا
لکم رواه ابوداؤد وعن بشیر بن الخصاصیة قال قلنا ان اهل الصدقة یعتدون
علینا أفنکتم[۲] من اموالنا بقدر مایعتدون قال لا رواه ابوداؤد وعن عمرو بن شعیب
عن ابیه عن جده عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لاجلب ولاجنب ولا تؤخذ
صدقاتهم الا فی دورهم رواه ابوداؤد وعن عبداللہ بن ابی اوفی قال کان
النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللّٰهم[۳] صل علی اٰل فلان فاتاه ابی

نعمة لحصول التنعم به فیلزمه شکرها باخراج جزء منها للفقراء قاله فی البدائع ۱۲-

[۱] قوله وان ظلمونا فی الاشباه والنظائر فی الفن الثالث الفسق لایمنع اهلیة الشهادة والقضاء والامرة والسلطنة والامامة والولایة فی مال الولد والتولیة علی الاوقاف ولا تحل تولیته کما کتبناه فی الشرح واذا فسق لاینعزل وانما یستحقه بمعنی انه یجب عزله اویحسن عزله انتهی وقال النووی فی شرح مسلم بخلافه لعل انعزال الساعی مذهب الشافعی کانعزال القاضی عنده بالفسق وظاهر الحدیث حجة علیه ۱۲

[۲] قوله أفنکتم وفی الاشباه والنظائر فی فن الالغاز مع الحموی ای رجل یستحب له اخفاؤها فقل الخائف من الظلمة لئلا یعلموا کثرة ماله یعنی فیأخذونها فیضعونها فی غیر اهلها فالسر افضل ذکرها ابن وهبان فی شرحه لمنظومته ولم یعزها الی احد من ائمتنا ۱۲

[۳] قوله اللهم صل علی اٰل فلان قال صاحب رد المحتار فی الجزء الخامس فی مسائل شتی ناقلا

بصدقته فقال اللهم صل على ال ابى اوفى متفق عليه وفى رواية اذا اتى الرجل النبى صلى الله عليه وسلم بصدقته قال اللهم صل عليه وعن ابى حميد الساعدى قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم رجلا من الازد يقال له ابن اللتبية على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدى لى فخطب النبى صلى الله عليه وسلم فحمد الله و اثنى عليه ثم قال اما بعد فانى استعمل رجالا منكم على امور مما ولانى الله فياتى احدهم فيقول هذا لكم وهذه هدية اهديت لى فهلا[1] جلس فى بيت ابيه او بيت امه فينظر أيهدى له ام لا والذى نفسى بيده لا يأخذ احد منه شيئا الاجاء به يوم القيامة يحمله على رقبته ان كان بعيرا له رغاء او بقرا له خوار او شاة تيعر ثم رفع يده حتى رأينا عفرة ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت متفق عليه قال الخطابى وفى قوله هلا جلس فى بيت امه او ابيه فينظر أيهدى اليه ام لا دليل[2] على ان كل امر يتذرع به الى محظور

عن المستصفى وحديث صلى الله على ال ابى اوفى الصلوٰة حقه فله ان يصلى على غيره ابتداء اما الغير فلا انتهى وفى غنية الفتاوى فان قلت قول النبى صلى الله عليه وسلم اللهم صل على ال ابى اوفى يدل على جواز استعمالها فى غيره قلت انه مما خص به النبى عليه السلام بدليل ان السلف لم يستعملوها مطلقا كذا فى فصول الحواشى لاصول الشاشى ۱۲۔

[1] قوله فهلا جلس قال صاحب رد المحتار فى الجزء الرابع فى كتاب القضاء تعليل النبى صلى الله عليه وسلم دليل على تحريم الهدية التى سببها الولاية فتح ۱۲

[2] قوله دليل قال فى المرقات وما قاله فى الكلية الاولى فهو موافق لمذهبنا ومذهب الشافعى لان من القواعد المقررة ان للوسائل حكم المقاصد فوسيلة الطاعة طاعة ووسيلة المعصية معصية واما ما قاله فى المشكات من الكلية الثانية فانما يليق بمذهب من منع الحيل الموصلة الى الخروج عن الربا وغيره كمالك وابو حنيفة والشافعى وغيرهما ممن يرى اباحة الحيل لاينظرون

فهو محظور هکذا فی شرح السنة وقال علی القاری ان کل عقد توسط فی معاملة اخرجها
عن المعاملة المؤدیة الی الربا جائز وعن عدی بن عمیرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من استعملناه منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقه کان غلولا یأتی به یوم القیامة
رواه مسلم وعن رافع بن خدیج قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العامل
علی الصدقة بالحق کالغازی فی سبیل الله حتی یرجع الی بیته رواه ابوداؤد والترمذی
وفی روایة للترمذی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان من السنة شهرا تؤدون
فیه زکوة اموالکم فما حدث بعد ذلك فلا زکوٰة فیه حتی یجیئ رأس الشهر وعن

الی هذا الدخیل لان النبی صلی الله علیه وسلم علم عامله علی خیبر وقد قال له انه یشتری صاع
تمر جید بصاعی ردیٔ حیلة تخرجه عن الربا وهی ان یبیع الردیٔ بدراهم ویشتری بها الجید
فنستفاد منه الکلیة الثانیة التی فی هذا الکتاب وتنتقض بها الکلیة الثانیة التی قالها فی المشکوٰة
له قوله حتی یجیئ رأس الشهر وقال فی تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق رواه الترمذی وهذا
یقتضی ان تجب الزکوة فی الحادث عند مجیئ رأس السنة انتهی وقال سبط ابن الجوزی رواه
الترمذی بمعناه وقیل انه موقوف علی عثمان وقال السکاکی ایضا رواه الترمذی وجزم بذلك ثم
اعلم ان مذهبنا فی هذا الباب هو قول عثمان وابن عباس والحسن البصری والثوری والحسن بن
صالح قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة وفی التعلیق المجد وقال الشافعی واحمد لا یضم
لحدیث من استفاد مالا فلا زکوة علیه حتی یحول علیه الحول اخرجه الترمذی وغیره وقال اصحابنا
هو حدیث ضعیف انتهی قلت لان الترمذی قال وعبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف فی الحدیث
ضعفه احمد بن حنبل وعلی بن المدینی وغیرهما من اهل الحدیث وهو کثیر الغلط وفی التعلیق
المجد وعلی تسلیم ثبوته فعمومه لیس مرادا بالاتفاق علی خروج الارباح والاولاد فعللنا بالمجانسة
نقلنا انما اخرج الاولاد والارباح للمجانسة لا للتولد فیجب ان یخرج المستفاد اذا کان من جنسه

على ان العباس سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى تعجيل صدقته قبل ان تحل فرخص له فى ذٰلك رواه ابوداؤد والترمذى وابن ماجة والدارمى وعن طاؤس قال قال معاذ لاهل اليمن ائتونى بعرض ثياب خميص اولبيس فى الصدقة مكان الشعير[1] والذرة اهون عليكم وخير لاصحاب النبى صلى الله عليه وسلم بالمدينة رواه البخارى فى صحيحه تعليقا وتعليقه صحيح ورواه ابن ابى شيبة فى مصنفه نحوه وفى رواية للبخارى عن ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر رضى الله عنه كتب له التى امر الله رسوله صلى الله عليه وسلم ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون[2] فانه يقبل منه وليس معه شئ وقد احتج

وهو ادفع للحرج على اصحاب الحرف الذين يجدون كل يوم درهما فاكثر واقل فان فى اعتبار الحول لكل مستفاد حرجا عظيما وهو مدفوع بالنص كذا قرره ابن الهمام وغيره انتهى ويمكن تاويل الحديث ان المراد من استفاد مالا ولم يكن له مال غير هذا بقدر النصاب فلا زكوٰة عليه حتى يحول عليه الحول ۱۲

[1] قوله مكان الشعير احتج به اصحابنا فى جواز دفع القيم فى الزكوات ولهذا قال ابن رشيد وافق البخارى فى هذه المسئلة الحنفية مع كثرة مخالفته لهم لكن قاده الى ذٰلك الدليل ثم اعلم ان الاصل فى هذا الباب ان دفع القيمة فى الزكوٰة جائزة عندنا وكذا فى الكفارة وصدقة الفطر والعشر والخراج والنذر وهو قول عمر وابنه عبد الله وابن مسعود وابن عباس ومعاذ وطاؤس وقال الثورى يجوز اخراج العروض فى الزكوٰة اذا كانت بقيمتها وهو مذهب البخارى واحدى الروايتين عن احمد ولو اعطى عرضا عن ذهب وفضة قال اشهب يجزئه وقال الطرطوشى هذا قول بين فى جواز اخراج القيم فى الزكوٰة عمدة القارى ملخصا ۱۲

[2] قوله عنده ابن لبون هذا الحديث حجة لنا لان ابن لبون لا مدخل له فى الزكوٰة الا بطريق

بہامن یری تعلق الزکوٰۃ بالذمۃ۔

باب ما یجب فیہ الزکوٰۃ

وقول اللہ عزوجل یایہا الذین امنوا انفقوا من طیبٰت[1] ماکسبتم ومما[2] اخرجنا لکم من الارض وقولہ واٰتوا[3] حقہ یوم حصادہ وقولہ والذین[4] یکنزون الذھب والفضۃ

القیمۃ لان الذکر لایجوز فی الابل الا بالقیمۃ ولذلک احتج بہ البخاری ایضا فی جواز اخذ القیم مع شدۃ مخالفتہ للحنفیۃ قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[1] قولہ من طیبات ماکسبتم وقال فی التفسیرات الاحمدیۃ وقد صرح صاحب المدارک ان فی قولہ تعالیٰ من طیبات ماکسبتم دلیل وجوب الزکوٰۃ فی اموال التجارۃ ۱۲

[2] قولہ مما اخرجنا لکم من الارض وصرح الامام الزاھد ان فی قولہ تعالیٰ ومما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب العشر وفی کلام باقی المفسرین ان ما اخرجنا ھو الحبۃ والثمار والمعادن وغیرھا فحینئذ یتناول الاٰیۃ عشر الخارج وخمس المعادن جمیعا قالہ فی التفسیرات الاحمدیۃ وفی عمدۃ القاری وقال بعض اصحابنا حجۃ ابی حنیفۃ فیما ذھب الیہ عموم قولہ تعالیٰ یایہا الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض وقولہ تعالیٰ واٰتوا حقہ یوم حصادہ والاحادیث التی تعلقت بہا اھل المقالۃ الاولی اخبار احاد فلا تقبل فی مقابلۃ الکتاب ۱۲۔

[3] قولہ واٰتوا قال صاحب المدارک وھو حجۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی تعمیم العشر ویسمی ھذا زکوٰۃ الخارج فی الفقہ وبیان المسئلۃ ان عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ فی کل ما اخرجتہ الارض یجب الزکوٰۃ الا الحطب والقصب والحشیش ولکن فرق بین ما سقی بسیح او سقتہ السماء وبین ما سقی بغرب اودالیۃ فان الواجب فی الاول العشر وفی الثانی نصفہ لکثرۃ المؤنۃ فیہ وقلتہا فی الاول ولم یشترط بقاؤہ سنۃ ولا بلوغہ خمسۃ اوسق عندہ کذا فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲۔ [4] قولہ والذین یکنزون الذھب

ولا ينفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم یوم یحمی علیها فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون عن عبد الله بن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فیما سقت السماء والعیون او کان عثریا العشر وما سقی بالنضح نصف العشر رواه البخاری وعن جابر بن عبد الله یذکر انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم قال فیما سقت الانهار والغیم العشور وفیما سقی بالسانیة نصف العشر رواه مسلم وعن معاذ بن جبل قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الیمن وامرنی ان آخذ مما سقت السماء وما سقی بعلا العشر وما سقی بالدوالی نصف العشر رواه ابن ماجة والطحاوی وروی ابوداؤد نحوه وعن ابراهیم قال فی کل شئی اخرجت الارض الصدقة رواه الطحاوی وعن خصیف

والفضة هذا یدل علی ان الزکوٰة فی الذهب والفضة واجبة لانه رتب الوعید الشدید علی تارکها ولا یکون ذٰلک الا فی الواجب وظنی ان الآیة عامة فی حق الرجال والنساء وان کان المذکورة فیها صفة المذکر فتکون دلیلا علی وجوب الزکوٰة فی الحلی للنساء ولعل الجباه والجنوب والظهور فی حقهن مواضع الحلی منهن فیکون حجة علی الشافعی رحمه الله فیما ذهب الیه فی عدم وجوب الزکوٰة فی الحلی وقد ذکر فی شرح الاصول لابن الحاجب ان العام المسوق للمدح والذم للعموم عندنا خلافا للشافعی رحمه الله ولهذا لم یوجب الزکوٰة فی حلی النساء مع ان قوله تعالی والذین یکنزون الذهب والفضة الآیة عام مسوق للذم علی مانع الزکوٰة هذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیة ١٢

له قوله فیما سقت الخ العشر یجب عند الشافعی فیما تنبته الارض اذا کان قوتا وعندنا فیما تنبته الارض قوتا کان اولا کالقثاء والبطیخ والرمان هذا الحدیث ظاهر فی عموم المقتات وغیرها کذا فی المرقات ١٢ -

٢ه قوله وعن الخ هذه الاحادیث کلها مطلقة ولیس فیها فصل وبظاهرها اخذ ابوحنیفة رضی الله عنه

عن مجاهد قال سألته عن زكوٰة الطعام فقال فيما قل منه او كثر العشر او نصف العشر رواه الطحاوي وروى ابن ابي شيبة وعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزيز وعن مجاهد وعن ابراهيم النخعي نحوه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لانه صلى الله عليه وسلم لم يقدر فيه مقدارا فدل على وجوب الزكوٰة في كل ما يخرج من الارض قل او كثر فان قلت هذا الحديث مجمل يفسره قوله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة قلت لا نسلم انه مجمل فان المجمل ما لا يعرف المراد بصيغته لا بالتأمل ولا بغيره وهذا الحديث عام فان كلمة ما من الفاظ العموم فان قلت سلمنا انه عام ولكن الحديث المذكور خصص قلت اجراء العام على عمومه اولى من التخصيص لان فيه اخراج بعض ما تناوله العام ان يكون مرادا ولو صلح هذا الحديث ان يكون مخصصا او مفسر الحديث الباب لصلح حديث ماعز ان يكون مخصصا او مفسرا لحديث انيس في الاقرار بالزنا وقد رويتم انتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه رد ماعزا عند ما جاء فاقر عنده بالزنا اربع مرات ثم رجمه بعد ذلك ورويتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لانيس اغد يا على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فجعلتم هذا دليلا على ان الاعتبار بالاقرار بالزنا مرة واحدة لان ذلك ظاهر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اعترفت فارجمها ولم تجعلوا حديث ماعز المفسر قاضيا على حديث انيس هذا المجمل فيكون الاعتراف المذكور في حديث انيس المجمل هو الاعتراف المذكور في حديث ماعز المفسر فاذا كنتم قد فعلتموه هذا فيما ذكرنا فما تنكرون على من فعل في احاديث الزكوات ما وصفنا بل حديث انيس اولى ان يكون معطوفا على حديث ماعز لانه ذكر فيه الاعتراف واقراره مرة واحدة ليس هو اعترافا بالزنا الذي يوجب الحد عليه في قول مخالفكم وحديث معاذ وابن عمر وجابر في الزكوٰة انما فيه ذكروا ايجابها فيما سقي بكذا وفيما سقي بكذا فذلك اولى ان يكون مضادا لما فيه ذكر الاوساق من حديث انيس لحديث ماعز وقد حمل حديث معاذ وجابر وابن عمر على ما ذكرنا وذهب من معناه الى ما وصفنا

لیس علی المسلم صدقۃ فی عبدہٖ ولا فی فرسہ وفی روایۃ قال لیس فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر متفق علیہ وقال فی التعلیق المجد لا خلاف انہ لیس فی رقاب العبد صدقۃ الا ان یشتروا للتجارۃ وقال فی الدر المختار ولا شئ فی خیل سائمۃ عندھما وعلیہ الفتوی خانیۃ وغیرھا انتہی وفی رد المحتار قال الطحاوی ھذا احب القولین الینا ورجحہ القاضی ابو زید فی الاسرار وفی الینابیع وعلیہ الفتوی وفی الجواھر والفتوی علی قولھما وفی الکافی ھو المختار للفتوی وتبعہ الزیلعی والبزازی تبعا للخلاصۃ وفی الخانیۃ قالوا الفتوی علی قولھما تصحیح العلامۃ قاسم قلت وبہ جزم فی الکنز انتہی فی فتاوی قاضیخان قالوا الفتوی علی قولھما کذا فی فتح القدیر وقال فی العالمگیریۃ لا شئ فی الخیل وھذا عندھما وھو المختار للفتوی الا ان تکون للتجارۃ کذا فی الکافی وعن انس ان ابا بکر

ابراھیم النخعی ومجاھد فحینئذ یحمل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان المراد بالصدقۃ ھی الزکوٰۃ وھی زکوۃ التجارۃ بقرینۃ عطفہا علی زکوٰۃ الابل والورق اذ الواجب فی العروض والنقود واحد وھو الزکوٰۃ وکانوا یتبایعون بالاوساق وقیمۃ خمسۃ اوساق کانت مأتی درھم فی ذٰلک الوقت غالبا فادیر الحکم علی ذٰلک وقول ابی حنیفۃ مذھب ابراھیم النخعی ومجاھد وحماد وزفر وعمر بن عبد العزیز ذکرہ ابو عمر وھو مروی عن ابن عباس وھو قول داؤد واصحابہ فیما لا یوسق وحکاہ یحیی بن ادم بسند جید عن عطاء ما اخرجتہ الارض فیہ العشر او نصف العشر وقالہ ایضا حفص بن غیاث عن اشعث عن الحکم وعن ابی بردۃ فی الرطبۃ صدقۃ وقال بعضہم فی دستجۃ من بقل والنظر الصحیح ایضا یدل علی ذٰلک وذٰلک انا رأینا الزکوات تجب فی الاموال والمواشی فی مقدار منہا معلوم بعد وقت معلوم وھو الحول فکانت تلک الاشیاء تجب بمقدار معلوم ووقت معلوم ثم رأینا ما تخرج الارض یؤخذ منہ الزکوۃ فی وقت ما تخرج ولا ینتظر بہ وقت فلما سقط ان یکون لہ وقت یجب فیہ الزکوۃ بحلولہ سقط ان یکون لہ مقدار یجب الزکوۃ فیہ ببلوغہ فیکون

کتب لہ ھذا الکتاب لما وجھہ الی البحرین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذہ فریضۃ
الصدقۃ التی فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المسلمین والتی امر اللہ بہا رسولہ
فمن سئلہا من المسلمین علی وجہہا فلیعطہا ومن سئل فوقہا فلا یعط[۱] فی اربع وعشرین
من الابل فما دونہا من الغنم من کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس و
ثلاثین ففیہا بنت مخاض انثی فاذا بلغت ستا وثلاثین الی خمس واربعین ففیہا بنت
لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین ففیہا حقۃ طروقۃ الجمل فاذا بلغت
واحدۃ وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ فاذا بلغت ستا وسبعین الی تسعین
ففیہا بنتا لبون فاذا بلغت احدی وتسعین الی عشرین ومائۃ ففیہا حقتان طروقتا
الجمل رواہ البخاری وروی[۲] ابوداؤد فی المراسیل والطحاوی فی مشکلہ واسحق بن راھویہ
فی مسندہ عن عمرو بن حزم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لجدہ فقرأتہ فکان فیہ

حکم المقدار والمیقات فی ھذا سواء اذا سقط احدھما سقط الآخر کما کانا فی الاموال التی ذکرنا سواء
لما ثبت احدھما ثبت الآخر فھذا ھو النظر وھو قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی ھذا حاصل ما فی
عمدۃ القاری وشرح معانی الآثار وقال فی ردالمحتار قول الامام ھو الصحیح کما فی التحفۃ ۱۲۔
[۱] قولہ فلا یعط وقال فی المرقات لادلالۃ فیہ اکثر ما اذا طلب منہ اکثر مما علیہ لا یعطی الزائد
بل یعطی الواجب وھذا صریح فی بقاء ولایتہما وان فسقا بطلب غیر الواجب ۱۲۔
[۲] وقولہ وروی ابوداؤد الخ وقال العلامۃ العینی اما الذی استدل بہ الشافعی فنحن قد عملنا بہ
لانا قد اوجبنا فی الاربعین بنت لبون فان الواجب فی الاربعین ما ھو الواجب فی ستۃ وثلاثین
وکذالک اوجبنا فی خمسین حقۃ وھذا الحدیث لا یتعرض لنفی الواجب عما دونہ
وانما ھو عمل بمفہوم النص فنحن عملنا بالنصین وھو اعرض عن العمل بما
رویناہ ۱۲۔

ذكر ما يخرج من فرائض الابل فقص الحديث الى ان تبلغ عشرين ومائة فاذا
كانت اكثر من عشرين ومائة فانه يعاد الى اول فريضة الابل وما كان اقل من
خمس وعشرين ففيه الغنم فى كل خمس ذود شاة وروى النسائى فى الديات
نحوه وفى رواية لابن ابى شيبة عن علىؓ رضى الله عنه قال اذا زادت الابل
على عشرين ومائة يستقبل بها الفريضة وفى رواية له عن ابراهيم مثله وعن
حماد بن سلمة قال قلت لقيس بن سعد اكتب لى كتاب ابى بكر بن محمد بن عمرو بن
حزم فكتبه لى فى ورقة ثم جاء بها واخبرنى انه اخذه من كتاب ابى بكر بن محمد بن عمرو
ابن حزم واخبرنى ان النبى صلى الله عليه وسلم كتبه لجده عمرو بن حزم رضى الله عنه
فى ذكر ما تخرج من فرائض الابل فكان فيه انها اذا بلغت تسعين ففيها حقتان الى
ان تبلغ عشرين ومائة فاذا كانت اكثر من ذٰلك ففى كل خمسين حقة فما فضل فانه
يعاد الى اول فريضة الابل فما كانت اقل من خمس وعشرين ففيه الغنم فى كل
خمس ذود شاة رواه الطحاوى فى شرح معانى الاٰثار وعن عبد الله بن مسعود
رضى الله عنه انه قال فى فرائض الابل اذا زادت على تسعين ففيها حقتان الى عشرين
ومائة فاذا بلغت العشرين ومائة استقبلت الفريضة بالغنم فى كل خمس شاة فاذا
بلغت خمسا وعشرين ففرائض الابل فاذا كثرت الابل ففى كل خمسين حقة
رواه الطحاوى وروى محمد فى الاٰثار عنه نحوه وفى رواية البخارى ومن لم يكن
معه الا اربع من الابل فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها فاذا بلغت خمسا ففيها
شاة ومن بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده جذعة
وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين[1] ان استيسرتا له او

---

[1] قوله شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما فيه دليل على جواز اداء القيم فى الزكوٰة ثم المعتبر

عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين او عشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده[1] ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيئ وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلثمائة ففيها ثلاث شياه فاذا زادت على ثلث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا تخرج في الصدقة هرمة ولا

مابين القيمتين في الرد والاسترداد اى شيئ كان لان القيمة يتفاوت باختلاف الرخص والغلاء وتقدير العشرين في الحديث ليس بلازم لانه كان بحسب الغالب في ذلك الزمان لا انه تقدير شرعي وكيف ذلك وربما يؤدى الى الاضرار بالفقراء او الاجحاف بارباب الاموال هذا حاصل ما في السندهي والبذلية والعناية وعمدة القاري ۱۲-

[1] قوله وعنده ابن لبون حجة لنا لان ابن لبون لا مدخل له في الزكوة الا بطريق القيمة لان الذكر لا يجوز في الابل الا بالقيمة ولذلك احتج به البخاري ايضا في جواز اخذ القيم مع شدة مخالفته للحنفية قاله في عمدة القاري ولهذا قال في الدر المختار ولا تجزئ ذكور الابل الا بالقيمة للاناث ۱۲-

ذات عوار ولا تیس الا ما شاء المصدق ولا یجمع[1] بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ الصدقۃ وما کان من خلیطین[2] فانہما یتراجعان بینہما بالسویۃ وفی الرقۃ ربع العشر فان لم تکن الا تسعین ومائۃ فلیس فیہا شئی الا ان یشاء ربہا وفی روایۃ للبخاری ومسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس مافی دون خمس اواق من الورق صدقۃ ولیس فیما دون خمس ذود من الابل صدقۃ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عفوت عن الخیل والرقیق فہاتوا صدقۃ الرقۃ من کل اربعین درہما درہم ولیس فی تسعین ومائۃ شئی فاذا بلغت مائتین ففیہا خمسۃ دراہم رواہ الترمذی وابو داؤد وروی البیہقی عنہ نحوہ وقال ابن حزم صحیح مسند وفی روایۃ للدارمی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب مع عمرو بن حزم الی شرحبیل بن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال ان فی کل خمس اواق من الورق خمسۃ

---

[1] قولہ ولا یجمع بین متفرق الخ کذا فی فتاوی قاضیخاں وعالمگیریہ ۱۲

[2] قولہ وما کان من خلیطین الخ وفی المرقات اما الرجوع علی مذہب ابی حنیفۃ وہو القائل بان لا تاثیر للخلطۃ فی حکم الصدقۃ والمعتبر ہو الملک خلافا للشافعی فمثل ان یأخذ الساعی شاتین من جملۃ مائۃ وعشرین شائعۃ بین رجلین اثلاثا قبل قسمتہا الاغنام فالمأخوذ من صاحب الثلثین شاۃ وثلث وواجبہ فی الثمانین شاۃ والمأخوذ من صاحب الثلث ثلثا شاۃ وواجبہ فی اربعین شاۃ فصاحب الثلثین یرجع بالسویۃ علی صاحبہ بثلث شاۃ حتی ترجع حصتہ من ثمانین شاۃ الی تسع وسبعین وحصۃ صاحبہ من اربعین الی تسع وثلاثین انتہی وفی العالمگیریۃ نحوہ واما علی مذہب الشافعی فمثل ان یکون لاحد الخلیطین خلطۃ الجوار ثلاثون بقرا وللآخر اربعون واخذ الساعی تبیعا من صاحب الثلثین ومسنۃ من صاحب الاربعین فیرجع الاول باربعۃ اسباع تبیع علی الثانی ویرجع الثانی بثلاثۃ اسباع المسنۃ علی الاول کذا فی المرقات ۱۲-

دراهم فمازاد[1] ففی کل اربعین درهما درهم وروی البیهقی مثله وقال بجود الاسناد ورواه جماعة الحفاظ موصولا حسنا وروی البیهقی عن احمد بن حنبل انه قال ارجوان یکون صحیحا وفی روایة للنسائی وابن حبان والحاکم وفی کل خمس اواق من الورق خمسة دراهم ومازاد ففی کل اربعین درهما درهم ولیس فیما دون خمس اواق شئ وعن انس قال ولانی عمر بن الخطاب رضی الله عنه الصدقات فامرنی ان اٰخذ من کل عشرین دینارا نصف دینار ومازاد فبلغ اربعة دنانیر ففیه درهم وان اٰخذ من کل مائتی درهم خمسة دراهم فمازاد فبلغ اربعین درهما ففیه درهم رواه ابوعبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وفی احکام عبد الحق عن عبد الله ومحمد ابنی ابی بکر بن عمرو بن حزم عن ابیهما عن جدهما عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کتب هذا الکتاب لعمرو بن حزم حین امره علی الیمن وفیه الزکوٰة لیس فیها صدقة حتی تبلغ مأتی درهم فاذا بلغت مأتی درهم ففیها خمسة دراهم ومازاد ففی کل اربعین درهما درهم ولیس فیما دون الاربعین صدقة وعن الحسن البصری قال کتب عمر رضی الله عنه الی ابی موسی فمازاد علی المأتین ففی کل اربعین درهما درهم رواه ابن ابی شیبة ورواه الطحاوی فی احکام القراٰن من وجه اٰخر عن انس عن عمر نحوه وعن محمد الباقر مرفوعا قال اذا بلغت خمس اواق ففیها خمسة دراهم وفی کل اربعین درهما درهم رواه ابن ابی شیبة بسند صحیح[2] وفی روایة لابی داؤد وفی الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فان زادت واحدة فشاتان

---

[1] قوله فمازاد الخ وفی عمدة القاری قال صاحب التمهید وهو قول ابن المسیب والحسن ومکحول وعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار والزهری وبه یقول ابوحنیفة والاوزاعی وذکر الخطابی الشعبی معهم ۱۲

[2] قوله بسند صحیح قال العلامة العینی والعجب من النووی مع وقوفه علی هذه الاحادیث الصحیحة کیف یقول ولابی حنیفة حدیث ضعیف ویذکر الحدیث المتکلم فیه ولهذا ذکره غیره من الاحادیث الصحیحة ۱۲

الی مائتین فان زادت فثلاث شیاہ الی ثلثمائۃ فاذا زادت علی ثلثمائۃ ففی کل مائۃ
شاۃ فان لم یکن الا تسع وثلاثون فلیس علیك فیہا شئی وفی البقر فی کل ثلاثین
تبیع وفی الاربعین مسنۃ ولیس علی العوامل شئی وقال فی الدر المختار وفیما زاد
علی الاربعین بحسابہ فی ظاہر الروایۃ عن الامام وعنہ لاشئی فیما زاد الی ستین
ففیہا ضعف ما فی ثلاثین وہو قولہما والثلاثۃ وعلیہ الفتوی بحر عن الینابیع و
تصحیح القدوری انتہی وفی المحیط وہو اوفق الروایات عن ابی حنیفۃ وفی جوامع الفقہ
وہو المختار قالہ العلامۃ العینی فی البنایۃ وقال فی عمدۃ الرعایۃ وروی عنہ انہ
لاشئی فی الزیادۃ الی ان تبلغ الی ستین وہو قولہما وعلیہ الفتوی کما فی النہر
والبحر والدر المختار وغیرہا وعن معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ
الی الیمن امرہ ان یأخذ من البقر من کل ثلاثین تبیعا او تبیعۃ ومن کل اربعین
مسنۃ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی وعن طاؤس ان معاذ بن جبل
اتی بوقص البقر فقال لم یأمرنی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشئی رواہ الدارقطنی
والشافعی وقال الوقص ما لم یبلغ الفریضۃ وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن
جدہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی کل ابل سائمۃ[۱] من کل
اربعین ابنۃ لبون رواہ النسائی وابوداؤد والحاکم وقال صحیح الاسناد وعن علی
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی العوامل صدقۃ رواہ الدارقطنی
وصححہ ابن القطان وعن طاؤس عن معاذ انہ کان لا یأخذ من البقر العوامل

---

[۱] قولہ سائمۃ وفی عمدۃ القاری وقد ورد تقیید السوم وہو مفہوم الصفۃ والمطلق یحمل علی
المقید اذا کانا فی حادثۃ واحدۃ والصفۃ اذا قرنت بالاسم العلم تنزل منزلۃ العلۃ
لایجاب الحکم ۱۲۔

صدقة رواه ابن ابی شيبة وعن مغيرة بن ابراهيم ومجاهد قالا ليس فی البقر
العوامل صدقة رواه ابن ابی شيبة وعن جابر رضی الله عنه قال لا يؤخذ من البقر
التی يحرث عليها من الزكوة شئ رواه الدارقطنی[1] وعن ابی هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الركاز[2] الخمس
متفق عليه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المعتدی فی الصدقة
كمانعها رواه ابو داؤد والترمذی وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
نهی[3] عن الخرص وقال ارأيتم ان هلك الثمر أيحب احدكم ان يأكل مال اخيه بالباطل
رواه الطحاوی وعن عبد الله بن عمرو عن النبی صلى الله عليه وسلم انه اخذ من العسل

---

[1] قوله رواه الدارقطنی كذا فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله وفی الركاز الخمس وقال الشيخ ابن الهمام الركاز يعم المعدن والكنز على ما حققناه فكان ايجابا فيهما ولا يتوهم عدم ارادة المعدن بسبب عطفه عليه بعد افادة انه جبار ای هدر لا شئ فيه والا لتناقض فان الحكم المعلق بالمعدن ليس هو المعلق به فی ضمن الركاز ليختلف بالسلب والايجاب اذ المراد به ان اهلاكه او الهلاك به للاجير الحافر له غير مضمون لا انه لا شئ فيه نفسه والا لم يجب شئ اصلا وهو خلاف المتفق عليه اذ الخلاف انما هو فی كميته لا فی اصله وكما ان هذا هو المراد فی البئر والعجماء فحاصله انه اثبت للمعدن بخصوصه حكما فنص على خصوص اسمه ثم اثبت له حكما آخر مع غيره فعبر بالاسم الذی يعمهما ليثبت فيهما فانه علق الحكم اعنی وجوب الخمس بما يسمى ركازا فما كان من افراده وجب فيه ۱۲۔

[3] قوله نهی عن الخرص الخ الخرص ثابت عند الشافعی وعندنا لا عبرة بالخرص لهذا الحديث ولافضائه الى الربا والاحاديث الواردة فيه كانت قبل تحريم الربا وحديث جابر الطويل فی الصحيح صريح بان تحريم الربا كان فی حجة الوداع اخذته من المرقات ۱۲۔

العشر رواه ابن ماجة وروى ابوداؤد والترمذی نحوه ولم يتكلم ابوداؤد عليه فاقل حاله ان يكون حسنا[1] وهو حجة وعن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذی قال ميرك ورجاله موثقون وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفى يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى النبى صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله رواه ابوداؤد قال ابن القطان فى كتابه اسناده صحيح وقال الحافظ المنذری اسناده لامقال فيه وقال العلامة العينی هذا الاسناد[2] يقوم به الحجة ان شاء الله تعالىٰ وعن عبد الله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبی صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علیّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى فى يدی فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت صنعتهن أتزين لك يا رسول الله قال أتؤدين زكوٰتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من النار رواه ابوداؤد واخرجه الحاكم فى مستدركه وقال صحيح على

---

[1] قوله حسنا فى الجوهر النقی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان هلالا جاء الى النبی صلى الله عليه وسلم بعشور نخل له الحديث قلت حسنه ابن عبد البر فى الاستذكار ۱۲۔

[2] قوله هذا الاسناد يقوم الخ قال فى المرقات وتضعيف الترمذی وقوله لا يصح فى هذا الباب مؤول والا فخطاء قال المنذری لعل الترمذی قصد الطريقين اللذين ذكرهما والا فطريق ابی داؤد لا مقال فيها وقال ابن القطان بعد تصحيحه لحديث ابی داؤد وانما ضعف الترمذی هذا الحديث لان عنده فيه ضعيفين ابن لهيعة والمثنى بن الصباح انتهى ۱۲۔

شرط الشیخین ولم یخرجاہ وعن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا من ذھب
فقلت یارسول اللہ اکنز ھو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوتہ فزکی فلیس بکنز رواہ مالک
وابو داؤد واخرجہ الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجہ وعن
سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمرنا ان نخرج الصدقۃ من
الذی نعد للبیع رواہ ابو داؤد۔

باب صدقۃ الفطر

وقول اللہ عزوجل قد افلح من تزکی[1] وذکر اسم ربہ فصلی عن عبد اللہ
ابن ثعلبۃ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس قبل یوم الفطر بیوم
او یومین فقال ادوا صاعا من بر او قمح بین اثنین او صاعا من تمر او شعیر عن
کل حر وعبد رواہ عبد الرزاق وقال الشیخ ابن الھمام ھذا اسند صحیح وروی
ابو داؤد نحوہ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر صارخا
ببطن مکۃ ینادی ان صدقۃ الفطر حق واجب علی کل مسلم رواہ الحاکم فی المستدرک
وقال ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ بھذہ الالفاظ وعن ابن عمر قال امر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصدقۃ الفطر عن الصغیر والکبیر والحر والعبد
ممن تمونون رواہ الدارقطنی وعن ابن المبارک عن ابن لھیعۃ[2] عن عبید اللہ

---

[1] قولہ من تزکی وقال فی الخازن ھو صدقۃ الفطر وروی عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ
فی قولہ قد افلح من تزکی قال اعطی صدقۃ الفطر کذا فی الترغیب والترھیب ۱۲۔
[2] قولہ ابن لھیعۃ قال العلامۃ العینی وحدیث ابن لھیعۃ یصلح للمتابعۃ سیما روایۃ
ابن المبارک عنہ ولم یترکہ احد ۱۲۔

ابن ابی جعفر عن الاعرج عن ابی هریرۃ قال کان یخرج صدقۃ الفطر عن کل انسان یعول
من صغیر وکبیر حر او عبد ولوکان نصرانیا مدین من قمح او صاعا من تمر رواہ الطحاوی
فی مشکلہ وعن ابن عباس قال یخرج الرجل الزکوۃ الفطر عن کل مملوک لہ وان
کان یہودیا او نصرانیا رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ وفی روایۃ للبخاری ومسلم و
امر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ وفی روایۃ للبخاری عن ابن عمر وکانوا
یعطون قبل الفطر بیوم او یومین وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاصدقۃ الا عن ظہر غنی رواہ احمد فی مسندہ وذکرہ البخاری
فی صحیحہ تعلیقا فی کتاب الوصایا وتعلیقاتہ المجزومۃ لہا حکم الصحۃ ورواہ مرۃ
مسندا بغیر ہذا اللفظ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بعث صارخا بمکۃ صاح ان صدقۃ الفطر حق واجب مدان من قمح او صاع من شعیر

لہ قولہ نصرانیا قال الثوری وابوحنیفۃ واصحابہ علیہ ان یؤدی صدقۃ الفطر عن عبدہ الکافر
وھو قول عطاء ومجاھد وسعید بن جبیر وعمر بن عبد العزیز والنخعی وروی ذلک عن ابی ہریرۃ
وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم واحتجوا فی ذلک بما ثبت فی الصحیح حدیث لیس علی المسلم فی عبدہ
صدقۃ الا صدقۃ الفطر وھو بعمومہ یتناول الکافر ایضا وکذا ما تقدم فی حدیث ابن عمر والخدری
عن کل حر وعبد وقال ابن بزیزۃ ان قولہ من المسلمین زیادۃ مضطربۃ من غیر شک من جہۃ
الاسناد والمعنی لان ابن عمر راویہ کان من مذہبہ اخراج الزکوۃ عن العبد الکافر والراوی
اذا خالف ما رواہ کان تصعیفا لروایتہ ہذا حاصل ما فی عمدۃ القاری والجوہر النقی ۱۲۔
لہ قولہ مدان من قمح ای نصف صاع ثبت ہذا التقدیر فی الحنطۃ عن عمر وعلی عند الطحاوی
وعن ابی بکر عند البیہقی وعن ابن الزبیر وجابر وابن عباس وابن مسعود وابی ہریرۃ عند
عبد الرزاق وورویت فی ذلک ایضا احادیث مرفوعۃ عند ابی داؤد والدارقطنی وغیرہما

اوتمر رواه الحاکم فی المستدرك وصححه وروی البزار نحوه وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بعث منادیا ینادی فی فجاج مکة الا ان صدقة الفطر واجبة علی کل مسلم وفیه مدان من قمح رواه الترمذی وقال حسن غریب فیه سالم بن نوح قال صاحب التنقیح هو صدوق روی له مسلم فی صحیحه و قال ابوزرعة صدوق ثقة ووثقه ابن حبان وروی الدارقطنی نحوه وفیه علی بن صالح قال صاحب التنقیح ولانعلم احدا ضعفه لکنه غیر مشهور الحال وقیل هو مکی معروف وهو احد العباد وکنیته ابوالحسن وعن اسماء بنت ابی بکر رضی الله عنهما قالت کنا نؤدی زکوة الفطر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مدین من قمح بالمد الذی تقتات به رواه احمد فی مسنده وفیه ابن لهیعة وقال صاحب التنقیح وحدیثه یصلح للمتابعة سیما اذا کان من روایة امام مثل ابن المبارك عنه وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فرض زکوٰة الفطر مدین من حنطة رواه ابوداؤد فی مراسیله وروی الطحاوی عنه نحوه وقال فی التنقیح اسناده صحیح کالشمس وکونه مرسلا لایضر فانه مرسل سعید ومراسیله حجة و فی روایة لابی داؤد عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم زکوة الفطر طهرۃ[1] الصیام من اللغو والرفث وطعمة للمساکین۔

وسند بعضها ضعیف کما فصله الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة لکن لایضر ذلك بعد ماثبت عمل اکابر الصحابة علی وفقه واما التقدیر بالصاع فی التمر والشعیر فثابت من عدة احادیث مخرجة فی کتب السنن وغیرها من الصحاح قاله فی عمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله طهرة الصیام من اللغو والرفث قال ابن الملك وهذا لان الحسنات یذهبن السیأت تمسك به من لم یوجب الفطرة علی الاطفال لانهم اذا لم یلزمهم الصیام لم یلزم طهرته والاکثرون علی ایجابها

باب من لا تحل له الصدقة

وقول الله عز وجل خذ من اموالهم صدقة تطهرهم[1] وقوله او مسكينا
ذا متربة عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني
اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا اتى بطعام سأل عنه أهدية ام صدقة فان قيل صدقة
قال لاصحابه كلوا ولم يأكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه وعنه
قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله عليه
وسلم كخ كخ ليطرحها ثم قال اما شعرت انا لا نأكل[2] الصدقة متفق عليه وعن
عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات

عليهم ولعلهم نظروا الى ان علة الايجاب مركبة من الطهرة والنفعة رعاية لجانب المساكين وذهب
الشافعي معهم هذا ايضا الى ان شرط وجوبها ان يملك ما يفضل عن قوت يومه لنفسه وعياله
لاستواء الغني والفقير في كونها طهرة اقول كما انه شرط ما ذكر شرطنا النصاب لما تقدم من الادلة
جمعا بين الاحاديث ما امكن كذا في المرقات ۱۲۔

[1] قوله تطهرهم قال علي القاري فهي كغسالة الاوساخ ۱۲۔

[2] قوله انا لا نأكل الصدقة لذلك قال في الدر المختار ولا يصرف الى بني هاشم ثم ظاهر المذهب
اطلاق المنع وقول العيني والهاشمي يجوز له دفع زكاته لمثله صوابه لا يجوز نهر انتهى
وقال في شرح النقاية قال الطحاوي وعن ابي حنيفة ان الصدقات كلها جائزة على بني هاشم
والحرمة كانت في عهده عليه السلام لوصول الخمس اليهم فلما سقط ذلك بموته صلى الله عليه
وسلم حلت لهم الصدقة قال وبه نأخذ ۱۲۔

انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم وعن عائشة قالت
کان فی بریرة ثلاث سنن احدی السنن انها عتقت فخیرت فی زوجها وقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلی الله علیه وسلم والبرمة
تفور بلحم فقرب الیه خبز وادم من ادم البیت فقال ألم ار برمة فیها لحم قالوا بلی ولکن
ذلك لحم تصدق به علی بریرة وانت لا تأکل الصدقة قال هو علیها صدقة ولنا
هدیة رواه مسلم وروه البخاری مقطعا وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه
وسلم یقبل الهدیة ویثیب علیها رواه البخاری وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لو دعیت الی کراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت رواه البخاری
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس المسکین الذی یطوف علی الناس
ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولکن المسکین الذی لا یجد[1] غنی یغنیه
ولا یفطن به فیتصدق علیه ولا یقوم فیسأل الناس متفق علیه وعن ابی رافع
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی
رافع اصحبنی کیما تصیب منها فقال لا حتی اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاسأله
فانطلق الی النبی صلی الله علیه وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان مولی
القوم من انفسهم رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن حبشی بن جنادة

[1] قوله لا یجد غنی ای شیأ او ما لا یغنیه ای عن غیره ویکفیه وفیه حجة لما ذهب الیه ابوحنیفة
ومالك ومن تبعهما من ان المسکین هو الذی لا یملك شیأ فهو اسوأ حالا من الفقیر لانه یملك
ما لا یکفیه قاله علی القاری فی المرقات حاصله ان مصرف الزکوة الفقیر ای من له ما دون
النصاب والمسکین ای من لا شئی له علی المذهب وقیل علی العکس والاول اصح وعن الشافعی ان
الفقیر اسوأ حالا من المسکین الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲۔

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سأل من غیر فقر[1] فانما یاکل الجمر رواہ الطحاوی وفی روایۃ للترمذی وابی داؤد والدارمی واحمد والنسائی وابن ماجۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل[2] الصدقۃ لغنی وعن عبید اللہ بن عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انھما اتیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی حجۃ الوداع وھو یقسم الصدقۃ فسألاہ منھا فرفع فینا النظر وخفضہ فرآنا جلدین فقال ان شئتما[3] اعطیتکما ولا حظ فیھا لغنی ولا لقوی مکتسب رواہ ابو داؤد والنسائی وعن

---

[1] قولہ من غیر فقر وقال الطحاوی فھذا حبشی قد حکی ھذا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوافق ما حکی من ذلک ما حکاہ الحنفیۃ من ان المسألۃ انما تحل بالفقر ۱۲۔

[2] قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی لذلک قال فی شرح النقایہ لا یدفع الزکوٰۃ علی اغنیاء الغزاۃ والحجاج عندنا وجوز مالک والشافعی دفعھا الی اغنیاء الغزاۃ لما فی سنن ابی داؤد ابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الصدقۃ لغنی الا لخمسۃ العامل علیھا ورجل اشتراھا بمالہ او غارم او غاز فی سبیل اللہ او مسکین تُصُدِّق بھا علیہ فاھدیھا لغنی ولنا ما فی ابی داؤد والترمذی من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحل الصدقۃ لغنی الخ رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ انتھی وقال ابن الھمام قیل لم یثبت ھذا الحدیث یعنی حدیث عطاء بن یسار ولو ثبت لم یقو قوۃ ترجح حدیث معاذ فانہ رواہ اصحاب الکتب الستۃ مع قرینہ من الحدیث الاخر یعنی قولہ لا تحل الصدقۃ لغنی ولو قوی قوتہ ترجح حدیث معاذ بانہ مانع وما رواہ مبیح ۱۲۔

[3] قولہ ان شئتما الخ وفی المرقات لا تحل الزکوٰۃ لمن اعضاؤہ صحیحۃ وھو قوی یقدر علی الاکتساب بقدر ما یکفیہ وعیالہ وبہ قال الشافعی والحنفیۃ علی انہ ان لم یکن لہ نصاب حلت لہ الصدقۃ وقال الشیخ ابن الھمام والجواب ان الحدیث دل علی ان المراد حرمۃ سؤالھا لقولہ وان شئتما اعطیتکما

زياد بن الحارث الصدائی یقول امرنی[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومی فقلت یارسول اللہ اعطنی من صدقاتہم ففعل وکتب لی بذلک کتابا فاتاہ رجل فقال یارسول اللہ اعطنی من الصدقۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل لم یرض بحکم نبی ولا غیرہ فی الصدقات حتی حکم فیہا ہو من السماء فجزأہا ثمانیۃ اجزاء فان کنت من تلک الاجزاء اعطیتک منہا رواہ الطحاوی وروی ابو داؤد نحوہ وعن ابن عباس فی قولہ تعالی انما الصدقات للفقراء والمساکین الاٰیۃ قال فی ای صنف وضعتہ اجزأک رواہ البیہقی وروی ابن ابی شیبۃ عن عمر نحوہ وعن ابی سعید الخدری قال اعوزنا مرۃ فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استعف اعفہ اللہ ومن استغنی اغناہ اللہ ومن سألنا[2] اعطیناہ قال قلت فلا استعف فیعفنی اللہ ولا استغنی فیغنینی اللہ قال فواللہ ما کان الا ایام حتی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فلو کان الاخذ محرما غیر مسقط عن صاحب المال لم یفعلہ انتہی وقال السندی ہذا یدل علی انہ لو ادی احد الیہما یحل لہما اخذہ ویجزئ عنہ والا لم یصح لہ ان یؤدی الیہما بمشیئتہما انتہی وقال الطحاوی فالحجۃ للحنفیۃ علیہ فی ذلک ان قولہ ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا للغنی ای ان غناکما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا حظ لکما فیہا وان شئتما اعطیتکما لانی لم اعلم بغناکما فمباح لی اعطاؤکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما تعلمان من حقیقۃ امورکما فی الغنی خلاف ما اری من ظاہرکما الذی استدللت بہ علی فقرکما فہذا معنی قولہ ان شئتما اعطیتکما ولا حظ فیہا للغنی واما قولہ ولا لقوی مکتسب فذلک علی انہ لا حظ فیہا للقوی المکتسب من جمیع الجہات التی یجب الحظ فیہا ۱۲۔

[1] قولہ امرنی الخ وقال الطحاوی فہذا الصدائی قد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قومہ فمحال ان یکون امرہ وبہ زمانۃ ثم قد سألہ من صدقۃ قومہ وہی زکوتہم فاعطاہ منہا ولم یمنعہ منہ لصحۃ بدنہ ثم سألہ الرجل الاٰخر بعد ذلک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قسم ذہبیا فارسل الینا منه ثم قسم شعیرا فارسل الینا منه ثم سالت علینا الدنیا فغرقتنا الا من عصم الله رواه الطحاوی وعن ابن عباس ان معاذا قال بعثنی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انك تأتی قوما من اهل الکتاب فادعهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوات فی کل یوم ولیلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة تؤخذ من اغنیاءهم فترد فی فقراءهم فان هم اطاعوا لذلك فایاك وکرائم اموالهم واتق دعوة المظلوم متفق علیه وعن زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبه فسأل الذی سقاه من این هذا اللبن فاخبره انه ورد علی ماء قد سماه فاذا نعم من نعم الصدقة وهم یسقون فحلبوا من البانها فجعلته فی سقائی فهو هذا فادخل عمر یده فاستقاءه رواه مالك والبیهقی فی شعب الایمان

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

عن قبیصة بن مخارق قال تحملت حمالة فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم

ان کنت من الاجزاء الذین جزأ الله عز وجل الصدقة فیهم اعطیتك منها فرد رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلك حکم الصدقات الی ما ردها الله عز وجل الیه بقوله انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیة فکل من وقع علیه اسم صنف من تلك الاصناف فهو من اهل الصدقة الذین جعلها الله عز وجل لهم فی کتابه ورسوله فی سنته زمنا کان او صحیحا ۱۲

ـــه قوله من سألنا اعطیناه وقال الطحاوی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سألنا اعطیناه ویخاطب بذلك اصحابه واکثرهم صحیح لا زمانة به الا انه فقیر فلم یمنعهم منها لصحتهم

اسأله فيها فقال اقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلاثة من ذوی الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتى يصيب[1] قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسئلة یا قبیصة سحت یأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم وعن حبشی ابن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسئلة[2] لا تحل لغنی ولا لذی مرة سوی الا لذی فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس لیثری به ماله كان خموشا فی وجهه یوم القیامة ورضفا یأكله من جهنم فمن شاء فلیقل ومن شاء فلیكثر رواه الترمذی وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل

فقد دل ذلك على ما ذكرنا وفضل من استعف ولم يسأل على من سأل فلم يسأله ابو سعيد لذلك ولو سأله لاعطاه اذ قد كان يذل ذلك له ولامثاله من اصحابه ۱۲۔

[1] قوله يصيب قواما الخ وقال الطحاوی فاباح رسول الله صلى الله عليه وسلم فی هذا الحديث لذی الحاجة ان يسأل لحاجته حتى يصيب قواما من عيش او سدادا من عيش فدل ذلك ان الصدقة لا تحرم بالصحة اذا اراد بها الذی تصدق بها عليه سد فقره وانما تحرم عليه اذا كان يريد بها غير ذلك من التكثر ونحوه ومن يريد بها ذلك فهو ممن يطلبها لسوى المعانی الثلثة التی ذكرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فی حديث قبيصة بن مخارق الذی ذكرنا فهو عليه سحت ۱۲۔

[2] قوله ان المسئلة لا تحل الخ وقال فی الدر المختار ولا يحل ان يسأل شيأ من القوت من له قوت يومه بالفعل او بالقوة كالصحيح المكتسب ۱۲

كدوح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء تركه الا ان يسأل الرجل
ذا سلطان اوفى امر لا يجد منه بدا رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وعن ابن الفراسى
ان الفراسى قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اسأل يارسول الله فقال النبى
صلى الله عليه وسلم لا وان كنت لابد فسل الصالحين رواه ابوداؤد والنسائى وعن
الزبير بن العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتى
بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسأل الناس
اعطوه اومنعوه رواه البخارى وعن انس ان رجلا من الانصار اتى النبى صلى الله
عليه وسلم يسأله فقال اما فى بيتك شئ فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه
وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتنى بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم بيده وقال من يشترى هذين قال رجل انا آخذهما بدرهم قال من
يزيد على درهم مرتين اوثلاثا قال رجل انا آخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه فاخذ
الدرهمين فاعطاهما الانصارى وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر
بالآخر قدوما فائتنى به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا
بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل
يحتطب ويبيع فجاءه وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا
وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيئ
المسئلة نكتة فى وجهك يوم القيامة ان المسئلة لا تصلح الا لثلاثة لذى فقر مدقع
اولذى غرم مفظع اولذى دم موجع رواه ابوداؤد وروى ابن ماجة الى قوله يوم القيامة
وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا
فانما يسأل جمرا فليستقل اوليستكثر رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم مايزال الرجل يسأل الناس حتى يأتى يوم القيامة

ليس في وجهه مزعة لحم متفق عليه وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا تلحفوا في المسئلة فوالله لا يسألني احد منكم شيأ فتخرج له مسئلته مني شيأ وانا له
كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشك
الله له بالغناء اما بموت عاجل او غنى اجل رواه ابوداؤد والترمذي وعن ثوبان
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يكفل لي ان لا يسأل الناس شيأ فاتكفل له
بالجنة فقال ثوبان انا فكان لا يسأل احدا شيأ رواه ابوداؤد والنسائي وعن ابي ذر
قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يشترط علي ان لا تسأل الناس شيأ قلت
نعم قال ولا سوطك ان سقط منك حتى تنزل اليه فتأخذه رواه احمد وعن
علي انه سمع يوم عرفة رجلا يسأل الناس فقال أفي هذا اليوم وفي هذا المكان تسأل
من غير الله فخفقه بالدرة رواه رزين وعن عمر قال تعلمن ايها الناس ان الطمع
فقر وان الاياس غنى وان المرء اذا يئس عن شئ استغنى عنه رواه رزين وعن
ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة
والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هي المنفقة
والسفلى هي السائلة متفق عليه ـ وعن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم قال لي يا حكيم ان هذا المال
خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك
له فيه وكان كالذي يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت
يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيأ حتى افارق الدنيا متفق عليه
وعن ابي سعيد الخدري قال ان اناسا من الانصار سألوا عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندي

من خير فلن ادخره عنكم ومن يستعف يعفه الله ومن يستغن يغنه الله ومن يتصبر يصبره الله وما اعطى احد عطاء هو خير واوسع من الصبر متفق عليه **وعن** عمر بن الخطاب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيني العطاء فاقول اعطه افقر اليه مني فقال خذه فتموله وتصدق به فما جاءك من هذا المال وانت غير مشرف ولا سائل فخذه ومالا فلا تتبعه نفسك متفق عليه **وعن** ابن الساعدي قال استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت منها واديتها اليه امر لي بعمالة فقلت انما عملت لله واجري على الله قال خذ ما اعطيت فاني قد عملت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فعملني فقلت مثل قولك فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطيت شيئا من غير ان تسأله فكل وتصدق رواه ابو داؤد **وعن** سهل بن الحنظلية رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سأل الناس عن ظهر غنى فانما يستكثر من جمر جهنم قلت يا رسول الله وما ظهر غنى قال ان يعلم ان عنده اهله ما يغديهم وما يعشيهم[1] رواه الطحاوي **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وعنده ما يغنيه فانما يستكثر من النار قال النفيلي وهو احد رواته في موضع آخر وما الغنى الذي لا تنبغي معه المسئلة قال قدر ما يغديه ويعشيه وقال في موضع آخر ان يكون له شبع يوم او ليلة ويوم رواه ابو داؤد۔

---

[1] قوله ما يغديهم وما يعشيهم في المحيط الغنى على ثلاثة انواع غنى يوجب الزكوة وهو ملك نصاب حولي تام وغنى يحرم الصدقة ويوجب صدقة الفطر والاضحية وهو ملك ما يبلغ قيمة نصاب من الاموال الفاضلة عن حاجته الاصلية وغنى يحرم السؤال دون الصدقة وهو ان يكون له قوت يومه وما يستر عورته قاله في المرقات وقال فيه ايضا ان من ملك مائتي درهم يحرم عليه اخذ الصدقة ومن ملك قوت يومه يحرم عليه السؤال لا اخذ الصدقة ففرق بين الاخذ والسؤال ۱۲۔

باب الانفاق
و
كراهية الامساك

وقول الله عز وجل وانفقوا من مارزقناكم من قبل ان يأتى احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتنى الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لى مثل احد ذهبا لسرنى ان لا يمر على ثلاث ليال وعندى منه شئى الا شئى ارصده لدينى رواه البخارى وعن ابى ذر انه استأذن على عثمان فاذن له وبيده عصاه فقال عثمان يا كعب ان عبد الرحمن توفى وترك مالا فما ترى فيه فقال ان كان يصل فيه حق الله فلا بأس عليه فرفع ابوذر عصاه فضرب كعبا وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما احب لو ان لى هذا الجبل ذهبا انفقه ويتقبل منى اذر خلفى منه ست اواقى انشدك بالله يا عثمان أسمعته ثلاث مرات قال نعم رواه احمد وعن عقبة بن الحرث قال صليت وراء النبى صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيأ من تبر عندنا فكرهت ان يحبسنى فامرت بقسمته رواه البخارى وفى رواية له قال كنت خلفت فى البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته وعن عائشة انها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندى فى مرضه ستة دنانير او سبعة فامرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افرقها فشغلنى وجع نبى الله صلى الله عليه وسلم ثم سألنى عنها ما فعلت الستة او السبعة قلت لا والله لقد كان شغلنى وجعك فدعا بها ثم وضعها فى كفه فقال ما ظن نبى الله لو لقى الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد.

وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن یوم یصبح العباد فیہ الاملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقا خلفا ویقول الاٰخر اللھم اعط ممسکا تلفا متفق علیہ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بفلاۃ من الارض فسمع صوتا فی سحابۃ اسق حدیقۃ فلان فتنحی ذٰلک السحاب فافرغ ماءہ فی حرۃ فاذا شرجۃ من تلک الشراج قد استوعبت ذٰلک الماء کلہ فتتبع الماء فاذا رجل قائم فی حدیقتہ یحول الماء بمسحاتہ فقال لہ یا عبد اللہ ما اسمک قال فلان الاسم الذی سمع فی السحابۃ فقال لہ یا عبد اللہ لم تسألنی عن اسمی فقال انی سمعت صوتا فی السحاب الذی ھذا ماءہ ویقول اسق حدیقۃ فلان لاسمک فما تصنع فیھا قال اما اذا قلت ھذا فانی انظر الی مایخرج منھا فاتصدق بثلثہ واٰکل انا وعیالی ثلثا وارد فیھا ثلثہ رواہ مسلم وعن اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انفق یا ابن اٰدم انفق علیک متفق علیہ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی بلال وعندہ صبرۃ من تمر فقال ما ھذا یا بلال قال شیٔ ادخرتہ لغد فقال اما تخشی ان تری لہ غدا بخارا فی نار جھنم یوم القیامۃ انفق بلال ولا تخش من ذی العرش اقلالا رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن اٰدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول[1] رواہ مسلم وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا رواہ رزین وعن ابی ھریرۃ قال قال

---

[1] قولہ بمن تعول وقال فی رد المحتار اعلم ان الصدقۃ تستحب بفاضل عن کفایتہ وکفایۃ من یمونہ وان تصدق بما ینقص مؤنۃ من یمونہ اثم ۱۲۔

رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل البخیل والمتصدق کمثل رجلین علیهما جنتان من
حدید قد اضطرت ایدیهما الی ثدیهما وتراقیهما فجعل المتصدق کلما تصدق بصدقته
انبسطت عنه وجعل البخیل کلما هم بصدقة قلصت واخذت کل حلقة بمکانها
متفق علیه وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل الذی یتصدق عند
موته او یعتق کالذی یهدی اذا شبع رواه احمد والنسائی والدارمی والترمذی وصححه وعن
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السخاء شجرة فی الجنة فمن کان سخیا اخذ بغصن
منها فلم یترکه الغصن حتی یدخله الجنة والشح شجرة فی النار فمن کان
شحیحا اخذ بغصن منها فلم یترکه الغصن حتی یدخله النار رواه البیهقی فی شعب الایمان
وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامة اتقوا
الشح فان الشح اهلک من کان قبلکم حملهم علی ان سفکوا دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم وعن ابی ذر
قال انتهیت الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو جالس فی ظل الکعبة فلما رأنی قال هم الاخسرون ورب
الکعبة فقلت فداک ابی وامی من هم قال الاکثرون اموالا الا من قال هٰکذا وهٰکذا
وهٰکذا من بین یدیه ومن خلفه وعن یمینه وعن شماله وقلیل ما هم متفق علیه
وعن ابی هریرة انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان ثلاثة من بنی اسرائیل
ابرص واقرع واعمی فاراد الله ان یبتلیهم فبعث الیهم ملکا فاتی الابرص فقال ای شئ
احب الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذهب عنی الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحه فذهب عنه قذره واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک
قال الابل او قال البقر شک اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال
الاٰخر البقر قال فاعطی ناقة عشراء فقال بارک الله لک فیها قال فاتی الاقرع فقال
ای شئ احب الیک قال شعر حسن ویذهب عنی هذا الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحه فذهب عنه قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر

فاعطی بقرة حاملا قال بارك الله لك فیها قال فاتی الاعمی فقال ای شئی احب الیك
قال ان یرد الله الی بصری فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله الیه بصره قال فای المال
احب الیك قال الغنم فاعطی شاة والدا فانتج هذان وولد هذا فکان لهذا واد من
الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتی الابرص فی صورته وهیئته فقال
رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله ثم بك اسألك
بالذی اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ به فی سفری فقال
الحقوق کثیرة فقال انه کانی اعرفك الم تکن ابرص یقذرك الناس فقیرا فاعطاك الله
مالا فقال انما ورثت هذا المال کابرا عن کابر فقال له ان کنت کاذبا فصیرك الله الی
ماکنت قال واتی الاقرع فی صورته فقال له مثل ما قال لهذا ورد علیه مثل ما رد علی
هذا فقال ان کنت کاذبا فصیرك الله الی ماکنت قال واتی الاعمی فی صورته وهیئته
فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله
ثم بك اسألك بالذی رد علیك بصرك شاة اتبلغ بها فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد الله
الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك الیوم بشئی اخذته لله فقال
امسك مالك فانما ابتلیتم فقد رضی عنك وسخط علی صاحبیك متفق علیه۔
وعن مولی لعثمان قال اهدی لام سلمة بضعة من لحم وکان النبی صلی الله علیه
وسلم یعجبه اللحم فقالت للخادم ضعیه فی البیت لعل النبی صلی الله علیه وسلم
یأکله فوضعته فی کوة البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارك الله
فیکم فقالوا بارك الله فیك فذهب السائل فدخل النبی صلی الله علیه وسلم فقال
یا ام سلمة هل عندکم شئی اطعمه فقالت نعم قالت للخادم اذهبی فأتی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بذلك اللحم فذهبت فلم تجد فی الکوة الا قطعة مروة فقال النبی
صلی الله علیه وسلم فان ذلك اللحم عاد مروة لما لم تعطوه السائل رواه البیهقی فی

دلائل النبوة وعن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا فانه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها يقول الرجل لو جئت بها بالامس لقبلتها فاما اليوم فلا حاجة لي بها متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي احب الى الله من عابد بخيل رواه الترمذي وعن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا قصبة يذرعونها وكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كان طول يدها الصدقة وكانت اسرعنا لحوقا به زينب وكانت تحب الصدقة رواه البخاري وفي رواية مسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسرعكن لحوقا بي اطولكن يدا قالت وكانت يتطاولن ايتهن اطول يدا قالت فكانت اطولنا يدا زينب لانها كانت تعمل بيدها وتتصدق وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا يجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق رواه الترمذي وعن ابي بكر الصديق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان رواه الترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر ما في الرجل شح هالع وجبن خالع رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یُعْطِی بہ رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری وعن ام بجید قالت قلت یارسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب فضل الصدقۃ

وقول اللہ عزوجل ویربی الصدقات وقولہ ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واٰتی المال[1] علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ عن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوٰۃ ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب الاٰیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق

---

[1] قولہ اٰتی المال قال فی المدارک المراد بہ نوافل الصدقات والمبار ۱۲۔

بعدل تمرة من كسب طیب ولا یقبل الله الا الطیب فان الله یتقبلها بیمینه ثم یربیها لصاحبها كما یربی احدكم فلوه حتی تكون مثل الجبل متفق علیه وعن ابی امامة قال قال ابو ذر یا نبی الله ارأیت الصدقة ما ذا هی قال اضعاف مضاعفة وعند الله المزید رواه احمد وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انفق زوجین من شئ من الاشیاء فی سبیل الله دعی من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوٰة دعی من باب الصلوٰة ومن كان من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعی من باب الصدقة ومن كان من اهل الصیام دعی من باب الریان فقال ابو بكر ما علی من دعی من تلك الابواب من ضرورة فهل یدعی احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجوان تكون منهم متفق علیه وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من عبد مسلم ینفق من كل مال له زوجین فی سبیل الله الا استقبلته حجبة الجنة كلهم یدعوه الی ما عنده قلت وكیف ذٰلك قال ان كانت ابلا فبعیرین وان كانت بقرة فبقرتین رواه النسائی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اصبح منكم الیوم صائما قال ابو بكر انا قال فمن تبع منكم الیوم جنازة قال ابو بكر انا قال فمن اطعم منكم الیوم مسكینا قال ابو بكر انا قال فمن عاد منكم الیوم مریضا قال ابو بكر انا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اجتمعن فی امرئ الا دخل الجنة رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق علیه وعن جابر وحذیفة قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم كل معروف صدقة متفق علیه وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحقرن من المعروف شیأ ولو ان تلقی اخاك

بوجه طليق رواه مسلم وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك
فى اناء اخيك رواه احمد والترمذى وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم تبسمك فى وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر
صدقة وارشادك الرجل فى ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الردى البصر
لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك
من دلوك فى دلو اخيك لك صدقة رواه الترمذى وعن ابى جرى جابر بن سليم
قال اتيت المدينة فرأيت رجلا يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيأ الا صدروا عنه
قلت من هذا قالوا هذا رسول الله قال قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال
لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الميت قل السلام عليك قلت انت رسول الله
فقال انا رسول الله الذى ان اصابك ضر فدعوته كشفه عنك وان اصابك عام
سنة فدعوته انبتها لك واذا كنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته
ردها عليك قلت اعهد الى قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا
ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيأ من المعروف وان تكلم اخاك وانت منبسط
اليه وجهك ان ذلك من المعروف وارفع ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى
الكعبين واياك واسبال الازار فانها من المخيلة وان الله لا يحب المخيلة وان امرؤ
شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فانما وبال ذلك عليه رواه
ابوداؤد وروى الترمذى منه حديث السلام وفى رواية فيكون لك اجر ذلك
ووباله عليه وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد قال فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق
قالوا فان لم يستطع او لم يفعل قال فيعين ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم يفعله

قال فيأمر بالخير قالوا فان لم يفعل قال فيمسك عن الشر فانه له صدقة متفق عليه ۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل سلامى من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الاثنين صدقة ويعين الرجل على دابته فيحمل عليها او يرفع عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة يخطوها الى الصلوٰة صدقة ويميط الاذى عن الطريق صدقة متفق عليه وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلق كل انسان من بني آدم على ستين وثلثمائة مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن طريق الناس او شوكة او عظما او امر بمعروف او نهى عن منكر عدد تلك الستين والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال لانحين هذا عن طريق المسلمين لا يؤذيهم فادخل به الجنة متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيت رجلا يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي الناس رواه مسلم وعن ابي برزة قال قلت يا نبي الله علمني شيأ انتفع به قال اعزل الاذى عن طريق المسلمين رواه مسلم وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بكل تسبيحة صدقة وكل تكبيرة صدقة وكل تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهي عن المنكر صدقة وفي بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله أيأتي احدنا شهوته ويكون له فيها اجر قال أرأيتم لو وضعها في حرام اكان عليه فيه وزر فكذلك اذا وضعها في الحلال كان له اجر رواه مسلم وعن بهيسة عن ابيها قالت قال يا رسول الله ما الشئ الذي لا يحل منعه قال الماء قال يا نبي الله ما الشئ الذي لا يحل منعه قال الملح قال يا نبي الله ما الشئ الذي لا يحل منعه قال ان تفعل الخير خير لك رواه ابو داؤد وعن انس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منہ انسان اوطیر او بہیمۃ الا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر وما سرق لہ صدقۃ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیا ارضا میتۃ فلہ فیہا اجر وما اکلت العافیۃ منہ فہو لہ صدقۃ رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الصدقۃ اللقحۃ الصفی منحۃ[1] والشاۃ الصفی منحۃ تغدو باناء وتروح باٰخر متفق علیہ وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من منح منحۃ لبن اوورق اوھدی زقاقا کان لہ مثل عتق رقبۃ رواہ الترمذی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر لامراۃ مومسۃ مرت بکلب علی رأس رکی یلھث کاد یقتلہ العطش فنزعت خفہا فاوثقتہ بخمارھا فنزعت لہ من الماء فغفر لہا بذلک قیل ان لنا فی البہائم اجرا قال فی کل ذات کبد رطبۃ اجر متفق علیہ وعن ابن عمر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ امسکتہا حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمہا ولا ترسلہا فتأکل من خشاش الارض متفق علیہ وعن عبداللہ بن سلام قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جئت فلما تبینت وجہہ عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب فکان اول ما قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی

لہ قولہ منحۃ وقال فی البدائع وہو منحہ شاۃ حلوبا اوناقۃ حلوبا اوبقرۃ حلوبا وقال ھذہ الشاۃ لک منحۃ اوھذہ الناقۃ اوھذہ البقرۃ کان عاریۃ وجازلہ الانتفاع بلبنہا لان اللبن وان کان عینا حقیقۃ فہو معدود من المنافع عرفا وعادۃ فاعطی لہ حکم المنفعۃ کأنہ اباح لہ شرب اللبن فیجوز لہ الانتفاع بلبنہا ۱۲۔

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذی وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء رواه الترمذی وعن مرثد بن عبد الله قال حدثنی بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ظل المؤمن يوم القيامة صدقته رواه احمد وعن عائشة انهم ذبحوا شاة فقال النبی صلى الله عليه وسلم مابقی منها قالت مابقی منها الا كتفها قال بقی كلها غير كتفها رواه الترمذی وصححه وعن عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلاثة يحبهم الله رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل يتصدق بصدقة بيمينه يخفيها اراه قال من شماله ورجل كان فی سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو رواه الترمذی وعن ابی ذر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم الله فاما الذين يحبهم الله فرجل اتى قوما فسألهم بالله ولم يسألهم لقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلف رجل باعيانهم فاعطاه سرا لا يعلم بعطيته الا الله والذی اعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتى اذا كان النوم احب اليهم مما يعدل به فوضعوا رؤسهم فقام يتملقنی ويتلو اياتی ورجل كان فی سرية فلقی العدو فهزموا فاقبل بصدره حتى يقتل او يفتح له والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزانی والفقير المختال والغنی الظلوم رواه الترمذی والنسائی وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله الارض جعلت تميد فخلق الجبال فقال بها عليها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال فقالوا يارب هل من خلقك شئ اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يارب هل من خلقك شئ اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يارب هل من خلقك شئ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا يارب هل من خلقك شئ اشد من الماء قال نعم الريح

فقالوا یارب هل من خلقك شئ اشد من الريح قال نعم ابن آدم تصدق صدقة بيمينه يخفيها من شماله رواه الترمذی وعن ابی سعيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ايما مسلم كسا مسلما ثوبا علی عری كساه الله من خضر الجنة وايما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه الله من ثمار الجنة وايما مسلم سقی مسلما علی ظمأ سقاه الله من الرحيق المختوم رواه ابوداؤد والترمذی وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول ما من مسلم كسا مسلما ثوبا الا كان فی حفظ من الله ما دام عليه منه خرقة رواه احمد والترمذی وعن سعد بن عبادة قال يارسول الله ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من وسع علی عياله فی نفقة يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته قال سفيان انا قد جربناه فوجدناه كذلك رواه رزين وروی البيهقی فی شعب الايمان عنه وعن ابی هريرة وابی سعيد وجابر وضعفه قال العراقی له طرق صحح بعضها وبعضها علی شرط مسلم۔

باب افضل الصدقة

عن ابی هريرة وحكيم بن حزام قالا قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خير الصدقة ما كان عن ظهر غنی وابدأ بمن تعول رواه البخاری ورواه مسلم عن حكيم وحده۔ وعنه قال يارسول الله ای الصدقة افضل قال جهد المقل وابدأ بمن تعول رواه ابوداؤد وعن انس قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل الصدقة ان تشبع كبدا جائعا رواه البيهقی فی شعب الايمان وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم افضل دينار ينفقه الرجل دينار ينفقه علی عياله ودينار ينفقه علی دابته فی سبيل الله ودينار ينفقه علی اصحابه فی سبيل الله رواه مسلم وعن

ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقہ
علی نفسك قال عندی اخر قال انفقہ علی ولدك قال عندی اخر قال انفقہ علی اھلك
قال عندی اخر قال انفقہ علی خادمك قال عندی اخر قال انت اعلم رواہ ابوداؤد
والنسائی وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم
نفقۃ علی اھلہ وھو یحتسبھا کانت لہ صدقۃ متفق علیہ ۔ وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقتہ فی سبیل اللہ ودینارا نفقتہ
فی رقبۃ ودینار تصدقت بہ علی مسکین ودینار انفقتہ علی اھلك اعظمھا اجرا
الذی انفقتہ علی اھلك رواہ مسلم وعن ام سلمۃ قالت قلت یارسول اللہ ألی
اجران انفق علی بنی ابی سلمۃ انما ھم بنی فقال انفقی علیھم فلك اجرما انفقت علیھم
متفق علیہ وعن میمونۃ بنت الحارث انھا اعتقت ولیدۃ فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذٰلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتھا
اخوالك کان اعظم لاجرك متفق علیہ وعن سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ
وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وعن انس قال
کان ابوطلحۃ اکثر الانصار بالمدینۃ مالا من نخل وکان احب اموالہ الیہ بیرحاء وکانت
مستقبلۃ المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلھا ویشرب من ماء فیھا
طیب قال انس فلما نزلت ھذہ الاٰیۃ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابوطلحۃ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یارسول اللہ ان اللہ تعالٰی یقول لن تنالوا
البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانھا صدقۃ للہ تعالٰی
ارجو برھا وذخرھا عند اللہ فضعھا یارسول اللہ حیث اراك اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذٰلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی

ترى ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحة افعل یا رسول الله فقسمها ابو طلحة فی اقاربه
وبنی عمه متفق علیه وعن رابطة بنت عبد الله امرأة عبد الله بن مسعود و
کانت امرأة صنعاء[1] ولیس لعبد الله بن مسعود مال فکانت تنفق علیه وعلی ولده
منها فقالت لقد شغلتنی والله انت وولدك عن الصدقة فما استطیع ان اتصدق
معکم بشیء فقال ما احب ان لم یکن لك فی ذلك اجر ان تفعلی فسألت رسول الله
صلی الله علیه وسلم هی وهو فقالت یا رسول الله انی امرأة ذات صنعة ابیع منها
ولیس لولدی ولا لزوجی شیء فیشغلونی فلا اتصدق فهل لی فیهم اجر فقال لك فی
ذلك اجر ما انفقت علیهم فانفقی علیهم رواه الطحاوی وعن عائشة قالت یا رسول الله
ان لی جارین فالی ایهما اهدی قال الی اقربهما[2] منك بابا رواه البخاری وعن ابی ذر

---

[1] قوله امرأة صنعاء الخ وقال فی شرح معانی الآثار ففی هذا الحدیث ان تلك الصدقة مما لم یکن فیه زکوة ورابطة هذه هی زینب امرأة عبد الله لا نعلم ان عبد الله کانت له امرأة غیرها فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم والدلیل علی ان تلك الصدقة کانت تطوعا کما ذکرنا قولها کنت امرأة صنعا اصنع بیدی فابیع من ذلك فانفق علی عبد الله فکان قول رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی فی هذا الحدیث وفی الحدیث الاول جوابا لسؤالها عنه وفی حدیث رابطة هذه کنت تنفق من ذلك علی عبد الله وعلی ولده منی وقد اجمعوا علی انه لا یجوز للمرأة ان تنفق علی ولدها من زکاتها فلما کان ما انفقت علی ولدها لیس من الزکوة فکذلك ما انفقت علی زوجها لیس هو ایضا من الزکوة ۱۲

[2] قوله اقربهما منك بابا جارك من یلاصق داره دارك هذا علی رأی ابی حنیفة وقالا من یسکن فی محلتك ویجمعکم مسجد المحلة وهو استحسان وقال الشافعی الجار الی اربعین دارا من کل جانب والصحیح قول الامام کما افاده فی الدر المنتقی وصرح به العلامة قاسم وهو القیاس ومن حقوق

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقة فاکثر ماءھا وتعاھد جیرانک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسک بعنان فرسہ فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوہ رجل معتزل فی غنیمة لہ یؤدی حق اللہ فیھا الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ الترمذی والنسائی والدارمی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان لا ینسہ فی الطعام والشراب واللباس ویعاونہ فی کل ھم وغم فان یقدر علی الطعامہ فلیطعم والا فلا یظھر اثر الطبخ من الدخان وغیرہ لانہ یصیر مغموما بہ ھذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیة والدر المختار ورد المحتار فی کتاب الوصایا ولھذا قال علی القاری فی المرقات ولعل وجھہ انہ اکثر اختلاطا واظھر اطلاعا فیکون بحسن العشرة وظھور المودة اولی وقد قال تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب فدل علی ان الجار الاقرب بمزید الاحسان انسب ولیس المراد انحصار الاھداء الی الاقرب کما ھو ظاھر الحدیث ۱۲۔

لہ قولہ یسئل باللہ وفی المختارات قال ابن المبارک سأل لوجہ اللہ او لحق اللہ یعجبنی ان لا یعطیہ شیئا لانہ عظم ما حقر اللہ محمول علی ما اذا لم یعلم ضرورتہ اقول ویتأمل المنع مع ما ذکرہ شیخ مشائخنا الجراحی ما عند الطبرانی بسند رجالہ رجال الصحیح عن ابی موسی رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من سئل بوجہ اللہ ثم منع سائلہ ما لم یسأل ھجرا یعنی قبیحا ولابی داؤد والنسائی وصححہ ابن حبان وقال الحاکم علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی اللہ عنھما رفعہ من یسأل اللہ بوجہ فاعطوہ وللطبرانی ملعون من سأل بوجہ اللہ وملعون من یسئل بوجہ اللہ فیمنع سائلہ الا ان یحمل علی السؤال من غیر الدنیا او علی ما اذا علم عدم حاجتہ وان سؤالہ للتکثیر تأمل ھذا حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

من استعاذ منكم بالله فاعيذوه ومن سأل بالله فاعطوه ومن دعاكم فاجيبوه ومن صنع اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجد واما تكافئوه فادعوا له حتى تروا ان قد كافأتموه رواه احمد وابوداؤد والنسائی وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لا يسأل بوجه الله الا الجنة رواه ابوداؤد وعن ام بجيد قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواه مالك والنسائی وروى الترمذی وابوداؤد معناه

باب صدقة المرأة من مال الزوج

عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا انفقت[1] المرأة من طعام بيتها غير مفسدة كان لها اجرها بما انفقت ولزوجها اجره بما كسب وللخازن مثل ذلك لا ينقص بعضهم اجر بعض شيأ متفق عليه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا انفقت المرأة من كسب زوجها من غير امره فلها نصف اجره متفق عليه وعن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول فی

---

[1] قوله اذا انفقت وقال فی المرقات قال محی السنة عامة العلماء على انه لا يجوز لها التصدق من مال زوجها بغير اذنه صريحا او دلالة وكذا الخادم والحديث الدال على الجواز اخرج على عادة اهل الحجاز يطلقون الامر للاهل والخادم فی التصدق والانفاق عند حضور السائل ونزول الضيف انتهى كذا قال الشريف الجرجانی فی حاشية المشكوٰة وقال العلامة العينی فی عمدة القاری احاديث هذا الباب جاءت مختلفة كيفية الجمع بينها ان ذلك يختلف باختلاف عادات البلاد وباختلاف حال الزوج من مسامحته ورضاه بذلك او كراهته لذلك وباختلاف الحال فی الشیٔ المنفق بين ان يكون شيأ يسيرا يتسامح به وبين ان يكون له خطر فی نفس الزوج يبخل بمثله وبين ان يكون ذلك رطبا يخشى فساده ان تأخر وبين ان يكون يدخر ولا يخشى عليه الفساد ۱۲۔

خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شیئًا من بیت زوجها الا باذن زوجها قیل یا
رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذی وعن سعد قال لما
بایع رسول الله صلی الله علیه وسلم النساء قامت امرأة جلیلة كانها من نساء مضر
فقالت یا نبی الله انا كل علی اٰبائنا وابنائنا وازواجنا مایحل لنا من اموالهم قال الرطب
تأكلنه وتهدینه رواه ابوداؤد وعن عمیر مولی ابی اللحم قال امرنی مولای ان اقدد
لحما فجاءنی مسكین فاطعمته منه فعلم بذلك مولای فضربنی فاتیت رسول الله صلی الله
علیه وسلم فذكرت ذٰلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال یعطی طعامی بغیران اٰمره
فقال الاجر بینكما وفی روایة قال كنت مملوكا فسألت رسول الله صلی الله علیه وسلم
اتصدق من مال موالیّ بشیٔ قال نعم والاجر بینكما نصفان رواه مسلم وعن ابی موسی
الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخازن المسلم الامین الذی یعطی
ماامربه كاملا موفرا طیبة به نفسه فیدفعه الی الذی امرله به احد المتصدقین
متفق علیه وعن عائشة قالت ان رجلا قال للنبی صلی الله علیه وسلم ان امی افتلتت
نفسها واظنها لوتكلمت تصدقت فهلْ[1] لها اجران تصدقت عنها قال نعم متفق علیه
وفی روایة الدارقطنی ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم فقال كان لی ابوان ابرهما
حال حیاتهما فكیف لی ببرهما بعد موتهما فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ان من البر

---

[1] قوله فهل لها اجر الخ صرح علماءنا فی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره صلاةً اوصوما اوصدقة اوغیرها كذا فی الهدایة وقد ثبت مایوجب المصیر الی ذٰلك وهو ما رواه الدارقطنی ان رجلا سأله صلی الله علیه وسلم فقال كان لی ابوان ابرهما حال حیاتهما فكیف لی ببرهما بعد موتهما فقال له صلی الله علیه وسلم ان من البر بعد الموت ان تصلی لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صیامك هذا حاصل مافی ردالمحتار وفتح القدیر ۱۲

بعد الموت ان تصلی لهما مع صلوتك وتصوم لهما مع صیامك۔

باب من لایعود فی الصدقة

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل الله فاضاعه الذی کان عنده فاردت ان اشتریه وظننت انه یبیعه برخص فسألت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لاتشتره[1] ولاتعد[2] فی صدقتك وان اعطاکه بدرهم فان العائد فی صدقته کالکلب یعود فی قیئه وفی روایة لاتعد فی صدقتك فان العائد فی صدقته کالعائد فی قیئه متفق علیه وعن بریدة قال کنت جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ اتته امرأة فقالت یارسول الله انی تصدقت علی امی بجاریة وانها ماتت قال وجب

---

[1] قوله لاتشتره وقال فی عمدة القاری فیه کراهة شراء الرجل صدقته لحدیث عمر رضی الله تعالی عنه وهو قول مالك والکوفیین والشافعی وسواء کانت الصدقة فرضا وتطوعا فان اشتری احد صدقته لم یفسخ بیعه واولی به التنزه عنها انتهی وقال علی القاری ذهب بعض العلماء الی ان شراء المتصدق صدقته حرام لظاهر الحدیث والاکثرون علی انها کراهة تنزیه لکون القبح فیه لغیره وهو ان المتصدق علیه ربما یسامح المتصدق فی الثمن بسبب تقدم احسانه فیکون کالعائد فی صدقته فی ذلك المقدار الذی سومح ۱۲۔

[2] قوله ولاتعد فی صدقتك والذی یفهم من صنیع البخاری انه لایفرق بین الهبة والصدقة ولیس کذلك فان الهبة یجوز الرجوع فیها علی مافیه من الخلاف والتفصیل بخلاف الصدقة فانه لایجوز الرجوع فیها مطلقا قاله العلامة العینی فی عمدة القاری فی کتاب الهبة وقال صاحب الدر المختار والصدقة کالهبة بجامع التبرع وحینئذ لاتصح غیر مقبوضة ولافی مشاع یقسم ولارجوع فیها ۱۲۔

اجرك وردّها عليك الميراث رواه مسلم وفى رواية ابن ماجة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صيام شهر فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين قال فى الجوهر النقى هذا حديث صحيح وفى رواية للطحاوى عن عمرة بنت عبد الرحمن قلت لعائشة ان امى توفيت وعليها صيام رمضان أيصلح ان اقضى عنها فقالت لا ولكن تصدقى عنها مكان كل يوم على مسكين خير من صيامك قال فى عمدة القارى هذا اسند صحيح وفى رواية مسلم قالت انها لم تحج قط أفاحج عنها قال نعم حجى عنها۔

كتاب الصوم

وقول الله عز وجل يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون اياما معدودات وقوله شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

ل قوله ردها عليك الميراث واجمعوا ان من تصدق بصدقة ثم ورثها انها حلال له وقال ابن التين وشذت فرقة من اهل الظاهر فكرهت اخذها بالميراث وقالوا يجب صرفها الى فقير لانها صارت حقا لله تعالى وهذا تعليل فى معرض النص فلا يعقل الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح للمتصدق صدقته لما رجعت اليه بالميراث ومنع عمر بن الخطاب رضى الله عنه من ابتياع صدقته فثبت بهذين الحديثين اباحة الصدقة الراجعة الى المتصدق بفعل الله وكراهة الصدقة الراجعة اليه بفعل نفسه هذا حاصل ما فى عمدة القارى والمرقات وشرح معانى الآثار ۱۲۔

دخل[1] رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب
جهنم وسلسلت الشیاطین وفی روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه وعنه قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت
الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة
فلم یغلق منها باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللّٰه عتقاء من النار
وذٰلك کل لیلة رواه الترمذی وابن ماجة ورواه احمد عن رجل وعنه قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شهر مبارك فرض اللّٰہ علیکم صیامه
تفتح فیه ابواب السماء وتغلق فیه ابواب الجحیم وتغل فیه مردة الشیاطین للّٰه
فیه لیلة خیر من الف شهر من حرم خیرها فقد حرم رواه احمد والنسائی وعن
انس بن مالك قال دخل رمضان فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان هذا الشهر
قد حضرکم وفیه لیلة خیر من الف شهر من حرمها فقد حرم الخیر کله ولا یحرم
خیرها الا کل محروم رواه ابن ماجة وعن سلمان الفارسی قال خطبنا
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی اٰخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد
اظلکم شهر عظیم شهر مبارك شهر فیه لیلة خیر من الف شهر جعل اللّٰه
صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی
فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما
سواه وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه

---

[1] قوله دخل رمضان قال بعضهم الصحیح ما رواه محمد عن مجاهد ولم یحك خلافه انه کره ان
یقال جاء رمضان وذهب رمضان لانه اسم من اسماء اللّٰہ تعالی وعامة المشائخ انه لا یکره لمجیئه
فی الاحادیث الصحیحة کذا فی رد المحتار ۱۲۔

رزق المؤمن من فطر فیہ صائما کان لہ مغفرۃ لذنوبہ وعتق رقبتہ من النار وکان لہ مثل اجرہ من غیر ان ینتقص من اجرہ شئی قلنا یا رسول اللہ لیس کلنا نجد ما نفطر بہ الصائم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی اللہ ھذا الثواب من فطر صائما علی مذقۃ لبن او تمرۃ او شربۃ من ماء ومن اشبع صائما سقاہ اللہ من حوضی شربۃ لایظمأ حتی یدخل الجنۃ وھو شھر اولہ رحمۃ واوسطہ مغفرۃ واٰخرہ عتق من النار ومن خفف عن مملوکہ فیہ غفر اللہ لہ واعتقہ من النار رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ ثمانیۃ ابواب منھا باب یسمی الریان لایدخلہ الا الصائمون متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن اٰدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالی الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شھوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخلوف فم الصائم[1] اطیب عند اللہ من

---

[1] قولہ ولخلوف فم الصائم الخ قال فی المرقات لایلزم من ھذہ العبارۃ عدم ازالۃ الخلوف بالسواک وغیرہ کما استدل الشافعی بھذا الحدیث علی ان السواک بعد الزوال مکروہ لان نظیرہ قوال رائحۃ البول ولدی اطیب من ماء الورد عندی وھو لایستلزم عدم غسل البول نکذا ھذا وسیأتی بسط ھذہ المسئلۃ ان شاء اللہ تعالی فی اثناء باب تنزیہ الصوم انتھی وقال القدوری من الحنفیۃ وابن العربی من المالکیۃ وابو عثمان الصابونی وابو بکر بن السمعانی وغیرھم من الشافعیۃ جزموا کلھم بانہ عبارۃ عن الرضی والقبول وقال القاضی وقد یجزیہ اللہ تعالی فی الاٰخرۃ حتی

ريح المسك والصيام جنة واذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد
اوقاتله فليقل انى امرؤ صائم متفق عليه وعن عبد الله بن عمر وان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الصيام والقرآن يشفعان للعبد يقول الصيام اى رب انى
منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعنى فيه ويقول القرآن منعته النوم بالليل
فشفعنى فيه فيشفعان رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ابن عباس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل شهر رمضان اطلق كل اسير[1] واعطى
كل سائل رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن ابن عمر ان النبى صلى الله عليه وسلم
قال ان الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول الى حول قابل قال فاذا كان اول يوم
من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يارب

يكون نكهته اطيب من ريح المسك وقد اختلف الشيخ تقى الدين بن الصلاح والشيخ عز الدين
ابن عبد السلام فى طيب رائحة الخلوف هل هى فى الدنيا اوفى الآخرة فذهب ابن عبد السلام
الى ان ذلك فى الآخرة كما فى دم الشهيد واستدل بما رواه مسلم واحمد والنسائى من طريق عطاء
عن ابى صالح اطيب عند الله يوم القيامة كذا فى عمدة القارى وقال الشيخ ابن الهمام واما المعنى
فلا يستلزم كراهة الاستياك لانه بناء على ان السواك يزيل الخلوف وهو غير مسلم بل انما يزيل
اثره الظاهر على السن من الاصفرار وهذا لان سببه خلو المعدة من الطعام والسواك لا يفيد
شغلها بطعام ليرتفع السبب انتهى وقال فى عمدة القارى انما مدح النبى صلى الله تعالى عليه وسلم
الخلوف نهيا للناس عن تحرز مكالمة الصائمين بسبب الخلوف لا نهيا للصوام عن السواك
والله غنى عن وصول الرائحة الطيبة اليه فعلمنا يقينا انه لم يرد بالنهى استبقاء الرائحة
وانما اراد نهى الناس عن كراهتها ۱۲۔

[1] قوله كل اسير اى محبوس ممن يستحق الحبس لحق الله اوحق العبد تخليصه منه تخلقا باخلاق الله تعالى

جعل لنا من عبادك ازواجا تقربهم اعيننا وتقر اعينهم بنا رواه البيهقى فى شعب الايمان

وعن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال يغفر لامته فى اخر ليلة فى رمضان قيل يا رسول الله أهى ليلة القدر قال لا ولكن العامل انما يوفى اجره اذا قضى عمله رواه احمد۔

باب رؤية الهلال

وقول الله عز وجل يسئلونك عن الاهلة قل هى مواقيت[1] للناس والحج عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا[2] له وفى رواية قال الشهر تسع وعشرون ليلة فلا

---

[1] قوله مواقيت الخ وقال فى المدارك اى معالم يوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال ديونهم وصومهم وفطرهم وعدة نسائهم وايام حيضهن ومدة حملهن وغير ذلك ومعالم للحج يعرف بها وقته ۱۲۔

[2] قوله فاقدروا له وفى القنية نقل عن شمس الائمة الحلوانى ان الشرط فى وجوب الصوم والافطار الرؤية ولا يؤخذ فيه بقول الموقتين ثم نقل عن مجد الائمة الترجمانى انه اتفق اصحاب ابى حنيفة الا النادر والشافعى انه لا اعتماد على قولهم ولا عبرة ولو عدولا وقال المازرى حمل جمهور الفقهاء قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فاقدروا له على ان المراد اكمال العدة ثلاثين كما فسره فى حديث اخر ولا يجوز ان يكون المراد حساب النجوم لان الناس لو كلفوا به ضاق عليهم لانه لا يعرفه الا الافراد والشارع انما يأمر الناس بما يعرفه جماهيرهم وعلى هذا مذهب جمهور فقهاء الامصار بالحجاز والعراق والشام والمغرب منهم مالك والشافعى والاوزاعى والثورى وابو حنيفة واصحابه وعامة اهل الحديث الا احمد ومن قال بقوله هذا حاصل ما فى رد المحتار والدر المختار وعمدة القارى ۱۲۔

تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین متفق علیه وعن ابی ھریرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صوموا لرؤیته وافطروا لرؤیته فان غم علیکم
فاکملوا عدة شعبان ثلاثین متفق علیه وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم لرؤیة رمضان فان غم
علیه عد ثلاثین یوما ثم صام رواہ ابوداؤد وعن ابی البختری قال خرجنا للعمرة
فلما نزلنا ببطن نخلة تراءینا[1] الھلال فقال بعض القوم ھو ابن ثلاث وقال بعض القوم
ھو ابن لیلتین فلقینا ابن عباس فقلنا انا رأینا الھلال فقال بعض القوم ھو ابن
ثلاث وقال بعض القوم ھو ابن لیلتین فقال ای لیلة رأیتموہ قلنا لیلة کذا وکذا
فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مدہ للرؤیة فھو للیلة رأیتموہ وفی روایة
عنه قال اھللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الی ابن عباس یسأله
فقال ابن عباس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی قد امدہ
لرؤیته فان اغمی علیکم فاکملوا العدة رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم انا امة امیة لا نکتب ولا نحسب الشھر ھکذا و
ھکذا وھکذا وعقد الابھام فی الثالثة ثم قال الشھر ھکذا وھکذا وھکذا یعنی
تمام ثلاثین یعنی مرة تسعا وعشرین ومرة ثلاثین متفق علیه وعن ابی بکرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شھرا عید لا ینقصان[2] رمضان وذوالحجة

[1] قوله تراءینا الھلال ای اجتمعنا للرؤیة الھلال لکمال ظھورہ واری بعضنا بعضا لخفاء نظرہ او عدم علمه بسمتہ لا قرہ قال ابن الھمام الاشارة الی الھلال تکرہ لانه فعل اھل الجاھلیة فیه انه یحتاج الی الاشارة عند الاراءة فتحمل الکراھة علی وقت عدم الضرورة قاله فی المرقات ۱۲

[2] قوله لا ینقصان قال فی عمدة القاری قد یکون ایام الحج من الاغماء والغمة صار شغل ما یکون فی آخر رمضان بان یغمی ھلال ذی القعدة ویقع فیه الغلط بزیادة یوم او نقصانه فیقع

متفق عليه وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلک

عرفة فی الیوم الثامن او العاشر منه فمعناه ان اجر الواقفین بعرفة فی مثله لاینقص عما لاغلط فیه وقال ابن بطال قالت طائفة من وقف بعرفة بخطأ شامل لجمیع اهل الموقف فی یوم قبل یوم عرفة او بعده انه یجزئ عنه لانها لا ینقصان عند الله من اجر المتعبدین بالاجتهاد کما لاینقص اجر رمضان الناقص وهو قول عطاء والحسن وابی حنیفة والشافعی ۱۲۔

له قوله لا یتقدمن الخ ای لا یصام یوم الشك هو یوم الثلاثین من شعبان الا نفلا والتنفل فیه احب ای افضل اتفاقا ان وافق صوما یعتاده او صام من اخر شعبان ثلاثة فاکثر لا قبل لحدیث لا تقدموا رمضان بصوم یوم او یومین حاصله ان مذهبنا اباحته ومذهب الشافعی کراهته ان لم یوافق صوما له ومذهب احمد وجوب صومه بنیة رمضان فی اصح الروایتین عنه ذکره ابن الجوزی فی التحقیق والمراد من حدیث التقدم هو التقدم بصوم رمضان حتی لا یزاد علی صوم رمضان کما زاد اهل الکتاب فی صومهم توفیقا بینه وبین حدیث السرر سرر الشهر بفتح السین المهملة وکسرها اخره کذا قال ابو عبید وجمهور اهل اللغة لاستتار القمر فیه ای اختفائه وربما کان لیلة او لیلتین کذا افاده نوح فی حاشیة الدرر واستدل احمد بحدیث السرر علی وجوب صوم یوم الشك وهو عندنا محمول علی الاستحباب لانه معارض بحدیث التقدم توفیقا بین الادلة ما امکن کما اوضحه فی الفتح هذا وقد صرح فی الهدایة وشروحها وغیرها بان المنهی عنه هو التقدم علی رمضان بصوم رمضان ووجه تخصیصه بیوم او یومین ان صومه عن رمضان انما یکون غالبا عند توهم النقصان فی شهر او شهرین فیصوم یوما او یومین عن رمضان علی ظن ان ذلك احتیاط کما افاده فی الامداد والسعدیة وقال فی الفتح وعلیه فلا یکره صوم واجب اخر فی یوم الشك قال وهو ظاهر کلام التحفة حیث قال وقد قام الدلیل علی ان الصوم فیه عن واجب

الیوم متفق علیه وفی روایة للبخاری ومسلم عن عمران بن حصین ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال له او لاٰخر اصمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم یومین

اخروعن التطوع مطلقا لا یکره نثبت ان المکروه ما قلنا یعنی صوم رمضان وفی المحیط کان ینبغی ان لا یکره بنیة واجب اٰخر الا انه وصف بنوع کراهة احتیاطا فلا یؤثر فی نقصان الثواب کالصلوٰة فی الارض المغصوبة انتہی وتوضیحه ان فیه تفصیلا واختلافا للعلماء فذهب داؤد الی انه لا یصح صومه اصلا ولو وافق عادة له وذهبت طائفة الی انه لا یجوز ان یصام اٰخر یوم من شعبان تطوعا الا ان یوافق صوما کان یصومه واخذ بظاهر هذا الحدیث وهو قول الشافعی واجازت طائفة صومه تطوعا روی عن عائشة واسماء اختها انهما کانتا تصومان یوم الشك وهو قول اللیث والاوزاعی وابی حنیفة واحمد واسحاق وما رواه اصحاب السنن من حدیث العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة مرفوعا اذا انتصف شعبان فلا تصوموا نهو منکر قاله احمد وابن معین وقال بعضهم وضعف الحدیث الوارد فیه وقد استدل البیهقی بحدیث التقدم علی ضعفه فقال الرخصة فی ذلك بما هو اصح من حدیث العلاء وقیل کان ابو هریرة یصوم فی النصف الثانی من شعبان فقال من یقول العبرة بما رأی ان فعله هو المعتبر وقیل فعله یدل علی ان ما رواه منسوخ وقد روی الطحاوی ما یقوی قول من ذهب الی ان الصوم فیما بعد انتصاف شعبان جائز غیر مکروه بما رواه من حدیث ثابت عن انس ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال افضل الصیام بعد رمضان شعبان وایضا لما قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلك الیوم دل ذلك علی امر رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم امته ما قد وافق فعله وعلی ان ما بعد النصف من شعبان الی رمضان حکم صومه حکم صوم سائر الدهر المباح صومه فلما ثبت هذا المعنی الذی ذکرنا دل ذلك ان النهی الذی کان من رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حدیث العلاء اذا

رواه النسائی وابوداؤد والطحاوی ایضاً وعن ام سلمة قالت ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصوم شهرین متتابعین الا انه کان یصل شعبان برمضان رواه النسائی وروی ابوداؤد والترمذی وابن ماجة نحوه وفی روایة للطحاوی عن ابن عمر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرن شعبان برمضان وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احصوا[۱] هلال شعبان لرمضان

انتصف شعبان فلا تصوموا لم یکن الا لے الاشفاق منه علی صوام رمضان لا لمعنی غیر ذلك وکذلك نأمر من کان الصوم بقرب رمضان یدخله به ضعف یمنعه من صوم رمضان ان لا یصوم حتی یصوم رمضان لان صوم رمضان اولی به من صوم ما لیس علیه صومه فهذا هو المعنی الذی ینبغی ان یحمل علیه معنی ذلك الحدیث حتی لا یضاد غیره من هذه الاحادیث وایضاً لما اباح رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الآثار المتواترة صوم یوم ثم افطار یوم من سائر الدهر دل ذلك ان صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل فی اباحة النبی صلی الله علیه وسلم هذا حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار وفتح القدیر وعمدة القاری وشرح معانی الآثار وقال فی الدر المختار اما حدیث من صام یوم الشك فقد عصی ابا القاسم فلا اصل له انتهی کذا قال الزیلعی ثم قال ویروی موقوفا علی عمار بن یاسر وهو فی مثله کالمرفوع قلت وینبغی حمل نفی الاصلیة علی الرفع قال فی الفتح واخرجه اصحاب السنن الاربعة وغیرهم وصححه الترمذی عن صلة بن زفر قال کنا عند عمار فی الیوم الذی یشك فیه فاتی بشاة مصلیة فتنحی بعض القوم فقال عمار من صام هذا الیوم فقد عصی ابا القاسم قال فی الفتح وکانه فهم من الرجل المتنحی انه قصد صومه عن رمضان فلا یعارض ما مر وهذا ابعد حمله علی السماع من النبی صلی الله علیه وسلم رد المحتار ملخصاً ۱۲

[۱] قوله احصوا الخ ینبغی ان یلتمسوا هلال شعبان ایضاً فی حتی اتمام العدد کذا فی العالمگیریة ۱۲

رواہ الترمذی وعن ابن عباس قال جاء اعرابی[1] الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال

انی رأیت الہلال یعنی ہلال رمضان فقال أتشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال

أتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا[2] غدا

رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وصححہ الحاکم وذکر البیہقی

انہ جاء من طرق موصولا ومن طرق مرسلا وان کانت طرق الاتصال صحیحۃ وعن

ابن عمر قال ترآی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ[3]

فصام وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداؤد والدارمی ورواہ الحاکم وقال علی شرط مسلم

ورواہ البیہقی وصححہ ابن حبان وقال النووی اسنادہ علی شرط مسلم۔

باب

قال اللہ عز وجل کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود

من الفجر ثم اتموا[4] الصیام الی اللیل عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ وعن العرباض بن ساریۃ قال دعانی

---

[1] قولہ اعرابی دل الحدیث علی ان المستور تقبل شہادتہ وعلی ان شہادۃ الواحد مقبولۃ فی ہلال رمضان قالہ فی المرقات کذا فی الدر المختار ورد المحتار والعالمگیریۃ ۱۲۔

[2] قولہ ان یصوموا غدا قال فی المرقات وفی عدم تقییدہ برمضان اشعار الی مذہبنا من انہ یصح اداؤہ بنیۃ مطلق الصوم ۱۲۔

[3] قولہ انی رأیتہ الخ فیہ ایضا دلیل علی ان شہادۃ الواحد مقبولۃ فی ہلال رمضان ۱۲

[4] قولہ ثم اتموا الصیام الی اللیل بحرف ثم وھو للتراخی فیصیر العزیمۃ بعد الفجر لا محالۃ لان اللیل لا ینقضی الا بجزء من النہار الا انا جوزنا تقدیم النیۃ علی الفجر بالسنۃ فاما ان یکون اللیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال هلم الی الغداء المبارك
رواہ ابوداؤد والنسائی وعن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر رواہ مسلم وعن ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداؤد وعن
سهل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر
متفق علیہ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی
احب عبادی الی اعجلهم فطرا رواہ الترمذی وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یزال الدین ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان الیهود والنصاری یؤخرون رواہ
ابوداؤد وابن ماجة وعن ابی عطیة قال دخلت انا ومسروق علی عائشة فقال
لها مسروق رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلاهما لا یالو عن الخیر احدهما
یعجل المغرب والافطار والاخر یؤخر المغرب الافطار فقالت من یعجل المغرب والافطار
قال عبد اللہ فقالت هکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع رواہ مسلم وعن ابی هریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعه حتی

اصلا للنیة ویکون محظورا الی النهار کما زعم الشافعی فلا وفیه ایضا دلیل علی حرمة صوم الوصال
صرح به فی الکشاف والمدارك کذا فی التفسیرات الاحمدیة ۱۲۔

[1] قوله فلا یضعه الخ قال البیهقی ان صح هذا یحمل عند الجمهور علی انه صلی اللہ علیہ وسلم قال
حین کان المنادی ینادی قبل طلوع الفجر بحیث ینفع شربه قبل طلوع الفجر قلت من یتأمل
فی هذا الحدیث وکذا حدیث کلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فانه لا یؤذن حتی یطلع
الفجر وکذا ظاهر قوله تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یری
ان المدار هو تبیّن الفجر وهو یتأخر عن اوائل الفجر والمؤذن لانتظاره یصادف اوائل الفجر

يقضي حاجته منه رواه ابو داؤد وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اقبل الليل من ههنا وادبر النهار من ههنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم
متفق عليه وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال
في الصوم فقال له رجل انك تواصل يا رسول الله قال وايكم مثلي اني ابيت يطعمني

فيجوز الشرب حينئذ الى ان يتبين لكن هذا خلاف المشهور بين العلماء فلا اعتماد عليه عندهم
والله اعلم قاله في فتح الودود ويؤيده ما في العالمگيرية حيث قال قد اختلف في ان العبرة لاول
طلوع الفجر الثاني او لاستطارته وانتشاره فيه قال شمس الائمة الحلوائي القول الاول احوط
والثاني اوسع وارفق هكذا في المحيط انتهى وكذا في البحر ورد المحتار وقال علي القاري ولعل هذا
الحديث مبني على الارفق والله تعالى اعلم ويؤيده لفظ التبيين في الآية انتهى وفي شرح الارشاد
والثاني اصح والاول احوط قاله في البناية ولكن قال الطحاوي قد جاء عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم خلاف ذلك فيحتمل هذا الحديث عندنا والله اعلم ان يكون كان قبل نزول قوله
تعالى وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا
الصيام الى الليل فلما انزل الله عز وجل تلك الآية احكم ذلك ورد الحكم الى ما بين
فيها فلا يجب ترك آية من كتاب الله تعالى نصا واحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
متواترة قد قبلتها الامة وعملت بها من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليوم الى
حديث قد يجوز ان يكون منسوخا ومع ذلك من اخبار الآحاد فلا يجوز الاعتراض به على القرآن
قال الله تعالى حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر فاوجب الصيام بظهور الخيط
الابيض الذي هو بياض الفجر فكيف يجوز التسحر الذي هو الاكل بعد هذا مع تحريم الله اياه
بالقرآن معاني الآثار وعمدة القاري ملخصا ويحتمل ان يراد من الحديث طلب تعجيل الفطر
ان اذا سمع احدكم نداء المغرب وصادف ذلك ان الاناء في يده لحاجة اخرى فليبادر بالفطر

رجل ويسقيني متفق عليه وعن سلمة بن الاكوع انه قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا من اسلم يوم عاشوراء فامره ان يؤذن في الناس من كان لم يصم فليصم ومن كان اكل فليتم صيامه الى الليل متفق عليه وفي رواية للبخاري ومسلم عن الربيع بنت معوذ قالت ارسل النبي صلى الله عليه وسلم غداة عاشوراء الى قرى الانصار

منه ولا يؤخر الى وضعه قاله في المرقات ۱۲-

له قوله عن سلمة الخ وقد احتج اصحابنا بهذا الحديث وبحديث الربيع على صحة الصيام لمن لم ينو من الليل سواء كان رمضان او غيره لانه صلى الله تعالى عليه وسلم امر بالصوم في اثناء النهار فدل على ان النية لا تشترط من الليل وفي حديث الربيع وحديث عائشة الذي ذكرناه في عاشوراء دليل على ان صوم يوم عاشوراء كان فرضا وعن عائشة وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وجابر ابن سمرة ان صوم يوم عاشوراء كان فرضا قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان فمن شاء صام ومن شاء تركه ذكره ابن شداد في احكامه وفي امره صلى الله تعالى عليه وسلم بصومه بعد ما اصبحوا وامره بالامساك بعد ما اكلوا دليل على فرضيته اذ لا يأمر صلى الله تعالى عليه وسلم في النفل بالامساك الى اخر النهار بعد الاكل ولا بصومه لمن لم يصمه وفيه دليل ايضا على ان من كان عليه صوم يوم بعينه ولم يكن نوى صومه من الليل تجزئه النية بعد ما اصبح والاكثرون على انه كان فرضا ونسخ بصوم رمضان وكون لفظ امر مشتركا بين الصيغة الطالبة ندبا وايجابا ممنوع ولو سلم فقولها فلما فرض رمضان قال من شاء الخ دليل انه مستعمل هنا في الصيغة الموجبة للقطع بان التخيير ليس باعتبار الندب لانه مندوب الى الآن بل مسنون فكان باعتبار الفرضية فدل ذلك على اجزاء النية بعد الطلوع ايضا في رمضان اذ لا يظهر فرق بين فرض وفرض و ما روى عن حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له لا يرفعه الحفاظ الذين يروونه عن ابن شهاب ويختلفون عنه فيه اختلافا يوجب اضطراب

من اصبح مفطرا فليتم بقية يومه ومن اصبح صائما فليصم قالت فكنا نصومه بعد ونصوّ
صبياننا ونجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بكى احدهم على الطعام اعطيناه ذلك حتى

الحديث بما هو دونه ولكن مع ذلك نثبته ونجعله على خاص من الصوم وهو الصوم الفرض الذى
ليس فى ايام بعينها مثل الصوم فى الكفارات وقضاء رمضان والنذر المطلق ومن لم يخص هذا
الحديث بما يلزم منه النسخ لمطلق الكتاب بخبر الواحد فلا يجوز ذلك بيانه ان قوله تعالى
احل لكم ليلة الصيام الرفث الى قوله ثم اتموا الصيام الى الليل مبيح للاكل والشرب والجماع
فى ليالى رمضان الى طلوع الفجر ثم الامر بالصيام عنها بعد طلوع الفجر متأخر عنه لان كلمة ثم
للتعقيب مع التراخى فكان هذا امر بالصيام متراخيا عن اول النهار والامر بالصوم امر
بالنية اذ لا صوم شرعا بدون النية فكان امر الصوم بنية متأخرة عن اول النهار وقد اتى به
فيخرج عن العهدة وفيه دلالة ان الامساك فى اول النهار يقع صوما وجدت فيه النية اولم
توجد لان اتمام الشئ يقتضى سابقة وجود بعض شئ منه فاذا شرطنا النية من اول الليل
بخبر الواحد يكون نسخا لمطلق الكتاب فلا يجوز ذلك فحينئذ يحمل ذلك على الصيام الخاص المعين
وهو الذى ذكرناه لان مشروع الوقت فى هذا متنوع فيحتاج الى التعيين بالنية بخلاف شهر رمضان
لان الصوم فيه غير متنوع فلا يحتاج فيه الى التعيين وكذلك النذر المعين فهذا هو السر الخفى
فى هذا التخصيص الذى استبعده من لا وقوف له على دقائق الكلام ومدارك استخراج المعانى
من النصوص فلما جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلى الله عليه وسلم على ما ذكرنا لم يجز ان يجعل
بعضها مخالفا البعض فتتنافى ويدفع بعضها بعضا ما وجدنا السبيل الى تصحيحها وتخريج وجهها
فكان حديث عائشة الذى رواه مسلم فى الصوم التطوع فكذلك وجهه عندنا وكان ما روى فى
عاشوراء فى الصوم المفروض فى اليوم الذى بعينه فكذلك حكم الصوم المفروض فى ذلك اليوم
جائز ان يعقد له النية بعد طلوع الفجر ومن ذلك شهر رمضان فهو فرض فى ايام بعينها كيوم

يكون عند الافطار وفي رواية لهما عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي رواية لمسلم عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شئ قلنا لا قال فاني اذا صائم وعن سلمان بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور رواه احمد والترمذي وابوداود وابن ماجة والدارمي ولم يذكر فانه بركة غير الترمذي في رواية اخرى وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء رواه الترمذي وابوداود وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب وعن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل اجره رواه البيهقي في شعب الايمان ومحيي السنة في شرح السنة وقال صحيح وعن ابن عمر

عاشوراء اذ كان فرضا في يوم بعينه فلما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما اصبح فكذلك شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك وبقي بعد هذا ما روي في حديث حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صيام الكفارات وقضاء شهر رمضان حتى لا يضاد ذلك شيأ مما ذكرناه ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم على ثلاثة اوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزئة قبل دخول ذلك اليوم في الليل وفي ذلك اليوم ايضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز بعد دخول اليوم وما كان منه تطوعا كانت النية التي يدخل بها فيه في الليل الذي قبله وفي النهار الذي بعد ذلك فهذا هو الوجه الذي يخرج عليه الآثار التي ذكرنا ولا تتضاد هذا حاصل ما في عمدة القاري وفتح القدير والتعليق الممجد ومعاني الآثار ١٢ -

قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ رواہ ابوداؤد وعن معاذ بن زهرة قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابوداؤد مرسلا۔

باب تنزیہ الصوم

وقول اللہ عزوجل احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم وانتم لباس لهن علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالآن باشروهن[1] وابتغوا ما کتب[2] اللہ لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین[3] لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور[4] والعمل به فلیس للہ حاجة فی ان یدع طعامه

[1] قوله باشروهن یعنی الجماع قاله محمد فی الموطا ۱۲

[2] قوله ما کتب اللہ لکم یعنی الولد کذا فی الموطا ۱۲

[3] قوله حتی یتبین الخ قال محمد فی موطا یعنی حتی یطلع الفجر فاذا کان الرجل قد رخص له ان یجامع ویبتغی الولد ویأکل ویشرب حتی یطلع الفجر فمتی یکون الغسل الا بعد طلوع الفجر فهذا لا بأس به وهو قول ابی حنیفة رحمه اللہ تعالی والعامة وقال البیضاوی فی تجویز المباشرة الی الصبح الدلالة علی جواز تاخیر الغسل الیه وصحة صوم المصبح جنبا انتهی وقال الطیبی لان المباشرة اذا کانت مباحة الی الانفجار لم یمکنه الاغتسال الا بعد الصبح ۱۲۔

[4] قوله قول الزور واختلف العلماء فی ان الغیبة والنمیمة والکذب هل یفطر الصائم فذهب الجمهور من الائمة الی انه لا یفسد الصوم بذلک وانما التنزه عن ذلک من تمام الصوم وقوله فلیس للہ حاجة هو مجاز عن عدم القبول والحدیث وهو قوله صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث تفطر الصائم مؤول بالاجماع بذهاب الثواب لان الغیبة اثم متعلق باللسان ولا تعلق لمثل هذه الآثام بافساد الصوم

وشرابه رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من صائم لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر رواه الدارمی وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل[1] ویباشر وهو صائم وکان املککم لاربه متفق علیه وعن ابی هریرة ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه اٰخر فسأله فنهاه فاذا الذی رخص له شیخ واذا الذی نهاه شاب رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدرکه الفجر فی رمضان وهو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیه وعن ابن عباس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم

هذا حاصل ما فی عمدة القاری والمرقات ورد المحتار وعمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله یقبل فیها اٰثار واخبار مختلفة بعضها تدل علی الجواز وبعضها علی الامتناع وبعضها علی الفرق بین الشاب والشیخ فمنها حدیث عائشة بنت طلحة عن عائشة وحدیث زید بن اسلم عن عطاء وهما یدلان علی الجواز مطلقا من غیر فرق بین الشاب والشیخ واثر ابن عمر المذکور فی مؤطا محمد یدل علی المنع مطلقا وحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل نسائه وهو صائم المخرج فی الصحیحین وغیرهما یدل علی الجواز وحدیث ابی هریرة عند ابی داؤد نص فی الفرق فهذه الاخبار وامثالها یعلم منها انه لا کراهة فی القبلة للصائم فی نفسها وانما کرهها من کرهها لخوف ما تؤول الیه فطریق الجمع انه اذا ملك نفسه فلا بأس به وان خاف فالکف افضل التعلیق الممجد ملخصا وفی الدر المختار وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یأمن المفسد وان امن لا بأس انتهی وفی شرح النقایة والقبلة والمس والمباشرة فی ظاهر الروایة کره ان خاف علی نفسه الجماع او الانزال قید به لانه لو لم یخف فلا بأس بها وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت روی ابوداؤد من طریق مصدع ابی یحیی عن عائشة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم

واحتجم وھو صائم متفق علیہ وفی روایۃ لامامنا ابی حنیفۃ عن ابی سفیان عن انس قال احتجم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد[1] ما قال افطر الحاجم والمحجوم۔ ھذا حدیث صحیح ابو سفیان ھذا طلحۃ بن نافع احتج بہ مسلم وغیرہ قالہ فی المرقات قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمۃ اللہ علیہ وتأولہ بعض من رخص فی الحجامۃ ای تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانہ لایأمن من ان یصل شئی الی جوفہ بمص الملازم وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لایفطرن الصائم الحجامۃ والقئ والاحتلام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غیر محفوظ وعبد الرحمن بن زید الراوی یضعف فی الحدیث ورواہ ابوداؤد عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوحاتم حدیث ابی داؤد اشبہ بالصواب وقال ابوزرعۃ انہ اصح ورواہ البزار عن ابن عباس قال الشیخ ابن الھمام ھذا من احسنہا اسنادا واصحہا وعن ثابت البنانی قال سئل انس بن مالک کنتم تکرھون الحجامۃ للصائم علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الامن[2] اجل الضعف

کان یقبلہا ویمص لسانہا قلت کلمۃ ویمص لسانہا غیر محفوظۃ واسنادہ ضعیف والآفۃ من محمد بن دینار عن سعد بن اوس عن مصدع وتفرد بہ ابوداؤد وحکی الاعرابی عن ابی داؤد انہ قال ھذا الحدیث لیس بصحیح وعن یحیی محمد بن دینار ضعیف وقال ابوداؤد کان تغیر قبل ان یموت وسعد بن اوس ضعفہ یحیی ایضا قیل علی تقدیر صحۃ الحدیث یجوز ان یکون التقبیل وھو صائم فی وقت والمص فی وقت آخر ۱۲

[1] قولہ بعد ما قال الخ فیکون منسوخا بھذا ۱۲

[2] قولہ من اجل الضعف وفی العالمگیریۃ ولاباس بالحجامۃ ان امن علی نفسہ الضعف اما اذا خاف فانہ یکرہ وینبغی لہ ان یؤخر الی وقت الغروب وذکر شیخ الاسلام شرط الکراھۃ ضعف یحتاج فیہ

رواه البخاری وعن البخاری تعلیقا قال کان ابن عمر یحتجم وهو صائم ثم ترکه فکان
یحتجم باللیل وعن الدارقطنی قال کان انس یحتجم وهو صائم وفی رواته کلهم
ثقات ولا اعلم له علة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من نسی وهو صائم فاکل وشرب فلیتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق علیه وعنه
قال بینما نحن جلوس عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ جاءه رجل فقال یا رسول الله
هلکت قال مالك قال وقعت علی امرأتی وانا صائم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
هل تجد رقبة[۱] تعتقها قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا
قال هل تجد[۲] اطعام ستین مسکینا قال لا قال اجلس ومکث النبی صلی الله علیه وسلم
فبینا نحن علی ذٰلك اتی النبی صلی الله علیه وسلم بعرق فیه تمر والعرق المکتل الضخم
قال این السائل قال انا قال خذ هذا فتصدق به فقال الرجل أعلی افقر منی یا رسول الله
فوالله ما بین لابتیها یرید الحرتین اهل بیت افقر من اهل بیتی فضحك النبی

الی الفطر والفصد نظیر الحجامة هٰکذا فی المحیط ۱۲۔

[۱] قوله رقبة قال النووی فیه دلالة لابی حنیفة ومن یقول یجزئ عتق کافر عن کفارة الجماع والظهار وانما یشترطون الرقبة المؤمنة فی کفارة القتل لانها منصوص علی وصفها بالایمان فی القرآن ۱۲

[۲] قوله هل تجد اطعام ستین مسکینا الخ وفی روایة لابی داؤد والطحاوی فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطیع ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال فهل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا الخ وفی المرقات قال القاضی وکذا فی شرح السنة رتب الثانی بالفاء علی فقد الاول ثم الثالث بالفاء علی فقد الثانی فدل علی الترتیب واعلم ان الفاء فی اصلنا الموافق للنسخ المصححة فی الثانی غیر موجود واما فی اصل البخاری فموجود فی بعض النسخ وفی بعضها مفقود واما الفاء فی الاول فموجود اتفاقا وهو یکفی للدلالة علی الترتیب لعدم القائل بالفصل ۱۲۔

صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلک متفق علیہ وفی روایۃ
للدارقطنی عنہ ان رجلا اکل فی رمضان فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق
الحدیث وفی روایۃ لمسلم فامرہ ان یجلس فجاء عرقان فیھما طعام فامرہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یتصدق بہ وفی روایۃ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بذلک قال وصم یوما مکانہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ قولہ اطعمہ اھلک قال ابوداؤد زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ ولو ان رجلا فعل ذلک الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر انتھی وفی المبسوط وما امرہ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان تطوعا لانھا لم تکن واجبۃ علیہ فی الحال لعجزہ ولھذا جاز صرفھا الی نفسہ وعیالہ قالہ فی عمدۃ القاری وقال النووی والمختار ان الکفارۃ لاتسقط بل تستقر فی ذمتہ حتی یمکن قیاسا علی سائر الدیون والحقوق والمواخذات کجزاء الصید وغیرہ واما الحدیث فلیس فیہ نفی استقرار الکفارۃ بل فیہ دلیل لاستقرارھا لانہ اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بانہ عاجز عن الخصال الثلاث ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق التمر فامرہ باخراجہ فی الکفارۃ فلو کانت تسقط بالعجز لم یکن علیہ شئ ولم یأمرہ باخراجہ فدل علی ثبوتھا فی ذمتہ وانما اذن لہ فی اطعام عیالہ لانہ کان محتاجا ومضطرا الی الانفاق علی عیالہ فی الحال والکفارۃ علی التراخی فاذن لہ فی اکلہ واطعام عیالہ وبقیت الکفارۃ فی ذمتہ وانما لم یبین لہ بقاءھا فی ذمتہ لان تاخیر البیان الی وقت الحاجۃ جائز عند جماھیر الاصولیین وھذا ھو الصواب فی معنی الحدیث وحکم المسئلۃ ۱۲۔

کہ قولہ عرقان عندنا الواجب لکل مسکین نصف صاع من بر او صاع من تمر کما فی کفارۃ الظھار فاذا کان العرق خمسۃ عشر صاعا فالعرقان ثلاثون صاعا علی ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع واما قصۃ العرق الذی کان فیہ التمر اقل من ذلک فمحمول علی القدر المعجل عمدۃ القاری والتعلیق الممجد ملخصا ۱۲

سہ قولہ بذلک ای بالحدیث الذی فیہ ھلکت وقد تقدم قبلہ ثم قال ویصوم یوما مکانہ

من ذرعه القیئ وهو صائم فلیس[۱] علیه قضاء ومن استقاء عمدا فلیقض رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی ورواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث صحیح حسن علی شرط الشیخین ولم یخرجاه وصححه ابن حبان ورواه الدارقطنی وقال رواته کلهم ثقات ثم قد تابع عیسی بن یونس عن هشام بن حسان حفص بن غیاث رواه ابن ماجة ورواه الحاکم وسکت علیه ورواه مالك فی المؤطا موقوفا علی ابن عمر ورواه النسائی من حدیث الاوزاعی موقوفا علی ابی هریرة ووقفه عبد الرزاق علی ابی هریرة وعلی ایضا وقال الترمذی هذا حدیث غریب قال الشیخ ابن الهمام قال البخاری لا اراه محفوظا لهذا یعنی للغرابة وعن عامر بن ربیعة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم ما لا احصی یتسوك[۲] وهو صائم رواه الترمذی وابوداؤد وفی روایة الطبرانی

قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

۱ قوله فلیس علیه قضاء وما روی فی سنن ابن ماجة انه علیه الصلوٰة والسلام خرج فی یوم کان یصومه فدعا باناء فشرب فقلنا یا رسول الله ان هذا یوم کنت تصومه قال اجل ولکنی قئت محمول علی ما قبل الشرع او عروض الضعف قاله الشیخ ابن الهمام وفی المرقات قال ابن الملك قیل روایة ابی الدرداء حکایة قیئ النبی صلی الله علیه وسلم لا یعلم انه علیه الصلوٰة والسلام لای علة انظر للقیئ اولغیره وقد علم من قوله من ذرعه القیئ الحدیث ان القیئ لا یکون سببا للفطر فظهر ان السبب غیره وهو عود ما قاء او وصول الماء الی الجوف عند غسل الفم وقول ثوبان صدق تصدیق للقیئ والافطار لا تصدیق کون الافطار للقیئ ۱۲۔

۲ قوله یتسوك وهو صائم قال فی الدر المختار ولا یکره سواك ولو عشیا او رطبا بالماء علی المذهب انتهی لانه روی عن معاذ مثل ما قلنا وفی المطلوب ایضا احادیث ضعیفة نذکر منها شیئا الاستشهاد والتقویة وان لم نحتج الیه فی الاثبات منها ما رواه البیهقی عن ابراهیم بن

عن عبد الرحمن بن غنم قال سألت معاذ بن جبل اتسوك وانا صائم قال نعم قلت
اى النهار اتسوك قال اى النهار شئت غدوة وعشية قلت ان الناس يكرهونه عشية
ويقولون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لخلوف فم الصائم اطيب عند الله
من ريح المسك فقال سبحان الله لقد امرهم بالسواك وهو يعلم انه لابد بفي الصائم
خلوف وان استاك وما كان بالذى يأمرهم ان ينتنوا افواههم عمدا ما فى ذلك
من الخير شئ بل فيه شر الا من ابتلى ببلاء لا يجد منه بدا وعن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خير خصال الصائم السواك رواه ابن ماجة
والدارقطنى والبيهقى فيه مجالد بن سعيد وثقه النسائى وروى له مسلم مقرونا
بغيره وعن انس قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم قال شتكيت عينى
أفأكتحل وانا صائم قال نعم رواه الترمذى وقال ليس اسناده بالقوى وابو عاتكة الراوى

عبد الرحمن ثنا اسحق الخوارزمى قال سألت عاصم الاحول أيستاك الصائم بالسواك الرطب قال نعم
اتراه اشد رطوبة من الماء قلت اول النهار وآخره قال نعم قلت عمن رحمك الله قال عن انس عن
النبى صلى الله عليه وسلم وروى ابن حبان عن ابن عمر قال كان صلى الله عليه وسلم يستاك
آخر النهار وبه بطل قول ابن حجر ليس فيه دليل لقول ابى حنيفة ومالك بعدم كراهة تسوكه
قبل الزوال ووجه بطلانه ان المانع لا يحتاج الى دليل لاسيما اذا ورد عن الشارع احاديث
مطلقة شاملة لما قبل الزوال ومابعده وخصوصا اذا ورد عن الصحابة نعلهم وافتاؤهم
على جوازه بعد الزوال وكيف يصلح بعد هذا كله ان يكون حديث الخلوف دليلا للشافعى ومن
تبعه على منع السواك بعد الزوال وصرف الاطلاق الى ما قبل الزوال من غير دليل صريح
او تعليل صحيح وهل هو الا مبالغة فى نضيلة الصوم كما يبالغ احد ويقول لعرق فلان الذى
يحصل حال كد فى آخر النهار عندى احسن من ماء الورد فيكون فيه دلالة على كراهة

يضعف وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اكتحل وهو صائم رواه ابن ماجه وابو داؤد والدارقطني وعن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك انه كان يكتحل وهو صائم رواه ابو داؤد وعن الاعمش قال ما رأيت احدا من اصحابنا يكره الكحل للصائم وكان ابراهيم يرخص ان يكتحل الصائم بالصبر رواه ابو داؤد وعن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بالعرج يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالك وابو داؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه رواه احمد والترمذي

الى الفجر في الاغتسال بركات ملخصا هكذا في فتح القدير ١٢ م

قوله عن عائشة الخ كذا في شرح النقاية ١٢ م

قوله يصب على رأسه الماء [illegible]

[illegible]

صب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر [illegible]

[illegible]

وابوداؤد وابن ماجة والدارمي والبخاري في ترجمة باب وقال الترمذي سمعت محمدا يعني البخاري يقول ابو المطوس الراوي لا اعرف له غير هذا الحديث وقال علي القاري وعلى تقدير ضعفه من طريق الترمذي لا يلزم ان يكون ضعيفا من طريق ابي داؤد فانه اذا سكت يدل على حسنه لاسيما وقد اخرجه احمد وغيره وعن عطاء قال ان تمضمض ثم افرغ ما في فيه من الماء لا يضيره[١] ان يزدرد ريقه وما بقي في فيه ولا يمضغ العلك فان ازدرد ريق العلك لا اقول[٢] انه يفطر ولكن ينهى عنه رواه البخاري في ترجمة باب۔

باب صوم المسافر

وقول الله عز وجل وان تصوموا خير لكم عن عائشة قالت ان حمزة بن عمرو الاسلمي قال للنبي صلى الله عليه وسلم اصوم في السفر وكان كثير الصيام فقال ان شئت[٣] فصم وان شئت فافطر متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال غزونا

وان صامه اي حق الصيام قال ابن الملك والا فالاجماع على انه يقضي يوما مكانه كذا في المرقات ١٢۔

[١] قوله لا يضيره الخ هكذا في الدر المختار ١٢۔

[٢] قوله لا اقول انه يفطر ولكن ينهى عنه لذلك قال علماءنا رحمهم الله وكره مضغ شيء سواء كان علكا ام غيره وقال ابن الهمام وقيل اذا لم يكن ملتئما بان لم يمضغه احد ان كان ابيض وكذا اذا كان اسود والابيض يتفتت قبل المضغ فيصل الى الجوف واطلاق محمد عدم الفساد محمول على ما اذا لم يكن كذلك للقطع بانه معلل بعدم الوصول فاذا فرض في بعض العلك معرفة الوصول منه عادة وجب الحكم فيه بالفساد لانه كالمتيقن ووجه الكراهة انه تعرض للفساد وتهمة الافطار كذا في المرقات وشرح النقاية ١٢۔

[٣] قوله ان شئت فصم الخ قال الطحاوي فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اباح الصوم

مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لست عشرة مضت من شهر رمضان فمنا[1] من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم وعن انس قال کنا مع النبی صلی الله علیه وسلم فی السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنیة وسقوا الرکاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذهب[2] المفطرون الیوم بالاجر متفق علیه وعن ابن عباس قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم من المدینة الی مکة فصام[3] حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعه الی یده لیراه الناس فافطر حتی قدم مکة

فی السفر لمن شاء ذلک والفطر لمن شاء ذلک فثبت بهذا وبما نذکرہ بعدہ ان صوم رمضان فی السفر جائز ۱۲۔

[1] قوله فمنا من صام الخ وقال الطحاوی فدل ما ذکرنا فیه ان ما کان من افطار رسول الله صلی الله علیه وسلم وامرہ اصحابه بذلک لیس علی المنع من الصوم فی السفر انه علی الاباحة الافطار ۱۲

[2] قوله ذهب المفطرون بالاجر ای بالثواب الاکمل لان الافطار کان فی حقهم حینئذ افضل وفی ذکر الیوم اشارۃ الی عدم اطلاق هذا الحکم قاله فی المرقات ۱۲

[3] قوله فصام الخ وقال فی عمدۃ القاری فیه بیان صریح انه صلی الله علیه وسلم صام فی السفر وفیه رد علی من لم یجوز الصوم فی السفر وفیه بیان اباحة الافطار فی السفر انتهی وفی فتح القدیر واعلم ان اباحة الفطر للمسافر اذا لم ینو الصوم فاذا نواه لیلا واصبح من غیر ان ینقض عزیمته قبل الفجر اصبح صائما فلا یحل فطرہ فی ذلک الیوم لکن لو افطر فیه لا کفارۃ علیه لان السبب المبیح من حیث الصورۃ وهو السفر قائم فاورث شبهة وبها تندفع الکفارۃ ویشکل علیه حدیث کراع الغمیم بناء علی ان الصحیح ان فطرہ عندہ لیس فی الیوم الذی خرج فیه من المدینة لانه مسافة بعیدۃ لا یصل الیها فی یوم واحد بل معنی قول الراوی حتی اذا کان بکراع الغمیم

وذٰلك فی رمضان فکان ابن عباس یقول قد صام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن جابر انہ شرب بعد العصر وذکر ابوداؤد فی سننہ قال ابوسعید[1] ثم لقد رأیتنی اصوم مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قبل ذٰلک وبعد ذٰلک وفی روایۃ لامامنا ابی حنیفۃ عن انس بن مالک قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للیلتین خلتا من شہر رمضان من المدینۃ الی مکۃ فصام حتی اتی قدید فشکا الناس الیہ الجہد فافطر فلم یزل مفطرا حتی اتی مکۃ وروی ابن ابی شیبۃ ومسلم عن جابر والطحاوی عن ابن عباس وابی سعید

وھو صائم انہ کان صائما حین وصل الیہ ولا شک انہ صوم یوم لم یکن فی اولہ مقیما غیر انہ شرع فی صوم الفرض وھو مسافر ثم افطر وتبین بھذا اندفاع الاشکال عن تعین الصوم فی الیوم الذی انشأ فیہ السفر وتقریرہ علی تعین صوم الیوم الذی شرع فی صومہ عن الفرض وھو مسافر والحاصل انہ ان کان بلوغہ کراع الغمیم فی الیوم الذی خرج فیہ اشکل علی الاول وان کان فیما بعد اشکل علی ما بعدہ ولا مخلص الا بتجویز کونہ علیہ الصلوۃ والسلام علم من نفسہ بلوغ الجہد المبیح لفطر المقیم ونحوہ ممن تعین علیہ الصوم وخشی الھلاک انتہی وقال محمد فی موطاہ وانما بلغنا ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم افطر حین سافر الی مکۃ لان الناس شکوا الیہ الجہد من الصوم فافطر لذٰلک انتہی حاصلہ ما فی رد المحتار وتنسیق النظام من ان السفر لا یبیح الفطر وانما یبیح عدم الشروع فی الصوم فلو سافر بعد الفجر لا یحل الفطر والحدیث محمول علی انہ افطر للتقوی علی العدو وللمشقۃ الحاصلۃ لہ ولھم ۱۲

[1] قولہ قال ابوسعید الخ یعنی انہ کان یصوم مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السفر بعد ذٰلک فدل ھذا الحدیث علی ان الصوم فی السفر بعد افطار النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المذکور فی ھذہ الآثار مباح قالہ الطحاوی ۱۲۔

نحوه- وعن ابن عباس قال انما اراد الله عز وجل بالفطر فی السفر التیسیر[1] علیکم فمن یسر علیه الصیام فلیصم ومن یسر علیه الفطر فلیفطر رواه الطحاوی وعن انس ابن مالك الکعبی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله وضع[2] عن المسافر شطر الصلوٰة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلیٰ رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن ابن ابی اوفی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر[3] فقال لرجل انزل فاجدح لی قال یا رسول الله الشمس قال انزل فاجدح لی قال

[1] قوله التیسیر علیکم الخ لهذا ابن عباس لم یجعل افطار النبی صلی الله علیه وسلم فی السفر بعد صیامه فیه ناسخا للصوم فی السفر ولکنه جعله علی جهة التیسیر قاله فی شرح معانی الآثار ۱۲

[2] قوله وضع الخ فان قال قائل لما کان الصیام موضوعا عنه کان اذا صامه فقد صامه وهو غیر مفروض علیه فلا یجزئه قیل له انه قد یجوز ان یکون ذلك الصیام الذی وضعه عنه هو الصیام الذی لایکون له منه بد فی تلك الایام کما لابد للمقیم من ذلك وفی هذا الحدیث ما قد دل علی هذا المعنی الاتراه یقول وعن الحامل والمرضع افلا تری ان الحامل والمرضع اذا صامتا رمضان ان ذلك یجزئهما وانهما لایکونان کمن صام قبل وجوب الصوم علیه بل جعلنا یجب الصوم علیهما بدخول الشهر فجعل لهما تاخیره للضرورة والمسافر فی ذلك مثلهما وهذا اولی ما حمل علیه هذا الاثر حتی لایضاد غیره من الآثار التی قد ذکرناها فی هذا الباب شرح معانی الآثار مختصرا وفی المرقات قال ابن حجر فیه حجة لما علیه الشافعی ان قصر الصلوٰة جائز لا واجب قلنا وهو غیر سدید وعندنا هذا القصر واجب وقد تقدم دلیل مذهبنا الصریح فی المقصود ومنه حدیث عائشة فی الصحیحین قالت فرضت الصلوٰة رکعتین رکعتین فاقرت صلوٰة السفر وزید فی صلوٰة الحضر فمعنی وضع ای رفع ابتداء عن المسافر ۱۲-

[3] قوله فی سفر الخ فثبت بهذا وبما نذکره بعده ان الصوم فی السفر فی رمضان افضل

یا رسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی فنزل فجدح لہ فشرب ثم رمی بیدہ ھٰھنا
ثم قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ھٰھنا فقد افطر الصائم رواہ البخاری وعن ابی الدرداء
قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم حار حتی یضع الرجل
یدہ علی رأسہ من شدۃ الحر وما فینا صائم الا ما کان من النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابن رواحۃ رواہ البخاری وعن عاصم وھو الاحول قال سألت انس بن مالک
عن صوم شھر رمضان فی السفر فقال الصوم افضل رواہ الطحاوی وعن انس قال

من الافطار ویشھد لہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکثیرا من اصحابہ صاموا فی رمضان فی سفر
غزوۃ فتح مکۃ رواہ البخاری ولو کان الافضل الترک مطلقا لما وقع ذلک عمدۃ القاری وعمدۃ الرعایۃ
مختصرا فیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المسافر ان کان لا یستضر بالصوم فصومہ افضل وان
افطر جاز کذا فی الھدایۃ وقال الاسبیجابی فی شرح مختصر الطحاوی الافضل ان یصوم فی السفر
اذا لم یضعفہ الصوم فان اضعفہ ولحقہ مشقۃ بالصوم فالفطر افضل فان افطر من غیر مشقۃ
لا یأثم قالہ فی عمدۃ القاری وما روی فی الصحیحین انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان فی سفر
فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما ھذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصیام فی السفر
وکذا ما روی مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ
فی رمضان حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فشربہ فقیل لہ ان
بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ وکذا ما روی ابن ماجۃ عن عبد الرحمٰن بن عوف
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر محمول
علی انھم استضروا بہ واورث صومھم ضعفا ومرضا کما یعلم من شان ورودھا وبدلیل
ما ورد فی صحیح مسلم فی لفظ فیہ فقیل لہ ان الناس قد شق علیھم الصوم ورواہ الواقدی
فی المغازی وفیہ وکان امرھم بالفطر فلم یقبلوا والعبرۃ وان کان لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

ان افطرت فرخصة وان صمت فالصوم افضل رواه الطحاوی وعن سعید بن جبیر قال الصوم افضل والافطار رخصة یعنی فی السفر رواه الطحاوی وعن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشة انها کانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملها علی ذٰلك فقال انها کانت تبادر[1] رواه الطحاوی وعن سلمة بن المحبق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له حمولة[2] تأوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکه رواه ابوداؤد۔

باب القضاء

وقول الله عزوجل ولا تزر وازرة وزر اخری وقوله فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة[3] من ایام اخر عن ابراهیم النخعی قال اذا فرط حتی جاء رمضان

لکن یحمل علیه دفعا للمعارضة بین الاحادیث فانها صریحة فی الصوم فی السفر فتح القدیر ملخصا ۱۲

[1] قوله تبادر قال الطحاوی فهذه عائشة کانت تری المبادرة بصوم رمضان فی السفر افضل من تأخیر ذٰلك الی الحضر ۱۲

[2] قوله حمولة الخ ای کل ما یحمل علیه من ابل او حمار وغیرهما ای مرکب یوصله الی المنزل فی حال الشبع والرفاهیة ولم یلحقه فی سفره جهد ومشقة والامر فیه محمول علی الندب والا فالافطار جائز فی السفر وان لم یلحقه مشقة قاله فی اللمعات وقال فی المرقات الامر فیه محمول علی الندب والحث علی الاولیٰ والافضل للنصوص الدالة علی جواز الافطار فی السفر مطلقا ۱۲۔

[3] قوله فعدة الخ عموم قوله تعالی فعدة من ایام اخر یقتضی ان تأخیر القضاء لیس بمقید الی مجیئ رمضان اٰخر وتأخیر عائشة انما کان لانه علیه السلام کان یستمتع بها وکان فی شعبان یشتغل بالصوم فتشتغل هی بالقضاء وفی غیر رمضان تتفرغ لخدمته قاله فی الجوهر النقی وقال

اخر یصومهما ولم یر علیه طعاما رواه البخاری تعلیقا وقال لم یذکر الله الاطعام انما قال فعدة من ایام اخر ووصله سعید بن منصور من طریق یونس عن الحسن ومن طریق الحارث العکلی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه[1] ولا تأذن فی بیته الا باذنه رواه مسلم وعن معاذة العدویة انها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضی الصوم ولا تقضی الصلوٰة قالت عائشة کان یصیبنا ذٰلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰة رواه مسلم وعن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات وعلیه صیام شهر رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکین رواه الترمذی وقال والصحیح انه موقوف علی ابن عمر قال فی الجوهر النقی رواه ابن ماجة مرفوعا بسند صحیح وعن مالک بلغه ان ابن عمر کان یسأل هل یصوم احد عن احد او یصلی احد عن احد فیقول لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد رواه فی الموطا وقال ولم اسمع[2] عن احد من الصحابة ولا من التابعین بالمدینة ان احدا منهم امر احدا ان یصوم عن احد ولا یصلی

فی الهدایة وقضاء رمضان ان شاء فرقه وان شاء تابعه لاطلاق النص لکن المستحب المتابعة مسارعة الی اسقاط الواجب وان اخره حتی دخل رمضان اخر صام الثانی لانه فی وقته وقضی الاول بعده لانه وقت القضاء ولا فدیة علیه انتهی وفی حدیث الفدیة ابراهیم بن نافع قال ابو حاتم الرازی کان یکذب وفیه ایضا من اتهم بالوضع هکذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[1] قوله الا باذنه ای لا تصوم المرأة نفلا الا باذن الزوج الا عند عدم الضرر به واطلق النفل فشمل ما اصله نفل لکن وجب بعارض ولذا قال فی البحر عن القنیة للزوج ان یمنع زوجته عن کل ما کان الایجاب من جهتها کالتطوع والنذر والیمین دون ما کان من جهته تعالی کقضاء رمضان الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲۔

[2] قوله لم اسمع الخ هذا مما یؤید النسخ وانه الامر الذی استقر علیه الشرع آخرا قاله فی فتح القدیر ۱۲۔

احد عن احد وروى عبد الرزاق فی مصنفه فی کتاب الوصايا عن ابن عمر قال لا يصلين احد عن احد ولا يصوم احد عن احد وعن ابن عباس قال لا يصلی[1] احد عن احد ولا يصوم احد عن احد ولكن يطعم عنه مكان كل يوم مد[2] من حنطة رواه النسائی فی سننه وقال فی الجوهر النقی هذا اسناد صحيح على شرط الشيخين خلا ابن عبد الاعلى فانه على شرط مسلم وذكر فی البناية نحوه وفيه مدين من حنطة و روى ابو بكر الرازی فی شرحه لمختصر الطحاوی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه رمضان فليطعم عنه مكان كل يوم نصف صاع لمسكين وعن القاسم بن محمد قال لا يقضی ذلك احد عن احد لقوله تعالى ولا تزر وازرة وزر اخرى ذكره فی الجوهر النقی۔

باب صيام التطوع

وقول الله عز وجل وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر قط الا رمضان وما رأيته فی شهر اكثر منه صياما فی شعبان وفی رواية قالت كان يصوم شعبان[3]

---

[1] قوله لا يصلی احد الخ فی هذا الحديث دليل على ان الاطعام كما فی ايام الصيام الفائتة كذا فی صلوة كل يوم ۱۲۔

[2] قوله مد من حنطة هكذا فی الجوهر النقی ۱۲۔

[3] قوله كان يصوم شعبان كله قال فی فتح القدير ومن صام شعبان ووصله برمضان فحسن انتهى والمرغوبات من الصيام انواع اولها صوم المحرم والثانی صوم رجب والثالث

کلہ وکان یصوم شعبان الا قلیلا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت
لعائشۃ أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شھرا کلہ قالت ما علمتہ صام شھرا
کلہ الا رمضان ولا افطرہ کلہ حتی یصوم منہ حتی مضی لسبیلہ رواہ مسلم وحدیث
السحر مضی فی باب رؤیۃ الھلال وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شھر اللہ المحرم وافضل الصلوۃ بعد الفریضۃ
صلوۃ اللیل[1] رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یتحری صیام یوم فضلہ علی غیرہ الا ھذا الیوم یوم عاشوراء[2] وھذا الشھر یعنی
شھر رمضان متفق علیہ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ
فوجد الیھود صیاما یوم عاشوراء فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا

صوم شعبان وصوم عاشوراء وھو الیوم العاشر من المحرم عند عامۃ العلماء والصحابۃ رضی اللہ تعالی عنھم کذا فی الظھیریۃ قالہ فی العالمگیریۃ فان قلت ما وجہ تخصیصہ بشعبان بکثرۃ الصوم قلت لکون اعمال العباد ترفع فیہ ففی النسائی من حدیث اسامۃ قلت یا رسول اللہ اراک لا تصوم من شھر من الشھور ما تصوم من شعبان قال ذلک شھر ترفع فیہ الاعمال الی رب العالمین فاحب ان یرفع عملی وانا صائم قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[1] قولہ صلوۃ اللیل اقول ھی افضل من صلوۃ النھار کما فی الجوھرۃ ونور الایضاح وقد صرحت الآیات والاحادیث بفضلھا والحث علیھا قال فی البحر فمنھا ما فی صحیح مسلم مرفوعا افضل الصلوۃ بعد الفریضۃ صلوۃ اللیل قالہ فی رد المحتار ۱۲۔

[2] قولہ یوم عاشوراء وقال الشیخ ابن الھمام یستحب صوم یوم عاشوراء ما لم یظن الحاقہ بالواجب کذا فی المرقات واختلفوا فی حکمہ اول الاسلام فقال ابو حنیفۃ کان واجبا فلما نزل صوم رمضان صار مستحبا قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

الیوم الذی تصومونه فقالوا هذا یوم عظیم انجی الله فیه موسی وقومه وغرق فرعون وقومه فصامه موسی شکرا فنحن نصومه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فنحن احق واولی بموسی منکم فصامه رسول الله صلی الله علیه وسلم وامر بصیامه متفق علیه وعن جابر بن سمرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یأمر بصیام یوم عاشوراء ویحثنا علیه ویتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم یأمرنا ولم ینهنا عنه ولم یتعاهدنا عنده رواه مسلم وعن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم فی صوم یوم عاشوراء صوموه وصوموا[1] قبله یوما وبعده یوما ولا تتشبهوا بالیهود رواه الطحاوی وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها یوم عرفة فی صیام رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم لیس بصائم فارسلت الیه بقدح لبن وهو واقف علی بعیره بعرفة فشربه[2] متفق علیه وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن صوم یوم عرفة بعرفة رواه ابوداؤد وعن حفصة قالت اربع لم تکن یدعهن النبی صلی الله علیه وسلم صیام عاشوراء والعشرة[3]

---

[1] قوله صوموا قبله الخ وقال الشیخ ابن الهمام یستحب صوم یوم عاشوراء ویستحب ان یصوم قبله یوما او بعده یوما فان افرده فهو مکروه للتشبه بالیهود اھ وروی احمد خبر صوموا یوم عاشوراء و خالفوا الیهود وصوموا قبله یوما وبعده یوما وظاهره ان الواو بمعنی او لدلالة هذا الحدیث علیه ولان المخالفة تحصل باحدهما واخذ الشافعی بظاهر حدیث احمد فیجمعون بین الثلاثة اخذته من المرقات ۱۲۔

[2] قوله فشربه وقال الشیخ ابن الهمام صوم یوم عرفة لغیر الحاج مستحب وللحاج ان کان یضعفه عن الوقوف والدعوات فالمستحب ترکه وقیل یکره وهی کراهة تنزیه لانه لاخلال به بالاهم فی ذلک الوقت کذا فی المرقات ۱۲۔ [3] قوله والعشرة وفی العالمگیریة ویستحب صوم تسعة ایام من اول

وثلاثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائی وعن بعض ازواج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم تسعة من ذی الحجة
ویوم عاشوراء وثلاثة ایام من کل شهر اثنین من الشهر وخمیسین رواہ النسائی
وروی ابوداؤد بنحوہ وعن ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال کیف تصوم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ فلما رأی عمر غضبہ
قال رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا نعوذ باللہ من غضب اللہ ومن
غضب رسولہ فجعل عمر یردد ھذا الکلام حتی سکن غضبہ فقال عمر یا رسول اللہ
کیف من یصوم الدھر کلہ قال لا صام ولا افطر او قال لم یصم ولم یفطر قال کیف
من یصوم یومین ویفطر یوما قال ویطیق ذلک احد قال کیف من یصوم یوما ویفطر
یوما قال ذلک صوم داؤد قال کیف من یصوم یوما ویفطر یومین قال وددت انی
طوقت ذلک ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کل شهر ورمضان الی رمضان
فهذا صیام الدھر کلہ صیام یوم عرفة احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبلہ
والسنة التی بعدہ وصیام یوم عاشوراء احتسب علی اللہ ان یکفر السنة التی قبلہ
رواہ مسلم وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا
صمت من الشهر ثلاثة ایام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواہ
الترمذی والنسائی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول اللہ

ذی الحجة کذا فی السراج الوھاج ۱۲

لہ قولہ اثنین الخ وقال فی رد المحتار ومن المندوب صوم الاثنین والخمیس ۱۲

تہ قولہ لا صام ولا افطر وقال الشیخ ابن الھمام یکرہ صوم الدھر لانہ یضعفہ او یصیر طبعا لہ
ومبنی العبادة علی مخالفة العادة کذا فی المرقات ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد اللہ ألم اخبر انك تصوم النهار وتقوم الليل فقلت بلى
يا رسول الله قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدك عليك حقا وان لعينك
عليك حقا وان لزوجك عليك حقا وان لزورك عليك حقا لا صام من صام الدهر
صوم ثلاثة ايام من كل شهر صوم الدهر كله صم كل شهر ثلاثة ايام واقرأ القرآن
في كل شهر قلت اني اطيق اكثر من ذلك قال صم افضل الصوم صوم داؤد صيام
يوم وافطار يوم واقرأ في كل سبع ليال مرة ولا تزد على ذلك متفق عليه وفي رواية
للترمذي عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرء القرآن في اقل من
ثلاث[1] وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفطر ايام البيض
في حضر ولا سفر رواه النسائي وعن ابي قتادة قال سئل رسول الله صلى الله
عليه وسلم عن صوم الاثنين فقال فيه ولدت وفيه انزل على رواه مسلم وعن
عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس رواه
الترمذي والنسائي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تعرض الاعمال يوم الاثنين والخميس فاحب ان يعرض عملي وانا صائم رواه الترمذي
وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم يوم الاثنين والخميس فقيل يا رسول
الله انك تصوم يوم الاثنين والخميس فقال ان يوم الاثنين والخميس يغفر الله
فيهما لكل مسلم الا ذا هاجرين يقول دعهما حتى يصطلحا رواه احمد وابن ماجة
وعن ابي ايوب الانصاري انه حدثه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
من صام رمضان ثم اتبعه[2] ستا من شوال كان كصيام الدهر رواه مسلم وعن

---

[1] وفي كنز الدقائق لا يختم في اقل من ثلثة ايام ولا يزيد على اربعين يوما قاله في العرف الشذي ۱۲
[2] قوله ثم اتبعه الخ وفي العالمگيرية ويكره صوم ستة من شوال عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى

ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر
متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر فقال انی نذرت
ان اصوم یوما فوافق یوم اضحی او فطر فقال ابن عمر امر اللہ بوفاء النذر ونہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام ھذا الیوم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا صوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ وعن نبیشۃ الہذلی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر یوم
الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی والنسائی مثلہ وقال الترمذی ھذا حدیث
حسن غریب وصححہ ابن حبان وابن عبد البر وابن حزم وعن ابن عمر قال ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفطرا یوم الجمعۃ قط رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ لہ

متفرقا کان او متتابعا وعن ابی یوسف کراھتہ متتابعا لا متفرقا لکن عامۃ المتأخرین لم یروا بہ بأسا
ھکذا فی البحر الرائق والاصح انہ لا بأس بہ کذا فی محیط السرخسی ۱۲۔

لہ قولہ انی نذرت الخ ولو نذر صوم الایام المنہیۃ او صوم ھذہ السنۃ صح مطلقا علی المختار وفرقوا
بین النذر والشروع فیہا بان نفس الشروع معصیۃ ونفس النذر طاعۃ فصح ولکنہ افطر الایام
المنہیۃ وجوبا تحامیا عن المعصیۃ وقضاھا اسقاطا للواجب ویدل علیہ ھذا الحدیث والمعنی
انہ یمکن قضاءہ فیخرج بہ عن عہدۃ الامر والنہی الدر المختار ورد المحتار ملتقط منہما ۱۲۔

عہ قولہ قلما الخ فی العالمگیریۃ وصوم یوم الجمعۃ بانفرادہ مستحب عند العامۃ کالاثنین والخمیس
کذا فی البحر الرائق انتہی وفی العرف الشذی یستحب صوم یوم الجمعۃ کما فی الدر المختار الا ان المحشین
ترددوا فی الاستحباب وعندی ان کان یتوہم فساد الاعتقاد لا یصوم والا فیستحب وھکذا یجمع
فی الروایات الفقہیۃ والحدیثیۃ ۱۲۔

عن ابن عباس مثله وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
صام یوم الجمعة کتب اللہ تعالیٰ لہ عشرة ایام عدد ھن من ایام الاٰخرة غراء زھراء
لاتشاکلھن ایام الدنیا رواہ البیھقی فی شعب الایمان وقال یحیی سمعت مالکا یقول
لم اسمع احدا من اھل العلم والفقہ ومن یقتدی بہ نھی عن صیام یوم الجمعة وصیامہ
حسن وقد رأیت بعض اھل العلم یصومہ واراہ کان یتحراہ وعن ابی ھریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتختصوا[1] لیلة الجمعة بقیام من بین اللیالی رواہ مسلم
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما
فی سبیل اللہ بعد اللہ وجھہ عن النار سبعین خریفا متفق علیہ وعن ابی ھریرہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوما ابتغاء وجہ اللہ بعدہ اللہ من
جھنم کبعد غراب طائر وھو فرخ حتی مات ھرما رواہ احمد وروی البیھقی فی
شعب الایمان عن سلمة[2] بن قیصر وعن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض
رواہ الترمذی وعن عبد اللہ بن بسر عن اختہ الصماء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لاتصوموا[3] یوم السبت الا فیما افترض علیکم فان لم یجد احدکم الا لحاء عنبة
اوعود شجرة فلیمضغہ رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن

---

[1] قولہ لاتختصوا الخ وفی احکامات الاشباہ ویکرہ افرادلیلتہ بالقیام ۱۲۔

[2] قولہ سلمة بن قیصر ان ما وقع فی نسخ المشکوة سلمة بن قیس غلط والصواب سلمة بن قیصر
قالہ فی المرقات ۱۲۔

[3] قولہ لاتصوموا الخ والنھی فیہ للتنزیہ عند الجمھور قالہ الطیبی وقال فی الدر المختار والمکروہ تنزیھا
کعاشوراء وحدہ وسبت وحدہ ۱۲۔

عامر بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغنیمة الباردة الصوم فی الشتاء
رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث مرسل وعن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لکل شئی زکوٰة وزکوٰة الجسد الصوم رواه ابن ماجة ۔

باب

قال الله عز وجل ولا تبطلوا[1] اعمالکم وقال ورهبانیة[2] ابتدعوها ما کتبناها
علیهم الا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعایتها عن عائشة قالت دخل علی
النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم فقال هل عندکم شئی فقلنا لا قال فانی اذا[3] صائم

[1] قوله ولا تبطلوا الخ قال بعضهم اما القضاء فلیس فی شئی من طرق حدیث ابی جحیفة الا ان الاصل عدمه وقد اقره الشارع ولو کان القضاء واجبا لبینه مع حاجته الی البیان فالجواب عنه ان القضاء ثبت فی غیره من الاحادیث ونذکرها الاٰن وقوله فلیس فی شئی من طرق حدیث ابی جحیفة لا یستلزم عدم ذکره القضاء فی طرق هذا الحدیث نفی وجوب القضاء فی طرق غیره وقوله الا ان الاصل عدمه ای عدم القضاء غیر مسلم بل الاصل وجوب القضاء لان الذی یشرع فی عبادة یجب علیه ان یأتی بها والا یکون مبطلا لعمله وقد قال تعالی ولا تبطلوا اعمالکم قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله ورهبانیة الاٰیة سیقت فی معرض ذمهم علی عدم رعایة ما التزموه من القرب التی لم تکتب علیهم والقدر المؤدی عمل کذلک فوجب صیانته عن الابطال قاله فی المرقات ۱۲۔

[3] قوله فانی اذا صائم یدل علی جواز نیة النفل فی النهار قاله فی المرقات وکذا فی الدر المختار ۱۲۔

ثم اتانا یوما اخر فقلنا یا رسول الله اهدی لنا حیس فقال ارینیه فلقد اصبحت صائما فاکل[1] رواه مسلم وقال[2] الشمنی وزاد النسائی ولکن اصوم یوما مکانه وصحح عبدالحق هذه الزیادة وعن الزهری عن عروة عن عائشة قالت کنت انا وحفصة صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فبدرتنی الیه حفصة وکانت ابنة ابیها فقالت یا رسول الله انا کنا صائمتین فعرض لنا طعام اشتهیناه فاکلنا منه قال اقضیا یوما اخر مکانه رواه[3] الترمذی ورواه ابوداؤد والنسائی عن زمیل مولی عروة عن عروة عن عائشة ورواه محمد عن مالك عن الزهری وقال وبهذا ناخذ من صام تطوعا ثم افطر فعلیه القضاء وهو قول ابی حنیفة

[1] قوله فاکل قال فی العرف الشذی واما مسئلة الانطار ففی ظاهر الروایة جواز افطاره بالعذر والضیافة عذر للضیف والمضیف وفی الکنز فی روایة عن ابی حنیفة یجوز الافطار بلا عذر ایضا وکذلك فی منتقی الحاکم الشهید والجمع بین الروایتین ان الافطار بلا عذر جائز ولکنه غیر مرضی انتهی واعتقادی ان روایة المنتقی اوجه قاله فی فتح القدیر وفی الدر المختار ولا یفطر الشارع فی نفل بلا عذر فی روایة وهی الصحیحة وفی اخری یحل بشرط ان یکون من نیته القضاء واختارها الکمال وتاج الشریعة وصدرها فی الوقایة وشرحها ۱۲ ۔

[2] قوله وقال الشمنی الخ کذا فی المرقات والبنایة ۱۲ ۔

[3] قوله رواه الترمذی الخ وقال الشیخ ابن الهمام واعله الترمذی بان الزهری لم یسمع من عروة واعله البخاری بانه لا یعرف لزمیل سماع من عروة ولا لیزید سماع من عروة قلنا قول البخاری مبنی علی اشتراط العلم بذلك والمختار الاکتفاء بالعلم بالمعاصرة علی ما مر غیر مرة ولو سلم اعلاله واعلال الترمذی فهو قاصر علی هذا الطریق فانما یلزم لو لم یکن له طریق اخر لکن قد رواه ابن حبان فی صحیحه من غیرها عن جریر بن حازم عن یحیی بن سعید عن عمرة عن عائشة

رحمه الله والعامة قبلنا وقال الترمذی وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی

الحدیث ورواه ابن ابی شیبة من طریق اخر غیرهما عن خصیف عن سعید بن جبیر ان عائشة وحفصة الحدیث ورواه الطبرانی فی معجمه من حدیث خصیف عن عکرمة عن ابن عباس ان عائشة وحفصة ورواه البزار من طریق غیرها عن حماد بن الولید عن عبید الله بن عمر رضی الله عنهما عن نافع عن ابن عمر الحدیث واخرجه الطبرانی من غیر الکل فی الوسط حدثنا موسی ابن هرون حدثنا محمد بن مهران الجمال قال ذکره محمد بن ابی سلمة المکی عن محمد بن عمرو یه عن ام سلمة عن ابی هریرة الحدیث فقد ثبت هذا الحدیث ثبوتا لامرد له لوکان کل طریق من هذه ضعیفا لتعددها وکثرة مجیئها وثبت فی ضمن ذلک ان ذلک المجهول فی قول الزهری فیما اسند الترمذی الیه عن بعض من سأل عائشة رضی الله عنها عن هذا الحدیث ثقة اخبر بالواقع فکیف وبعض طرقه مما یحتج به انتهی وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت قال الترمذی رواه مالک بن انس ومعمر وعبید الله بن عمر وزیاد بن سعد وغیر واحد من الحفاظ عن الزهری عن عائشة مرسلا وقال النسائی فی سننه بعد ان رواه هذا خطأ وقال ابو عمر فی التمهید بعد ذکره لهذا الحدیث مدار حدیث صالح بن کیسان ویحیی بن سعید علی یحیی بن ایوب وهو صالح واسمعیل بن ابراهیم متروک الحدیث قلت وقد وصله اخرون واذا دار الحدیث بین الانقطاع والاتصال فطریق الاتصال اولی وهو قول الاکثرین وذلک لان طریق الانقطاع ساکت عن الراوی وحاله اصلا وفی طریق الاتصال بیان له ولا معارضة بین الساکت والناطق ولئن سلمنا انه روی مرسلا انه اصح وقد وافقه حدیث متصل وهو حدیث عائشة بنت طلحة رواه الطحاوی وقول النسائی هذا خطأ دعوی بلا اقامة برهان لان کونه مرسلا علی زعمهم لا یستلزم کونه خطأ وقول ابی عمر فیه وهمان احدهما ان قوله مدار حدیث یحیی ابن سعید علی یحیی بن ایوب غفلة منه فانه هو بعد هذا باسطر رواه من روایة ابی خالد الاحمر

صلی اللہ علیہ وسلم وغیرهم الی هذا الحدیث فرأوا علیه القضاء اذا افطر وهو قول مالك بن انس وعن المزنی عن الشافعی عن سفیان عن طلحة بن یحیی عن عمته عائشة بنت طلحة عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت له یا رسول اللہ انا قد خبأنا لك حیسا فقال اما انی کنت ارید الصوم ولکن قربیه سأصوم یوما مکان ذٰلك رواه الطحاوی وقال صاحب العرف الشذی والسند صحیح غایة الصحة ورواه البیهقی فی سننه الکبیر من طریق الطحاوی وفی کتابه المعرفة ایضا ورواه النسائی فی الکبری والدارقطنی فی سننه وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی حفصة وعائشة وهما صائمتان ثم خرج فرجع وهما یأکلان فقال ألم تکونا صائمتین قالتا بلی ولکن اهدی لنا هذا الطعام فاعجبنا فاکلنا منه فقال صوما یوما مکانه رواه النسائی فیه خطاب بن القاسم

عن یحیی بن سعید وغیره عن الزهری عن عروة عن عائشة والثانی ان قوله واسمعیل بن ابراهیم متروك الحدیث قد انقلب علیه هذا الاسم فظن اسمعیل بن ابراهیم هو ابن حبیبة قال فیه ابوحاتم متروك الحدیث ولیس هو الراوی لهذا الحدیث وهذا اسمعیل بن عقبة احتج به البخاری ووثقه ابن معین وابوحاتم والنسائی وقال ابن عبد البر فی التمهید واحسن حدیث فی الباب حدیث ابن الهاد عن زمیل عن عروة وحدیث جریر بن حازم عن یحیی بن سعید عن عمرة اما حدیث ام هانیٔ فقال الترمذی فی اسناده مقال وقال العلامة العینی فیه اضطراب متنا وسندا وقال الذهبی فی مختصر سنن البیهقی ولا اراه یصح ۱۲۔

عہ قوله قبلنا وروی وجوب القضاء عن ابی بکر وعمر وعلی وابن عباس وجابر بن عبد اللہ وعائشة وام سلمة رضی اللہ تعالی عنهم. وهو قول الحسن البصری وسعید بن جبیر فی قول وابی حنیفة ومالك وابی یوسف ومحمد رحمهم اللہ قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

وخصيف قال[1] ابن القطان خطاب ثقة قاله ابن معين وابوزرعة وقال ابوداؤد ويحيى ابن معين وابوزرعة والعجلى خصيف ثقة عن ابن معين صالح وعنه ليس به بأس وعن انس بن سيرين انه صام يوم عرفة فعطش عطشا شديدا فافطر فسأل عدة من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم فامروه ان يقضى يوما مكانه رواه ابن ابى شيبة وقال صاحب الجوهر النقى هذا سند على شرط الشيخين ما خلا التيمى فانه اخرج له اصحاب الاربعة ووثقه ابن سعد وابن سفيان والدارقطنى ورواه الطحاوى نحوه وعن ابن عباس انه اخبر اصحابه انه صائم ثم خرج عليهم ورأسه يقطر فقالوا اولم تك صائما قال بلى ولكنى مرت بى جارية لى فاعجبتنى فاصبتها وكانت حسنة هممت بها وانا قاضيها يوما آخر رواه الطحاوى وعن جابر قال صنع رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما فدعا النبى صلى الله عليه وسلم واصحابا له فلما اتى بالطعام تنحى احدهم فقال له صلى الله عليه وسلم مالك فقال انى صائم فقال صلى الله عليه وسلم تكلف لك اخوك وصنع ثم تقول انى صائم كل[2] وصم يوما مكانه رواه الدارقطنى والطيالسى وفى رواية للبخارى عن انس قال دخل النبى صلى الله عليه وسلم على ام سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم فى سقائه وتمركم فى وعائه فانى صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها وفى رواية لمسلم عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعى احدكم الى طعام وهو صائم فليقل انى صائم وفى رواية له قال اذا دعى احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم وعن ام عمارة بنت كعب ان النبى صلى الله عليه وسلم دخل عليها

---

[1] قوله قال ابن القطان الخ كذا فى عمدة القارى ۱۲۔

[2] قوله كل الخ وقال فى الدر المختار والضيافة عذر للضيف والمضيف ان كان صاحبها من لا يرضى

فدعت له بطعام فقال لها کلی فقالت انی صائمة فقال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ان الصائم اذا اکل عنده صلت علیه الملائکة حتی یفرغوا رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن بریدة قال دخل بلال علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وهو یتغدی فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول اللّٰه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ناکل رزقنا وفضل رزق بلال فی الجنة أشعرت یا بلال ان الصائم یسبح عظامه ویستغفر له الملائکة ما اکل عنده رواه البیهقی فی شعب الایمان.

باب لیلة القدر

وقول اللّٰه عز وجل انا انزلناه فی لیلة القدر وما ادراك ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر تنزل الملائکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام هی حتی مطلع الفجر عن ابن عمر قال سئل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وانا اسمع عن لیلة القدر فقال هی فی کلّ[1] رمضان رواه الطحاوی ورواه ابوداؤد مرفوعا وقال رواه سفیان وشعبة عن ابی اسحاق موقوفا علی ابن عمر وعن انس عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال من صلی من اول شهر رمضان الی اخره فی جماعة فقد اخذ بحظ

بمجرد حضوره ویتأذی بترك الافطار فیفطر والا لا هو الصحیح من المذهب ۱۲۔

[1] قوله فی کل رمضان ففی هذا الحدیث انها فی کل رمضان فقال قوم هذا دلیل علی انها قد تکون فی اوله وفی وسطه کما قد تکون فی اخره قاله فی شرح معانی الآثار وقال ابن الملك ای لیست مختصة بالعشر الاواخر بل کل لیلة من رمضان یمکن ان یکون لیلة القدر انتهی وقال فی الدر المختار ولیلة القدر دائرة فی رمضان اتفاقا الا انها تتقدم وتتأخر خلافا لهما وثمرته فیمن قال بعد لیلة منه انت حر او انت طالق لیلة القدر فعنده لا یقع حتی ینسلخ

من لیلۃ القدر رواہ الخطیب **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ حتی ینقضی شہر رمضان فقد اصاب من لیلۃ القدر
بحظ وافر رواہ البیہقی فی شعب الایمان **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من صلی العشاء الآخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر
رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورواہ الطبرانی باسناد حسن عن ابی امامۃ مرفوعا
وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیت ہذہ اللیلۃ فی رمضان
نتلاحی رجلان فرفعت رواہ مالک والشافعی وابوعوانۃ **وعن** ابن مسعود
قال من یقم[1] الحول یصب لیلۃ القدر رواہ مسلم وروی ابوداؤد والترمذی
والنسائی واحمد والبیہقی فی شعب الایمان والدارقطنی فی الافراد وابن حبان
نحوہ **وفی** روایۃ للطحاوی عنہ قال من قام السنۃ کلہا اصاب لیلۃ القدر
وفی روایۃ لمسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا تطلع یومئذ لاشعاع
لہا **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد

شہر رمضان الآتی لجواز کونہا فی الاول فی الاولی وفی الآتی فی الاخیرۃ وقالا یقع اذا مضی مثل تلک اللیلۃ
فی الآتی ولاخلاف انہ لوقال قبل دخول رمضان وقع بمضیہ قال فی المحیط والفتوی علی قول الامام لکن
قیدہ بکون الحالف فقیہا یعرف الاختلاف والافہی لیلۃ السابع والعشرین انتہی واجاب ابوحنیفۃ
عن الادلۃ المفیدۃ لکونہا فی العشر الاواخر بان المراد فی ذلک رمضان الذی کان علیہ الصلوٰۃ
والسلام التمسہا فیہ والسیاقات تدل علیہ لمن تأمل طرق الاحادیث والفاظہا کقولہ ان الذی
تطلب امامک وانما کان یطلب لیلۃ القدر من تلک السنۃ وغیر ذلک مما یطلع علیہ الاستقراء
قالہ فی المرقات ۱۲ـ

[1] قولہ من یقم الحول الخ وفی رد المحتار ذکر فی البحر عن الخانیۃ ان المشہور عن الامام انہا
تدور فی السنۃ کلہا قد تکون فی رمضان وقد تکون فی غیرہ قلت ویؤیدہ ما ذکرہ سلطان العارفین

فی العشر الاواخر ما لا یجتهد فی غیرہ رواہ مسلم وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اہلہ متفق علیہ وعن عائشة قالت قلت یا رسول اللہ ارأیت ان علمت ای لیلة لیلة القدر ما اقول فیہا قال قولی اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ احمد وابن ماجة والترمذی وصححہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیلة القدر نزل جبریل فی کبکبة من الملائکة یصلون علی کل قائم او قاعد یذکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدہم یعنی یوم فطرہم باہی بہم ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاءہ ان یوفی اجرہ قال ملائکتی عبیدی وامائی قضوا فریضتی علیہم ثم خرجوا یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی وارتفاع مکانی لاجیبنہم فیقول ارجعوا قد غفرت لکم وبدلت سیأتکم حسنات قال فیرجعون مغفورا لہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

سیدی محی الدین ابن العربی فی فتوحاتہ المکیة بقولہ واختلف الناس فی لیلة القدر اعنی فی زمانہا فنہم من قال ہی فی السنة کلہا تدور وبہ اقول فانی رأیتہا فی شعبان وفی شہر ربیع وفی شہر رمضان واکثر ما رأیتہا فی شہر رمضان وفی العشر الآخر منہ ورأیتہا مرة فی العشر الوسط من رمضان فی غیر لیلة وتر وفی الوتر منہا فانا علی یقین من انہا تدور فی السنة فی وتر وشفع من الشہر انتہی وقال فی المسوی قال المحلی قال المزنی وابن خزیمة انہا تنتقل کل سنة لیلة جمعا بین الاخبار قال النووی فی روضة وہو قوی ومذہب الشافعی انہا لا یلزم لیلة بعینہا وفی المنہاج میل الشافعی الی انہا لیلة الحادی والثالث والعشرین وفی العالمگیریة اعلم ان لیلة القدر یستحب طلبہا وعن ابی حنیفة انہا فی رمضان لا یدری ایة لیلة ہی وقد تتقدم وتتأخر وعندہما کذلک الا انہا متعینة لا تتقدم ولا تتأخر انتہی وفی قاضی خان المشہور عن ابی حنیفة انہا تدور فی السنة کلہا وقد تکون فی رمضان وقد تکون فی غیرہ وصح ذلک عن ابن مسعود وابن عباس وعکرمة وغیرہم قالہ فی عمدة القاری ۱۲۔

باب الاعتکاف

وقول الله عز وجل ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد[۱] عن علی قال لا اعتکاف الا فی مسجد جماعۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق فی مصنفیھما وروی الطبرانی عن حذیفۃ مثلہ وعن حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسجد لہ مؤذن وامام فالاعتکاف فیہ یصلح رواہ الدارقطنی وقال الضحاک لم یسمع من حذیفۃ وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان[۲] یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ[۳] اللہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ

[۱] قولہ فی المساجد ای فی مسجد جماعۃ ھو ما لہ امام ومؤذن ادیت فیہ الخمس اولا وعن الامام اشتراط اداء الخمس فیہ وصححہ بعضھم وقال یصح فی کل مسجد وصححہ السروجی لکونہ موافقا لاطلاق القرآن وھو اختیار الطحاوی قال الخیر الرملی وھو ایسر خصوصا فی زماننا فینبغی ان یعول علیہ الدر المختار ورد المحتار وعمدۃ الرعایۃ مختصرا ۱۲۔

[۲] قولہ کان یعتکف العشر الاواخر یستفاد منہ ان اول الوقت الذی یدخل فیہ المعتکف قبیل غروب الشمس وعلیہ الائمۃ الاربعۃ وطائفۃ من اھل العلم لان المعلوم انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الاواخر ویحث الصحابۃ علیہ وعدہ العشر عدد اللیالی فیدخل فیہ اللیلۃ الاولی والا لایتم ھذا العدد اصلا وایضا من اعظم ما یطلب بالاعتکاف ادراک لیلۃ القدر وھی قد تکون لیلۃ الحادی والعشرین کما جاء فی حدیث ابی داؤد فینبغی لہ ان یکون معتکفا فیھا لا ان یعتکف بعدھا بذل المجھود ملتقط منہ وقال مالک یدخل المعتکف المکان الذی یرید ان یعتکف فیہ قبل غروب الشمس من اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیھا حتی یستقبل باعتکافہ اول اللیلۃ التی یرید ان یعتکف فیھا ۱۲ [۳] قولہ حتی توفاہ اللہ الخ

متفق عليه وفي رواية لمسلم عنها لو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى ما
احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل وروى ابن
عبد البر بسنده في التمهيد عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس
انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المساجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى
لبس نساءهم الزينة وتبختروا في المساجد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم صلوٰة المرأة في بيتها افضل من صلوتها في حجرتها وصلوٰتها
في مخدعها افضل من صلوٰتها في بيتها رواه ابو داؤد وعن ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان
جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا
لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه وعن ابي هريرة
قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القراٰن كل عام مرة فعرض عليه مرتين
في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف[1] عشرين في العام الذي
قبض رواه البخاري وفي رواية للترمذي عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

هذه المواظبة المقرونة بعدم الترك مرة لما اقترنت بعدم الانكار على من لم يفعله من الصحابة
كانت دليل السنية والا كانت دليل الوجوب هذا ما قاله الشيخ ابن الهمام قال في عمدة القاري
وهذه الزيادة تدل على انه لم ينسخ لقوله حتى توفاه الله تعالى واكد ذٰلك بقوله ثم اعتكف
ازواجه من بعده اي استمر حكمه بعده حتى في حق النساء ولا هو من الخصائص انتهى د
اما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها اي الافضل ذٰلك ولو اعتكفت في الجامع او في مسجد حيها
وهو افضل من الجامع في حقها جاز وهو مكروه ذكر الكراهة قاضيخان لان موضع الاعتكاف
في حقها الموضع الذي تكون صلاتها فيه افضل كما في حق الرجل وصلاتها في مسجد بيتها افضل
فكان موضع الاعتكاف مسجد بيتها فتح القدير وعناية ملتقط منهما ١٢ ـ [1] قوله فاعتكف عشرين الخ

يعتكف فى العشر الاواخر من رمضان فلم يعتكف[1] عاما فلما كان العام المقبل اعتكف
عشرين رواه ابو داؤد وابن ماجة عن ابى بن كعب وعن عائشة قالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف ادنى الى[2] رأسه وهو فى المسجد فارجله
وكان[3] لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان متفق عليه وعن عبد الله بن عمر
قال ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة بعد
ان رجع من الطائف فقال يا رسول الله انى نذرت فى الجاهلية ان اعتكف يوما
فى المسجد الحرام فكيف ترى قال اذهب فاعتكف[4] يوما رواه مسلم وفى رواية له

وقيل يحتمل انه كان فى العام الذى قبله كان مسافرا فلم يعتكف فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين قاله فى عمدة القارى ١٢-

[1] قوله فلم يعتكف الخ لعل هذا الحديث تفسير للحديث المتقدم قال الطيبى دل الحديث على ان النوافل المؤقتة تقضى اذا فاتت كما تقضى الفرائض اهـ والظاهر ان التشبيه لمجرد القضاء بعد الفوت والا فقضاء الفرائض فرض وقضاء النوافل نفل قاله فى المرقات وقال فى الدر المختار فى باب قضاء الفوائت وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة انتهى قلت و تحقيقه فى رد المحتار فى باب قضاء الفوائت ١٢

[2] قوله ادنى الى الخ ولا بأس ان يخرج رأسه الى بعض اهله ليغسله كذا فى التاتارخانية قاله فى العالمگيرية ١٢-

[3] قوله وكان لا يدخل الخ ومن الاعذار الخروج للغائط والبول واداء الجمعة فاذا خرج لبول او غائط لا بأس بان يدخل بيته يرجع الى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث فى بيته فسد اعتكافه وان كان ساعة عند ابى حنيفة رحمة الله عليه كذا فى المحيط قاله فى العالمگيرية ١٢

[4] قوله فاعتكف الخ وقال الطحاوى فذهب قوم الى ان الرجل اذا اوجب على نفسه شيئا فى حال

عنہ قال لما قفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حنین سأل عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذر کان نذرہ فی الجاهلیة اعتکاف یوم الحدیث وفی روایة[1] للبخاری ومسلم انہ جعل علی نفسہ ان یعتکف یوما وعند ابی داؤد والنسائی والطبرانی بزیادة اعتکف وصم وفی روایة فامرہ ان یعتکف ویصوم وفیہ عبد اللہ بن بدیل قال ابن معین[2] صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شرکہ من اعتکاف اوصدقة او شئ مما یوجبہ المسلمون للہ ثم اسلم ان ذٰلک واجب علیہ واحتجوا فی ذٰلک بهذہ الآثار قلت اراد بالقوم هؤلاء طاؤسا وقتادة والحسن البصری والشافعی واحمد واسحٰق وجماعة الظاهریة وبہ قال ابن حزم ثم قال الطحاوی وخالفهم فی ذٰلک اٰخرون لا یجب علیہ فی ذٰلک شئ قلت اراد بالاٰخرین ابراهیم النخعی والثوری وابا حنیفة وابا یوسف ومحمدا ومالکا والشافعی فی قول واحمد فی روایة واحتجوا فی ذٰلک بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما النذر ما ابتغی بہ وجہ اللہ رواہ الطحاوی عن عبد اللہ ابن وهب فی مسندہ فدل علی ان فعل الکافر لم یکن تقربا الی اللہ لانہ حین کان یوجبہ یقصد بہ الذی کان یعبدہ من دون اللہ وذٰلک معصیة تدخل فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیة اللہ واما حدیث عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فالجواب عنہ ان الشارع لم یأمرہ علی جهة الایجاب وانما هو علی جهة الندب عمدة القاری والمرقات ملتقط منهما ۱۲۔

[1] قولہ فی روایة الخ کذا فی عقود الجواهر المنیفة وقال فی العرف الشذی قال الشافعیة لا یجب الصوم فی الاعتکاف وتمسکوا بحدیث المشکات بان فیہ اعتکاف اللیالی ولا صوم فی اللیالی اقول لا یجب الصوم علی مختار صاحب البحر فی اعتکاف النفل ویقال من جانب الشیخ ابن همام ان فی روایة البخاری لفظ الیوم ایضا ۱۲۔

[2] قولہ قال ابن معین الخ بذل المجهود ملتقط منہ ۱۲۔

يعود المريض وهو معتكف فيمر[1] كما هو فلا يعرج يسأل عنه رواه ابو داؤد و
ابن ماجة وعنها قالت السنة على المعتكف ان لا[2] يعود مريضا ولا يشهد
جنازة ولا يمس[3] المرأة ولا يباشرها ولا يخرج لحاجة الا لما لابد منه ولا[4] اعتكاف

[1] قوله فيمر كما هو الخ والمذهب عند الحنفية ان المعتكف لا يخرج لعيادة مريض ولا لصلوة جنازة لانه لا ضرورة الى الخروج لان عيادة المريض ليست من الفرائض بل من الفضائل وصلوة الجنازة ليست بفرض عين بل فرض كفاية تسقط عنه بقيام الباقين بها وما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم من الرخصة فى عيادة المريض وصلوة الجنازة فقد قال ابو يوسف ذلك محمول عندنا على الاعتكاف الذى يتطوع به من غير ايجاب فله ان يخرج متى شاء ويجوز ان تحمل الرخصة على ما اذا كان خرج المعتكف لوجه مباح كحاجة الانسان او للجمعة ثم عاد مريضا او صلى على جنازة من غير ان كان خروجه لذلك قصدا قاله فى بذل المجهود وكذا فى البحر الرائق وعند الائمة الاربعة اذا خرج لقضاء الحاجة واتفق له عيادة المريض والصلوة على الميت فلم ينحرف عن الطريق ولم يقف اكثر من قدر الصلوة لم يبطل الاعتكاف والا بطل ذكره الطيبى كذا فى المرقات ١٢

[2] قوله ان لا يعود الخ وفى العالمگيرية ولا يخرج لعيادة المريض كذا فى البحر الرائق ولو خرج لجنازة يفسد اعتكافه وكذا لصلوتها هذا كله فى الاعتكاف الواجب اما فى النفل فلا بأس بان يخرج بعذر وغيره فى ظاهر الرواية فى التحفة لا بأس فيه بان يعود المريض ويشهد الجنازة كذا فى شرح النقاية للشيخ ابى المكارم ١٢ -

[3] قوله ولا يمس الخ ويبطل بوطئ فى فرج انزل ام لا ويبطل بانزال بقبلة اولمس او تفخيذ ولو لم ينزل لم يبطل وان حرم الكل لعدم الحرج الدر المختار مختصرا ١٢ -

[4] قوله ولا اعتكاف الا بصوم وقال فى الهداية ثم الصوم شرط لصحة الواجب منه رواية واحدة ولصحة التطوع فيما روى الحسن عن ابى حنيفة رحمه الله تعالى لظاهر ما روينا ولى

الا بصوم ولا[۱] اعتکاف الا فی مسجد جامع رواہ ابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء استوانۃ التوبۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ھو یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلہا رواہ ابن ماجۃ ؛

ALLAMA IQBAL LIBRARY
24544

ھذہ الروایۃ لایکون اقل من یوم وفی روایۃ الاصل وھو قول محمد رحمہ اللہ تعالی اقلہ ساعۃ فیکون من غیر صوم لان مبنی النفل علی المساھلۃ الاتری انہ یقعد فی صلوٰۃ النفل مع القدرۃ علی القیام انتہی وقال الشامی فی ردالمحتار قلت ومقتضی ذٰلک ان الصوم شرط ایضا فی الاعتکاف المسنون لانہ مقدر بالعشر الاخیر حتی لو اعتکفہ بلا صوم لمرض او سفر ینبغی ان لا یصح عنہ بل یکون نفلا فلا تحصل بہ اقامۃ سنۃ الکفایۃ ویؤیدہ قول الکنز سُنّ لبث فی مسجد بصوم ونیۃ فانہ لایمکن حملہ علی المنذور لتصریحہ بالسنیۃ ولا علی التطوع لقولہ بعدہ واقلہ نفلا ساعۃ فتعین حملہ علی المسنون سنۃ مؤکدۃ فیدل علی اشتراط الصوم فیہ ۱۲۔

لہ قولہ ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع قال الشمنی شرط الاعتکاف مسجد الجماعۃ وھو الذی لہ مؤذن وامام ویصلی فیہ الصلوات الخمس او بعضہا بجماعۃ وعن ابی حنیفۃ لایصح الاعتکاف الا فی مسجد جامع یصلی فیہ الصلوات الخمس بجماعۃ وھو قول احمد قال ابن الہمام وصححہ بعض المشائخ اھ وقال قاضیخان وفی روایۃ لایصح الاعتکاف عندہ الا فی الجامع اھ وھو ظاہر الحدیث وعن ابی یوسف ومحمد یصح الاعتکاف فی کل مسجد وھو قول مالک والشافعی ھذا ما قال الملا علی القاری وقال فی ردالمحتار ھذا کلہ لبیان الصحۃ قال فی النہر والفتح واما افضل الاعتکاف ففی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ ۱۲

تم الجزء الاول من زجاجۃ المصابیح ویلیہ الجزء الثانی اولہ کتاب فضائل القرآن

۶۸۶
۹۲

مؤلف ممدوح مدظلہٗ کے دیگر تصانیف

(۱) تفسیر سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام و گلدستۂ طریقت

تقطیع $\frac{1}{16}$ رائل، ضخامت (۴۲۸) صفحات ہدیۃ (للعہ)

سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ آیات کی مفید توضیح، روزمرہ کے مسائل کے حل کے علاوہ سالکین کے لیے سلوک و طریقت کے مضامین بطور پند و نصیحت بکثرت موجود ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا دوسرا نام گلدستۂ طریقت رکھا گیا ہے

(۲) کتاب المحبت

تقطیع $\frac{1}{16}$ رائل، ضخامت (۱۰۴) صفحات ہدیۃ (عہ)

کتاب کے ابتدائی حصہ میں انسان کے حقیقی مقام، مقصد زندگی اور اس کی وجہ تخلیق کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے ذریعہ حب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع بڑے اچھے انداز میں بتائے گئے ہیں۔

نوٹ :۔ ہر دو کتابیں مؤلف ممدوح سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۳) گلزار اولیاء

تقطیع $\frac{1}{16}$ رائل، ضخامت (۸۸) صفحات ہدیۃ (عہ)

ملنے کا پتہ ۔ مکتبہ محمدیہ زیر مسجد چوک حیدرآباد دکن

مشائخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع کرکے آخر تک ہر ایک شیخ طریقت کے حالات زندگی، ارشادات اور نصائح کو جمع کیا گیا ہے۔

(۴) علاج السالکین

کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ سالکین کا ایک اچھا رہبر ہے۔ طبع اول ختم ہوچکی ہے۔ طبع دوم انشاءاللہ عنقریب شائع کی جائے گی۔

يطلب الكتاب من حضرة المؤلف بهذا العنوان :-

مولانا ابو الحسنات السيد عبد الله الحيدرابادي الحنفي

دار البريد الجوبلي (۲) حسيني علم

حيدرآباد الدكن (الهند)

ثمن الكتاب ست ربيات

THE BOOK CAN BE HAD FROM :-

MAULANA ABUL HASNATH

SYED ABDULLAH SAHIB

P. O. JUBLI (2) HUSAINI ALAM

HYDERABAD DN. (INDIA)

PRICE I. G. RS. 6. 0. 0

علامہ ممدوح حضرت ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب سے کتاب ہذا

حسب ذیل پتہ پر طلب فرمائی جاسکتی ہے

محلہ حسینی علم - جوبلی پوسٹ آفس (۲)

حیدرآباد دکن (ہند)

شیخ غلام ... اینڈ سنس تاجران کتب
... اینڈ سنز ... چھ روپیہ

ALLAMA
IQBAL LIBRARY
UNIVERSITY OF KASHMIR
HELP TO KEEP THIS BOOK
FRESH AND CLEAN